

کلیاتِ قدر بلگرامی

تصنیف

مولوی سید غلام حسین قدر بلگرامی

ناشر

نورہدایت فاؤنڈیشن

حسینیہ حضرت غفران آبؑ، مولانا کلب حسین روڈ، چوک،
لکھنؤ - ۲۲۶۰۰۳ (پو۔ پی) - انڈیا

Noor-e-Hidayat Foundation

Imambara Ghufranmaab, Maulana Kalbe Husain Road,
Chowk, Lucknow-3 INDIA

Website: www.noorehidayatfoundation.org

www.naqeeblucknow.com

E-mail: noorehidayat@gmail.com, noorehidayat@yahoo.com

Ph:0522-2252230 Mob :08736009814, 09335996808

قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا

TON LIBRARY

درین آوار سیستم انتقال و خصوصیات مواد پلاستیکی هنر ایرانی

ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY LIBRARY

مِنْ سَلَامٍ

۱۸۹۱

مصنف: سید حسن رشانی شیخ فروغی طاقانی سید حسن قدری بلگرانی احمد

مطبع و عامل اگر زیون پوست

قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا

دیرن آوان بیهیت اقتراون تقدیم و صاحب عموان بالاغت پایان اعنی

کلیات فرد
۱۳۰۸

۱۸۹۱

مصنفه سخنواران شرک فروغی خاقانی میراحمین قلم بلکاری احمد

صَطْعَ وَ عَامَ أَكَذَّ زَوْنَ وَ قَدْ
دَسَنَ صَفَقَلَ

ترجمہ المصنف

سید الحسنین ابن سید علی حسینی داسطی بلاری امام جماعتی الآخرہ سنہ ۱۴۷۹ھ میں پیدا ہوئے مسقطہ الاس خالد سلطنتہ شرقی بلگرام من مضافات لکھنؤ ہر بھر طور پر بد و ابن علی عقائد کے والد احمد علی اشکنی عکم نکرم موادی سیطان ہلی مرجم فی خلا حسنین تائیخی نام کھا پہلے پہل سید محمد بننا الدعوة الصفری جد القبیلہ و سلطنتہ بے جوان کافم شہر سرہر بلگرام میں کراپڑوں ہر ذخیرہ نسبتہ سلسلہ میں اور تم الشبال بن حضرت زینہ سید بن امزین العابدین ابن حمیں علیہ السلام ملہا ہی تک نہ بکاری حال شہزادیہ خدا معلوم کیسا کو گوہے قدر کاذب ہے ۵ کشیتے رہنمی ہر مسلمان ہر ہر ہندو ہے

العقل تکفیہ کا شاکر بعد اخراجیات فارسی بعرض تحسیل علم علوم عربی سلطان عالم غرفت واجد علی پادشاہ اودہ کے عمد میں آپ بلگرام سے لکھنؤ گئے وہ شاہی کا زمانہ شاعری کا گمراہ حچا تھا اپنکے یہ ایام طفولیت ہی سے بڑے تیر طبع تھے انکی طبیعت بھی اور ہائل ہوئی اولاد شیخ امان علی حصر کے شاگرد ہوئے قدرت خاص ملانا یا میرزا محمر ضبابرق المخاطب بفتح الدو بمار سے عرض فاقیدہ حصال کیا اس فن سے انکو ایسی مناسبت تھی کہ لکھنؤ شہر میں ٹھراں انکی تحقیقات کو مسلمانیتی خیال کر دیکھا اور ابتدی انکی غریبات حصر بر ق ر دیکھتے تھے اور یہ شاہ غازی الدین حیدر کی یکم مخاطب بروز برق اور مخل کی سرکار میں شیگری پر اوقات بسرگرت تھے جب شرق سخن ٹھیں اور کلام میں ٹکینی او طبیعت میں اضافیں آئیں پیدا ہوئی تو حصر بر ق نے اس اور فانی سے کوچ کیا انا چار شیخ اور اعلیٰ تحریک شاگرد شیخ امام حسن نائی مغفور کروا پنا کلام دکھانے لگے حضرت تحریک شاگردی کو اپنا فخر سمجھتے تھے انقلابیں ہیرو نہار سے ۱۴۷۸ھ ایجمنی مطابق ۱۹۶۲ھ کے بہار لکھنؤ پر خداون آئی نتیجے سلطنتہ

پرووفنے ۱۸۵۶ء عجیسوی میں فوج انگریزی سرکار سے پچھری وی اپنی لکھنؤ پرخ ہوا والقصہ بطورها
 آپ بھی لکھنؤ سے بلکام چلے آئے۔ اتفاقات وقت سے بیرزا غالب کے جانشین مرا عباس بیگ ہوئی
 اور لوزاب غلام میں خاچ میں تخلص شاہ جہاں پوری اور بیرزا قادر بخش صابر ہوئی شاہزادہ خاندان تیموری
 وغیرہم مصالب خداوند ہے کہ دار بلکام ہوئے اور بیرزا قدر کی محبت کو تسلیم کیا تھا یا مقدمہ
 ہے اسی وقت انہوں نے بلکام کے کپیشوروں سے بھاشامیں مرادت پیدا کی تھی بیان خداوند تسلط کا
 انکشیب پتلاش عاش چبا کی چلے گئے اور چند سے فوج سرکاری میٹشی سے بھلا پنجاب زبان
 انکو بیکر پسندی سے عقیل ہو کر دہلی ہیں آئے وہاں اذیجوم الدولہ دبیل الملک مرتضی اسد خان بہادر غائب
 کی شاگردی نظم و نثر من انتیار کی حیثیت کے میان بھجو رفاقت نہ ہے دونوں سے شعرومن ہیں شور و روا
 چنا پچھوہل کی سادگی لکھنؤ کے ادا آپ کے کام سے متشرع ہیں بیر صاحب نے ایک باعی ہیں چاروں اساتذہ
 اقرار کیا ہے رباعی

سیکھ تحریر سے بندش کرنے	سیکھ تحریر سے بندش کرنے
بندام کمشنڈ نکونا می چند	بندام کمشنڈ نکونا می چند

اپر جوہی سے ٹوٹ ہیں پھوپھے اوسوبہ اودہ کی ضلع بندی ہوئی اور بلکام غیرہ کا ہر دن ضلع پھر
 اور جا بجا مدرس قرار پانے لگے تو مرا عباس بیگ ہوئی اکسترا سینڈ ضلع ہر دن نے انکو غدار
 صاحب ضلع تک اوسنے انکو ہائی اسکول ہر دویں کامرس خاری کر دیا لیکن انکی شاعری نے اکثر
 تلامذہ کو فن شعر کی طرف توجہ کریا اور خود تو ماشا احمد ہمہ تن ایمین صرف تھے یہ حالت ہیڈیا شتر نے
 دیکھا کہ پوصلت کی بارفاہیش کی مکشافا نہ دارستگی سے کیسیکی بک سنتے تھے اُنہیں یہاں شتر نے انی
 رپورٹ صدر میں اس بناء پر کڑی کہ غشی قدر عالم ریاضی سے نادقت ہیں اپر جوہی حکم صاحب دار کر طے رہا
 سید صاحب کو غرض تحصیل ریاضی کھنکے ناہل کولیں جانا لایا بہو اور ہاں بکھر فون ریاضی میں یہ

واقفیت پیلک بعد از ان متوالاً صیل سکول خلیل کھنوس کا فریدس ہرگئے وہاں ۱۸۵۶ء عیسوی میں
ہاں ہو نگ صاحب از کاظم اودہ نے از راه قدر ادنیٰ اپنے خلیل ہرزوں کا مدرس فارسی تحریر کیا۔
اب قدمگی ہوا۔ اس باری میں اسی خدمت کا شاعر ہر باعی

در سے میں ٹرپا ہو اہم جس قسم سے قدر	دونا ہوا تہہ یہ کہ کس سے قدر
چھڑا پسپس ہر مجدد مدرس سے قدر	اول قدم میں بھی ہے ہر دوئی کا

لطیفہ قدر تخلص درس سے پہلے کھاتھا عہد بھی پایا تو تخلص کے ہمدرد سجان اللہ شعر قمی عالم بالا
معلوم شد میر قدر کو مبارکہ کمی ہر اثر اساتذہ کے یاد تھے اکثر شعر انسے جبل نکو تو نکا جواب نہ نہان شکر پیدا
افتوں کر اقلم الحروف کو وہ سب سکے پار نہیں درستہ بیان اونکا ذکر کرنا خالی فائدہ سے نہ تو اپنیں بھول
مالا یورک کلاریسٹ کا لاعض سوال وجہ ارجح الراقام ہیں۔

(۱) قدر ۵ دل شر سخا نوش غم سے اچھلا کر لکیا ہیں جہاں بیجا زندگی شمع جس لکر کیا ہوا باب
خلام حمیں جلن حمیں تخلص نے خیا کشم کیا سطہ بیٹھا نہیں آیا اونکا البنت سمع ہر قدر نے صحفی کام طبع
منڈپ پر ہو یا شمع کی طرح سے چپ بیٹھنے اس نے مگر بلا تہیں زبان جاتے ہیں گردن مائے ہے
(۲) قدر ۵ فاصدیہ کہنا پا کے سیر سے یا کامراج ہو چکا ہی کہ فریز نے کام کامراج + سر شاعرہ خواجہ
وزیر کے ایک شاگرد نے احتراض کیا کہ محبوب کو سکارا کہنا کہا ورن کی بولی ہر قدر نے کما تو یہ کیجیے دیکھیے اپکے
استاد کیستہ ہیں۔ فریز ۵ باغ کو جایا گا ابیریست اٹھما ہیش خیمہ تورانہ ہوا سکارا کامراج + اور بیان
سرورت درہوی بھی ذرا نہیں ۵ ان دونوں سکارا پرورد فتنے کھائے تھگل ہج جن دونوں صاحب ہے
پھرتے تھے بیل ہاتھ پر ہا سترن نے گردن جھکائی اور اہل شاعرہ نے قتلہ رکایا۔

(۳) قدر ۵ کالی نکسین ہی خضب نہیں بل اخالیت ہے ایک ہیں کلکجک کے رانے والے کام کا کام پڑا
موجہ کہنوی بوئے کہ جگ کو ہج بنی زمانہ ہر چیز ماں کیسا تھا نے کام کا کام درج کلارا لکیا ستم تک بھی ہو کر

علم ہو گیا جب یہ علم ٹھہر لے تو اخال لفظ رانہ جا ہے ہر چیز ناسخ فرمائے ہیں ۵ تین ترینی ہیں دو تکمیلی
مری ہے ابلہ آبا و بھی پنجاب ہے ترینی ہیتی ترینی کلگا جمنا سوتی ہر یہ پ اخال لفظ تینیں لفظ تریں پیش
ہو جیسا لفظ۔ زمانہ۔ چک۔ پر یور جنایت ہی خوش ہوئے اور باز کے کہنا عزیز ہو کرے جو تمکار شلشایں مارکے
(۲) شنوی قضا و قدر کی تائیج نیان جس نے یون کی ہے ۵ یہ سہ شنوی قدر ہے شنوی قدر مقدار ہے +
ذکی بلگرامی شاگرد راز ہر نے اعتراض کیا کہ مقدار کے معنی اگر قدر کا چانہ ہو تو قافیہ کرہ تو تاہم اگر کجا سے ماہ
شب قدر ہے تو لفظ ا شب اسیں نہیں قدر نے جواب یا کہ فقط قدر بجا اشب قدر ایسا ہے سندی ۵ دل زن کو
دو نوبت دہ پیش ارت ہے کہ دو قدر بود امر و زور و زور۔

(۳) ایکش ن عارف علی شاہ عارف خراسانی نے کماکہ خواجه حافظ شیرازی نے اس طلم میں ایسا پاچ کھایا
کہ معاذ اس سے صلاح کا کجا دن خراب کجا ہے بین تفاوت را از کجا استتا کجا ہے قدر نے کماکہ ہاں ایک گھے
روی ساکن ہے اور دوسرا جاگہ متحرک اس عیوب غلو کتے ہیں مگر یہاں ہی سے ذہن ہیں ایک بات گزتی ہے کہ خدا عزیز
عیوب کر کے اوس پا اعلاء کردے تو وہ اوس سے بری الذمہ ہو جاتا ہے اور یہ کہ کتب فتن قافیہ میں بین ہو حافظا نے
اس شعر میں دفتری عذر کیا اور خبر دی اول صلاح کا عینی صحت کجا اور دین خراب کیا ان دوسرے کے کجا سے کجا
تمک راہ میں فرق پڑ گیا ہے یعنی دوست متحرک ہو گئی ہو عارف پیش کر کریں کچل دمچا اور قدر نے اس قضیہ کہ ایک طلم میں نظم
کیا قطعہ نوشت طلم پر نور خواہ شہس لیں ۶ بین فرع غمہ پارہ از سحاب کجا ہے صلاح کا کجا دن خراب کجا
بین تفاوت را از کجا استتا کجا ہے فنا و عقدہ درانی شہ خردہ گیر ان را ہے زلفظ اکبجا ۷ دکر خراب کجا چک کریے
متحرک دکر دی ساکن پھٹا سست بھر خطا کا ایک کاب کجا ہے غلو اک جو پو عیوب مرقاوی ایہ تراست پا یہیں مایہ
احتساب کجا ہے مباش غرہ دینیں یک دکنستہ دست ۸ پناظر دہم کس اپنے کتاب کجا ہے نخست گرفت کر لے صاحب
داش و داد + صلاح کا کجا دن خراب کجا ہے سپس نفس خطا نازہ کر دعڑ خطا ۹ بین تفاوت را از کجا استتا کجا
اشتارہ حبس و عبارت بلیغ و نذر لطیفہ + اک خطا بود نیما دکر صواب کجا ہے مباش رنجہ زاغنا سے مدعی ایقطر

سخن یکی است جواب ترا جواب کجا ہے دراز نفسی مسافت آدم ہر سڑک پر بعد ایک سال کے اور نیل ڈپارٹمنٹ کے درس فارمینشی مخدود طبیر الدین بلگرامی ملازم کینک کالج نے اخراج کیا اس وقت مژا عباس گیت ہوئی پیش پا کر لائیں ہیں کالج مزدور کے مجبور ہو گئے تھے مذا صاحب بنتے ہی رقد کیوں اسے دھکھ جو زیک اور ہر دل سے بیان اور نظوروی صاحب کی شش ماہی اسی خدمت پر اپنا تقریبہ جان کہ سات برس چھپے ہیئت تک دہ اپنے عربی کام پڑھی سرگرمی اور جانشناز کے ساتھ بکمال یادت بجا میدیتے تھے اور فی الحقيقة اللہ تعالیٰ سوچی اور تو ہبہ کی اور نیل کے طلباء پکنے پیش تعلیم کے باعث اعلیٰ درجے کی یادت حاصل کر کے اتحاذ نہیں کا یاد ہوتے ہے اسی زمانے میں آپ نے پہلی بندی کا عرض پڑت جا شنکر یا ڈسے بھٹا چاہیج بناری سے جو کوئی نیل ڈپارٹمنٹ میں سنکرت کے پروفیسر تھے استاذ اکیا اور مادرہ اور قواعد العرض ہیں تھے پر کر کے نئی باعث عرض کو بتائی۔ افسوس کداں مرحوم کی عمر نے وفات کی ورنہ ارادہ تحاکہ شل قواعد عرض کے ایک مسودہ کتاب فتنی میں بھی کہیں۔ عاصے بسا آزاد کہ خاک شدہ پر نہیں ہوتا کیا کالج میں کام کرتے ہے من بعد جو ہی میں نے بہرہ مذا عالم بزاں غامر زا بگیک خان بہادر سر و چنگ استاذ حضور پرورد کی تحریر ہے تھے مذہبی نہیں اقدار اعلیٰ میر جو پہلے خان بہادر نظام الملک صفت جاہ والی دکن اشائے سفر کلکتیہ میں مقام بند اس سترن یا پڑھنے کی وجہت پر کو قصیدہ تدبیت نظر انور سے گزارنا جسکے صدر میں پہلو خاص عطا ہوا اور ایڈار ملازمت ہو کر ہم کا بندگان عالی کلکتیہ جا کر بلده فرخہ بنیاد حیدر آباد میں تشریف لائے اور چار سو روپیہ مہوار کے ملازم سرکار آصفیہ ہوئے دیکھئے کمال فن کی تقدیر انسان کو معزز کر دیا ہو زمانے کے ہاتھوں شان خی کی زنگ اور گلیا ہی جد ہر دیکھئے انگریزی کا چرچا ہر دیکھ قدر انگریزی ایک حرف نہ جانتے تھے اور عربیت بھی سمجھ تھی مگر شاعری میں جو کمک عمر سب کردی تھی اور استادون کافیض صحبت پایا تھا کامان سے کمان پوچھ گئے۔ ۷ ہنوز آن ابر جدت دشتان است ہے خود خانہ باہر و نشان است ۸ قدر مرحوم نہایت خیافت تھے اس پر عرض ضمیم النفس در صفت من و جو اکثر لاحق حال برآ کرتا تھا اختلف آپ ہوا سے اد بھی متولی

ہو گیا آخر کار سبب شدت ضعف بیماری حیر را با دست لفڑھنے معاون کر دی ہے لیکن ہن بھی کوئی نہ سود منہ بھوئی اور بادن پرسکی خیرین بستہ سوم اہمیتی القدر اسیمہ جہری بطبابن چاراہم اہم ترین شہزادہ
پرور زکریشہ شہر کردنے میں اس فرمان سے طلت فرانی اور ہمیں ہیر خدا جس کی کریماں مدون ہے کے -
اہل اللہ و اآلہ و آله و آجیون و مرحوم کشیر الملامہ تھے اور کمالا کا افسوس سائنس مرحکاتا مالکین اپنا عقب
اپنا کلام بلا غلط نظم حکم پڑا کا فصلت دیوان خاتیات قضا و قدر جسکے آخرین ایک
واسوخت بھی چھپ گیا ہے عطر محبوہ شرح مجتبیہ شن حبیسر کاراگلاشیہ سے صلد پایا اور چھپ بھی کیا ہے۔ سُم
عنی شرح قصائد عنی نظم الگان فی تقطیع بایات گلستان قواہ العروض میکل من المعرفت بہ مارہہ حصہ
اُردو ناتام متفقفات۔ اس مقام پر ہمارے ہمدرضا نزد کوئی نا خوش ہو گئے کہ دیوان کا انتخاب کیوں یا ان
ثبت نیکا کہ تذکرہ دین اور کا نقش کرنا اگر تو کوئی ذر صحت ملی طالب اپنی طبیعت کے موافق
اوے کیا اس طبقہ سے چھانٹ لے۔ تو ایخ دفات اُنکے شکاروں اور دیگر شوارے بھائی شکر ہیں
لیکن یہاں زیادہ گنجائش نہیں صرف فرشی حمید ہمداد شیخ غلام حیدر ارشد ک جنبدی خلیل کی روان سطح کا تمہارا ہو

شیخ فکر اسلام پوری شیخ محمد فدوی حمد خلف فیض الدین اہل انشا حجۃ یہودیون خلیل سہی دریگرامی

آفخ در شن کگاہ کردہ جسد و رثخی	زین فلک در بر از نیست امید و فا
قدرہ بشی و کفن رفت بزیر عمل	خرت بہشت از پوش شد سو ملک بقا
رفت خود اندر بثاب سب آب ہر دیدا زد	از رہ عمرت نگر دیدہ ما کردہ وا
جملہ ادا و ندوی شد پیغمبر اندرون	حیث کفر صوت نیاثت قدر زدست قتا
رفت خود آفخ مر آب بآتش نرمیت	این شدہ چون پر کاہ آن شدہ چون کہا ماند بوز غمش این مل من ثیوہ سا

کرہ چین میں مویہ ہا کا بگزشت اسرائیل این دل بخنوہ ام شد بخش شندرز	بگزشت اسیش چون بربان افستاد بلکہ کلاش پودو رخور بشر و نتاق
غلمان پارسیش چون بربان افستاد بگزشت اسیش چون بربان افستاد	بگزشت اسیش چون بربان افستاد بگزشت اسیش چون بربان افستاد
دین سرش خردیدہ ام شد بگزشت ام شنا دو بہم ہا ساختند الی ہجہ مر جبا	بگزشت اسیش چون بربان افستاد بگزشت اسیش چون بربان افستاد
برخن نفر نے اسٹے بگزشت کستن دوا ویرہ ہمہ جاسماش بگزشت او گوا	بگزشت اسیش چون بربان افستاد بگزشت اسیش چون بربان افستاد
گوکہ بچاں اندر شش پودو نظیرش کجھا سال جیاں شہنے ہے حملہ نہ شتم دو ما	بگزشت اسیش چون بربان افستاد بگزشت اسیش چون بربان افستاد
صرع اخواں سے اسال سمجھی فنا مویہ کہ اُستاد قدر رفتہ زدار فنا	بگزشت اسیش چون بربان افستاد بگزشت اسیش چون بربان افستاد
ولاء این تلائیخ بر لوح فرا شرف کندہ شد	
بر دیکھ بوز ساعد چونا زیارت کان عالم زدہ برسیتے اُستاد باشد	روزیکش بیرونیتے سرمه فتقیدا آوخ ازو اژونی چچرخ قشانگ تند
در هزار و سه صدیک قدر دنیا بند غلام حیدر شیخ غلام حیدر شیخ	زور قم سال دعا ش حمد صوری معنی سرخیت کلکس رسکا شیخ غلام حیدر شیخ
بلگاش وطن د سید زمی رتہہ وجہا نوت کردان شہ اقیمان ہن و اویاہ	حضرت قادر غلام حسین احمد شریعت روزیکش بیرونیتے سرمه فتقیدا
شدر دان فت در بوسے ارم ایا شد اندر ایام	سنه حلت اور ارشاد نیوم نوشت
انکتھ پرداز و حسن را حق ہن کا و قدر در هزار و سه صد دیک فست نین ہر آقدا	اندین و نیاناند از و سمت بیدا و جل ہجسی د ہم صوی ارشاد گو طرع سال

ویم که گذشتند خالدی
مان سوچن گذشتند گذشتند
اینکه باید از این کار گذشتند
کسی روز تا کجا میگذراند
طاهر نیز میگذراند
مشتی نیز میگذراند
آخوند نیز میگذراند
سکونت نیز میگذراند
لطف نیز میگذراند
رسانی نیز میگذراند
پیش نیز میگذراند
برگش نیز میگذراند
سکون نیز میگذراند
نهاد نیز میگذراند
دست نیز میگذراند
چشم نیز میگذراند
پلکان نیز میگذراند
لایق نیز میگذراند
نیز میگذراند
سمی نیز میگذراند
بدها نیز میگذراند
جیوه نیز میگذراند

قدَ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا

درین آوار بیشست ما قتلار تحقیق فضای عینه ایان را غلت بیان اعني

سال ۱۳۴۸

کتابت

۱۹۷۰

مصنفه و مخوز انسان شکر دوستی خاقانی علی‌ام سینیق بیکاری احمد

مکتبه و چاپ اکادمی زیر نظر پیشید

علی بند

بسم الله الرحمن الرحيم

در مقبت جنایت مرتقین امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیه السلام

علی کا بندہ کیتا علی بن ابیطالب	وصیٰ صطفاء حقا علی بن ابیطالب	وصیٰ صطفاء حقا علی بن ابیطالب
افس و شوهر زهر اعلیٰ بن ابیطالب	پدر ششیرو ششیرو علی بن ابیطالب	پدر ششیرو ششیرو علی بن ابیطالب
شجاع رافتی الاعسلی بن ابیطالب		
شفیع روز میزان پر کہ بازار رسائی	نسب اعلیٰ باہما و گفت مولائی	وصیٰ وہر دار صطفاء عیا کیتا ن
	امین سرخ کنجیہ داعیت غانی	
کلید کنز مخفی تھا علی بن ابیطالب		
ہمارا نفس مطلب بلکہ نہیں صطفاء ہو	خد اکا بندہ ہر لکین نصیر کیا خدا ہو وہ	و احمدت علیکم فتحتی کا دعا ہو وہ
	کہ الکلست لکھ تا جدار انہا ہو وہ	

سریار اے تھیس اعلیٰ بن ابیطالب		
گئے مولیٰ کو تھیں کے ہمراہ پنیر دران پونچھے و شیوں کو جھیں چل جو تھوڑی جائی غطا می خست و غلطت ہیں تراوکش کر	دراں پونچھے و شیوں کو جھیں چل جو تھوڑی جائی مکر پر یہ سے آتی تھی یہاں تک صدایا کہ	
لماز دوست لیقیناً تھا علیٰ بن ابیطالب		
ہر سورہ کا یارب کہا کی نور کی بوتی دارو سے بسا کل کھم ہر قرآن کی آیت حدیون سمجھی تابت ہر کتاب مدد و العترة	ہر سورہ کا یارب کہا کی نور کی بوتی دو سب جلد پردن ہر حلبہ قرآن حل ہر قات	
کتاب عالم بالاعلیٰ بن ابیطالب		
بنی گاگوشت یا راخون سب حیدر کا ہلقی دلالت کرنی ہر اس سب حریث لمحک الحجی اگر محیبے کوئی پوچھی تو ہیں بیشکدی میتی	بنی گاگوشت یا راخون سب حیدر کا ہلقی پر او پیغام فنسی جو قم مارا ہوڑھلی	
علیٰ احمد بنی گویا علیٰ بن ابیطالب		
امیر المؤمنین حیدر امام المتقین حسید معمر رون ایڈا یم سر غرثہ برین حسید فروع شرعاً و دین حیدر زیر زین حسید	امیر المؤمنین حیدر امام المتقین حسید امام الانوار الحجۃ بناء زیر زین حسید	
ظہیس آدم و حوا علیٰ بن ابیطالب		
ہر ہوئی و نیا میرن حب ات جناب صطفی پیدا سن اچھا طاق کسری شرق ہوا پیر حبیا یا ہتا یسان دیلو کر عیش ق ہوئی یعنی تھا اوسکا	ہر ہوئی و نیا میرن حب ات جناب صطفی پیدا خدا کے گھر میں حیدر ہے وہ اپنا سکری طبلایا	
ہوا کبھی میں حب پیدا حمار بن ابیطالب		
خدا کی بیت میں یا نیڈھیکا اضہروں قیا مکا بتوت کش بھریں یا ہوا پیوند امامت کا	دوبالا ہو گیا رب رسول نہ کی قانعکا ذان کی گردیا ہی یا خدا نے حمال قانعکا	
چڑھا دو شر نبی پکیا علیٰ بن ابیطالب		

		وہ قفل بھرتا فتح ہے کلید بھت جستے امامِ الائک خداوند شرکت فتح و احمد ببشر صورت ملک تیرستہ خود صافی کی نہیں	
		فلک فتح قطاعت خدا کا بر جستے خدا کے دوز کا بھجاعسلی بن ابیطالب	
		دیگر اجنبت تربان نہ فلک حیدر خط پیشانی خود و قصود کری و حشر لکھنہ بین بہت خود لمح غدو اوسکے باخن پر سحاب آبرو سے نہ تشنہ و بین کوثر	
		چهار سدہ و طوبے میں اعلیٰ بن ابیطالب	
		وہ قطبیہ سماں آسمان بھت اختر ہے سحاب بھفت بلند قدر تم تینہم کوثر ہے کلیدن کوچھن سجد و محاب و منیر ہے ضیاسیہ افتاب قلب نتاب بھفت کشور ہے	
		خدا کا بردخ کبڑی اعلیٰ بن ابیطالب	
		دیا جو شبکو پایا صبح کو پھر رکھہ لیا روزہ شیئیون کو کھلا لایا صبح کو پھر رکھہ لیا روزہ غزیتوں کوٹایا صبح کو پھر رکھہ لیا روزہ اسیروں کو دلایا صبح کو پھر رکھہ لیا روزہ	
		سمی جیبول نے پایا اعلیٰ بن ابیطالب	
		چھڑا یاد یو و دیکیا سلیمان اور ملان خشوف چاہ پیشی خلاصی ماہ کھان کو	
		غرض ہر کیسے کام آیا اعلیٰ بن ابیطالب	
		پڑھا سوچ کے عامل ذہن اہم شرحت کرن تاگرہ بیان نیکی اللہ ری وجہت حسدار بالا چینچا پریا اوکی ہوئی فربت جلال الدین تھا جب تو پھر کی خوشی کو جربت	
		خدا کا اس عظمتھا عسلی بن ابیطالب	
		کتوئینہن جو وہ لکھا اگر وہ جذیان نہ را کے ہو گا کا یاد مرے پر مر کو مارا	

		بُنی اشتم کام پارانی کو دل سی تھا پیارا	ہوا جبل وس سے صفت را وکر دہلسا
		خدا کے عرش کاتا راعسلی بن ابیطالب	
		عجب الہماف لرنے میں وہ بھر جو دکرتا تھا سرایا کو پر اپنیست ونا بود کرتا تھا	چما دوئے بُنی کو کقدر خوشود کرتا تھا جو اس کا سامنا اکر کوئی مرد دو کرتا تھا
		بنادیتا تھا شکل لا علی بن ابیطالب	
		دی خیر کی ہجی کچھ اصل تھی جو اک اشنا را ہو اشنا و ہوتے ہی جھوپچال آن حشر پر آیا زمین و آسمان چکر میں اگر کب ہندو ولاد ہو قیامت ہتھو اور پا بھی دنیا کی دنیا ہو	
		اگر کروے تو د بالاعسلی بن ابیطالب	
		علی کے نام پر ہر عین دیکھو صنعت ح اڑ عدد بین میں کن کے نشرا و حرف صین کہ شر ہوئی ہرگز کے کتنے کائنات اکبار ترا کر	
		وہ اپنے سر پر رکھ لایا علی بن ابیطالب	
		علامو اپنے تین وزن فاوار میں بیکن غلام ایسا کم جو ستار جن قصہ خاقان وزن میں زن کام جسکا ماں کٹ وارث شہزاد	
		وقا کے تاج کا تنا عسلی بن ابیطالب	
		خدکی راہ میں سرینے والا تھا مرامولا نگا لاتیر سجد میں او سے صد شپ کہ زنجی حضور قلب الاعمال بالذیۃ کا دیبا جا	
		مراد ربی الاعسلی علی بن ابیطالب	
		سر سر سجد بن مجسم کے بھی میں کا ڈالایا زمیں لرزی علی سجد میں اپنے عرش پر ایسا	

		فوا مولا دوا دیلا عسلے بن ابیطالب
	کہ اسکا ایک قطہ سو کر دیا جنس کو جو بیو تو کو شرحلا بولیا کیون ہر کو	علی نے جام شرت ایسا بھیجا ان بھک کو وہ کیوں پیتا کہ اپنے اپنے زان تھا اور ان خلک کو
	سخا فیض کا دریا عسلے بن ابیطالب	
	یہ نا صکر تھا اسکا پیرا در ہر کوئی ہوتا پیپر لعینہ المسلمین کیوں نکر کوئی ہوتا	علی نفس بھی تھا اسکے کیا بہتر کوئی ہوتا نبوت گھر میں تھی آخر است پر کوئی ہوتا
	اگر پتاتو پھپھر ہوتا حلی بن ابیطالب	
	ہر کس راعت ہر کا لختہ ہر کم ہو جیں میرا معاذ اللہ جو وہ بھوٹھ کا ناہر کیہن میرا	علی کی ذات کے کامل ہو اسلام و میرا معاذ اللہ جو وہ بھوٹھ کا ناہر کیہن میرا
	مرا مولا اقا عسلے بن ابیطالب	
	نفس کی کم شی جو بین نقد جان ہو جیا مراسیہ تم می ہے غدیر نہم ہی پیغام	تو لا سے علی کر دلو لے ہر چیز تانہ گریں تل نگینج ل ہر قرایہ انکھہ ہی پیغام
	دہان پیغیش ان بیرا حلی بن ابیطالب	
	سلام سے قبلہ دین الاسلام اے کب عالم سلام اے بحتجۃ اللہ الاسلام اے آیت علم	سلام سے قبلہ دین الاسلام اے کب عالم سلام اے دار شفیع السلام اے دار شادم
	سلام اے صحیفہ گویا عسلے بن ابیطالب	
	مکر فوج اوسی سفینہ پر تھا دی ذات شنا دل گذندیم بسم اللہ مجریا و مرتبا	سفینہ نوح کا ہرین الہیست سرو طالما وہ ناجی ہو گیا جسے تبدل سکیں جا پڑا
	لگا دو پار بیڑا عسلے بن ابیطالب	

نہ چھپ کتا ہو دل نہ اٹھ سکتا ہو دو الا یا اس اساقی کو شرم ہو جو مخفون پر	خمار شاہ دنیا سے مولا حال ہر اتر قیامت ہیں یہی کتاب ہو الپنجوں بکثر		
<u>اور کا ساؤ ناولہ اعلیٰ بن ابی طالب</u>			
غم دنیا و دین ششیرین بن کر مجھے گھیرا سواتر سے نہیں کوئی کہیں فیاد ہر من	زمان پھر گیا تقدیر یا پی سب نے مدد پھیرا یہاں بھی آسرائی رہا ان بھی آسٹرا		
<u>اخشنی انت مولا اعلیٰ بن ابی طالب</u>			
مگر پندہ مڑا آفت ہیں ہو د دمال ہو مولا چھر غم میں چلا رہ شیا رسیرے حال ہو مولا	بس رحمی ہوئی ابکتے اقبال ہو مولا چھڑ راحب کو خدا کیوں سلطان جمال ہو مولا		
<u>سبھاں لے عروۃ الوثقی علی بن ابی طالب</u>			
در مقصود دنیا میں ہوج ای محروم فان دے خلاصی محکم کو قیقت کر رہا شاہ مران دے	مے دلکو سو را کھون کو اور سے فرایان دے رہاں پنجہ اوبارے ای شیر زید ان دے		
<u>اشیام کا صد قاعی علی بن ابی طالب</u>			
علی قاسم کا صدقہ ہا بیغوم کا صدقہ علی کب کا صدقہ صغر معصوم کا صدقہ	علی برادر شاہ بکیس دن مظلوم کا صدقہ سکینہ شہر پا انور نیزب کلثوم کا صدقہ		
<u>مجھے اونی سے کرام علی بن ابی طالب</u>			
حسین پاگ کا صدقہ رہوں ہیں ہر خود ہو جا ابھی ہو خط پیشانی کا میری کچھ سکھیتھا	حسن کل وا سلطان جکلو مجھے سربرا کر مولا پئے سجا جو کلادے مری تقدیر کا لکھا		
<u>جو پر جائے قلم تیر اعلیٰ بن ابی طالب</u>			
پے کاظم مجھے کاظمین غظیت میں شامل	لقد باور صاق کا صدق القول ہو جا		

		رضا کے فیض سر حکمر صنایل بنی اسل	
نہ ٹوٹے اب مرتوی علی بن ابی طالب			
		تصدق ہیں نہی کھاک سے میں پاک ہو جاؤں نہیں گر کر ہند میں غناک ہو جاؤں	تصدق ہیں نہی کھاک سے میں پاک ہو جاؤں نہیں گر کر ہند میں غناک ہو جاؤں
تصدق عسکری کایا عسل بن ابی طالب			
		خراست تازراں کھون کے نچے انہیں سے غم فلاں دجال بکھر جھکو گھیرے	خراست تازراں کھون کے نچے انہیں سے غم فلاں دجال بکھر جھکو گھیرے
مجھے دے اس سے چھکا راعلی بن ابی طالب			
		بیجا یار کے کسر نتیری دہائی ہر رو لایا تقدیر دیوار نتیری دہائی ہر	بیجا یار کے کسر نتیری دہائی ہر رو لایا تقدیر دیوار نتیری دہائی ہر
مکہ خیر شکن آقا عسلی بن ابی طالب			
		مرا جنت پیدا سینے سریر مولا امان کے الامان و الحفظ و الحذر مولا	یا لگن سان پیچھے پڑ گیا آٹھوں بہرلا کہ گواہین اثر در قونے پھیکا چکر بہرلا
دہائی ہے دہائی یا عسلی بن ابی طالب			
		غرض ہے گوشیں یا میہمی لکھا میرے مے مولائے حق میں تراکانی اشارے	ستم کاسانہ ہر انسان ٹوٹا بلکا ہے ہوئی ہو جبت خوشید ہو ج توں ھیہا ہے
مے دن پھر دنیا کیا عسلی بن ابی طالب			
		تمشک لکشا ہو بیم مشک لکشا نئی ہر مدد کو دڑے کل تدمیری باری آئی ہر	تمشک لکشا ہو بیم مشک لکشا نئی ہر مدد کو دڑے کل تدمیری باری آئی ہر

مرے شیر خدا مولانا علی بن ابی طالب	
پس قرآن مجید سمجھی علم سے پڑھو اندھر کی بہادرنگا تصدق ہو عدو پچھکو شور بھی پر اے خاتم الٰی جبار ہو و سوت روز	پس قرآن مجید سمجھی علم سے پڑھو اندھر کی پئے آل نبی اولاد سے ہو خانہ ازور بھی
مجھ سے میرا منہجہ ماں گا علی بن ابی طالب	
علی بن ابی طالب کا سرکھا باندھ کر پڑھتے ہیں یہی اسکا صلحہ ہی بس فقط چشم اجابت کا	ہوا بھر قدر بقیدِ راجح کل مراجع حضرت کا یہ گنبد نہ لے آیا ہم تخفہ کس سیاق کا
تم اسپر صادر کرد نیا علی بن ابی طالب	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ



آیت الله مجتبی

در مدح بنگان عالی حضور پر فوراً صفحہ اول نظام الملک
میر محبوب علی شاہ فتح جنگ فرانسیسی ملک کو خلد ایش ملکہ

خسر و باد بماری کا کھنچا دل بادل
چوب خیریہ ہے دھنک بزرو ہر قتل
سیکو ہر چہر کے دکما جاتی ہر سیکی شعل
سینر جہاڑوں پہ گلستان نیز چپو لال کنل
لن ترانی کی نسلے قدرت صنایع ازل
دست صنایع ازل میں ہر خارکی کل
گہ فرنگی کا عمل ہر کبھی زنگی کا عمل
کہ گل لالہ پر داع غست نادیج حل
کہ تمام بکا کالا ہوا اجو بل کنبل

باغ پر آج گھٹاٹوپ پڑھا ہے بادل
اب رخیہ ہے تو بوندین ہرین طناب خیہ
جمک پڑھی کالی گھٹا دن ہوا برائکی رتا
بانغ میں چارو نظرت آگ لگائی گل نتے
شجر الاختصار نار اکاتا شادی کھا
اب باد و مدد و خور شید فلک ک کاراند
کبھی چھایا ہر سفید اب کبھی اب سیاہ
تحت و فوق ایسی بماری فلکائی ہو گ
اکی سال و شھنہ ہرین اسرار جہ جبارت سیاہ

ہو کے کیجا وہ بخارست گہرا باول
 آجھی اوٹھیں جو گھٹائیں قہری بیچ جل
 برق نے ابر کے ماتھے پہ لگایا اصل
 ہو دن برق دمان ابر سیہا جان
 برق کا پاؤں ہر ک مرتبہ جانا ہر سیل
 لال پیلے ظرا تھے ہین نکل پر باول
 لچکے ابوجہ بھر کے چالیں چکاں
 انہیں شیدی نظراتا ہے مجھے ہر کیل
 ایک تادڑ ڈالا ہے عضنکا بل چل
 ڈنڈ پڑک چپنا دیتی ہو آندھی اول
 انکوششاد کے طرے کو ٹھانے پہ ہل
 دونوں جانبے دھرم ٹھوک کرنا باول
 سرو کے سڑو جوانان چین کا دل
 ہاں خوار خیر دار بھل کیہ سنبھل
 باک اس سے ہے ہون کی زبان پر ہل
 جیسے چٹی کے شوالے ہین چڑھنے کا جان
 جب طرح سینہ معمشوق ہر آڑی ہیکل

آتشِ نالِ طاووس سے اٹھا جو ہو ان
 یہ وہ اثر درہیں کھیوں گھنگ جاتے ہیں
 درود سرا دسکے ہو اسنے صد اس طاووس
 اک برس بعد ہم آنوش پر ٹھیں ہوتے
 الگی اپریں پانی سے غضب کی چسلن
 جا بجا لارڈ صد بگ ہین یکس نگن
 کا ٹھیں ہون کی زبانوں میں پر میخشدایہ
 وہ اوٹھیں کالی گھٹائیں کہ خدا گیرے
 پچ میں ٹپکے ہوانے اوٹھیں بکایا ہو
 ایک دواہ لہ محتاب بنانا تا ہے
 ورزشیں کرنے لگیں نہ حربن کی صوبی
 بدیا ہے ہنپستان میں اکھاڑا کبے
 گل کے ماتھے ہی بہاریکا پیالہ اس ضل
 رعد چلا کے یہ رائی سے کجا تا ہے
 تھقہہ مار کے گل کتھے ہین سجان اش
 یون شڑا ہر ہیں باران بہاری ہر سرو
 ابر پر یون نظراتا ہے ہم توں قرح

مط لع

یون اور اس کے لئے جاتی ہیں ہوائیں باول	جب طرح کا لوز تھی لیکے چلیں لگا جان
--	-------------------------------------

شاخیں بڑی ہیں کہ شاہی کے جانشین
 غنچے کئے ہیں جوں کہ سبھل کیہے جعل
 غنچہ دل ہیں مرصع میں توں ہے جعل
 راستے حاملہ غنچے بستے کل
 محلہ نہر چھبرت ہونخواہ محل
 چمن تین ہو است بی پن ہو قتل
 ہری کوں ہر شانہ میں ہے پر ہر قتل
 پاس سمجھی نظر اتنیں تو تے ہریں
 سبزادیں ہو جوئی تک اکیا کیک جیں
 ابھی طاوس کی جوئی ہو جوچوئی کوں
 چاند شفاف ہوا و کھلا جب باول
 ہو گیا آئندہ آب رو ان پریقیں
 ماہش بخیرے چلیں ٹپکا کہیں تل
 وہ بخارو شکے پاروں دے وہ آئے باول
 ایک سو نیکاو ق ہو گیا کیوڑیں تل
 جیسے اکثر گفتے پونیں تیں پر کا پس
 کہ دبے وہ لی کے گائے ہیں جلیں
 جیسے نڈی ہیں بھنو ریکسی پانیں توں
 ہزیں بزرہ نو خیرے چخ اول

پوں لہیں باد بھاری پہ جوانان جیں
 گری پڑتی ہے دختوں پہ صباستان
 مسکراتا ہے کوئی کوئی ہنسا پرتا ہے
 کوئی گل پوں لیکا شوشہ کوئی پسیدا ہو گا
 امہما ہے وہ سبزہ کلہتری نہیں لکھ
 زخم گل باغیں یک لخت سے ہو جائیں
 کیا یہ تو باد گلشن ہریں مرد کو دخت
 کچھ نظر کا نہیں کرتی ہے ہر یاں یا
 کیا لاکھاک پیار بفلک میانی
 ڈالیاں ہیں وہ طاؤس گھنے پتوں سے
 منحہ کو دھو دہا کے وہ روئی زار ٹھلیا پر
 ماہتاباں نے ہر کنک فلی کیوں
 گروہا ہے کہ کھیچا ہی کوئی خدا حصا
 قاؤں سے اڈتی چل آتی ہیں پریاں ہیں
 یون گھرا ابر کہ سورج نظر آتا ہی نہیں
 مہروں ابر کے گلوٹیں چپا رہتا ہے
 ابریں ڈوب گیا مترجمہ بے کمال
 قرص خور شید تہرا نظر آتا ہے
 چرخ اول ہر ستاروں سے زمین گلشن

گولیان نالہ بلبل کی چلیں سو ٹکاں
 چرخ نیل نظر تاہے گل نیلوں نہ
 شور سڑابے رداو سکنا و مھاتا مین
 باش ڈیں پچھہ وقت بھکارتا ہر
 کو سے ہیں باغ نے اپنے درن لگانگ
 قابلِ بجہ شکرانہ ہے گاشن کی زمین
 سرو نے اونکا و مھانی ہر شادست کئے
 یہ پن زار کجا گاشن فرخار کجا
 گل کی شاخون پیغماں کا پھکنا کھیو
 زر پہ گل چولہن یہل کی مقانی حق ہر
 سرو نے نالہ قری کا اثر دیکھے یا
 کہیا کی کوئی بوئی تکل آئی شاید
 ہر ہی آتش گل تیر تو اکدن ستنا
 ناف آہوی زمین ہیں گل خود رہ شاید
 عاض گل ہیں وہ شفاف کہ لگتا نہیں وہ
 گل وہ چولہن کہ چھپائیں غدار یعنی
 گل یوسن کو جو تور و تو مر جنت سیاہ
 سو ٹکھوا بے کو تو یک لخت مراخون جگہ
 کیا ہی شاداب ہیں گل نگ چو اپنامہ
 خوستے ہے ٹوٹ جانے کی بین نیں محل
 حوش تالاب بابیں ہیں جل حل
 ملن یا چرخ کے ماتھے پھر نہ صد
 کیں گل دستہ شیشہ ہو چرخ اوں
 اوں پہ بیٹھے کی بنائی ہو دھنک نجہوں
 جو چلا ببر سے قطرہ وہ گرا سکے سبیل
 بیدہتے ساجد رگا خدا غزوں جل
 نقش شانی کو پوچھتا نہیں نقش اوں
 روشنہ خوانی کے لئے بیٹھے ہیں بہر بیٹھیں
 کسی نادر کی سنتے ہیں کی جیں بیل دوں
 جو ستاتا پے کیکو وہ نہیں پاچھل
 آتش گل سے جو گزار بناے بیقل
 خل ہوئیں کمیر جا یگا شخچن کھل
 مشک کی بیوی مہکا و مھا ہو سارا جھل
 ماہمہ تو ہا تھے نظر جاتی ہے لکھیں کی پیل
 جیسے جھوڑ کیوں چھپائیں ہاں یا نیں کھل
 سرو و شمناد کو جھا نٹو تو مر اطول اہل
 ق شاخ گل کیتھی ہیں یہل سکر دمندی مل

محل	بیٹھے جائے گوں چپول پہن بورسل	شہد چکٹے تو مطر ہو دماغ لذت
<p>شاپھصل بہاری ہر غصب کل چپل سوون نے ابغچپہ پل ہے تی شا خین جکب جھک پڑیں یا شاپھصل گل سو سون سچ لیلی کا بھی مدھر ہر گل</p> <p>کبھی چپول سے ہنسی ہر چون سچ پل چشم نہ گس میں شفائق نے لگایا جل ناز سے ڈال لیا سرہا او ٹکلائیں تاد مانگل زبق سے تکباجاتے خل</p> <p>زلفیں لیلی سروسا ہے کیدن بنبل کابل جھڑح ساشن دلھا کرد وطن براں پل</p> <p>را جا گہر ہر یون کا کال نہیں ہر دش سچپول جوادوں ہر ادھر ہر یون ہر قدر ہر یون</p> <p>زگون کے لئے طیار ہوا اطرافل با غبان تھکول ملیگا تری خدمت کا پل</p> <p>ہر جو خدمت میں جوانان چپن کی سرگرم قابل دید ہر گلشن میں ریاضی کی بہار</p> <p>گول ہیں کوئی تکونی ہیں کوئی ہر ٹپل سطح گلشن ہیں ہیچ چپون کی شکلین</p> <p>اکشاروں کے محیطوں سے یا اپنا عمل دیکھل مندیکی ٹھی نے بنکار جدول</p> <p>با غبان روز کیا کرتا ہے شبکین جل جس جگہ ج بلا قرینہ ہے جہاں ج بکا محل</p> <p>لکھ شبوحی لگائے ہر کھڑا منعدہ گل کیا ملاستہ ہیں دھتوں نے قیم گلشن میں</p>		

مطہر		لال کرتی کی پالن ہر شقایق کا جو میر	سر و کپتان تو مشاد بنا ہے کرنل
کہ جوانان چین آج ہر چھپہ اور ہیں گل کیا عجب گردش افلاک ہیں آجائی خل کیا عجب ہاتھ کے تسل سر کو چھوٹے کوپ کیا عجب نئے جوڑ جائیں بخیں ہیں چل کیا عجب فانہ سمجھے سے اوگے خال مل خاک سے بیرونی کی طرح آئے بخل بچتے ڈالکے پانی ہیں جوز نگار کھل باتیں کرنے لگے تو تکی طرح ہر توں شجر قدیم قدر مر کھتے ہیں چھوٹی کوپ مانگ کے بدے لکھن لیگی شاخ صندل شاخ ہیں گاؤں ہیں کوہ الہاہ کل پل قوت نامیہ سے کیا ہی پڑا ہر لڑپل واہ واڑو نیکیا ہی نکالا ہے بل نامیہ سے بڑے نور و نیں پہنچا را بل چھیلتے چھیلتے مالی ہو جاتے ہیں شل صحیح تک بزرا و بھرنا ہے دودا و بھل محمکو ڈرے کہیں خروان ہو نور دو بدر	قوت نامیہ ہر اٹھتی جوان ہر ہر زل کیا عجب سرو یہ بچپویگ کر دوں نکلا جائے کیا عجب لوگ تفصیل ہے جمالین ہر ہر زون کیا عجب پکایہ عناق نبین خاک چمن کیا عجب بستہ نار سے بدلیں ہیں ہیں کیا عجب بیٹھ شہزاد بھی پے دیرہا کیا تعجب سک کہ تھرے او گے بستہ تر کیا تعجب سک کہ تیش کی بھی چھوٹے جوز بان با غیر میں جائیں جو گلاد فٹے ہوں اکہری لخانہ سونگھہ کے معشوق تھا شاہ ہونگے قلید رانی ہیں کشاور زی چلاتے ہیں شاخ و شاخ ہوئے گا وزیریں شو فلک کچھ سنبل ہی بڑا کا بکشان ہو اوجھا صورت گلشن شداد نہ او چھا کے میں کھانس ہی گماں سے اسٹھنی فیض نہو شام تک خاک بھی چھل جاتی ہے دود دیشت با غبار حنپستان کا ہر گردون پر ماخ	ت	ت

<p>جسے طوپی نہ کہیں عش کرادس پاگل جو یونہین نامید کرتا رہا بھقنس دل</p>	<p>سبزہ شادست ششا دی طوبی سبند جو یونہین چھپتی چلیتی ہی کاش میں سار</p>
<p>کیا تجھبے اگر مرد میں آجائے پل خاک سے چیخ کی بانپ کو چلنے دیاں</p>	<p>کیا تجھبے کہ پرمن نو پیدا ہو داسن نیگری اوٹھکے ہو چیخ نی</p>
<p>اسقدر خاکت اونچا ہو ہر اک کوہ دل پر یہ ہر شر کالہ انکو نہیں نہ کوئی خل</p>	<p>ہرست والکاظم نظر آنے لگے ملک کن کماشان ہی کی نظر آتی ہے ہوسی ندی</p>
<p>وہ ہر ہوا کا پاڑا دریہ پسند اول چار بینار میں یا عرش کی ساقوں کی پل</p>	<p>ملکہ سجد نظر آتی ہے کہ بیت العمور حیدر آباد ہے اونچا فلک چار م سے</p>
<p>جنہا اقدرت و صناعی صنایع ازل جس کا ہر خاک پر ہو ہو پکے مانگل</p>	<p>ہرودہ خورشید علم اس فلک چار م سے مرگستھنک ملک کا شاہ خاور</p>
<p>ذرہ پر درکرم و مہر میں اک ضرب شل حوڑا اولی الامر جہاں خل خدا عجل</p>	<p>شاہ محبوہ علی با شہ ملک کن عمروہ جس سے ہو دامتہ ہلائی گو دلت</p>
<p>عقل و حس سے عقوڈ فلک پیریوں خل زلف ایسی شب معراج ہجومیں اجھل</p>	<p>سرستا ج جہاں وہ کہ دبے قبے عرش چہرہ وہ ماہ شب چارو ہم جس سے جھل</p>
<p>وہ جیہیں جس سے کل اقبال کا تاریخ حکی مومک وہ کہ کبھی مرمی اسیں ہریں وہ ذوق حبکی اطاافت پر گھٹا امرت پل</p>	<p>وہ جیہیں جس سے کل اقبال کا تاریخ حکی لبن وہ جان سخیں کہ امرت ہریں بانی بانی</p>

<p>دل و دل جسمیں سائے کسکے طوں الی پاؤں وہ پاؤں کثافت قدمی پر ہوں پاؤں کو جنم کے اس طبع روان چل انہیں تم مونکے شاخے پر چاہوں جوں دو سرا قطب خجال ہو کہ عالم ہے اچل انہیں قتوں سے رہوں تاکہ لگا ہر کپل کر جدا ہو کے یہیں مجھے قدم ہاتھ کوں شیرشکی کہیں کافور ہو یہ چل وہل</p>	<p>سینہ وہ سینہ کے نکلے نہ کبھی یاد خدا ہاتھ وہ ہاتھ کو دل خلق کیں بلیں توں نہ ہاتھ آنکھوں ہو لگا اور دل جان ہاتھ بڑا ساری دنیا کو سبھالی ہوئے ہر قدم ایک قطب جنوبی ہو کہ قائم ہے جہان یا آدمی ہیں جوں خدا کھت پاسے حضور نہ کہیں نقش تم محبکو بنانا یار ب ہاتھ ملتا رہوں رہما رکی تیری سے ٹپا</p>
--	---

مطلع

<p>بے سر پا بھی یہ بنتا ہے ہوا کی تکلی تھوڑی غنچہ سوسن سیدھیں ہوں کھل شب شود غیرخ و روز شود مستقبل راہ یکساں اچھی تین طاروں ہیں علی چاند یکا ہو تو خورشید بنے داع کفل اس کا مظہر او بھی چلتے پہ تلاسے ہرل پ قدم او شنیدن نظر آتے ہیں وحشی کوں ق شیرگردوں کے چاند کے گرد کھاں او سکے سوچ کو وہ یون ٹاپے ٹکڑا کے امیں کے ابلق ایام سے جو کہ جمل بیں</p>	<p>لیکس اس را اس را پایہ ہو لک ہے گل کند اکرف ہیں بنے شاخ خمیدہ گردن یہ اگر ابلق ایام کو ٹاپیں مارے چان فعل سکے ہیں یا چار طالب گروں کبھی مشرق سے اگر جست کرے غرب تیر جبڑح کمان پر کوئی جو طے ہو کھڑا کون سکیت کا سبزہ ہے یہ ما شارس اک شادہ جو کہیں اسکو حضور پر نور او سکے سوچ کو وہ یون ٹاپے ٹکڑا کے ویکیپیڈیا تاک خلاف کی قیامت کی ہو جاں</p>
---	---

<p>سب بی پریون کا چلاواہی گرد کو طور کوئی سیتیاں ہیں کہ تھیا کا دھنہاہی دل</p>	<p>واہ کیا میرے سلیمان کی حواریکی ہو ہم آگے ان پریون کی کو تو نکی دیو سیاہ</p>
<h3>صلح</h3>	<h3>صلح</h3>
<p>بجلی بن ہوم سے بھل میں منگھٹاں فیلبان بیٹھیہ کے ستکھ جو کہ دین اُل دیکھنے پاس سے ہاتھی پکھ جرخ اول یہ سیرنگ بھرے ہنگھوئین بنکڑا جل بے صدا پاؤں یہ دھڑاہن زمین پر ہل پ اسکی چنگھاڑ سے ہوتی ہو فلک کو ہل پل سایہ پریانی اعدا کو بنا گھست کر جل دامت ہیں وادیِ موئی کی دیتی مشعل دیکھ کر سو بندیں رنجیروہ عقدہ ہو جل سارے نامکو نظر آئے برستا اول یہ رنگی سو نڈ سے دکھاۓ جو کالی سکل پوشش کہ جیسے نہیں راتھی کا محل کا لے بادل میں چک جاتی ہو جلی ہل</p>	<p>ہر چنگھاڑا تھیوں کا دل کا دل پاؤں ہی گاہ زمین کو یہ اجھی مل ملین دیکھنے درست آنکھ ہے کہ نکارے ہے ہل نشتر ہو جو کوئی اسکی سبک چالوں کا کا لے باول جو دیسے پاؤں چلے جاتا ہیں کمین باول کی گیج سوچی نہیں ہتھی ہر بڑھکے ہاتھی نے اگر عرش سے ٹکری ہر طور پر ہ شب معراج کا اس قدر پریزگ پہلے ہم عرش کی زنجیر سن کرتے تھے لیکے یہ سو نڈیں پافن کو اول نہ چھپا کا لے باول ہی نظر آنے گلائیں ہنک ہیں غاری ہیں مرے قبلہ عالم جو ہا قیض درست ہیں ہاتھی پر خضور پریز</p>
<h3>صلح</h3>	<h3>صلح</h3>
<p>بے سر پا بھی اوہی یہ سیان مقتن پر کسی حدودت اس تھہ ہوئی دو بدل</p>	<p>ہر سر اجو لو افتح کا تلوار کا چیل جیسے جو ہر سے دکھانی مانکاں دست کو کھمے</p>

<p>یہ ہزاروں میں نکلتی ہو تو ہی ہو جنل کام موقع پر کربے تھے ہے یا ضرب مش لال چوں نہیں لدی جاتی ہے تو کی کیلی جستر ایک کو دو دیکھ لیتھم اول جو گیا سانسے اسکے وہ گراس کے جمل میں کون تھرکی نا بین کیستم کاس بل آپ اک بر قہر کیا بین ڈوبہریں کام توار کا کرتا ہے اسی کا صقل عید قربان کا کیا کام میان مقتل تو پ دہ توپ کہ ہو چخ کو جس سی پل </p>	<p>اٹ رہے جو ہر سے دید کی صفائی دیجی کھنچ کے چلنے ہی لگے تھی ہر ڈام بچ خراب نیچوں بہرے پرخون میں ہیرا جاتا ہے اسکے جو ہر کو عدد دہی نظرتا ہے کسی سمجھ کی ہو محاب پیحرانی تھے چشم عشق ہیں ڈورے ہیں کابر بوتا آپ تک شک ہر کیا قبر ہے تلوار کی آش لوگ پس کتھیں صحبت کا اشرشہتا اک چخ پر چڑھے ہو اوری توپنی عین کا چاند چخ خالی جوہرا توپ نے لی اسکی جگہ </p>
--	---

مطلع

<p>ساتون اخلاق کو گولی کی طرح جاگل خوب بارست ہوتا ہی دیوان دعا مل توپ جو وقت غنی وغتنے ہی گرجے باول اسکی ممتاز پسہ بی ماہ سپر اول پھر کی کیلین ہیں کسب عقدہ الماحل گرہ نا ہے یا توپ کی ساری ہیکل گولاوہ گولاکہ قلعون کو کرسے متھل سانپکے کاٹنے سے کاٹے ہوئے جاں </p>	<p>اڑدہ توپ پسہ دم سکا ہو ده ضرب مش مور کھا جاتی ہو پر ماوگل دینی ہے اسکی رنجک جواہری دڑقہ جی جیکی چخ پر توپ سے یا کاکہشان چخ پر اسکا پھر دیکھ سبب ہم فاطرون آلب پھر کے پھیے ہیں کہ قطبین ہیں دلوں جا توپ وہ توپ کرب جام حصار گروں پیاں کے فنتے سے ہوں ہو کاں </p>
--	--

میں سمجھوں کسی جوئی نے گھٹیا اور
کھڑے چڑھی تو پینہ ہیں سر کار کیا تو پی اُ
یہ دغاکرتی نہیں اور عت کرتی ہیں
گولہ انداز ہیں مشاق ہیں سجانہ
صحیح کو حور بنتے عدل کا جامہ پہنے

ریاض سے پیان مان اسکو اگر سر کر جائیں
تو پونچ پورے ہیں پر گودوں پتوں کا محل
اپنے گھوڑوں سے بھی یہ تیر چلیں وقت بد
شب کو یوں جوڑ کے فنکٹے کو اور زین ہیں
پر تو سوناز سے دربار کو دوڑی پیدیں

مطلع

<p>دیکھو ہیں ایک ہی پنکھے میں مدد اور ایک بیوہ رہا کرتا ہے ہر دم ہر پل فوج کی فوج سما جا سے وہ ہر گوشہ محل ادس سے انکھیں جولا کے کوئی یادیں نہیں متھر ک شرگ گل کی طرح ہوا کامل رم کرے سامنے سے بنکے دم کی بیکل نیزہ دگر نہ سے لے کام اگر وقت بد گز نہ سے تو سوار نکو بنائے پیدیں جہشیاں سکے ہیں دشمن کے ہمیانے کو زعل سی پین گھر سے بھر کر بیٹھیں اپنے محل بہر دیا اوسنے زد سیم سٹ کرو دھما محل سامنا ہوتے ہیں سیل ہر گلے کی ہیکل کچوال سے ہر سے زال ہو سیال نہ</p>	<p>شیر کپڑی ہیں قرین پر ہیں کوئی خلل سب کو اک عام اجازت سے غصی ہو کوئی اویکی خلوت کو جو پھیو تو بد انجام سے پر شجاعتیں جو دیکھو تو وہ بی شلق نظر ذر ہے تن ہیں روان خون بزگ لالہ سانہ آتی ہی کترجم کا بھی قابل ہوتی گیو درستہ بھی ہر ڈھکے پاہی و کا دیت نیزہ کو سکھان جنگ ہیں پسیل ہوں گوا سب عرب کتے ہیں تیری ہیں قرکی تاثیر اویکی بیسان حنادل کا نہ پوچھو نہ کوئی سونہ چاندی کی اپنیں ہیں کہ میں سو قمر کرو یا کشتی دریش کو زد کی کشتی وقت زر سے ہو سے زال ہو سیال نہ</p>
---	--

ملک اور سکاہے خدا یا کوئی کوئی جنت نہیں	جس گجراء کیجیے سب عالیش ریت قریب چلیں	مطہر لمع
<p>دیکھو دھن سے برستا ہوا آیا باول غراہند کے موٹے کے اوٹھا ہیں گل قلعہ فلاں کا کیون ہڑستہ نہ مصال زرا سید سے سمجھ جائیگے سب کے اچل ٹھکانے کوئی ڈر ہے نہ زانے مغل شکر ہے سابق الایمان ہیں ہمیں پاؤں پ باپا ڈا بھی ہوئے دفن سیان ہرل یہ صفائی تھی کہ انی اونین بن لیں اصل سب کیمیں ہو کئے ہر ڈھنیت پیر باراول اٹب جاؤں کیمیں ہیں چھوڑ کے یہ رنگ محل بس ہیں کے قصیدے کا صلدہ ہیں گل اپنے سرکار کی مانگے وہ دعا ہر کپل جب تک مخت کا پایہ رہے ہمچرخ اول پائی عرش کے اوس پار رہے تیر محل جب تک تیغ ہلاکی ہو گئے میں سکل تیری تلوار کا بیٹھا رہے دنیا میں عمل جب تک خوستہ ہو یا مفک کی مشعل</p>	<p>ہان نے ساقی پرست سجا اپنی بغل و دیکھا آج وہ ہن بر سیگا انشا راللہ بیٹھے ہیں تخت خادوت پر حضور پر نور شناہ سمجھا جو کھو لے گا خستہ انشا پا ہم تو مدن حضوری ہیں کیا ہیں ہمیں گنجی پشتون سے گماخوار ہیں سگتی کے پشتہ اپشتہ اس درکے زین گیرین ہم صافت باطن تھی کہ سرکار پہ کی جان فدا اک نظر اپنے قدیمیں پہ جویں اور بسخا لاکھہ سید و دن کل سید ہیں ہے اپنی دوسرے نہ کہیں ہا کے صلادہ انگو قدر جو یونہین مانگنے کی او سکو طبی ہو عادت مخت طاووسی کرتی ہے جب تک قائم یا خدا عرش پہ پہنچے تھی کرتی جلال زرفشار تا ج ہر خوشید کے سرچینہ تک یا خدا ملک کا ستارج رہے تیرا تاج ماہ خورشید ہر جب تک کہ کرسکے ضیا</p>	

<p>خوش میں اوکی یا تکسے سب میں جب تک اس نظم سے آنہ دیں نیا میں ساری دنیا میں بند ہر فوج حضوری کا رہے جب تک کہ جل چڑھ کا برج اول شناخ و شناخ رہے تیر اعمال تا جل دن کو جب تک شکران پاؤ فنک کی چپا تیری انصر کے لوا میں کبی آئے خل سچ سیاہ میں جب تک کہ ہونا میں جل تیرے دشمن ہیں نیا کے ذمیں نین لذل</p>	<p>یاخ اشادر ہے تیر اوزیر لایت فوجیں ہیں شہابت دستار کی جب تک قائم یاخدا خلق میں سبق و نسبت تیر امر حوت جب تک کہ افالک میں برج آخر یاخدا نیپر سکے ترا قبضہ پھیلے کسکشان رات کو جب تک سے ہذا کیا یاخدا عاش پگڑا جا سے حضوری چند مشتری سات ستاروں میں ہر چیکہ بھائی یاخدا تیرے محبوں کا چک جائے نام کریں گوں کشیانی وہیں گردان بھا و ہفت قلزم میں زمانے میں جہاں تک جاری یاخدا تیرے عدو کا نہ لگکے تسلیا پکھ جوا وہیں توگرے بر ق غصبہ دون قدرتیان ہا کمیں غصہ نہ تینیں آجائے ہی جو سر کار کا دشمن تو مرے گا بے ہوت فاصحدروں ولی پتھریں ٹیرہنہا ہے ضرور گوکماس بات ہے دونوں کی سخن ہیں شاہد پراد سے ہند کا سخنه پیغامبہرہ مل جاؤ گورست اٹھکے کے حصہ علی محل علی</p>
<p>آستینیں نہ چڑا کہ ہو سب میں بچل میں کو مارنے سے شکو ملیگا کیا سپل کہ دکن میں دہی شاعر ہوا سب سے افضل نقش ثانی ہو سے تم اور نقش اول کہ ہر کش خستے اک مقدہ مالا بخیل مرد سے جی و شک دکن میں ہو جی فرش</p>	<p>گوکماس بات ہے دونوں کی سخن ہیں شاہد پراد سے ہند کا سخنه پیغامبہرہ مل جاؤ گورست اٹھکے کے حصہ علی محل علی</p>

اس قصیدہ کا جو ایسہ مجموعہ ہے	نذر وید و بھی سکاراً کو تم پہلے پیل
-------------------------------	-------------------------------------

شعر کئے ہوں جو منظور تو کیا شکل ہے حیدر آباد کے اعداد گینین ایں جبل	۲۳۰
--	-----

قصیدہ مہمنیر دریح نواب سالار چنگنہ سریال دوام مختار الملک میر لائق علی خان بہادر عجاد السلطنتہ مدار المہام سکارا عالی و اصم قبائلہ

<p>بہرائی کہیں شیری کہیں یوتل ہیں بیڑ خانقہ سونی ہے محرب تھی ختم نبیر مے لٹھی ہی ایسے چھکلتے ہیں سبود ساغر پھول سے پھول کی بوكاتی ہیں باہم بلکہ دورہ شاپیں ہے کہیں تا وقت تھے سر مشکونیں سقون نے بہری ہے شراب احر لو پیو آواهہ راؤ اوهہ راؤ اھہ راؤ اھہ شور ہے ستر ہے ستر رہو اٹھ پیر فکر ہے سے پیو نیلام کرو سارا گھر فنکر کوئیں بھٹکتی نہیں اکرو بھبھر ناچیں کہتا ہو جادو کوئی زھرہ پیکر شور قفل کا اڑاتا ہے کہیں ہوش بشیر</p>	<p>زرا محتسب و قاضی و مفتی کا خطہ کہیں زاہر ہے کہیں شیخ کہیں اعظام است پھسل اپنے ہے کوئی ٹھوکریں کھاتا ہے کوئی دریخانہ سے میلا ہے دریافت تک کہیں ٹھڑو نکی سبیلیں ہیں کہیں پھولو نکی کان اور سترے ہیں کٹور ون ہی کی جھنکار ون دیتے پرستے ہیں صدا کوئی نہ پیاسا جائے دوہوم ہے آئی بھارائی بھاران روزوں ذکر ہے سے پیو اسیاب پچھی ڈالو ہارے کیا فضل بھاری ہر عجب موسم ہے کہیں بائیں کی ٹکرے کہیں جتنا ہے تار جلت نگوں کی صدائشکے کوئی سچ یعنی ہے</p>
--	--

<p>کوئی پڑھتا ہے کہیں شنوی میر حسن بزرگان ہے کہیں مجنون کہیں فردا و کاحاں جنگ زنگ ہے کہیں واقعہ روی ہے کہیں ستم کی لڑائی کہیں سهارب کی رزم کہیں کسری کی عدالت کہیں حاتم کی خنا جو تریک آئی ہے باندہ دیا جھاڑ پھاڑ رندو آزادہ و بیگیر ہیں سیخانے میں حجج پیڑٹل قافیہ سن سکے نہ تاب آئی مجھے چشم دیدہ سوچھے نہ شنیدہ ما نو</p>	<p>تیرک غزلیں کوئی گاتا ہے بہت ستر کہیں بیلو کہیں شیرین کی حکایت از بر جنگ دار ہے کہیں واقعہ اسخدا سام کا حال کہیں واقعہ زال زر کہیں حشان کی فصاحت کہیں سعباکی نبر جیکے نہہ میں چوکپال وہ آٹاں بے پر غم ناطک تر ہیں بیٹھے ہوئے یون ہی اکثر اون ہنگون سو کہیں نے ذرا دہیان اور گور کے مردے او کھیڑ اندر آٹھہ پر</p>
--	--

مطلع

<p>وہ لکھوں نو رکے اشقا کہہ ٹھیر ٹھیر کھینچ لوں تیخ زبان کیکے اگر یاد یہ عرش سے جھولتی ہے یامری تیخ دو ہاں مری فکر بنت آج ہو پچ کرسی ہاں مرے پاٹ شنا عرش کو اوس پار ہاں مرے زور چیالات جمارے لشکر ہاں مری فرم جوان بڑھکے بچا دی نیز سکھے سو دا بھی کھسل علی چلاکر ہند سے تاعسا کر دیوں میتے اٹھپر</p>	<p>دیکھنا خط شاعری کی بنا کر سطہ علم خامدین لوں کیکے اگر یادیاں کھڑوں سرکرے میج میں جھنٹ لایا ہاں مری طبع رساخاک سو فلاک پڑھے ہاں مرے دت بیان عرش کی زنجیلا ہاں مرے شور مقلاں بیجادستے نکا ہاں مرے ہمروان او ٹھکنے ٹھما دی گکہ ہاں بلا غت وہ فصاحت سکھا دی خطبہ اوکی ادازتے گور تیشی ہجاے</p>
---	---

<p>جو ہر جو رسمی کے بچھا دون تیور بون مضمایں کر ہوا پر ہو صراحت شہر او سکا ملاح بنون ہے جو سیمان نظر میر لائق علی لائق ذی ختم و خیر</p> <p>میر عالم کے گھرانے میں طریقہ اور دہرم ہو دہرم کہ تھی با پیشان اکابر او نکتہ قامت کی تباٹھیک ہے اسکو قبر جیسے اللہ کا پیارا ہے صراحتیسر</p> <p>راسے وہ کاپنتا ہے صحیح کو سوچ قصر اگیا حکم روان اوسکا مجسم ہو کر</p>	<p>تغیر ہندی جو کھنچے نذر کے جو ہر جوں جیسے پریان لکھ پڑتی تھیں میلان کا تخت لیکے تخت ہنر جاؤں مثال احمد وہ کیمان ہے نواب میر الدو</p> <p>خود تھی ابن سخی باپ ذیر آپ زیر جد اعلیٰ کی وہ شہرت تھی کہ ہر عالمگیر باپ کے شش ہوا ملک یعنی مختار الملک</p> <p>میرے محبوب ہلی شاہ کا محبوب بستہ وہ عقل وہ جس سکھ پیشہ فلک پر یخیم باد پا او سنے سواری کو منگا یا جدم</p>
---	--

مطلع

<p>چاند ہے برق جمند ہے کہ اک باد حصہ دست او پا چاروں ہیں ہے چار ہوا کین بلکہ او سکی رفتار کی تیری ہے کہ باد حصہ چال میں چونہیں پاتا اوسے ساید دم بہ حکومتی ایر کا لکھہ ہے تو دن ان خاستہ چال وہ امنڈی چلی آتی ہے موجود کوثر کشا ہے دونوں جہاںیں نہیں میر اہم صفت تو صفت جو نکونے دنیا بھی دھر کر ہا دو</p>	<p>او سکا شبیر چلا دا ہے کہ اک تیر ظہر اک ذبوب ایک صبا اکیشمال یک جنوب باد پا سچے ہے بکسیر کہ چوبائی ہے اپنے سائے سی پھر کتا ہے کلپلیہن دیکبو رات تیڈیں پیا کا نون پڑنہ بیماری ہے وہ سبک خیز کپانی کا کٹورا کھسے دو دو نون بگون چھسب جو متار ہا ہو وہ جب صفت رزم میں فیم کو چنور کر کے چلے</p>
--	--

کرہ بار پاک برق پرے سکونظر
 کا جل آنکھوں کا اوڑیسے پر نہوں کو خبر
 سچ ہے دشمن سے بھی جہاں جاتے ہیں شبی تباہ
 اوسکے خچوں کا ہے میرخ نیام خخر

 ہے دعا سے غرباً پشت پہ ماند سپر
 عقل چکر میں ٹپت دیکھک جنکا چکر
 اس زمانے میں تو مکن نہیں اون کا ٹکر
 پروہ کا نون سے سنا اور یہ ہی پیش نظر

 دراسید و فرض ابدا و کا در
 یہ گزارا ہے فقیر وطن کے لئے شام و محض
 یہ عطا پاٹ ہے سایں کے لئے سرتاسر
 یہ مرادون کے لئے سجدہ گدا ہل نظر
 یہ دعاوں کے لئے راہب دراہافر

 یہ وہ جا ہے کہ ہب ان پینکیں سکرشن فسر
 یہ جناب ہمرا را ہے ہب ہب ان الہ نہیں
 یہ کملار ہتا ہے کیا پوچھیے باطن کی خبر
 یہ مری یاد میں چار آئینہ فتح و نظر
 یہ مری چشم میں اک حلقة اچشم قیصہ
 یہ مرے علم میں اک آئینہ اسکندر

تفہ درست جو نواب سوارا و سپر ہوں
 تفہ وہ تیز سائے جو کمین آنکھوں میں ٹڑ
 جھکاک کے اعرا سے وہ طقی ہے تو اسخ ایسی
 اوسکے ساغر کی ہے اک کشتی ساغر خوشیدہ
 مثل شیر ہے قبضے میں دلیل قاطع
 ابھیان نور کی رکھی ہیں سواری کے لئے
 مریل گھاڑی کی اٹھاتی ہیں دہوڑن چلتے میں
 ہاں کسی عمد میں ستاخت سلیمان مشہور
 دراسن دولت جاوید ہے اوسکا داں
 وہ سما را ہے غربوں کے لئے صبح و مسا
 وہ خطاب پوش ہے مجرم کے لئے سرتاپا
 وہ ارادوں کے لئے جا سے غنا ب حاجت
 وہ بلاوں کے لئے پر دوگی پر دہ دھنس
 وہ یہ شے ہے کو دبے اوسکے لئے گرد فساد
 وہ سحاب گہ را فشان ہمچلین الہ نیاز
 وہ جھکا رہتا ہے کیا سوچیے اخلاق کا حال
 وہ مرے ذہن میں اک بیرق فتح و نصرت
 وہ مری دید میں اک پر دہ چشم غفوں
 وہ مری عقل میں اک سلاطہ عرضہ

<p>یہ مرے درک میں کششی شرافت کا گزر یہ مرے دہم میں آخوش چیزے لبھر یہ مرے پیچ میں سہبیت مقدس کا در</p>	<p>پہ جوڑی فکر میں اکسد امن دریا سے جلال وہ جوڑی فتوہ میں دستِ جوں طالب بیار وہ مرے دہیان میں بگ شجھ طوبی سے</p>
<p style="text-align: center;">مطلع</p> <p>جندا و ارب شب پر جوین میرزاد وگر میری عزت کے دفاتر کا ہو صدقہ یہ لوح محفوظ یہ چوکھٹ سے مجھے ستر آس در نہیں میرے سینے کا بھی ہر لگنگ میرا خود سر قسمت ہے، ترا حلقة در اب نہ ادھر چوکا نہ ادھر چوکا وہ چوکت یہ میں سافر ہوں توہین آپ سافر پر چوکوڑ سے میں ساتے کہیں دیکھا ہوگا لکھی ہتو کے تو بُنگر کرتے ہوئے ابھر وقت خواب دکو سمجھتے ہیں یہ سوئیگاگہ شن گئے تیری عدالت کی جہاں نہ ہاتھ پر سونا اوچھا لاکر سشا خاوا بنگیں گریں سکین یہ دبا ضیغم نہ نام ہر میر سعادت علی ذی جواہر یہ بہال فلک انج ہے بدر اظہر پر</p>	<p>مرجا حامی سجنی در علم وہنسہ قیراد امن مجھے جزوں کتاب سہت خط قدمیر ہے میرا اسی دامن پر لکھا باد بان ہر مری کشتی کا نہیں پیاں ہر مرے ہاتھ کا دست انفری تیرا دامن اب پچھوڑنے کا پچھوڑنے کا دامن پر تہ میں جو بندہ ہوں توہین آپ کے بندہ نہ تیری دریا کے سخاوت کا بیان ہیں ابھی کوئی در دندان کا کوئی فیض و اثر دیکھے تو سہر دیا خانہ درویش میں زر تو نہ نہا میرے مضمون کی اسی نہیں اڑنے پاتے ٹوک سکتا نہیں شرق سک کوئی سرک خلق میں دہاک تور کی بندہ ہی جو ای وہ شجاعت کہ ہوں ہی شجاع الدوام خود ہی پر جو خودی میں بردگی پیدا</p>

طالع ایسے مین کو تصور ہے اسکو نہ جعل حوت بادوسے پھر ہیدر بلکہ ستمبھی سنے نام تو کا پنچتھیز بلکہ حاکم کو یہ قدرت تھی نہ یہ نور و نہ بلکہ کسری شہد بیان اتنا وہ دیندار اسر ذات قدرم سے جتنا کہ صفات چڑھے کرسی پر تو ہر عرش کو چوپو بیڑہ لو اور ٹھو صبح ہوں مانگو دعا وقت سحر	عقل وہ ہے کلمہ طوے نے زبان کیکے یون ہر وہ قوت بادوسے جہا بیلا جہا راستہ میدان شجاعت ہے وہ مر جا حاتم شیلان سخا دستی ہے وہ واہ کسرے شہستان عدالت ہے وہ یہ صفات اوکی ہے زانی عجب اسکی ہڑا قدر تم کے شکر کام کو کرنے لگکیا ہوش میں آنڈرا چشم خرد مل ڈاوا
---	--

مطلع

مطہر بھکو سجنہ الودین گلابر لطف پر خدمت پیر مخان میں مجھے پوچھا تو مگر مست ہون سست ہوں گلاب یا لکھی میری ٹھوک اب سیہہ سست نظر تما ہے سیخانہ بھر ول میں جو تما ہے تما ہے زبان بیڑہ رو گلزار گاٹا دیتا ہے دعا آٹھہ پر او را فاک پہنا بہت میں جہاں تک لاخ سبعہ سیارہ کا جتنا کہے فاک پر چکر خود خطا درتے دفتر کا رہے سرفراز انہم کا ترزی اکا ہے ہر شام سے	میرے ساتی نمرے ٹھنڈے لکھا ساڑھے سبھجو ہاتھہ مر احتصار ملود ڈرود وڑو میکشوارہ سے اٹھوا اٹھ جام و سبو نت اکیا چایا کہ انکھوں میں اندر ہر چیزا نشہ میں چڑھوں چھپتے نہیں ہر اڑوی اپنے آتا کوئند میں جا گئے سو تیجھوں جب تلاکت ہے یہ زیر اور زین پر فلاک اون ستار و نین ہے جتنک کہ نظامی رہے نہرہ تری جھل میں ہو یہ شہ قلعان شمس ہر صبح رہے آئینہ بردار ترا
---	---

<p>تیرے دربار کا قاضی رہے مولانا کہ سی رجست کرے اور پرائی در در کھینچ کر پیر سے مریخ تقاضا خبر کیتے اب تازہ غزل خاتمه دھوت پر وہ نئے طاری ایجاد کے نکلیں شپر</p>	<p>پڑھ کے ہے حکم قضاۓ تراجم حکم تیرے اعلاؤ ز حل چین لینے دیں پرست پرست جو عدد تک کیں مہنگے ختم کر دیجئے اے قادر دعا شرطی ہوش ڈر دست بھے بلبل کر رنگ بلبل</p>
--	--

غزل

<p>کیون نہ شہزادے یکھلے چیبا سے سکھنا بھا تاکہ وہ دیکھے اوسیں بخ انوران کا سلسلہ ہے مجھے گیوسے سعیران کا آب حیوان میں جھپڑا کھا ہے خیران کا یہ خداوند ہیں میں بندہ بے زرا بھا اوسمیں جب چاہیں چلا کر وہ ہی گیران کا ول یہ ہر دھرتی میں ننگا کرائیں کا رس ہے اپر بھی نظر کے مقدار ان کا</p>	<p>چشمہ خضرتے لب سیم کیں بہتر انکا تحمی فقط جام بنانے سے یہی جنم کھن بے وسیلے تو خدا تک بھی رسالہ ہر جوال اک خادا ہو جو ابرد کا تو میں جی جامن ہیں یہ مخدوم میں سو جان ہو رکھا خادم بے تکلف ہوں کے مرد لکھنپوچو جوال رکم دی نام قصیدے کا مری جنم نیز قدر کو آپ کے دربار میں لا یا ہوں میں</p>
--	---

دارالامارة

در روح جناب امیر الوله سعید الملک ارجا محمد امیرسن خان بھادر
ممتاز بجنگ سخن خاص ولی پیاست محمدو آباد ملک او وہ

پند بار دس بھاری کے دیپ بندھنا	چین کا بیاہ ہے کلیون کا ہو گیا ابا
سفید ابر بھی چایا تو ہو گیا اگلنا	بدل کر آئی ہے مشاطہ صبا جوڑا
خنا لگائے ہوئے پنجھیں ہو دستا	دہڑی جماں ہوئے سوئں شنہ زین
بڑا بارا ہے جو ششاد طراہ طرار	اوگی ہوئی ہر بہتر راغ میں لگھی
جو فازہ ملتی ہے رخ پر پھوا می فضل بیا	گھون کے چہرے پر افشاں جنپی تزمی
جودا غیل لگائی وہ ہو گئی زیار	مشال سینہ معشوق پھریاں ہیں صاف
سکھا یا موج نے ہنڑ کو نکھان گھار	باتی مالیوں نے سرو کو قلاش خراش
اوہر کو سبز کھوابیدہ ہو گیا بیدا	گئی چین سے او دہر خوابیاں نین گرس
اوہر چین دم طاووس بگلیا اکابر	اوہر دہا سے ہوئے لکھاںے اپنود
اوہر جو البا لالکھی پان سے گلنا	اوہر دہنکا نے براہی مانگیں بندیا
اوہر جو کونڈ کے بھلی دکھائی دیدا	اوہر جو شر چین کو ہوا نے لمرا

		مطلع
اوہر گلوں نے کالا طلاقے دستافشا اوہر بھی جہوم کرایا صاحبِ گوہر اوہر گلوں نے سروں پر بھی خنی دتار اوہر لٹک گئے سبیل کے شلے تاپ کنار اوہر حمیک گئی زرگس کہ عیطفِ الصلیل اوہر سحر کو کھلی چشمِ زرگس بیمار	اوہر قصیدے سے پڑھے بلبلوں نے گلوں کے اوہر کملے صدوف برگ کے لبرشندہ اوہر چین نے کمال قبای سے استرق اوہر حضرت انشنا و بڑھے سے تادوش اوہر گھٹائے ہوئی چشمکی پکار البق اوہر جعلی جو چین ہیں ہوا سے روح افزا	
عجوب نہیں ہو اگر کمولیدین لبِ گفتار عجوب نہیں ہے زبان ہو دہان چنپیں عجوب نہیں ہے سیحان غصہ قم باذن اسد کریم چین ہیں بگولے کی طرح خود رفتار عجوب نہیں ہے کہ بوال دشکھ طوطی زنگار چین سے چین ٹلک ملک چین سے ٹاگنا	چمن ہیں بُرگ گلی تر بصورتِ سواب یار عجوب نہیں ہے زبان ہو دہان چنپیں چک چک کے کمین غصہ قم باذن اسد عجوب نہیں ہے جو یہ سنکے سوچلیں تکلیں عجوب نہیں ہے کہ آئینہ آب حیوان ہو عجوب نہیں ہے بقول فلمسیہ فارابی	
اگر بیوک فلام صورتے کنندہ بگار تو تکلیں نہ میں مرغایاں قطعاً وقفاً عجوب نہیں ہے کہ باول ہو مرغ اشخوا عجوب نہیں ہے کہ زہار سے سنکھ صوت نہ زرا ہو ایں نہیں بنتے مہنس سے ہو سو قیار	ناعتدال ہوا حسک کم جاؤزگی سرد عجوب نہیں ہے جو چھپوٹیں جا بکھیں عجوب نہیں ہے کہ بھلی ہو منع اتشون عجوب نہیں ہے کل الام پڑھے جوال کی طرح صورتے بیدعتیں ملکر ہر ایک نظر آب	

مطلع

<p>جہاں پڑی گل پچاچین ہیں تماں جو موڑا چتے ہیں بُل رہا ہے سب گلاڑا کہ بُل کے کاسٹنبو رومن ہیں تار جو پتھر ہے ہیں جہاں بچین جیاتے ہیں تجا اوہ رہوا سے بہاری الائچی ہو بار لکھ یہ نایخ میں تو اسے صبانی ہر کا بار پڑی جو شاخ اٹھی جلتا گک کی جنگا مثال سلسلہ بہتا اٹھاچین کا بجا ہوئی ہیں حال سے بیوال قمیان نزا کہ جیسے کوئی اذان دے سر بلند منار چکور موڑ اوہ رادھر کنک و سا اوہ رہند ہا ہے پیہمیون پی کامان کا تا اوہ رہے آنکے اوپر کو کوئی بخار وہ خندہ گل تراویض نالما ہزار وہ قرقوں کی صدیئن وہ ساروں کی بجا وہ سیہ کا زور وہ پانی کی ہر طرف بچا وہ ساروں کی بہاریں وہ راگ کاون کی چھی ہو حصار نظر ان پاکسراگاں گک کی دھرم</p>	<p>ہن ہر نغمہ کل عنديب کی سقار کچھ ہے بادلوں کی یالک ہر طبے کی سمان بند ہے جو گاتھ ہیں کیلیان بانی لکان سے گل قبو نہ نہ سو شہنائی اوہ رہو ملکے جاتے ہیں تالیان پتے گرے جو بُر ہو ایں ووٹھے وہ قوشان ہرے ہوئے ہیں پیالا گلکوں کے شیرے ہو اس بہاری لیسا جنون کا جتوں خروش یہ حال دیکھ کے صوفی جوی وجد کرتے ہیں لکاری سے وہ بالا سے سر و قدری ضر زین کرنے لگی آسمان سے باشیں اوہ رہ تو فاختی سے غل بجا ہو کو کو کا اوہ رہے سر و پر حق سرہ کا ہنگامہ وہ بچلیوں کی بچک اوسمیہ بادلوں کی گر وہ آپشاہ کے لطے وہ سوچ با جسما وہ آمانہمیوں کی وہ چوکا کا سناٹا وہ ساروں کی بہاریں وہ راگ کاون کی چھی ہو حصار نظر ان پاکسراگاں گک کی دھرم</p>
--	---

<p>بھی جو دہوم رہی طفل غنچہ پڑھنے سینگا کوں پڑاک آہ بلبل نادار نظر لگائیں صحن چپن کو سیل و نہار کیگا سوکی چوٹی پرچخ کفر تار چپن مین آئینگے اور ڈر کے لالہ کہا ہوا مین با نہیگا پڑھ کے مدح کو شنا اوٹھیگی چارو نظرت ایک دادا کی پکا حباب اوٹھیگا نظرتیر جائیگی اوس پار</p>	<p>بھی جو دہوم رہی کان اور ٹینگے پھولان بھی جو دہوم رہی کان اور ٹینگے پھولان بھی جو دہوم رہی سرو اوچھل پڑھنے تام بھی جو دہوم رہی کانپا د ٹھنڈی دشت جوں بھی جو دہوم رہی قدر سارا طبا بیگا بھی جو دہوم رہی اوسکی سیخ خوانی کی بھی جو دہوم رہی چھپت اور گنگی گرد ویں</p>
---	---

مطلع

<p>وہ عرش پایہ وہ عرش آستانہ وہ عرش قما خدایگان و خداوند نعمت ابرار جانبِ میسرن خان بھاوج برار ہزار دل سے غلام انگہ اطہار وہ نشود ان کو رہے شراو سکے سر پشا بنایا تختہ کاغذ کو او سنے سنبل زار وہ پیچ پار مرضابین کمل سو طار دوات اوسکی ہوئی عینک اول ال لاصبا مری طرح قلم اوسکا ہے ایک سحرنگار تھامنے سحرنگاری کا رب بے یون بایا</p>	<p>و کماں دیگا وہ ظل خدا وہ عرش مرار کہ بندگی ہے جسے۔ تجہ خداوندی آسیر و ولد دنیا و دین سعید الملک ہزار جان سے قربان الہبیت کلام وہ شعر فرم کہ قربان جس پہ ہوشی ہوا سے نشرا کاری جو آگئی دل میں وہ صاف صاف عبارت کہ عاضر شفافا ہوا ہے اوسکا قلم میں حشمش مینا ای مری طرح قلم اوسکا ہے واطھی الاعل قلم نے سحرنگاری کا رب بے یون بایا</p>
---	---

<p>عصا کیم کا ہے کیون نہ اگلے سیکھوں قلم نہیں ہے مگر صحن طبق کا آلم + قلک نال ہے یا ناف آہر تار حروف کیا ہیں کیلئی کے فہرست قصہ کیا صدف سے اُسکی نکتے ہیں گوہر شوار رقم ہے خل ماجب تو ہر سیاہی دا اویسیکے ہاتھیں ہے اظہار میں نہما قلم ہے یا کوئی طوطی شکریں گفتار قلم کے پچھے سیاہی کے کبین قصہ کیا دھاسے بدست کمالا ہے امشد الگانیا یہ او سکے ہاتھ کی قدرت کے ورنہ کو خا سطوار اُسکے ہیں جنات تھیں الانہار کہ جیسے حضرت عیسیٰ چڑھتے تو سردا کہ زبان سے اوتستے ہیج براج سما جہوہن خرام میں گبک دری مرکسا و دد پران سے ہیں اور نیکو چھپا یہ ایک بادان سے چلنا۔ ہے اٹھ کا یہ خود سمنہ سب خود تازیا شرف تار جیبا غمان کجھی ریحان کبھی ناگلزار</p>	<p>قلم یہ کا ہے کیون لکھنے مدد ہاط قلم نہیں ہے مگر صحن طبق کا آلم + کیا ہے صفحہ کا عنز کوشک کی پیا قلم ہے یا کوئی مجزون سلسہ پیا عبارات اُسکے قلم کی ہے با دشائیں ہاسے اوج سعادت کے خانہ عالی قلم کے تخت میں ہے سب ساہی کافند حروف ہیں کہ مٹھائی چبوٹیاں دیں عطاء روڈ حلال نے ہیں ایک مرکز پر سیہ زبان ہے خامہ پیکا گب دشمن صریر خامہ نہیں ہے صیہس بلبل ہی قلم ہے سدرہ دمین السطور ہیں ہیں اسی طرح ہول بیخ بیان زبان قلم قلم کی اُسکے صدمون نکانتا ہیو دیون روار وہی ہے قلم کوہی فکر عالی ہیں یہ دوز بانوں سے لکھنے کو ہر گھری بوج قلم کے کراسبہ منی سے نکانے والی قلم جو ذوبتے ہوں گلواہ خود کاٹے جب اغمان کجھی ریحان کبھی ناگلزار</p>
---	---

		گیا ہے سانپ پر اوسکی لکیر یا قی ہری جو شمع کا کوئی گل لے تو اور روشن ہو ہمیشہ سانسے مالک کے اپنے ناصیہ سا
	مخط لمح	
		ہم آسمان و زمین پر بار بار اوسکے وہ گری وہ جھوم کے توبڑی ہرangi گون وہ کمولہ تھی ہے اعدا کے بند بند کتف جو جلبیوں کی پیکے سے تو باد لوگی گرج وہ جکو ڈستی ہر پانی بھی ملگتا نہیں ہے وہ پیلا نہیں دوختنگ کا کث باند ہری عدو کو سچا گتے ملتی نہیں عدم تک راہ کبھی فلک پیدا کرتی ہر جوت کو جو نگ جید ہر کرواد سے بنتی ہو کل خاری سین چمن پر اوسکے گلے گلے گئے ہیں لاکھوں جد امام وہیں ہیں جو ہر تو پیلا کنبہ چھکل رکھیئے محرب عیدگاہ قیام یہ سلکے مارے حربیوں کو اس قدر تراو چلی قضاہی معلق ٹہنی تو برم ہے جو اسکا میان میں الی نہ پہنچی ہی تلوأ تو اوسکی آبے ہمیشہ رعن عیار

یہ کرتی ہے دم و خمر سے ہمیشہ بون کننا کر جیسے گھاؤ کرے دل میں اب و دلدار ہو پرس گیا نکلی جسان دم پکایا کر جیسے نعل سن چھوڑ پتھر ہیں چا	سلکہ ہیں ٹالے ہوئے شاپنگا کر رانہ جو اوکی چوتین ہیں احمد کا دل چلتا ہو ہمیشہ رہتی ہے نگین بن گئے سرخ یہ ایک واہیں احمد کو چاکر کرنی ہے
---	---

مطلع

عجب سند گلائیں جو نعل و سکے لام عجب سند ہر بیال پری ہیں جیکیاں عجب سند ہو اپڑ پھرے ہو جو مثل سجار عجب سند ہے نقٹے پر جو بنے پر کار عجب سند جو چلتے میں کیا ک کی فنا عجب سند ہے کہدا کمان ہے ہر پار عجب سند ہے جبب ہی نام ہو رہوا جو مارے تاب تو سیدھا اور حیر کھینچا غزیب ایسا کہ سمجھی اوسی پہ ہو اسوا کسی جگہ کسی سپاونہ میں ہے اک توڑا کر جیسے ہر تھہ چباتے میں غصہ میں ہرا فلک کی طرح زمین گرد ہے اسیکا غبا غرض ثبوت ہوا لاجوابستے رہوا سوار وہ مری قست کا جپا اندھا	وہ تیر کام کہ ہوتا برقی اک طیار عجب سند ہے جو پا یہ ہو گیا پروار عجب سند ہو اپڑ پھرے ہو جسے مثل ہوا عجب سند ہے نقٹے پر جو بنے پر کار عجب سند جو چلتے میں کیا ک کی فنا عجب سند ہے کہدا کمان ہے ہر پار عجب سند ہے جبب ہی نام ہو رہوا جو مارے تاب تو سیدھا اور حیر کھینچا جو بے لام ہی پسیر دو تان ہی پر جا چو صورت دل بنتا ب نعل در تاش وہ نہہ میں لیکے دل انکو یون چباتا ہے زمیں چڑھا ہو اگڑا اسی کو کہتے ہیں سوار ہو جو اسی پر کوئی توپا سے اے وہ لہوار جو کادے میں گردش قدری
---	--

مطلع

<p>اگھی تو بیتا ہے کو روٹ ہمارا میلوں نہیں کچھ تری سے کوئی جھڑخ نکالے تار ہے اختیار میں اوسکے ہمراکی خود منتظر دکھائے آنکھ کہ اوس لگکے حدودی اسرار بنائے اوس سے سکندر کا ائینہ دیبا پڑھا جو شاہزادہ اور ہو گیا ہشیار کبھی جو نیند سمجھی آئے تو بخت ہوں جیدار تو سایہ تک ہبی نہ اوتھے کبھی تیر دیوار عروج غبستے نشاے کا ہو کبھی اتنا جو سر پیخوان اوس ٹھانے پہنچوں کو خنسا لار غضب بے نام تو قدر اور یہ ذلیلوں خوا وہ جانتے ہیں یہ ہو شیار خدمکار مشن ہے خاک ہم از تو دہ کلان ڈیا اوہ ہر طبع ہوا اس طرف پڑے انوا اوہ ہر جو کھیت کیا ہیں اوہ ہر یہ دانہ دار جو ہر حصہ را اوہ ہر میں ہزار دل سے شتا سی ہے حسن طلبے سمجھنے دیکھا دعا وہ دون کو پڑک جائیں جل بول الہبیا</p>	<p>وہ زلف و رخ کہ جو وہ منج کے اسہر کیا کیا ہے اوس نہیں کہ شو نکلوں سیدا کل اوسکے ٹھانے میں ہر چھیر کے جسمہ ہر چاہی ملائے آنکھ کہ طاری ہو خواب مغلیں رسوز خلق کھل دفتر اوس نے جب کہ مولا ہوا عروج نواز داد کو انکسار ہوا کبھی جو خواب ہبی دیکھے تو ہوا اسی عروج جب یار گاہ میں بیٹھے وہ آفتاب عروج جو اوسکے باغ کے الگور کی بائیں شراب تم کو روز بونچتی ہے کھیر کی قفلی مگر یہ کیا کہ مجھے اب تلاک نہ یاد کیا کھلکھلتے رہتے ہیں مجھے حضور کے خاص مری جبیں تلاستان یا قسمت فلک پہ مہر منور زمین پر فذات تم کجا کجا خوشماں بے دانہ حضور قبیلہ عالم میں مرغ قبلہ نما غرض کما پسے میں آپ ہی کو چاہتا ہو مگاہ رو برد اسے قدر دال ہیں کمال</p>
--	--

میں آسمان پرچھڑ جا کوئی وحکیکتی نہ غبار برس پر دن تر سے گلشن پر نکلے اپر بار حضر کا نگہ ہو پیدا سیع کی گفتار کام سے بسار و خزان انسین ہنڑا جان تنک پر صبا عج دینوں ہون کا رہے وہ شمع عبادت تمام شے بیدار جان تنک سے ہمہ میں مزید کی انکار ہمیشہ مدد خرابی میں تکیتے ن ہوں جان تنک سے فوج ثوابت و سیار جان تنک شہزادوں اوسکا با جگزار خدا کرے کہ رہیں شادا و سکے درباری جان تنک سے دار القضاصل سلطانی ہر کیب حال میں پائیں وہ کیف کردار گرین تو فناک میں ملتے ہی دنیم فشار جان تنک گمراجم کے ہوں صلحیتیں شار جان تنک سے اس پایتے کا دار وہ کہ نام دار الامار ہو اہستہ ہنڑا	وہ خاک ہوں جواڑا کے ہوا اور ہر مجھے غبار حیرہ کروں دیل بامان است تو اس سے خلق ہو سبزہ زبان کی حیوت دعا میں دیتا ہو اخاک سے اٹھائے سر جان تنک سے نیزت نلک کی نجم سے رہتے وہ بھم سعادت ہمیشہ روزافرون جان تنک سے بس المہاد مدد آتا ہمیشہ مدد خرابی میں تکیتے ن ہوں جان تنک سے گروں کا تحفہ طالبی جان تنک سے اس فوج میں قرسطان خدا کرے کہ رہیں شادا و سکے درباری جان تنک سے دار القضاصل سلطانی جو سر اور ہمایں مدد دو سکے خاک پیر بھیت اویحیں تو گردشل خلاک میں تیڈا لے جان تنک شہزادوں سے خصیقہ سعی جان تنک سے گروں کے سر کشتی ہر خدا کرے یہ خصیقہ ارسٹے ایپر پند
---	---

لھش فرنگ

در مرح ولیم ہنریڈ فورڈ صاحب یہا در ڈاکٹر شستہ تعالیٰ حمودہ

العرف رو بیگل دہلی اول

با دلوں کو سے ز کام مٹھوں پر کو نلا جبکہ رہوا داش جگر ہو گیا سنبیل وہ مٹھھا لرقد سرو اکڑے کھا کے جھاڑا رات بہر کب زمین سے سیزہ آیا ہوا وہ سر ٹھنڈہ ہی ٹھنڈہ ہی جو جلی با دس کرتی ہے کسرد جو ہو ہو سرو پر گو با سخاب کل ہے زیبا پتھروں میں چپتے پرتے ہیں شر آڑ میں پون کے چپتے ہیں شر پیر ہو کوئی جوان جائے اگر	یہ ہو میں ہے برو دست کا اثر ایسی ٹھنڈی ہو گئی لاسے کی آگ جو سخارا بجھا زمین بانٹ سے سو سوون کے ہو تھے نیلے ہو گئے رو نگئے سردی سے ہیں دمک کر بڑے عنده ہی ہیون کے گلے پڑ چکے اُٹ رے سردی کا پتی ہجھٹا قمریون میں جاڑی سے ہو چکی بھی اسقدر سردی سے دم ز کنے لگا خوف ستری سے چھپتے ہیں پل میں اسقدر بار دے گا شن کی ہوا
--	--

محل کو پیدا ہو گیا تو سے کاڑ نرم تک سچلی ہے سری قدر خطرہ کشیں کلشن ہے مگر کرو یا ہے استدراشم نے تر باخ میں پالا پڑا وہ راست بہر عطر میں ڈوبی ہے یہ سربر برف جم جائیگی ناندوں میں گر میں پیاسے بڑے کامی سے تر مر جم کا فور ہو کر سربر قطعہ شہم بنے جکر گر ہو گیا فصل خزان کا جب گزند بات دانتون سے ہی کچھ نہ سختہ اچھی لینے آئی سردی کی خیر اب کی رگ بیل آن ہے نظر ٹھنڈہ ہی سانسین کیوں ہر ڈپ نہ گلشن یگئی جکر جبہ اسقدر پالا پڑا ہے عرض پر جم جا کر ساویں کی سب شجر برف کے کھٹے کتوئیں ہیں سستہ	باغ میں سوی سے کلیان کیا میں شمع انگشت حن ای ہو گئی ہے برودت سے زرگل زعفران بلبلوں کا آشیان خشانہ ہے اب کنوں کا پھول ہر سوچ کھی بھیں بھیں یو ہے کیا بیگن چڑیا لاکہہ گل بوٹے جائیں باغبان قلیان ہرین برف کی غنچہ تام زخم گل پر جگیا پالا تام جکر سب پتے زمرہ بنگے باخ میں جکر بنے گیندے کا پول آتے آتے ہونٹھ تک ایسی جی بری گر کر تار بر قی بنسگی بڑے انگور اوسے بنگے جگئی منقاٹ بیل کیا کھلے ہو گئی ہے سنگ مرکی روشن ہو گیا سردی سے بھر بند سخت ہو کر شغل مرجان ہو گئے پل کے چوتھے ہیں پڑا ریز کے
---	---

جھاڑشیشے کا ہو اے شہر بہ میان ابرک کی آتی ہیں ظہر آئیں ہیں باغ کی دیوار و در عوزہ پندرہ ہیں غنچے سرسر برف تھا لون میں جبی تھی تاکر تھے بہت اطفال غنچہ تنگ تر دل ہبڑا یا نس کا یہ دیکھ کر سرو نے نگز کو رکھا باڑہ پر باد نے بادل کو سنکایا اور مر نے سر کا قدار اتاج زر کی دھالے خالق ہر خشک و تر دہمی جس کی وجہ سے خفر اڈ کے سب پالا چارے المزد نام وہ بلیل ہے آٹھوون پر کون وہ درج شرافت کا گھر ڈاڑکٹر علم و فن کا راہبہ عالم و دانہ سختی و نامور دور سے میں رہتا ہو وہ رشک قمر مرد کا نقطہ ہے خلا نظر	بر فہر ہے باغ پر پرسا ہے نور میان منندی کی سنج بستہ ہوئیں کردیا ہے بڑنے ایسا سفید سخن بگل ہیں بڑے گویا کپاس مالیوں کے سلیپے سیمین ہوئے باغ بہر جاڑے میں سنج بستہ جو تھا پائیگل تھے سب جوان جپن نہر نے چھٹے دئے ہر سو دکو نگزون نے باد کو پھر انکھوں دی اپرنے شانہ لگایا حمر کو اور چپی لکر کرن کے ہاتھوں بیسجد سے گلشن میں ایسا آفتاب برق کا پ اوٹھی رخ شفاقتے فیض وہ ہو اوس شبکم پر پڑے کون وہ خور شیدیر ج برتری دستگیر خلن و لسم مید فور حاصل و صاحب تیز و ہوشیار میں اوسکے کیونکر سیا و کہوں ہند سے میں اسقدر باریک بین
---	--

سے پا قسمت ختم در زد ان علم ہی اسات اسقدر ہو گیا خسل ریاضی بادر پش پی بوئی بوئی سخس خاک کو چاندی کرے چاندی کو ز جب ہے ابھل کیا حکمت کا در گوہر زمان پر صدقہ میں کہ جس سے ملام ہون اہل ہر	ہے خیفت اوس سے بہت تھیں گوش قسمت ہے بیری او سکے ہاتھ او سنے بوجس جگہ تغم ریاض واقف اس دار علم ہیں خاسارون کو ترقی بخش سے چپیکیا ختمین فلاطون شرمت لعل ویاقوت او سکے پختہن پڑا سلطان اک وصف سعادت ہیں پھر مطلع اک وصف سعادت ہیں پھر
---	--

مطلع

کام سے بہرہ لیکے شوق بانٹ دی قارون کے چالیس کھر وہ اورڑا دے چکیوں ہیں بات پر کشتی درویش ڈوبے سربر لیکیا سوتی فلک بھر کر پر ٹا تم پر سونا اور چہاں جنپڑ میچ کیا ان اور بد سے ہوں تپڑ ندل دسکا سنگکے الہ ہنسہ ایک ہی پٹکے میں یاد نہیں کہ مرغ آتشن بنے منع حسر	اسقدر او سنے ٹایا سیم زدر جب چل بدل دس ہوں گلکل ٹیں کنج با دا اور دھبی کچھ مال ہے جو ش زدن او سکا ہو جب دیا فرض کیسے تارے او سکے ہو فرض سے محس سکے کم رکہ او سکے دیں وہ سمندر ہیں جو دہوٹے اپنے ہاتھ کیا مرے ہضموں سے ہضموں لڑائیں منطقی ہیں شیر کبری ایک ہیں ہو خدا ناکر وہ غصے میں اگ
---	--

مطلع	یہ مر مطلع رہئے آٹھوں سچ پس	تشریف دیکھ کا صاف عندریں
<p>پھول میں نریہ ہے یا گہرائیں نر دیکھ جنم کرم سے جب اک نظر دم میں سلوی بھنکے ہو ہر جا نور سمپول شمع طور کے گھماہے تر شلہ جو ال حوض آئے نظر پھول کی رگ جلک جخائے اگر سرور و شست او کوسمیں بشار ہودہ گرمی صحن گلشن ہو سقہ آتش قہر اوسکی دیکھنگا اگر او سکے غصے کی اوڑا نجہ خبر ہے یہ تحمر طابچے جو بال و پر الحفیظ والا مان واحذر ہو گیا رحم اوس سے دفنا جلوگر نذر لایا یہ چاراشتر تر</p>	<p>آتشِ گل میں ہے گرمی اقتدار بانج بھسہ گلزار ابراہیم ہو شاخِ گل بخائے اک سینع بباب ہرش گلشن میں خسل طور ہو دیکھلے دم بھرو جنم قہر کے گود بھی پیریون کا سلکیں عود جلکہ ہو روچاغان محل رو شعلہ از در بنشہر اک شاخ لال بخائے نگ طو طے بانج میں لوکی صورت گرم ہو با دصبا تمریون کی ہے قبا خاکستری جب کلی جلکی تو تکلی چیسدا جب صد صاحب کے کافرین ہری باغیان گلشن سے ڈالی کے عرض</p>	
	<p>چوگنا ہے رحم غصہ جقدر وقت نشکل پر غیر بونکی ہے</p>	<p>اب رجی سے کہیں ہے بہشت دہوپ میں جیسے دخت سایدہ</p>

ہے مردتِ اکھہ میں شل نظر رُنگ اور اگلا سے جب گلاما تیر لگ گئی چانس و کے دین بیکر دام میں دیکھا جو کوئی جا فر ہے دماغ اوسکا پریشان سیر جو بخار اوٹھا بنا دہا اپر تر بوند کے بدے برستے ہیں گر بانغ میں یکسان ہیں آب ٹھون پر پیل ست آئے کہ باول جو موکر شق ہوا ہے طفل غنچہ کا جگر کان اور سے جاتے ہیں پونڈ کو گر گر پڑے گا حل محل بارور سر و سے چکار گئے ہیں بیشتر پر ہوا رختِ نہال بانغ تر ہو گئی خیرہ پر نرکس کی ننگا زور سے پڑتی ہے بچا رنگ تایلان دیش لگ گر تجھے طفل غنچہ کے بھی ہی مٹھی میں زر ہو گیا اتو سند ربانغ بھر	اکھھ سمجھم پر کبھی اٹھتی نہیں جب کلی جیکی تو دل اوسکا دکما پاؤ نہیں مال کے جب کاظما جسما پھر پھر طراکط از دل رکیا بوسے گل کو کیون پریشانی ہوئی فیض سے اوسکے جھن سیار بے ابریشان بانغ پر گر آیا ہے رات ون بادل ذرا کھلتا نہیں رستے کے رتھیا کی کچھلی بن ہو بانغ بادلوں کی وہ گریج وہ زور شور کو کتے ہیں موڑ سن پڑا نہیں ہیں ہیں دہو میں تو سن لیتا کبھی بادل اکثر سقدر جبک جبک پڑ لا کھہ پتوں نے سنبھالیں جپتوں بجلیاں کو نہیں تو انکھیں بن کیں پگڑی مال کی سنبھالتی ہی نہیں جب صبا کا پاؤں چھلا بانغ میں بجلیاں کو نہیں تو دکھلائی دیا سوچ شاخین گل ہونے ہیں بلیے
---	---

نا و کا تختہ ہے ہر تختہ نگر مر جا اسے بھر بخش کے گھر چپ جو رہتا ہوں تو پہنچتا ہو جگر کھوٹے دامون اب کامیاب بخت واژوں نے بھایا خاک پر اب وہی سکے ہوئے داغ جگر اب یہ بخت اور میل ٹھوں پر اب گرا آنکھوں سے ہو کو در بدر دور دو راب مجھے رہتے ہیں شیر کیا ہی تھا اس یا پست کافر قمر سے جس پر پیشانِ اقداد گردشیں ہی گردشیں ہیں الحذر تیر سے در کو چپوڑ کر جاؤں کہ تیر قبضہ نا لک میں رہی ہو گر تو ہی تو ہے سخو میں ہوں لج دو سر سے کچھ نہ مانگوں عین تاجِ حمی نقشِ مراد آٹھوں سمجھ پس دیکھ کر فیاض پھیلے کفت در یا آئی یا خدا سے بُر و بُر	بیلپہ مال کا ہے کشتی کی ڈانڈ تختہ اسے جوش دریا سے کرم شمع کی صورت سے میرا حال زار شر کے بازار میرا گرام تھا شر سے تھا عرش پر میرا دماغ شر سے سکے تھے میرے ہر جگہ شر سے میرے منور تھا جہاں شر سے انکھوں پر تھی میری جگہ شر سے مشور تھا میں دو دو یا در ہو کر ہوا میں سب پر بار تجھہ سا مدروخ اور مجھہ سا مرح گو چاک کی صورت نہیں مہب قرار ہوں یہاں بے خانمان و بیدار دیکھ لے تلوارِ حلقی ہے تو کیا باڑہ کاٹے نام ہو تلوار کا مانگنا ہوں یہ قصیر کا صلد نام اس کا کہدیا نقشِ فنگ ہاں ادبے قدر گیستاخان ہاتھ پیلا ہے تو مانگو یہ دع
--	--

بے زمین پر باغ جب تک جلوگر چھوٹ سے ہو جب تک باگز بے صبا جب تک جانشی شتر جس سے ہریں سبز سبلہ نہ خاک سے نوک جب تک نیفتر	جب تک پانی پر قایم ہو زمین باغ میں جب تک ہر جیلوں کی بار بے گل جب تک صبا کر ساتھ نہ شاد ہوا باد ہو سر سبز ہو یا آئی جب تک گل ہیں ہر خار
---	---

او سکے حاسکی رک چان ہیں چبی
نوك خار پنج دفعہ آٹھوں ہے

شام اودھ

دریح سرہارا جامان سنگھ صاحب بہادر قایم جنگ	اسڑا ف اندیما المعروف بہ گلہ سٹہہ دوم
--	---------------------------------------

بے کمکشان بھی صورت شاخ چین ہری سونج کھی ہو گل خورشید خادی	آئی بہار سبز ہو چیخ اخضری کیا لالہ زار ہے شفق چیخ چینی
ابھی بہارائی ہے کیسی ہری بہری	ہرست دہرم دنام پھصل بہاری ساتی کا اتنا ہم ہو فصل بہاری ہے

کرتا ہے اپر تاک محبت فیضِ ستري			
	ہیں یا سمیع و سنبھل ریحان چین چین ایتو ہوا ہے تخت سلیمان چین چین	ٹاؤں ہو رہے ہیں خلان چین چین کیسا کملان ہوا ہے بجلستان چین چین	
بوٹے اد گے ہیں باغ میں سال کیا پری			
	یہ باغ بھر کی روح ہو کیا اسکی باسی گلزار میں ہے حوض کا آب حیاتی	گل ڈال ڈال ہے تو صبا پات پاتی سینڑا دگا ہے وہ کہ خضر جس سے ناتی	
دیوار بوجستان ہے کہ سر سکندری			
	اک شور قرقونکا ہے بالا سے آجیو آفت وہ پی کہاں وہ قیامت کو کو مو	باندھے ہو سے ہو اپنی ہوا کیا گلکوکی بو درہ میں پیچے کو لئیں ہیں میں جا یرو	
ٹوٹ چین کا پوتا ہے وہ ہوا بھری			
	بن بنکے لال آچھے گھم سنادیا لیکن صبا نے دلوں کو بتا بتا دیا	ہندی کارنگلہ وڑا تو یہ نقشادھکا دیا گل نہیں پراکلی فے الگ سکرا دیا	
گل سے صبا سے پونے لگی جانش کری			
	لاے کی پیشون نے جائی الگ قطار پیشون کی ذکین ہو گئیں پیکاں بار	سب سجن باغ ہو گیا میدان کانزار ہرشاخ گل کمان ہوئی خم کما کے کیبا	
بن بنکشی ہر رک رگ گل تیر کی سری			
	چھیرے ہیں باغیاں نے کس کس کے تھے چھیلے ہوئے ہیں باغیں باغیں بچے صبا	ہے آپر ببار کی ابو خدا کے ہاتھ رہ رہ گیا چڑا بھی اپنے بڑے ہاتھ	
پیشون کے تھا لے ہو گئی ریونکی اکری			

	شفنا دا و مخاتو سدرہ و طولانی سے بڑھ گیا سنبل پر ہاتھ رفت چلیا سے بڑھ گیا	طارم کہنچا تو عرش محلی سے بڑھ گیا سبزہ چلا تو خضر و سیمات بڑھ گیا
		ایک اک کو صحن باغ میں ہے کس قدر چڑی
	ایسی خنک کہ ہوتی ہے گرس کی کہندہ موج صبا سے ابریزی رہتا ہے بڑھ مدد	اللہ کیا ہوا سے گاستان ہو بیسند کشمیر زمین جپن کو ہے رشی خند
		اللہ اکبر ایسی ہے گلزار میں تری
	ستای ابر چوڑتا ہے ہر طرف چھمار بلیل چوہے نقیب تو فاش ہے بمار	پھر پس رو ہو دلکش سے ہوشیار سبزہ اگر ہو فرش تو فاش ہے چوبیار
		اکا صبا کا بانٹا پھرتا ہے نوکری
	آہٹ پ کان میں تو در باغ پر نظر لانا ہے ایچی صبا ہر گھر می خبسر	دیکھو تو منتظر گل دنگس ہیں کس قدر جرے کو جک رہے ہیں درختان بارہ
		آتا ہے نہ نال گاستان پر تری
	ہر جا سمت مجھی ایام علوم ہو مراجع مان سننکمہ بدار کی ہو گئی	کیا مر جا قدم سعادت لزوم ہو دہو میں ٹو چوک ہیں ادپر جو مم ہو
		الدر سے عادل سمجھی و عاقل وجہی
	دوڑ گیا اور سکا برق جنده ہے یا ہوا پوچھے صبات پاؤں وہ جادو کا پادپا	شدید زیارہ کا برق جنده ہے یا ہوا چلنے میں دیکھئے تو ابھی تھا ابھی نہ تھا
		گوڑا ہے یا چمدا و اسے یا سحر ماری
	کڑا ہر جا رون غلوت پیدا ہلal چار	سرعت میں ماہ سے ہوشل و سکا رہوا

	ایسا لد راہ جا سے جو اور جا سے تین بار بادہ ہلال تین طارون میں ہیں شمار	
	پاؤ سنجھے اوسے خیال ہلائی نہ انوری	
	سب تپیوں پر انکامہ کی پتی شارے ہے گویا ہوا کے گھوڑے پر دراہے کاسہ زمیں پر گاہ غلک پر دراہے	بجلی ہے بوسے گل ہی عجبہا ہوارے گویا ہوا کے گھوڑے پر کوڑا سوارے
	اوکی کنو تیون میں ہے پرتی غضبہ بیا	
	فکر بلند عرش پر شکیر ہوا بھی خرطوم فلی عرش کی زنجیر ہوا بھی	تعزیت پیل سست بوج تحریر ہوا بھی آہ قلم میں کچھ بھی جوتا شیر ہوا بھی
	چلنے سے او سکے گاہ زمیں کو تھوڑھی	
	پہلے غلک پر خود شب میداہے جاؤ ہو جن بیان ہے تخت سلیمان ہے پڑی	رُنگ سیاہ اور وہ قدر بہت دتر وہ لابنے داشت عرش کی ساقیہ بہنی
	بیشک بباس دیو میں آئی سی پری	
	جیسے گھٹائیں آئی ہوں ہنین جیوم کے بادل گرج رہے ہیں بڑے زور دو لے	حلقے میں پیل سست ہیں این جہتوں کفر چنگھاڑیں پا تھیوں کی وہ سقی دو دو لے
	الدرے عرب کا نتا ہے چرخ چبڑی	
	دم بہری ہر تھی بھی او کا خوشی کے ساتھ دو گلڑے بات کھتی ہر کس صفائی کے ساتھ	رکتا ہو تھی کو دھبڑی اپنے بھی کے ساتھ کھتی نہیں ہے پر لگی لٹپٹی کسی کے ساتھ
	رستم بھی ہو تو کھتی ہر شہر پکھری کھڑی	
	بندوق وہ دغا کرے پر کشا کرے وشن کو ڈال نیل کا ٹیکا دیا کرے	تلوار وہ کشا کرے پر کشا کرے وہ پیش قبض قبض جو رو حین کیا کرے

ساری سچر کمر و حمپشم دلادری		
دکر دیا کیوں کمرست اوہراوہر دمہر لگے لگے ہے جو دمہر کمر کر	سرکانگ کیا خاک سر بسر طوفان آب تینے رہتا ہے باڑہ پر	سرکانگ کیا خاک سر بسر طوفان آب تینے رہتا ہے باڑہ پر
کیا جزو دمکماق ہو اوسکی سچر کری		
مرشخ نے سپاہ میں کی اوسکی نوکری زہرہ رہی وہ بزم طرب کی پہنچوں	بخششی گری فوج عطا در کو جشتہ دی خدست ملی سپہ شمس کو آئینہ، دارکی	بخششی گری فوج عطا در کو جشتہ دی خدست ملی سپہ شمس کو آئینہ، دارکی
ڈوار کے اوسکی بزم میں ہر ٹھہر و مشتری		
یہ خوش ہزا جیان یہ نیفاست بمالا باتین کمان پر رکمان فتح قاکمان	یہ مہر کی نگاہ کمان یہ ادا کمان وہ اس طرح جیان کا حاجت روکمان	یہ مہر کی نگاہ کمان یہ ادا کمان وہ اس طرح جیان کا حاجت روکمان
آئینہ کر سکے گاہ اوسکی برا بری		
سرتے کے بدے کل روست، انکھیں تار نگاہ درستہ الفنسی، انکھیں	سب پفر سکھ عین عنایت ہے، انکھیں میں پتلی سیاہ مر جستہ آنکھیں میں	سب پفر سکھ عین عنایت ہے، انکھیں میں پتلی سیاہ مر جستہ آنکھیں میں
منظٹھے مردم دنیا کی بہتری		
ہر انکھی اوسکی پلے سنگ قیاس ہے نظر وون میں جانچ لیتا ہے مر دشناک	لظوون ہی مگر دن یہ مجھے کبہ پاس ہے، کیا مردم سیہی کی محکل دے کے پاس ہے۔	لظوون ہی مگر دن یہ مجھے کبہ پاس ہے، کیا مردم سیہی کی محکل دے کے پاس ہے۔
جس طرح سے پر کھلے جواہر کو جو ہری		
ایسا اظرنا کیا کا اب ادر قد رکو عایاد ہے، بند کی کی اسی طو قید کو	گو لا کہ فکر لا کمہ رہے غور قد رکو کردیگا کا میاب وہ غل غور قد رکو	گو لا کہ فکر لا کمہ رہے غور قد رکو کردیگا کا میاب وہ غل غور قد رکو
جس طور اوسکی ذات میں ہے بنہ پوری		

جب تک نوح عبادت نہ اہو ہو تو ہو نیکی کا اد سکے ہاتھ سے ہو جی خلود ہو	مرد خدا جہان میں جب تک صبوڑو شہر و خدا کے کہ بہت در در ہو
بخت سید کے لئے جب تک سے بہتری	
کالی بلا جہان میں جب تک سے یاد کاسنا جس بک سیاہ کار میں بن نام جا بجا	کالی بلا جہان میں جب تک سے یاد کاسنا شہر و حب تک سے یہ کا کلکا کا
او سکے حدود کا بخت ہو کا جل کی کٹھری	
عینی کے سیخون کل ریحان کیا شارہ ہے شام اودہ پر صبح بیارس نثارہ ہے	میرا قصیدہ قدرت پر درگاہ رہے رکھا جو نام رشم اور دہیادگار رہے
آنکھیں بھلیں جو ایک نظر دیکھے انوری	

۲۰

گل جیساں

در عدج طبی میزرا محمد عباس بیگخان بہادر کسٹر اسٹٹ

کمشن لکھنو المعرفہ پہ گل دستہ سوم

<p>بناجا شاک کا قظرہ ہوا مسلیخانی کسی نے گرت گرتے آنکھ سے صورتی پیچا سود پکڑاک مین اب بگیا وہ جو ہر کانی کبھی جب خاک پر بادل کرے گا قظرہ فشانی بنے گا تختہ صحنِ حین اک تختہ مانی بجھے گا پستی کوئی کوئی کاہی کوئی دہانی مئی شاخین کھالیک ہر کشاخ میلانا کہ جس سے زلف بنیں کوہی ہو گی اک پیشانی کہ رابے با غبان پختم ہو گی ہندسہ دانی سچلین گے خوشہ انگوصر اری دبتانی کہ مین طوبی سے بھی ہو گی زیادہ اوکی طوبی</p>	<p>مصیبت وہ پڑی ہم پر کلیجا رہ گیا پانی پیک پچب تلاک تالباں جبی تک قدموں پیشی جگر کی کاوشون نے ایک یہ بھی گل کھلایا تھا مگر یا ان انقلاب ہرگز دشماں سے دران سے تو ہو گناہی سے کچھ عجب عالم زمانے کا بنے گا کوئی تختہ لا جوردی کوئی زنگاری ہجوم خار ہو گا جا بجا صحر ارکی را ہون میا لٹک کر خاک پر گرد جائیگا شزاد کے طبرے چمن میں ٹیکیانِ مندی کی وہ شکلیں بکالیں ہر سے ہو گئے درخت تاک طارم سپیلے جا سے گا نشیمنِ سرو پر سکھے گا اپنا طارم سردارہ</p>
---	--

بیشتر گل جھنچ پیچان ہو سے دل پیشان سانی
 وہ نہ کر تکمیر حساری کہ کشاں ہو جائی گئی ہاں
 بس اپنے مزے دو ٹینگے سب آزادور ندانی
 یہ ہو سرم دیکھ کر لیلی جبی ہو جائیں گے کیوں
 کسی میدان میں کوک او ٹھینگے طاؤں سیاپانی
 کثہ سے میں پڑیں گے خود بخود شیر پیشانی
 بھٹک کر خضر کو جبی ہو گئی لاکھوں ہو کریں یاں
 کہ گویا جزو دے کہیں سنگ فریض فرزا کافی
 کر گی چاندنی جب کھیت جھلک ہو گا نوزانی
 تو خل طور کی ہر خسل پر ہو گی چراعنانی
 ہر اہو جائیگا اک سمت انجکھرتانی
 کہیں چاندنی کے چڑپتی جبی دکھلا گئی طولانی
 پہاڑوں پر چڑھے گا ہو گا ایسا جو شہر میں پڑی
 ہر اہو جائے گا تاریخا ہر چشم انسانی
 نظر دوڑا ٹینگے جس سمت بڑہ جائیگی ہیرنی
 ہری پڑھ پر دکمال و سے گئی بادی ویرانی
 جو گل دستے میں ہو گئی حاجت گہماں بیتانی
 سمند فکر کو جب دے چکے گا خوب جو لانی

بنتے گا سبڑا تو خیر لش محض صحراء میں
 زمین باغ دکھلا گئی باغ سب گزر دفن کے لا
 نظر آیا گلی سب بچوں ہوئیں شہر فرنگی دیواریں
 یہ عالم دیکھ کر مجنون کے نہم دل ہر ہو نگے
 کہیں سبڑے پر کرساپ شب بہراو جانشیں گے
 اندر سراہش میں کردی گئے گہر بانس کے کوٹھے
 زمین پر سبڑا وہ چھیلے گا مٹجا ٹینگے سب جادے
 پہاڑوں پر دکمالی دے گا ایسا میلوں سبڑا
 نہ ٹھہرے گا کبھی نظر دن ہیں سبڑا دشت ایں کل
 کرن ہوئے گی جب خورشید تاباک ہپاڑوں پر
 خمیدہ ہو گا یکسو سبید مجنون سبڑا ہو گرے
 کسی جھلک میں ہو گئی بوڑیان اکسیر کی پیدا
 جیگی اسقدر کالی کہ سب پتھر ہر سے ہو نگے
 پڑے گا عکس سبڑا اسقدر انسان کی نہ نہیں
 بشر کو یہ گمان ہو گا ہری عینک چڑھائی
 زمین سبڑا سان سبڑا طرف سبڑا اودہ سبڑا
 کل سرخ اوئی نڈن لی کھینچ ہونڈے نہ پائیں
 وہ جب میلان باغ دلخواہ بالکل چھان ماریگا

محل
ساع

<p>مرا آن تو گرا تھا جس جگہ ہو کر ہو بیانی زمین سے پھوٹ کر نکلا ہے اک شخن بیانی وہ بکار نور کا بالکل سخت طور کا ثانی لگے ہیں تین گل رشک گل مدرس خثانی کہ جن پکڑ کے روح بنا تی روح جوانی فرغ خدا نہ دیرانی فسرخ سخت بیانی صد اجنبکے چلنے کی صدائے مرثیہ خوانی ڈر پا کر باتھہ توڑے اونکو با صد خند پیشانی وہ گلدستہ ہون یا گنج طلس عالم فسانی پھر اسیں خواہ موسن خواہ ہند خواہ نصرانی حضور ڈاکٹر نذر رکھدے اپنی من مانی مگر ناکام چھپائے نہ تقدیر بیانی کرے مولیج قائم جانگ کے ڈیوبھری کی بانی سب صورت ہمارا جا کو دے گلدستہ ثانی سر برداز اپنے ہوتا پھر سے تحریر پیشانی چرا کارے کند عاقل کہ بازا یہ پیشانی چالا جل ساتھ میرے دیکھنے پر اسرار زیوانی نئی آب و ہوا پائے نیا داشت نیا پانی</p>	<p>اوہ ہر چیز تباہتا آئے گا وہ خلک کا بانی وہاں وہ خون گرفتہ آتے آتے دیکھتا کیا ہے درخت ارعوان یا ساروں یا شخن بلا لالہ ہے سمجھو کے خونیں ڈو بے ہو کبل ال بکار کہ جن پر اطمینے دلکی تھا اور نصیبی جگر کی تاب طاقت قدر کی نکوئی بیانی جو بوہے خون کی بوہی جو رنگت خون کی گرت غرض وہ مفت بہ ہو اور گل جوینہ ہے یا بندہ پھر اسکی قیمیں گل دستے بنائے وادی قیمت جہاں کوئی اونہیں دیکھے اونہیں کہ ہو ہر آخر وہ خود مختار ہے پوچھئے پکھئے لیجایا کے گل دستہ وہاں سو یا سے ستر بیکٹ کے نام کچھی سچھا اسکو لا کامہ میں روکا کروں سنتا ہے کبیری ملے دربان و خدام و فیقان مصاحبے وہاں سے جبی دہی ہو پیر تو یا تقدیر یا قیمت مجھے جسد مملے ہیں یہ کہوں کیوں ہیں جو کہتا سنا ہو تو فہی نثاریت بیکر گے تبی قیمت نیا ارض و سما پائے نیا صحن و فضا پائے</p>
--	---

<p>عجب صحن کشا در جبار حسام کی پیشانی جهان کی سر زمین کا آبج دانہ قوت و حادی جو ہے جنات تحری تھنا لامنار کے ثانی و سمع اسرد جہ و سمعت تنگ جس سے عالم مسلط بلندی وہ مگر دون گھس پوچھٹ پیشانی ہزاروں کر سیان ہمین چل پقصہ بڑوالی کہ ہم اون کر سیدن ہمین ایک کرسی سبک نورانی کہ جسکے اور سے برق طبیعت کو ہم جو عالی قطعہ جو کمر پایا علی میں کنیتیں لوں تین خانوادی ابھی تو جلوتی ہے عرش سے تین خانوادی ابھی شا باش خوانان دوڑتا ہے خلقانی کہ ہاں اس منہہ سے نکلنے اعم عبد خاصہ زانی کہ جسکی ذات سے ہم غزتہ و فراہی و خان کہ جسکے آبگل میں ہے قیام کرن یا انی جو کچھ پائے ہا بایجا کے او کھا بتوش فرضانی قطعہ سخنی ایسا کبھی رہنے نہ پائے گا انہیں میسا سہب یہ ہم علامہ مرشد پر خاکاری ہے بخیر اخراج ہو گا اوسکا ہے نیت بخیر اوسکی یہ فکرین ہیں ویثیتے اور نہیں سبک بخاری ہے کہ سرستہ ہیں لامیں سر کا کچھ سماں ہیں لامیں</p>	<p>زمین جسکی فلک سے ہے سماں عرش علی ہے عجب آب ہوا جس سے دم عیسیٰ ہوشمند کہیں نہ رین کہیں گلشن ہپڑا گے ہو ہی کوئی رفیع اسرد جہ و سمعت پست جس سے ہم جات سرگردانکشان ہی پکڑیاں جسے لامیں ہیں سمجی اتنی دلہن جبی تنه پہاڑ جس سے گنوہ میں پیرا ذکر برا میرے چھپاے چھپ نہیں سکتا اوسمی کرسی پر اک اسدا کبر عرش کاتارا جو یا عباس کمکریں او ہڈالوں نیز کا خامہ ابھی تو بح کے میدان ہیں گردنہ ہے ہر ہند ابھی حست گویا نیح سودا چونکہ مٹھنی ہے ابھی تنه پوتے ہیں آسکے جبڑیں ہیں نہیں امیر وقت ڈپنی میرزا عباس خاں الحصا غازی متقی پر بزرگار و مومن و صالح سخنی ایسا کبھی رہنے نہ پائے گا انہیں میسا سبب یہ ہم علامہ مرشد پر خاکاری ہے بخیر اخراج ہو گا اوسکا ہے نیت بخیر اوسکی یہ فکرین ہیں ویثیتے اور نہیں سبک بخاری ہے کہ سرستہ ہیں لامیں سر کا کچھ سماں ہیں لامیں</p>
---	---

لکھیٹی کی کہ ہو مخلج لوگونکی تن آسانی
 خبر روپیچنہ کا نون کان دیکھو فیض پہنانی
 خدا گوئی خدا بینی حسد افہمی حسد دادانی
 ریخ پر نزد ترکان بروح قرآن او سکی پیشانی
 وہ آنکھیں چھپے پر قرآن میں ہیں نایات قرآنی
 کہ ہے ریش بسا کر بحل قرآن مسلمانی
 چھلکتی رہتی ہے جبھیں شراب نسبت خوانی
 کہ ہے مرعلی سے جوش سے ہے جوش عطا
 رگون کی نل سے کہنچی ہو شراب نہ عرانی
 محروم ہیں جبی ہوتی ہر انکھیں اسکی خوفناک
 نہ آئے ہوش ہیں آنکھیں نہ چکریں جیتا لکپاٹ
 ہے اتنا صاف سینہ دیکھو اوسار پہنانی
 ہے اعجاز کیا ہم ایسا کہ پتھر گیا پانی
 جو باقین ہیں دُغلطان تو لب ہر لب ہمانی
 ننگا ہ قہرا اسکی سرمه و قیچی صفائی
 کہ ہے پنچھے میں دامان و فاقہ شیر زیدانی
 ماوے عرش سے ڈانٹا صراز درست خندانی
 فضا سے لامکان ہو صفحہ کا غذک طولانی
 کسی شاعر سے بندہ سکتے نہیں اتنی ہو جوانی

دیا دلوادیا دیشے کی راہیں اونتے بتلادیں
 چپا کر پردہ دارونکو دیا کیا پردہ پوشی ہے
 زبان خشم عقل و دل پر اوسکے ختم ہے جبارو
 شب سراج مو سے سرہیں سر عرش لائی ہے
 عجب نام خدا ہے مدسم اللہ ہر ابرو
 کتاب شرع کہنا اوسکے خسارے کو حسن سعی
 صراحی ہے سے جب علی کی گرد نازک
 غدری خم کا بیخانہ ہے سینہ خم ہے دل دکا
 جو آتش چاہیے ہو دین کل و سکھراستہ
 وہی سے ہے کہ پنچھر جمع ہوتی ہے پیاریں
 غم شبیر کی نشانے میں یہ مد ہوش ہوتا ہے
 کملہ ہے یہ کہ وہ بیض و حسد کینہ نہیں کہتا
 ہلاکتے اس تو ہر اسکے سندل کو موم کڑالا
 وہ موتی رو تا ہے اور کیا کیا العال اگلاتا ہے
 جہاں جس ہو ملائی آنکھہ اونتے دم دم اس پر
 عدو رو باہ بازی کر کے اوسکے پیش کب پائے
 ہلاک آن سان بجا نے بحل اشہب خامہ
 سواری کی صفتیں اسقدر میدان باندھوں
 وہ گھوڑے اسکو ہیں چالاک کچھہ نہیں کچھہ ستر

مثال میقیں لیا مہ صورت اون کی نورانی
ہرین سب اہون ہین تکی اوستارنی او سکلائانی
دراسی تھوڑتی چوٹی کنوئی چڑی پیشانی
کریں خود اپنی دم سے اپنی چوڑی گرفانی
کھڑک پتے کی ہج اونکو کنوئی او نکی بھانی
سکب خیز اس قدر ہلنے نہ پاسے پیٹ کا پانی
کہ صورت او نکی حیوان ہے سیرت او نکی زانی
نشان ہین او نکے سم کے پیدا و مرد خنانی

وہ گورے سے ہرین کہ جنس نقرہ ممتاز اغی ہو
قدوم کا دا ایڑن میمھی پولی دوڑنا جمنا
کشادہ سینہ و سم پیو پس بھاری کرنا زک
بلما کا کچنا ہے آفت کا کندہ کرنا ہے او کما
وہ چوکتے او نہیں ہے تازیا نہ دم کا چو جانا
قد سب ازا ایسے گو یانی رپا موچ دریاں
اشاروں پر چلا کرتے ہرین دہ شایستہ گورہت
طرا را پھر کے مارائے ہرین طاپیں شیر گرد و کوئ

مطلع

ہو اچھوئی نہیں مکن ہو اپنے کرب ہو اکمانی
مرقع میں اگر کہنے پے او نہیں ہب ندویاں
کریں آقا سے خست پریش پر او نکی جوتانی
یہ سبق کا کب پسکے ہوں ریک بیانی
سعاڈ اس براق اونکو نہ سمجھے کوئی دھقانی
چڑھے اپنے حج کوئی اور ہب را شہین بالی
سوار وستے دراچل کئے دنکھا او نکی جولانی
بنی ہنے تاربرتی سے دم او نکی ہین ہچانی
وہ یہ نہیں بگیو نکو کھینچ لیجا یعنی بآسانی
پرمی ہب را پسے بکھیاں تخت سیلانی

اٹھیں آتش کے پکاروں میں ہو ہجکی کی جولان
سمجھکر مو قفر کو تازیا نہ صاف اور جائیں
لائی سخن بجا یعنی ہو ٹھوں پر د علطان
کہیں شیرین آسے میٹھے پولی میں جو کڑا دی ہوں
اشاروں میں دوڑیں دک کر کی ہج پوں پچاڑت
ہی ٹھابت ہو جاتا ہے ہوا پرا بر کا لکھ
جو نکھلی چیم تندہ سے چین میں تولامن بنی
خبر تیچے ٹری رہتی ہج دہ آگے پوچھتے ہیں
ہو اجسطور بادل کو اور الجھات ہے کو ہون
کلمیں ہیں یا لگ گورے سے سیل ہج را سمجھ کاری ہے

اکی بگیان ہیں یا سٹرک پر فوف ثانی درخانی کشیوں کا گھیون سے ہو جگبیانی کہ جکی سچ آب تھے سے عالم ہو طوفانی	خداوند گھوڑے ہیں زمین پر یاد رشتہ ہیں سٹرک پر غل سے رتھے ہیں آتش نریا گھوڑے سواراون پر وہ جرس فریض وہ سرخیہ تھت
--	---

مطلع

کہ سہلا سے ہیجیا کہا سے وہ تین صفاہانی کہ اس پروڑ کے میسا ہے عدو کا مرغ و حافنی گر شیطان کی سے آنت گویا اوسکی طولانی کہ جیسے چاندنی گماں پڑپنی اوسکی بتوانی ہلآل آسانہ سیکھ آسان پر کردشیں کمانی کیا جب سامنا جنمے ہیں ہی جیہیں پیشان تری ہے تیخ ہے ارجیم اوس تین کاپان چمک لیسی چمک چارا یئے کو جس سے جیرانی دمان نرم سے لکڑی کرتی ہے سانی لگائے الپان میں وہ اوسکی شعلہ افتابی پہرا سکوا یک منصف کی بنلین پرورش پانی مثال خاق کسری جمک گئے انصاف کے بانی نہ جمل ایا کہ جس سے زہ کار خار نورانی نہ اتنا نعمت جس سے خادیون کا ہو لوپیانی نہ مثل سچ صادق اوسکو جیاں نہیں آئی	گلے مل ملکے ہو اسکے عدو کی دشمن جانی چم خم صورت شاخ خمید کیوں نہ اوسین لو بیتی سہی لکن پیٹ پھر خال کا خالی ہے وہ زخمی ہجی اگر چھوڑے تو ہجی اسکی چقتانی کبھی وہ سان پڑچڑتی نہیں کیا آپ اسی ہج جان گردن کشی دیکھی وہیں طوق گریان ہے صلاط احشر کا پل جو سنا ہو گا خم اوسکا ہے وہ جھنکاریں کہ طوٹی بولتا ہے جنگلیں اوسکا بڑی رنگیں بیان ہج کیا ہی چلتی ہج زبان اسکی بڑی آتش بیان ہج سہی اسکے پہل بھر یعنی پہل پر نصف کراتی ہے انصاف اسکو کھتہ ہیں وہ نصف سے ہج کہ جسکے سامنے شمنڈہ ہیں عادل نہ وہ خبیث کہ جس سے فتن کی بازار کو گرمی نہ اتنا حجم جس سے بے ادب ہو جائیں بُنگر نہ تار و نکلی طرح انسو نکلنے بس ملکنے جب
---	---

شودہ بالا بلند ری ہو جو صرباخ نادانی
شودہ قلت نمایاں جس سر کچھ بھی سستی میانی
عدالت اسکو کرتے ہیں پھر اگر قصہ طولانی
سمتہ رکھی طرح نہروں پر بھی ہر فرض بڑانی
مگر ماہر ختم اتنا کہ ہم پڑھے گیا پانی
کہ ہے آنت کی حیرانی قیاست کی پیشانی
کہ سرا و تھنا ہی شکل ہو پھر انکھیں جا پڑ جانی

شودہ کوتاہ قدی جس سرواد طھے فتنہ محشر
شودہ کشت کہ پنڈاک غلومند ہبی جس سے
غرض خیر الامور اور طپ پہنچے دار داروازا کا
عجائیں فیض ہزاداں کا کہ ہین خیاض لڑکے تک
ہماد سکے فیض ہین ڈوبے ہین کچھ کہیں تو کیا کیا
خ و گیسو کے ابضمون تک ہنسنہیں بندتے
یہ او سکے باہر نت میں دبے ہین اکیدہ دستے

مطمع

کہبی آئی ہو زمزہم کے کنویں کا جھٹاح پانی
گنہہ وہ جا ٹنگیں اسی بر جمیتے بآسانی
بر سنبھیں نہ گھر سے ملکیتی وہ ظلم کے بانی
اسی تصور سے اکابرگی محفل ہو طوفانی
ہو پیر مغان سے ذخیرہ رکی ٹکبمانی
کمان سے قوت جانی کمان ہر قوت در حمانی
کہ ہر ہر غیر جنم طرف ہے خسر و شانی
بہے کہ فیض کا دریا یو کے بہتا ہو اپانی
سنادے راگ پیکا گلا ہو شمع نورانی
بڑا اسد والا ہے بڑا مجد وہ پر حقانی
کیا کرتا ہے لیکن اپنے آتا کی شاخوانی

ھٹھا اڑھی ہے کہبہ کھیڑ ہو اسی نورانی
اوٹھی کالی گھٹایا رب کہ کبھی کا اوٹھا پر دہ
نہ کچھ قاضی کا خطہ ہے نہ کچھ مفتی کا دہ ہکا ہے
سچے ہر زنگ بیخانہیں گپڑی و جھیٹھیں کی
لکائے تاک جانکے سر جہر پر شیشیں
کہ ہر ہے ساقی زنگیں کہ ہر ہر مطلب میں
سنادے قلقل می چھڑید طلبنو کے پر دے
قرابکو لدے ہے کاسان اکانہ نہ دری گلکا
چڑھادے آتشی عینک کہ جبکو درکل سوچے
چڑھے وہ قدر کو نشا کہ اسکو حال آجائی
جسے جو کمر یا منحہ سے پراؤ میں بلخیں پڑتا

زمین پچیتکاں موج ہوا کو ہو ہوا کھانی
 جماٹک رنگ دیو ہوا کب دنگار دستافی
 جماٹک فکر سے گریاے بازار سخن دانی
 کسے ہر کشا عراو کی بہت میں عن رانی
 بنگ صبح صادق ہو ہیشہ خندہ پیشان
 آئی مثل عرضہ عمر اوسکی ہو طولانی
 سچا راست زمین سے بہوا دربارے پانی
 رہے موجوں کے جب تک ہر سطح خاک طوفانی
 تلاطم سے رہے جب تک بالشکر وہ شہ جان
 رہے طوفان غمکی است ردا و پر فروانی
 جڑو بے پہزادہ بہرے اس قدر اوس پر ہر کیانی
 کریں تاسیں زاعباس من سکر لاشانی

کمیا رب جب تک پانی پر ہو فرش زمین تایم
 ہوا سے ناسیہ ہونا سیکر نگاہ بودیدا
 جماٹک بیٹے گل ہوشے شام فکر عطر افغان
 آئی ہو مر اسموح مخصوص جسان ہر دم
 شگفتہ ہو گل خور شید کی صورت رخ انور
 سکندر کی طرح نام او سکار وشن ہو زلطانیں
 خداوند جماٹک ہوں بخار است زمین پیدا
 رہے پانی سے جب تک ہر سمندر موجوں بایا
 رہے طوفان سے جتب تلا طرح جستی زین
 آئی او سکے ڈشن پر رہے بوجھا لاست ک
 جو او بھرے وہ تو او پر گڑپے بر ق غضبیا بیا
 گل عجیس کھانام ہنہ اس قصیدہ کا

قصیدہ کشت رعفان

دوسرا جناب پت شیو زرین صاحبی در ڈھنی اس پیکا طاخ ضلع الحکمتو

عید کا چاند آج ہو گا عید کل ہو گی ہیاں دوڑتے کوٹھے کی طرف ہم الگ کر زبان تار سے سب بار بیٹھے زینہ تھان خاط لکھنا اس طرح اوس زبان میں جمع تختن خرد دکان یا زمین نے ہاتھ پہلائے بسوے آسمان یا جکی ہیں شاخہا سے تو گرد و دن الامان یا عروس شب نے زلفین اپنی چھوڑتیں میاں یا اوٹھے کچھ سے دو گلہ سندھ بانگدازان یا جکی ہیں سدھ و طوبی کی خیچی ڈالیاں یا زمین نے ماہر بھکیں کرنے امتحان اک جینے سے کیا تابند اسخاں بنان اور اکٹھا ہو گئے اس چوت پہ بیرون جان دور بین خادم سے اوٹھو اتاہما کوئی نالوں	اک بیجم نے کہا ادنیسوں کوناگسان خیرت و فرشہ سناجدم تو سنکرو قریشان کوئی آگے کوئی پیچے جیسے مالینگ کر ایک سطہ شرح سے جیسے برسے بین السطہ یا فلاک نے پاؤں لٹکاتے اور تنے کے لئے یا اوٹھے گاوزمین کے سینگ و نون الحفیظ یا منڈھے ہے بیلین چڑھنی نوشاد روز صیش کی یا زمین پر جبک پڑے بیت المقدس کی منا یا چمن سے بڑہ چلے افلاک کو ششا درود یا فلاک نے شست ڈالی ہو کا ہتھی زمین یا شکنجے میں کچھ تخلیف اہ صوم کی الغرض جب پڑھ گئے کوٹھے پہ بیرون دار کوئی عینک سے سو مغرب لڑا اتنا خانصر
---	--

کوئی نیٹھی انکھ پر کھسکر بنا آدمیان
 کوئی سکر ملا کر شہکے کتا اتا کمان
 کوئی کتا اتھا سب اک عید نمکوچا نہ حسان
 کوئی بے دلکھ ملا دیتا تھا فوراً ہاں میں ہاں
 میری انکھوں کے تنے اڑنے لگی تین ہی دن
 اور کچھ بہلا کئے ہست بالاتھ مکان
 کوئی سچھیں شفقت کا دیکھتا پہرا ناں
 انسان پر دیکھتا کیا ہے طسمات جہاں
 جیسے اندھہ کرنیے کا خذ پرسیا ہیں ہر دا
 یا سخارج سودھپا گیا تا آسمان
 یا ہوا ہے قاف سے سیر غ کوہی پرستان
 یا ہمال کے کسی چوٹ سے اوٹھا ہیں دہوان
 یا حل کیش کالا ہو جلا ہے آسمان
 کالی آندھی اوٹھی ہے کب تک تمہر جگایاں
 خیری اندھیر ہے کرتا ہے کیون شود فغان
 آج کل جائے ہیں جاڑوں میں بولا تھی کہا
 سکنیا ہو ہٹ پہرواک ہونے لگی اوس سکی عیان
 شور تھا ہنگامہ تھا ہر اک طرف تھیں قلائق
 آرہیں تین اک پر بانے ہے ہوئے مرغیاں

کوئی یونہیں لگاٹکی غرب کی جانب باندھتا
 کوئی کھاتا تھا وہ کیا یعنی اپر تکلا ہاں
 کوئی جتابی سے چلاتا تھا حضرت بندگ
 کوئی تارا دیکھ کر لگی سے بتلتا ہتا چاچا
 آنکھ نلکر کوئی کھاتا تھا پچاچوند آگئی
 تھک تھک کر لوگ جائیجھے منڈیروں پر لگ
 کوئی پوب کی طرف جاتا کوئی چون جن
 میرے خادم کی نظر اور ترکی جانب جا پڑی
 ابرسما پہاڑا چلا آتا ہے اک خط سیاہ
 یا ہوا ہے سو جن دریا سے نیل زنگبار
 یا اسٹریا ہے چاروں ہے ہوا سے قاف پر
 یا ہوا ہے کوہ تبت مشکل قشان ہنہ پر
 یا نلک میں لگ چلا ہے چاند کی صورت گھن
 دیکھ کر یہ حال مجھے میرے خادم نے کہا
 ڈانٹ کرینے کیا اوس سے تجھے پیشہ مقتل ہے
 نادیں کیوں خاکل وڑانا ہوئی کیا سوجی تجھے
 بڑھتے بڑھتے جبے خداو، عالیہ سما پر اگیا
 رفتہ رفتہ اک عجیب آواز پیدا ہوئی
 غور سے دیکھا نہ وہ خط تھا نہ وہ آندھی نہ ای

ماسے جائشے کے بیاڑا آئین ہو ہندستان
 مارکار قہقدہ اس نگے کھولی زبان
 ہم یوسوچے سبکو دین چلکر ببار دیان
 ریل کیا سہے اک ننگ بجھپتو بکران
 ریل ہے تخت سلیمان وہ سلیمان جہان
 ریل ہے یا اثر ہاہے یا کہ طاؤں جان
 ریل سے رم پھعد ہے جو ڈلین یا خیلان
 کیا تماشا ہے سافر ساکن و منزل روان
 ایک رستم فتح کرے ہفتھوں کا ہفتھوں
 کوہ کہ سکتے ہیں سکو ہم مکاش فخان
 ریل ہے ختم فلاطون وہ فلاطون زمان
 ریل اک سرو خداون ہے وہ شکب بوتان
 ریل تو گردون گردان ہے وہ ماہ اسمان
 ریل سیمرغ دخانی ہے وہ رستم سپوں
 اسکار اکبی کہ یا رب قدر کا ہو قرداں
 علم آموز فصاحت افصح ہندوستان
 نامہ رو نامور نام آور نام آور ان +
 کاہ وقت انکسار و کوہ وقت استھان
 جس سچھے خود مثال کمکشان ہیری بیان

بوسے سبل جباب کیا جاڑا پر کشیہ میں
 سنکے یہ مرغابیون نے صورت کبک دی
 آتے ہیں کشیہ سے راتے نعمت ریل پر
 ذات عالی کیا سہے ابڑیں فیض بیٹھا ر
 ریل ہے تخت روان وہ تناہ تخت ہلم و قتل
 ریل ہے یا کوہ آدم یا کہ سنگلندیپ ہے
 بھاگتی چلتی ہے رم پیدا ہوئی ہجرا کے تھے
 کیا تماشا ہے کوہ ریلیے کرو عالم کی سیر
 ایک اسجن کینچے سب گاڑیوں کو دادا
 مرغ کہ سکتے ہیں لیکن سرخ آتشخوار سے
 ریل پرچ آتشی را کبیہ ہمنیچ عقل
 ریل کب حکمر دان ہے وہ مشہد گلگین ادا
 ریل تو ہے لکھا براور وہ ہے پرچخن
 ریل ہے دیو پریوش وہ پریخوان کمال
 ریل ہے یا اک شب قدر او تری ہو افلاک سے
 قرداں اہل حصے معنی اسرار علم
 نامہ ڈپنی شیو تریں کامہ ہونام اوری
 حاتم نرم سخاوت رستم سیدان عن سزم
 مطلع پر نور ایک ایسا پڑھوں با آب و ناب

مطہر

<p>اک سخن سے ایک فیاضی ہی دو لفظ بھر کان گرتے گرتے ہوں زین پر آپ گوہر کلیان کشتی دریش ہوسائیں کے ہاتھوں زین ان کیون خوشکرد روان ہے اوسے قد منکانشان</p> <p>ستھا وہ بچپن سے زمانے میں عصب نگین ہیاں جب سے خط لکھا ہوا وہ طوطی بند وستان پیر چاندی کے اوگین یا کیمیا کی بوئیان عمر کی رو سے جو دیکھو سخت کوش نوجوان</p> <p>شہر و مشرق سے ہو مغرب تک جہاں کہ یو دن بال بنکر سے نکلا ہے چرا غون کا دہوں</p> <p>شام سے پڑا ہے خامہ جیسے خطا کشان جیسے پڑے کے کنارے پر اوکری فوجان</p> <p>آپ اپنا ہے وہ ثانی آپ اپنا ترجمان ہے دہن اک غنچہ پبلک صیورت خوش بیا کیا تماشا ہے کہ ک کنو سے میں ہو دریا وہن موچ کی مانند سیرا جامہ ہو طلب لسان</p> <p>اویسیں لگھے میں آئی ہے بنکر پلیان صورت ابر و جبلکار ہتا ہے ہر دم ہر زمان</p>	<p>ہوتہ ہو گوہر شان ہے ہاتھ سے ہر فرشاں یہ در دندان کی اوکی ڈر شانی دیکھئے ضیفن دسکا اتنا حاری ہو جو دے سائکل کی بیک کیون نہ پچکے اشرفی ہے میل دیکھ کا تھا کا کوئی گیا جانے لبڑک ہیں دیکھ کر رخ کیون لب کھیڑی سے تما مشہور وہ شیر سن تن خاک پر اوسکا طلاقی رخ جو ہو سایہ فتحن</p> <p>عقل کی رو سکے جو پوچھو عاقل ہفتاد سال دنکو دوسرے میں رہا تا سے مثل قتاب شیکور ہتا ہے کتب بینی کا اوکو شسلہ صحیح سے چلتا ہے خامہ جبلح خدا شاعر</p> <p>ابتداء و انتہا سے شر ہے خامہ کے ہاتھ صورت تحریر ہے تقریر اوکی دلپذیر ہے زبان اک یگ لیکن گشتنگو میں غ باع یہ بیان اسکا کیر اس دہان ٹنگ پر</p> <p>اوے کے دریا سے صوت کا جوک شتمہ لکھوں رسٹمہ الفت لپٹ کر بیکیسا تار نگاہ مش فرگان کوئی کیا استادگ اوس کرے :-</p>
---	--

کوئی سرکش ہو تو ہو لیکن وہ خود ہے نکسر
 گو کرے کوئی ارشتی اوسکو ہے زمی حکام
 سے لیکر پاؤں تک ہر گز نہیں سختی ہیں
 او کھاڑ بہتے بلند اوسیہ تواضع و بیحثنا
 جسکے واعظیم سے اوٹھتا ہوئے شان خدا
 قد بالا سے العہ جسم حبکانون ہو گیا
 اس تواضع پر وہ رعب اوسکا جہاں ہے بخوبی میں
 مثل شعلہ کا پ کا پ او طے زبان آشین
 دس زبانیں مثل سوسن بھی اگر بالفرض ہوں
 بنض سے جنسشل ہٹھی پا لکھاں گلکل کی طرح
 پتیلان پتہ کر انہوں میں نہیں کچھ کے داغ
 آدمی تصویر بجا سے تو تصویر آپستہ
 ہو سکت اسیں تو اسیں صاف ہیر افی نہو

مطلع

جذابے عیسیٰ در درونِ ناتوان
 ذکر عالیٰ تیر امیر سے مردال کا انسان
 کان تیرے دونون میری جو فراہی کی کان
 گلشنِ رختار تیر امیری سر پر گفتان
 تیرے لیلہ ندان تو ان وزار کو یا قوتیان

مر جاۓ تاب وح ناتوانِ نجیبان
 فکر و شن ہیری تیری با مشہرت کا قفر
 ہاتھ تیرے دونون میری قفل معنی کے کلید
 طر گیسو ترا طر ہ مری دستار کا
 تیرے دندان اس دل بیمار کو حسب الشفا

تیرے ابر کشتنی جسے بخاشاب کیا ان
 تیری پلکین میرے ذہن سکیتے تیرستان
 تیری نظرپن میرے حق میں دوکندا نہان
 پانہ پیلا ناپڑے مجھکو نہ پیش ناکسان
 بلکہ وہ خود آکے چلا میں تو دون لوقان
 مجرد ون میں ہون وہ لوگ ماہ آسمان
 شکرستان تو بنا میں طویل ہندوستان
 تو جو ہے خراپیران میں ہوں خفر شاعران
 تو امیں عمدہ ہو اسی میں ہوں سلمان زمان
 تو ہے اکل بسخاوت میں ہوں اک بر ق زمان
 تو جان ہو باعث نزہت میں دہان ہوں باعیاں
 جو تری طبع روان ہو وہ مری طبع روان
 تجھیکمین پر قی میں او شتی ہیں بھپا رجھیاں
 سالنکی نشکل سے ہو جاتے ہیں لیکن عیان
 قافیہ ہیں شایگان لیکن ہیں گنج شایگان
 جب تک میہون ہوں اہل سماں سرگران
 جنتے تیرے ہیں صد پاریں غیبوں کے امان
 جنتے ہیں عدادہ نکر جبل ہریں ہر ہر زمان
 بلکہ خود ہو دستون کا فیض جاری اسقدر

تیری پیشان کی چینیں بیچ دریا سے سخا
 تیری پتل وقت نشکل پر غریبون کی سپر
 تیری آنکھیں میری خاطر ہو دشت مراد
 یک نظر فرما کہ مستحق خوشما بنا ہے جس
 بلکہ وہ خود ہے پیلا تین تورون نقہ صلدہ
 روشنی پہلے یہ میری وہ کریں کسب خیا
 تیرے مارون ہیں جبکے نام بیارج ہے
 تو گلوں کا شکر ہے میں بلبلوں کا شکر ہوں
 تو ہے عاول کا عاول بیں ظہور کی ظہور
 جب برس پتا ہے تو اسد حکم ڈھٹا ہوئیں
 جس جگہ تو گلفشان ہر اور جگہ لگھیں ہوئیں
 تیرادست فیض میرا خاکہ کس کائنیں
 تیرا خ پر دوسرے میسے اسخن شہر ہے
 فیض میں تیرے نہان سب اپ کوہ کی طرح
 عیب ہیں میرے گران سبکا نذر کی طرح
 جب تک نیخون ہوں ارباب حاجت فیضیاب
 جنتے تیرے دوست ہیں حاجت آؤں کی رو
 جنتے ہیں جباب ہیں تجھکو دعا میں راثان
 بلکہ خود ہو دستون کا فیض جاری اسقدر

و شمنوں کج دوست جو جوہر ہیں ہبھون سب خصم جان دو ہری نفظو نین کرے بس ختم ساری دستان نامہ را گلکار اس قصیدے کا درہ کشت فرع رضا	دوستوں کی جو جو شمن ہیں وہ سب ہر جای میں قوت دوست دشمن کا جو قصہ قدر من پائی ذرا زور دادا عذر کو درے خندہ رو اچاب کو
--	--

م

قطعہ

میں جس مکانیں پتا ہوں آنکھا حاصل پیشکن تر سے مری جان کیلئے جنم یقین ہے اوسے مار گیا آپ کا اقبال گر کسی نے نہ اک باذن کیا اقبال جبان گئی خین لے کر اس کیا اقبال جو حکم ہوا جی کٹائیں کچنہیں ہمال قرار کیتھے آزادگان نگیر دمال نہ آپ ہو نگے امیر سین روزیں کنگال نہ صبر در دلِ عاشق نہ پیغماں	جانبِ ششی عالی گھرو جاہل جود نکو دہر پس سر پر ترات کو ششم سبت ستایا ہر جی میں گرد پس پار شین تمام پانسوں کی خاطر نوون ہیں بانس پڑے سن اہری آنکھ تفصیل ہیں ہریں بانس سبت محضے ہی دست بخدا نہیں اسی تو بانس جو کچھ پر گئی کٹائی ڈھلانی میں حاضر پڑا جو ما نو بڑا مائن کی بانس نہیں جواب دے گے نہ جتنا کہیں اسقدر کوچیں
---	--

قطعہ

تو سے ہے دہنل سخا دو جہا بانغ حمرت کر جو پونچے مجھو کچھ دکاہ بھی تو ہم بکلو کیش تو جو سید ہا ہو تو کیا کر سکے چیخ بکیش نوش دیکنہ لگا قفر کی زن بور کی نیش	تو سے ہے دہنل سخا دو جہا بانغ حمرت کہ جو کا شاہی لگئے بیڑی تو ہم بکلو کیش تو مواقف ہو تو لیا محضے مختلف کی چلے دیکو عنزت بچھ بطرح کی ذلت ہیں ڈوال
--	--

<p>دو تباہ کو مکا بوجہ ساتھ تباہی پر پیش یہ سنا ہو کہ کہیں ہوڑ دے لوہو کو سر شیش ہونین ان غاسی خوش تیری تصدیق کو خیش جو کہ قانع نہیں ہرگز نہیں لکھیں اور ویش</p>	<p>میرے حال میں کچھ پر ایسی ہے تباہ میرے دلتوں تو نہ ٹوٹیں لگیہ تو کچھ گورنی پہلی پر ایسی ترقی کو سلام جو کہ مفلح نہیں ہرگز نہیں پوافتخار</p>
--	---

رقص نکاح

<p>ہے معشوق اذل کی رومنا فی براست عاشقان برشاخ آہو کہ محبوب حقیقی کا ہے محبوب رقابت با خدا سے خویش دارم علیٰ نفس بُنی ہے کیوں چاہوں ہے روے فانکھوا طلبگیریں لکھیوں ہی سے اے خدا فرم کیوں قلم پنا برائی کی قلم ہے ترasher خامدکی پاچھیں کہیں ہیں <u>مرا فریظ رواجدل خان</u></p>	<p>عروس حمد کی برقع کشائے کجا خامد کجا وہ روے نیکو نقاب لغت اولٹ کرد یکیہ خوب دل زعشق محمد ریش دارم پھر او سکے خوشنی کی بیحت سر ہوں ملکا ان دونوں نے وہ غاذہ دین ادھر اس ساقی بیگین ادا کیویہ نئی سی ہے اک طرفہ رقم ہے مراد ہیں آج منھ مانگی ہیں مری آنکھوں کا ستارا راحت جان</p>
<p>سہ ذیقعدہ میں شادی رچی، کریگے رسم پاچن کا اداسب شی چالوں کی پابندی کریگے تو ہر کرک مہربان ہو مغل اڑا</p>	<p>اویسکی دیوم یہ ساری بچی ہے سنوار سے گل ہو گیا رہیں شب اویسی شب کو خابندی کریگے جو چکے پاہوں شب کا ستارا</p>

<p>مری آنکھیں ہرین فرش راہ احباب سپر او سپر دشمنی ن تو اعلیٰ نور گہ گردشل پنی ہوئے گا زماناً فلک کے تختہ پوچھوٹی ہواں جو آج یعنی ہو گھر من مرعید محبی یہ آپ کا آنا سارک سارک تین دن کی با مشاہی بحق نون و صاد و قاف و یعنیں</p>	<p>کہ خدستہ ہو گی خاطر خدا احباب برات اوس رات کو ہے چشم بدود رہ گیا ایسا شہرب ناج گانا + ہوا سے وہ کر گئی پسخ سائی سہ خواں ہے احباب کی دیں مرا یہ آپ کو لانا مبارک سکے واجد علی کو یا اتھی کہیں روح الامین سدرہ سوائین</p>
---	--

مکار حلق

<p>کہ نقشہ حمد و ناخواست علی شد بستہ دام ہوا یش بعقد رشته اش پیوند حیدر ہماران فرش نرم بس طا است بود ہر خیزہ دل صحن گلشن صفیر عنیب از بگریند سارک باد گو پیا عن اهل فلک سا شد منور چشم دیار بلطفت بزم طوی امش ادا کرد کہ نرم که جن ای ساز دادند</p>	<p>عروں حمیر زدان جلوہ آلات است بز لفعت داندار رسالیش تبان نفس او نیش نواگر بیاساتی پیا جوش نقا طا است بدہ جامی کہان ارد شگفتون + چو موج قلقل زینات شیزد صدر بے خند ہے غنیمہ دل کما یہون از فروع محبت بیدار ور تزہست بر دے طلاق دا کرد بز هر وا زمین آواز دادند</p>
---	---

فروع شمع زیست استان محمد صنام اکبر طالع مدد برای این بست و ششم به نماید بست و هفتم هر از ایام هیمن است و شب ترین همین است با در فرقان فسر قمر رسانند من داحاب و شو خیر مقدم	چه طوی است خسته در لق فزان فلک رانیت و پیروت این نه ربيع الآخر در همروز شب چوره سکر و زندگان شام شب بزم مه و پر دین همین است ل تعالی اسد چا نجم دستانند بدنیا میسر سادم به آدم
---	--

مشرع اول از مردم مصنوع الاركان که هر مشرع و دینی خواه و مکر را در

المشهور بجس در طویل

سال توکی ہے زبانی ستوک رام کمانی کھناس بسی ہرپاں مگر آدکی بانی نیا باریل ہے یہی
یار و ذکری ژل ہے یہی اک پنی چل ہے نہ کہیں جنگ و جدل ہے نہ کہیں کوئی لڑائی وہ بیکروہ چل
خوبی رشکار پرانی ہوئی گھک کی صفائح کہیں رسیم کا ہے وکل کہیں فوجون کی بند ہے ول کہیں
انسان کا جنگل کہیں جنگل ہیں ہے وکل یعنی رن بول رہتا وہ مکرول سما تا وہ اسی روں رہتا ہے
اوسمی توں رہتا کیا سکارے دادا یا گورڈان کو جو کارا ہو اپیوں کا چلا وہ رہا وحشت کا ملدا چلے
جنگل سے جو اشکروہیں بورایا چھنڑ وہ گری سیپ ٹپک کر ہوا کامبل کا کپور و جو بھیر و کنگہ بان
تھے میان خیر علی خان نرا جب سوسامان ہوئے بے قوم ہی گزیان جو هزارے دہانے
تو سیغت نے بھاشن کر دبی پاؤں جہان سے وکرہی گئے جان سے رہ لعقیوب علی خان
صفحت یو سعف کسوان دہیں تھے قیدی زندان ہوئی چنگکارے سے شاداں لکھ خود گزید کل خ

ہو سے سرکاریں حاضر ہی خیلوں کی تھی خاطر کردہ ہیں صلح ہوئی پھر ہوئی کابل کی مارت گئی کابل کو
 سفارت ہوئی پھر تازہ شرارت دی ڈاکا وہی غارت دی ہر ٹکا مدد ہی عمل نہ کیا غور و تامل خوفناک تھا
 کابل کا وسے قیمہ کیا بالکل جواد سے ماہی ڈالا تو حصار ایک تھا بالا اوسے کر کے تدو بالا یا مرنے
 کا سنبلا ہوئی سرکار ہی پر جم چلی اک فوج صبا ۴۰ وہ سوار گئی جما جم وہ پیادوں کی چاچم وہ پاڑو کا
 بیابان کمین جہاڑی کمین میدان کمین وہ بہرستان کمین وہ خارجیلان کمین نالا کمین جنپر
 کمین پیر کمین بچک کمین روڑے کمین پھر کمین ریتل کمین ٹھیک کمین گھوڑوں کی دہ پڑ پک کمین زوں
 وہ کھڑک کمین تو پنکی دہ کھڑک کمین بندو تو پنکی پر کمین برچنکا دہ خدم کمین سنگمین کی چم چم
 کمین در دی کا وہ عالم کمین فوجوں کی ہماہم جو چلیں تو پین دنادون جو کچھیں تھیں زنازن ملی دن
 سے وہ سن سن کہ ہی قبیرتمن را گولی کا جو بلکایا شیرون نے وہ لا پھٹا رہا ہوں کا گلا ہوا یہاں
 مخلادہ ہیجی فتح کی نوبت دہ کملی پیرت نصرت و پنکی ناسے حکومت وہ پڑا سکد و ملت جوچن کیا
 داغی تو ہو سے خارہ باعثی چڑھے پہاڑی پر دہ طاعنی چڑھے سول کے چاغنی پھر امیر نے ملک کر
 گرے قدموں پر پا کر بھی تقدیر چک کر ہی قسمت کا ہے چکر کہ اوہر سے ہون شکا پت تو ادھر سے
 ہے نہ امت جو کملی حشیم بصیرت قاظران ہے عترت کہ ابھی رائے نہیں تھی ابھی دو فون میں بھی تھی
 ابھی تو صلح ٹھنی تھی ابھی تو لاکڑی چنی تھی بھی الفت کی تھی چو سکر ہو اکجھٹا تبر ابھی تو تاج تما سر یہ
 ابھی شیر ہے برسہ فلک کے ہیں سروں ہی اسناد کے ہیں گن ہی اس جھی کی ہو ہیں کہ پسے گیوں میں
 گھن گئے کابل سے نکالے ہوئے گردش کے حوالے بنے وہ خدا لے کچڑے جان کے لائے
 جو پر سے شیر دھاتھے جو پر سے مرد فاتح جو چکھاون کے چھاٹھے وہ گئے ہند کے ماقبل یہ ہے
 حکومت کی شجاعت یہ ہے حکومت کی عدالت یہ ہے حکومت کی سخاوت یہ ہے حکومت کی مارت یہ ہے
 حکومت کی سفارت یہ ہے حکومت کی یاداں یہ ہے حکومت کی حکومت کو ہی لارڈ ڈنیجے

مصعب

اس طرف توہتا یہ دنگا اور ہر کار کا لا جو چنگا وہ شرارت کا پتکا دہی چنگلی بہلا چنگا وہی رہن وہی اکو
وہی یعنی شتر و لو وہی یعنی سٹیو ایو وہ ادھالا لو ہے لو لو تو ہوا کیپ میں اک غل کہ ہے
سیم رخ کا چنگل وہ دبارستم زابل وہ شا شہر کا باب نیپہان لونکی پڑھانی نہ جوانون کی جوانی جو کماں ہوں
کیا نی جو ہوں تھیں صفاہان ہبی سر جوڑ دے سبکا ابھی سر جوڑ دے سبکا ابھی نہمہ موڑ دے سبکا
ابھی دم توڑ دے سبکا ہو ٹڑ قاتل خونخوار بڑا رہن خدا بڑا دیو سیہ کا بڑی اسکی ہے پچھکارا بڑا فکرا
قلزم ہے بڑی سونڈ بڑی دم میں بڑے سینگ بڑے سکم گہیں گئیں میں سے جبی دم سرم ہج پیدا ہیں
آئے تو بڑی دندپھا لئے ابھی رن سریا اوٹائے ابھی درکار سے چھائے یہ بھرتا رہ آئی ہوئی لندن
سے چڑھا لئی تھنی اک بماری لڑائی اکوئی نہیں بھائی چھٹے تیرون کے سپنوں بڑے بس فوج میں گوٹ
چلے تو پون کے دگوٹے کہ پڑے کیتیں میں اولے جو نہیں نفت فراں آئی بڑے زد اور بڑا عجیب
چاروں نظر چھائی یہ شہزادے پر رخ لائے کہ دنیا سے سہارے وہ گئے کیپ میں اڑے ہوئے
مغروپ پنڈارے لگہ برے وہ طارے کئے دن زلوگون نے دارچلے جب وہ جھنا کار بڑے یہاں
ہبی جملہ پڑے خوب ہیں تلوار کما نون کا کاکنادہ جوانون کا پیکنادہ فیکلون کا پکنادہ ذمہ جوں کا سکنا
ہوا ہنگا مہ محسن حوتلا جملے پہ لشکر و جعلی قدر کی صرصودہ اٹھی آنڈھی برا برک وہ دن ہو گیا کالا ہوا سیدان
تہ دبالا جو کا بڑہ کے رسالا ہوا کبا را وجلا تر عجب بگ دکما یا کہ ہے سیدان صفا یا سٹیو ایو کیڑا آیا
اوے صحبوں بنیا تو گرجنے لگے طینور ہوئے کیپ پہ منصور وہی عیش کا ذکر دہی جیش پرستور
ہوا صاف وہ سیدان نہ ہوا قیاں نہ سے شان کہ ہوں فتح نایاں ہوا محج وہ پریشان جو ذرا راست کیا
دم تو ادھما غلغلہ پیغمبیر ہماں ہبی گلم گلم کہ دامنا کاش اعظم ہبی لکھا سڑے ادھانے وہ لگا سونڈ

ہلا نے جوہریں خوش اور گیانے وہ لگائے ہیں ہم کا نے پیر بھر سئے ست کی کو گھٹا چاہی ہر عالم کی اور کہ
اک بر ق بھی بچی ہوئی سر کار سے دبکی یونیورسیٹ وہ صدر کا پاٹا ہوا پانی کا تباشنا یونیورسیٹ تھا شاہراہ
ناؤں کا تماشا یونیورسیٹ پرناک بخادست یونیورسیٹ یونیورسیٹ کی شیر کی بعت کہ ہوئی تحمل کی شدت چل رہی
کی بن آئی جو گلے سیر ٹھائی تو ملے پیر گھٹانی یہ سب اک بہاولگانی کیں کشہ میری بڑھی ہے
کہیں تسلی چار دہڑی سے ابھی ٹکڑے بڑی ہے کہ نئی دہول ڈری ادھر ہیں یا ان ٹکڑے غصہ کے
بڑے غصہ ہیں یہ سب کے بڑے چوپے نئے ڈرہب کے یہ لگائے گئے دبکے ہیں کیا دبکا دبائے
ہیں کیا لکس دہڑے کو ادھر چار کاٹے تو ادھر ڈرہب ادھر ٹھیٹے ہیں کوئی کھڑا دہڑی نہ باغی نہ خالی
کہ حقیقت ہے، نہ اسی کبھی بھتی نہیں باسی نہ کبھی بیخ و حمن ہے نہ تو ماٹھے پنکھ کے دہی دل
اپنا گن سپتے دہی آزادہ چلن ہے وہی سپتے کی متین ہیں دہی پر اڑتی چھتیں ہیں وہی چکنے کی
چھتیں ہیں وہی پتی کی لئیں ہیں وہی کھٹکتیں ہیں وہی ردو کی گتیں ہیں ہی پتھرتیں ہیں کہ جو شی

ہے طے دن کی +

ترمجمختی چینہ	ترمجمختی چینہ
سبھل کی چکنے ہے گل کی سکے ہے دلکل پکتے ہیام پہلو نیہ دہیل سرو چل صعل عظہ و سنبھل دلساوں	سپہاب پر جو بن نکھل گلشن اتر دکس کی جبل ہیں مور دنکی وہ کوہین نہ نہ چکوئی خش تکینیں لہیں
وہ نور کی نہیں نہ نوکی دل زین ہر نہ ٹھہر زین جماں سپن کوی لکمک پر گل کی جمک پر جوہریں فلمکہ بیٹھن	کوئی کی صدمیں ٹھہنڈتی ایکن دوی گھٹائیں دین بہاں سبھل کے جگر کو نور قمر کو سورج کمر کے ترپاہیں
کو چھنٹ جوی چکی ہر ڈرپی رک جو اسی ہمکل ہر ڈریاں سب پہل جو کھل کر ڈرپی کر تپوں ملکوئی لہیں	حیران ہیں مالی جانیں خالی لیسی جمالی ہر بڑی تاکو کاخم و چم ستو تکا عالم شاخ سے پیغم متواں
وہ او پنجی دکاہیں خیچی تانیزیں کھی ہر جانیں لاحصلے	وہ نہ کوئی سیلے ستون کریے میلے شہیلے ابیسے

وہ گال گل تر صد قت ہجوب پابے کم بورے	وہ ناز کا انتاگر وہی رہنا بئکے یہ کنافم مجھے
رندو کا چلن ہے شیش گنج عقیدہ زن ہن خذلان گھے نہیں باقی پوشاقی کہتا ہر ساقی ان ہلکا	آباد دکان ہر جو رخان ہری ایکستان ہر سامان ہے ستونکی دُ ہوت عزیز مغلوق جان ہر شقق جانا ہے
ساقی ہر جواہر پیارا سے ہے سلاخ لالا ساقی ہر عضد کا پیارے کے دہکا دھڑت کا کیا ٹالا	ساقی ہر جواہر بہلا بہلا آنکھ سے بیالا ستو ۱۱ ساقی ہے بلکا طہی کوتا کا مارا دا کاک بہلا
داغ عطاک خرابی ملکے کباں آئے شرائی دنگاہے تھجھ پیری ہورند جو ہو رہ ہو رخ کا بو درد رہ	رقتار بہا ہر فتنہ پیا ہے ضلیع مجاہے لینا ہے پکڑی جو سبھالی بُرسے کے دچال جتنی ہرگاہ
پر کالہ آفت برج لطافت نظرافت سیارا غشی ہر بیکا پتلا دادا کا او سینے نیتا کا وہ ملا	ہر رخچ ہمارا آنکھوں کا تارا سبکے بیارا دل آر ۱ شاعر و حکتم کا لا کھوپچمچکا اسکا دمکا دل ہر ارا
رنگین وہ فقرے ناڑک ایسے گل پریتھری قوم کے ہو رخچہ اپنے جو کھو لے طویل پولے ہوتی رو رعال	جو بُنہ قلم کے داشن مکفوس ستم کے کیا جو کے جن بُنک ادایں بازیں ہو ایں سرین ٹیا ہتھیں
لو تیر صدمی کا ختم ہر دوسرے نے بلا تارہ چلن یہ حال ہر ایکا عمد ہی کن کا نام ہجوب کا لارڈ رین	حالم ہری ہجوب بدل ہر جتوں گلشن گوش ہر وہمن سپرسال نوایا افردہ لایا اپنا پلایا دل ہر گن
بخشش ہر ہن جات ہرکیں تم مشکل عالم ہی ہان راضی ہر عیتہ اہری حکم غلب حکومت پھیان	کسری کی نشانی دل کو ہانی فیضانی لاثان ہر میں یوں کے جو نا بل اس خاص مصاحب کیجانی
ہید خلی کیسی حیثت رہ گی سب کو یعنی جو کیا یا کہتا ہے یہ عالم شکر ہے ہر دم حاکم حکوم اب آیا	قانون بنایا خوش ہو برایا و خل رعا یاف مایا اخبار دن کو شادی وی آزادی سنبے عاوی ۱۲
پہنچاک وہ کاجنٹ ہر جیکا کیسا ستارہ ترا بان در بار میں بیٹھی ملکا ایسے کے نصیب چکے سیان	شادی ہر نایا خوش ہیں ایمان شکر یہ دان ہرزا وہ دونون دا وہ مر منور ماہ انور نازہ دران

آباد ہے عالم خلق بھر بغم صیش کا ہر دم سامان ۱۷ کب فیض قدم کا ایسا دیکھا ہر اک صورت ان ۱۸	جو پیر و جوان کنارہ روان ہر طرف سماں نہ نداں ۱۹ حاکم کی مدھی طرف سماں کچھ بھی حد تک پایا ۲۰
جے چھوڑیہ عادل حاکم کا مل سکا مقابی کیا را جے چھوڑیہ دا ور اسکے برابر کبھی سکنے نداں ۲۱	جے چھوڑیہ عادل حاکم کا مل سکا مقابی کیا را جے چھوڑیہ دا ور اسکے برابر کبھی سکنے نداں ۲۲

قطعہ درفع اعترض شعر حافظہ شیراز

بدین فروخ گہوارہ از سهاب کجا بین تفاصیت رہ از کیاست تا کجا زلفظ تا کجبا و گر خراب کجا خطاست بہ خطا حکم از کتاب کجا تل است پایه این پایه اعتساب کجا نظر بود همکس را ہر کتاب کجا بزر عقل بود و خراب کجا صلاح کار کجا و من خراب کجا بین تفاصیت رہ از کیاست تا کجا اگر خطاب بود اینہا اگر سواب کجا	نوشت بطلع پر زر خواجہ شمس الدین صلاح کار کجبا و من خراب کجا تفاصیت عقد در آندیشه خود گیر انرا کمیک ہے بتو تک دگر و سکان غلوا گرچہ پو عیب مرقا فے را سباش غرہ بدین یک دو لکھ دست بسوے عیب چوشاع کرنا شاؤ نظر شخت گفت کمیک صاحبان لش و دار سپس ز نفس خطا تازہ کرد خدا خطا اشارة چیست و عبارت بلطف و عذریت
---	--

سباش رنجہ زغم عما سے مدھی سے قدر
سخن کیے است جواب ترا جواب کجا

نشوی کلپساد منہ ناتمام

واعظ دین فسیح قزوینی جا سجا اوسکا ہو گیا شخص را جو اوسی ستھانتا وہ روتا تھا کہل گئے تھے جان کے دروازے جان دیتے تھے باو شاہ و فریز غور سے دیکھے اوسکے سب بواب بند کی انکھ کہل گیا پر دا گنج و شرودت سے جنم پوشی کی گنج پونچا بسوے دیرانہ چلکے دیکھائے رفیع کا حال لوں خبر میں وہ باخبر کچھ سے دیکھتا کیا ہے شاہ بے شکر کہیں بوٹک نہیں فقیری کی خود سے بزم بہشت آئیں میں جا کے واعظ کے پاس فریا یا اب کہلے اپکے نام اوصاف مر جا مر جا جزاک اللہ	نقل ہے ہادی خداوندی وعظ میں اک کتاب کہ جو چکا گرم بازار پسند ہوتا تھا ہو رہے تھے بلند آوازے تھے خریدار سب امیر و فقیر آخر ک پادرش نے لیکے کتاب ہو گیا صاحف تارک الدنیا سمجھنی ہاتھ آگئی خوشی کی ہوا صحن لاشین وہ فرزانہ ایک دن اوسکے دل میں یاخیا کہ صحفت پہ ہبھی اثر کچھ سے آیا قزوین میں جب فیض کے دہوم ہے اوسکے گھر ایری کی گھوڑے باندھے ہیں سچ نہیں میں دیکھ کر اوسکا در پر چکرا یا خوب دھو کا دیا اقصیور صاف چاندی سونے کے سمجھیں اہمی دواہ
---	--

<p>کوئی سونے میں لا اولی گوٹے پولاستے تا جدار ملک جا ساری دولت گئی ہر خاک میں مل ٹاٹ کا انگر گھر انکل آیا ایک پہنچتا یا کتب کا ڈبیر اور جو ہے تمہارے دھڑکے میں کذا قوال پر عمل کر دتم کہ یہ لوک مشال یاد آئی کوہ صحر دامن ہو گیا خستہ جس سے بزرگ تک تباہ گا سنگ مرمر کے طور سے شفاف جھٹسچ چاندنی میں کاہشان جھٹسچ دہوپ میں خون بخجم یہاں دہر کی طرف لپکتا تھا خفہ رہی دور دور بگئے تھے اوہ طرف سر دوڑ کر کپکارا دھما جان پر کویسی لا کوہ پر دوڑا ہو گیسا سازگار غفت بلند اک طرف سے صد اسے سگل کی</p>	<p>کوئی باتون میں سلطنت چوڑا سنسکے داعظ نہیں تباہ گیا معنی زرین بگل زدم نہ بدیل کسکے گرتا اوٹھا یا ملن کا آئے گھر میں جودہ خدا کے شیر پولاٹا ہمارے داسٹے ہے ذمہ سے فعل ہیں حمل کرو تم سپریہ داعظ نے پندرہ ماں اک سافہ بٹک گیا راستہ ایک انسان اور دیرانہ جہاڑی جو طبعی ہو میں چانین صات کہیں جاؤ سے کاہنا نام و نشان نقش پا کے نشان نہیں ہو گم کہیں پتا جہاں کہ کرتا تھا اوہ سے خوش دطیور بہاگتے تھے جس طرف سے ذرا غبا را دھما گاہادھر دوڑا گاہادہ دوڑا جا کے پوچھا جو بر سر الوند کی صبا نے جو بادپیسان</p>
--	--

<p>پیچھے یہ تھا صد اسی پیش اپیش دشت سے صورت ہو انکھا</p> <p>جیسے چوتے کڑا کی مان جی تیر سچوں کلت اتہا جہاں وہی گتا</p> <p>گاون سے پاں منزلِ مقصوٰ ار سے بدرہ جاسے عبرت کئے</p> <p>کیسا پوچھا دیا سانس کو لیکن اسکا ہوا بھیسہ ڈاپک</p> <p>ٹیکے منزل پاپی جا پوچھا بدر سولان بلا غ باشد وہیں</p> <p>سکے کمیل دراپنے نہ ہوں کیون ہے درپے تجھے ہوں کیا ہے</p> <p>کسکا کیا زنگ سے خدا مسلم کون کسی ہن میں ہے خدا جانے</p> <p>محنت سب را درون خانہ پر کار اس دہر میں رکھے تجھے اللہ مسلمات</p>	<p>اوسمی آواز پر چلا دار لش کوہ سے صورتِ صدائیکلا</p> <p>تیر جاتا تھا اس طرح دلگیہ جاتے جاتے یہ گاؤں ہیں پوچھا</p> <p>ہوا گئے سے جبکہ گاون مزود دیکھہ اے شاہ جاسے عبرت کئے</p> <p>ایک گئے نے دیکھ لے خرو ہوا پاک وہ سگ ناپاک</p> <p>تو جی ستمبری صد پوچھا تجھ کو کیا میں کوئی ہوں کئی اس</p> <p>دیکھہ اے قدر ابتو انکھیں کوں صاف ظاہر پست دنیا ہے</p> <p>دل کا احوال تجھ کو کیا مسلم کیون کسی کو براہم لاجانے</p> <p>حال دل کا سمجھنا ہے دشوار</p>
--	--

قطعہ در پیارشِ محمدی میں بخوبیتِ محراج نزیرِ حق حصیلہ احمد ہدوفی

اس دہر میں رکھے تجھے اللہ مسلمات رخ بول سہے لبغنیہ ہو شناہ ہو قا	لے تبلہ حاجت میں ریاح نرایں وید ارتقا جلوہ گل چال ہمارے
---	--

پشی تری کرتی ہے اسی صفائی کرت
پڑا ساترا ماتھا ہے فراست کی علامت
ہے تیر سے اب پوچھیں اعجاڑ کرت
یہ دونوں مریلگھ کہبی تا پر قیامت

یہیں سے تامگھ سے بھکون دامت
کو دیجئے اب سکن خصیبو نکی بھی شا
مین آپکا کملہ کے ہوں اسی ملات
لا حل ولا کوئی گئی تیری جی کیا
یہیں کوہو گی کسی عمدے پر اقتات
محسن کی پرستش ہے شب روز طرا
جب تک کہ ہر عالم ہے اقبال بالمر

محراب سے ابر و توحیدت صفت ترقا
اویجا سارہ راما تھا ہے اقبال کی چیز
باتوں حکر کریں زندہ اشاروں ہو جائیں
سیر پہنچنے خیروں کے ترے خضر و سیما

الضان سے اس فرض پہنچم ہوں میں
اب تک شیخ چپڑہ لکھ کا ہو اندر
سب ہشتے ہیں بھپر کھب کتھی خمار
اسے قدر کیا بلکہ ہے بکوہی و بکو
کرو گیا اگر عین عنایت سے اشارہ
دیتا ہوں لادھا نکوئی ہے سیر اطراقہ

ثنوی ناتمام ترجمہ

اصحیت کتاب معقول افقلاب

اوڑے تھم دوات کا سلوش
با دہ او بلے سخن پرسی کا
نقل ہوں نقطے میکہ ہو کتاب
پست ہر خود پرست ہو جائے
مے کہہ ہو داستان کمن

ہاں فلاطون خامہ کئے وہ جوش
جو شل و شھ سیاہ سنتی کا
صفحہ ساغر ہو سطر موجود شراب
جو نہ سنکے مت ہو جائے
چوب چینی بنے نہال سخن

بیسے زبانوں کی جی زبان پر ٹوٹے
 اب سنا تاہوں بھسل قہتہ
 جسکا ہندوستان میں سکن تنا
 حکمت انزوں دینکھوئے حکیم
 پوچھا نو شیخ وان نے اس دام
 ہندوین چند کوہ ہیں مشہور
 جس سے مردے بھی زندگی ہیں
 ہاتھ آئیں مری وہ امرست پل
 لوگ بیٹھے ہیں ہول کی رستی
 نہ کوئی مرد ہے نہ او سکو شفاف
 اسمین اک تہ کی بات گویا ہے
 لفظیشک یہی ہیں معنی اور
 ہیں وہ فرماںگان ہندوستان
 لوگ سمجھے ہیں جنکو لوگ دہان
 کتھے ہیں مردہ اونکو کامل لوگ
 نوشدار و سہ دی ہوش ہیں ائے
 جی اوٹھے اب زندگانی سے
 سوچ سرچپ کہ بقا تھیں
 عقائد وون نے خوش بیانوں نے

ایسی اک شاخ دہستان پر ٹوٹے
 شوق دلوں کے سکبتو القصہ
 پاس کسری کے اک بہن رتا
 بزم افراد نو بذریعہ گوئے دندیم
 ایک دن آیا جب وہ فرزانا
 لوگ یہنان میں کرتے ہیں نکود
 اونین ایسی دوائیں پرستے ہیں
 اس بہن تعالیٰ چالین چل
 ہنسکے بولا وہ اسے شہ عالی
 نہ کہیں کوہ ہے نہ دسمیں دوا
 ہندویوں کا یہ زہر بولیا ہے
 حمل مطلب ہے اسکا یعنی اور
 کوہ سمجھے ہیں جنکو لوگ دہان
 اونکی باتیں ہیں ساری کامروں
 جو کہ ہیں بوقوف نے جاہل لوگ
 باتیں سن کر جب ہ جوش ہیں ائے
 سیکھ بڑے ہ پڑی تھی فانی سے
 جو باتیں اونیں دو ہمیں
 الغرض ملکے کارداون نے

<p>رکھ دیا ہے کلیں لد و منہ نام چواد نہیں سے اگر کوئی خواہان حکمتوں کا سفیں نہ ہاتھ لے جان میں اوسکی تازہ جان پڑے تھا جہان گرد او حسید ہجوان تاکہ وہ رشته وطن توڑے سے جانب بودستان صبا جائے اور لیکر کتاب گھر آئے جیسے چوتے کڑی کمان سی تیر صریح و فکر و موج و ماہ بنا ملک ہندوستان میں آپنچا راستہ رایان کی راج دلائی میں راستہ رایان شمشن شقیق شہر میں پھیپڑا کے بڑویہ راستے ہندی کے ہتا جونا کا باب برہمن نے بٹایا آنکھوں پر پر بہت انسے راز پوشی کی ایک دن منہستے پنستے یون پولا سرخنی سے میں رادیان رائی</p>	<p>الیسی چن چکنے چیدہ باقینہ تمام ہے وہ زیب خشنیہ شاہان تودہ مخفی خشنیہ ہاتھ لے جب یہ نوشیروان کے کان پڑے ایک بزرگویہ تھا طبیب دہان دنے اوسکو ہزار ہاتھ توڑے سے سو سے ہندوستان چلا جائے چلتا پڑتا ابھی نظر آئے بس چلا سو سے ہندووہ گھریہ نظر و برق و قیر و آہ بنا ملک ایران کجا کجا پوچھ آیا وہ شوق کا مرانی میں راستے پرتا ب چند صاحب فتح اویکی بستی میں آئے کے بڑویہ اک برہمن سے گلہیگی انیں الحمال ویکھا بزرگویہ کا جو عسل مذہب گو برہمن نے گر مجوسشی کی خوب نظر وون میں جباد سے تو لا بے زبانوں سے جب زبان لڑکی</p>
---	---

عاقلون کو اشارہ کافی ہے ہنسکے بولا اپنے جس رہبی کرنا غور گنج حکمت کو تم کرو پا مال سفت میں سبکو داغ دیجاو اپنے شہ سے ہو سرخ و جاکر تم بڑے ہو شیار ہو صاحب بل بے یقین کی تو نامی مرد دانا کو آٹھ باتون سے اور نشستہ دان بڑی سلاطین کی پوشش راز ہے ہر کردار بیٹھ کر محفلوں میں کم گول سیئی آٹھوں ہیں تفہ داش کے تھمہ میں آٹھوں یہ سب ہیں بڑی دل و دین جان و جسم دے ڈالے چاہیئے انکھوں سے بجا لانا پیچ کر جان دون تاب تجھے شکر تیرانہ صحابہ سے ہو گا دا خاک از تو دا گلان بردار دی بہمن نے او سکو پہنائی	او سکی مجھ کو تلاش دافی ہے وہ بہمن اوچیل پڑافی الفور ہے اور ٹتے ہوتا اوڑا اومال سلطنت کا چشداغ لیجاو ہمکو یون سبز داغ و کھلا کر تم بڑے پختہ کار ہو صاحب اُف رے دانای تیسری دنائی جو کہ ہو عقل دچانے برداری و خلیشت داری + اور تشیعیں محمد اسدار اہل دربار کی رضا جوئی کچھہ نہ کہنا بغیر پوش کے خصلتین یہ عجب ہیں برزویہ ایسے انسان کو کوئی کیا ٹالے اسے مجھ کو تیراف رہانا کسرخ صاف دلن جواب تجھے بولا برزویہ تجھ پ جان فدا پیچ ہے جو ٹانہیں سہن قول کبار الغرض وہ کتاب لاثانی
---	--

<p>نقش کر کے گیا ڈن کو شتاب بجرالغفت کا آشنا پونچا لور آیا چسرا غ ایران میں پھرہ بہار آئی جانب گلشن سو کھکھے دہلوں پر پگیں پان کیا کسری نے دہوم دہمیش پڑھ گیا سارے باب بر زندہ اوڑگنی آسمان کی چپت تک کہ کمی اب نہ کرو ڈھان نین میں جو مانگوں نہ رو ہو میر اسواں تار ہوں یا وہل عالم کو تیری منہہ مانگی دون مراد تکھے لختے بیٹھا بزر چھپر حکیم اوہیں ٹھہرا بٹا دئے سونے سو بباب دوس تو صلی کتابے لکھے دواں کے چارا دا خر کے اسکور کتے تھے گنج پہان میں لینی اسکی بہت حفاظت کی بادشا ہوں کا علم سینہ تھا</p>	<p>لیکے برزویہ نے لکھی وہ کتاب جو میں پھر آب رفتہ آپونچا عفل آن لی دماغ ایران میں آئی کشان میں بوسے پیراں ہوئی سیزنشت ایران ہوا ابوده خاص و عام سخشن لیکے اوٹھا کتاب برزویہ اوٹھی اک دا وادا تا بھاک لیکیا شاہ او سے خزانے میں بولابرزویہ مال ہے کیا مال ذکر میر ابھی اس کتاب میں ہو کماشہ نے کروں میں خاد تجھے پھرہ بھکتہ سخی و کریم پہلوی میں لکھی تمام کتاب سولہوں اس حسابے لکھے اور جوہ خود بڑی دئے او سنے حمد بوشیروان سے ایران میں سب لوک یہم نے حوصلہ کی یہ سخنیہ عجب سخنیہ تھا</p>
---	--

<p>سب میں تنا جودا نقی مشهور بواحسن جو بن المقفع تھا ہو وہ صروف سحر سانی میں پہلوی کا بدل گیا پہلو فارسی ہو گئی بہ آسانی فارسی میں کیا اوسے نظم جو کہ سعود شہ کا راکھ تھا بوممعالی دنام نص الشہ اپنے جو ہر دکھا دے اسے ادا جو کھی ہے بن المقفع نے ماختشب اسی رسی میں دکھا فارسی میں اوسے بنا لایا اور الفاظ افسوس و مشکل تھے تحا سو لوگ سے جسکے طبع کوں میں چھائٹا لاماں میں داعظ نے نظم عمدہ تمام شرفیں + چکے اوزار سختم بخت کتاب شناہ دہلی دعادرست کتر شيخ ابو الفضل الکبر آیا </p>	<p>جب خلیفہ ابوالمنصور او سنے اک بارا و سکو حکم دیا کہ لکھ پہلوی سے تازی میں عرب کا جو حل کیا پہلو پھر سمجھ کنمیں رسانی رو دکی نے بھی ڈالی اپنی دھوم ہو ابھر رام غزنوی پیدا او سکا دیوان تھا ایک صاحب جادہ او سکو برام نے بلا کے کہا عربی کی کلیلہ دمن سے ترجمہ کر کے فارسی میں دکھا الغرض حکومہ جیسا لایا عربی شعر ادھم دخل تھے پس سمجھ امیں شخم سیل لشخہ پورا حسین واعظ نے کیا ہی لکھی عبارت او سکی سلیں کم کئے او سنے اولین دو باب پھر سمجھ جلال دین اکبر لکھ کے لا یا ز روے استادی </p>
---	---

اور کھا عیار داش نام کیا چاہئن ہیں قدر فروہیت ہے قائم حب ان میں یاقوم	سو ہون بابے اوس میں لکھ تام اب اوسے فلم کر کے آرڈین سو ہون بابا اس میں ہیں پتووم
فتح الابواب	

گفتگو سے بزر چپ سر حکیم اور سب قیل و قال بزدیہ کہہ سٹے سخن سخن چین کا + ہے مناسب برائے بدکاران دوستون کے جو یکدلی ہیں تھی نہ فریب عدو سے رہیں نہ پھر سکھ مقصود طلب کا کسل بیان اور اجسام خردابی کا کسطوح پیشوں سے پائی پیش نہ خوش امپراں کنی ہو بے فکر کہ جو داصل ہے کسم شاہان ہیں ہے خبر اوسراے کار ضرور اور افزوں طلب کے رازیں ہے ہے گلزاری نسا یان میں ان سے اور انکی باقون سے پیغیر	باب اول ہیں ہو گئی ترقیم باب ثانی میں حال بزدیہ باب ثالث لکھا اسی ہیں کا باب چار مسراے بدکاران باب پنجم میں فایروہ لکھ اور باب ششم میں دی خیبہ باب سیتم میں ذکر بے خبران باب ششم میں ششتا بی کا ہے نوین باب میں کہ دو رانیش باب سوان ہے کہینہ در کا ذکر گیارہوان باب عنون عصیان ہیں بارہویں باب میں یہ ہر نکور تیرہوان باب حرصن آزمیں ہے چودہوان باب حلم شاہان ہیں باب پندرہوان بیو قاسمی گزی
---	---

	سو اموں باب ہیں ہیں ہے خبر دود گرد و دن پر الفاظت نکر	بَاسِ أُول سِخْنَانِ يَزِرْگَ مُهْرَبِيَانِ يَزِرْگَ هَجَنِ کون یعنی بزر چمپ سر حکیم یون روان کر رہا ہے گلک سخن ہندوں نے کتاب ایک لکھی اوسمیں دس باب سب ہیں آخر تک تیخ دار دین جیسے شکر و قند کسیل میں یاد نسخہ سارا ہو تجھر ہر پہلے ہی سے حاصل ہو اور پیر بعد ایک مد تک مدۃ المفتخر چین اوڑا سے طالبان سخن کے مطلب اور کے معنی میں اسکے خود پر فروٹ تاں ملے گوں میانی خاص گہاں سی کا ٹھاں چلا جائے ایسا سمجھے تو کوئی کیا سمجھے اصل ہے اوسکے اوسکو جو بیعت پڑھے بے سمجھے اوسکو جو بیعت
	الیہ اندر خسدا پر یافتہ گنج	قول سعدی سے ایکدن بے رنگ

<p>عمر اتنی کمان سے پاؤں لیچلوں دولت اپنے گھر ساری دفعہ سبکے سب اور ٹائیجاوں جنکا گر کرو ج جانتا ہم نہ تنا تاکہ پونچا یعنی جا کے یہ سے گھر تاکہ تھت لگے محق نا حق لے اور ٹے اپنے اپنے گھر فروخت او سکو گھر میں نظر نظر آیا اور گئی ہاس سونے کی چڑیا ر گھنی صفت کی پیشیمانی ور نہ رستہ میں فایدہ کیا ہے میئے اسکی عجب حکایت ہے</p>	<p>دل ہیں سوچا جو آپ اور ٹھاؤں ہیں شہر سے لا کے بار برداری نمہین بہتہ جو بارہا یہ جاؤں چند حال ایسے لے آیا سب خزانہ لدا دیا اون پر آپ پیجے ٹھٹک رہا ہجت او سکی نظر مدن سے ہو گئی قرب دیر کے بعد وہ بھی گھر آیا کھن افسوس ملکے کرتا تھا او سنتے عجلت جو کے بنادانی اصل ہر چیز کا سمجھنا ہے ایسا رٹا ہجت نہایت ہے</p>
---	---

حکایت

<p>اک کرے فارسی میں طرزِ عمن ایک تختی او سے سفر ہی ہی لکھتے لے بیرے ہم روان لکھتے گھر اور ٹھلا لایا اپنے وہ جاں سوچا یعنی پڑھ گیا یہ سب تختی ہے اب مری فارسی کا کیا کہنا</p>	<p>ایک جاہل کو یہ سائی دہن ایک فاضل سے اوس ہر لافت تھی کہ مجھے فارسی زبان لکھتے جب کہ تختی پڑھ چکا فاضل دیکھا کرتا تھا جب نہ تب تختی ہے چاہئے مجھ کو مر جانا کہنا</p>
--	---

منھے تو کو ماگھلطا بولا ٹر
 ایکدن فارسی میں منھے کو ما
 تیری یہ فارسی غلط ہے زبان
 اوس سے اک شخص نے کیا یہ بیان
 ہی منھے جو مرے نکا لو یوب
 قوچھہ مار کر کما کیا خوب
 ہے مرے پاس تختہ دز دین
 پچھہ تیز آپ کوہی ہے کہ نہیں
 پڑیں بولون غلط خدا کی شان
 اوس پاکی ہے فارسی کی نیان
 ہے مثل پئے تھھے میان ٹو
 اور تو کیس اکون تمہیں برو
 پس مناسب کہ صاحب انت قوت
 علم کا گوجران ہے محجاج
 کہ داشت یعنی لئی ہون مدد
 بے سمجھ آدمی نہیں ہوتا
 فرم سے تج رہی ہو مصال
 سیکھیں دنادل سے طرز ادب
 فرم داشت سے پھجتے شمار
 جو سمجھو جھس کر ہو دارستہ
 سیکھیں دنادل سے طرز ادب
 ہو کم آزار اور نیکو کار
 جیسے کوئی سافر بدراہ
 ہو وہ دام بلایں پالستہ
 اور او سی راہ پر چلا جائے
 خود لئے وہ کیا کیا جائے
 یا ہو میاں جیسے کوئی بشر
 اور خود جانے اک خدا کھڑ
 جانکر اس خدا کو کہائے وہ
 نہ قضا آئے دونوں جیتے پرین
 مثل دو بش کرنیں میں گرین
 ایک انکھیا را ایک اندھا ہو
 لیکن اون ہیں عجب تماشا ہو

<p>تھا اہان سخدا ہائچاہ عذر بیٹنا نہ ہو بھی منظور چھر گرا دیکھ رہاں کر گز کر کیا عجب ہے کونین میں ڈوب کر</p> <p>چشم سان آب آب ہو بیٹا کہ شریف النفس ہو اصل بشر جسکو حاصل یہ نہ مولی ہے سپرنہ اور دن کو رکھے بے بہرہ</p> <p>پہلے خود دیکھے تو دکھلائے پیچے سبھی میں لیکے جائے پڑا غ پیچے لوگون کا فقر در کرے پیچے سکھلائے خلق کو اخلاق</p> <p>اور لقای خیمہ پر ہو پست ہے وہ گویا کہ اس طبیب علیل دوسروں کا علاج کرتا ہے اوکو لوٹنے پر اتنی کلفت ہو</p> <p>صفت کاریج جسا دانہ رہا تین امر و نین میں سی ہے بھر کر رہے جس سے بین بین حاش</p>	<p>گوہ دلوں پلے تھے موت کی راہ گراند ہاتوا دینیں ہو معذور مُتھبیہ دا نگین ا دینیں تیراظہ سکی یہ سانہ دہ سانہ کرے</p> <p>چشم سان لا جواب پڑ بیٹا شخل دانشوی کا ہے پیسر وہ شریفون میں بے اول ہے جب کہ دانش سے ہواد سے بہرہ</p> <p>پہلے خود سیکھے تو سکھلائے پہلے خود اپنے گھر جلا لے چڑاغ پہلے خود آپ کو عنیور کرے پہلے خود خلق کا بنے مشاق</p> <p>ذکرے آپ کو جو پہلے درست ادس سے بڑہ کرنیں ہر کوئی ذلیل کہ خود اک عار نہیں مرتا ہے جسکو دنیا سے جتنی الفست ہو</p> <p>مال دنیا رہا رہا نہ رہا حال دنیا اسی طرح ہے مگر اول اسپا بندگی کی تلاش</p>
--	--

<p>راست پازدوان کا واد کیا کہنا ہے کمر میں تو چھڈا دسویں کر کے پرہیزگاری اور میں ضرور پروہ کسب از رہ حلال کرے گوزمانہ کسی کام ہی بہرے چکسے بھی بہولا نہ تو کرنے یا ن بحمدہ ہے خدا کے دین کی راہ بیانے عجل چشم پوشی ہے عین بیداری یا تو کل کے چھٹیے منہ پکساۓ حسن اخلاق اوسکے یا و کرے کرے کاموں میں اون سے بزم اند بس اوہیں پر چلے قدم تقدم اوہی چاپے پر کاڑہ تاجاۓ کہ یہ تقلید ہے ہے از ایجاد معتبر اپنا تجربہ جانے کہ ہر اک بات آنے والے وہ تجربے خود کرے ہزاروں سال جب کوئی نکتہ از مانے لگا نخن کیمیا ہے ہو کہ نہو</p>	<p>دو ستر خوش بہ سالمہ رہنا تیرے زادر اہ ملک عدم جمین دیکھے صلاح عقل شعور ہے مناسب کسب مال کرے گو خدا رحمت انتا کی کرے پرہی کوشش کرے تیکیا نقصان و ڈرد ہو پ آہی کی شام و پگاہ اوہ سپہ بنا ہی ہے ہرشیاری یا تو غفلت کو چکلیوں پر ادھائے اگلوں کو اپنا ادھاء کرے اوہ کی ستیرہ پر کے خوب نگاہ اوہ کے جو تجربے ہوئے ہوں بھم اوہی ڈھرے سے پی پر چلا جائے رکھے اس پرہی پ سب بنیاد بات کوئی اگر نہ یہ مانے عمر اتنی کہاں سے لائے وہ یہنے مانکا وہ بفہریں بحال محنتیں سیکڑوں اور ملائے گا اوہ سپہ کہا کا لگا ہے ہو کہ نہو</p>
--	---

<p>انچ کامکا کے خود پکاتا ہے اک نتیجہ ہر اسخان میں ہے کیون زیان کا ہے اسخان لیتا ہے وہ شکل آئندہ جسے ان نہیں پیش پی تو آب حیات قلعہ راستی میں لے وہ پناہ ہر جبکہ اپنی بات پر نہ رہے نہیں بہتر خطایں سدگری نہیں ہر گز یہ عزم جنم نہیں آب اور آب خیج کریں اور ایسے براہ کی یہی ہے شال کوئی اس سدیتے بے پوچھے چلتے چلتے ہزار تھک جائے ق اوکی کوشش تمام ہو بے سود ہوتا جائے اس قدر گراہ در دہربے شار آنکھوں میں ہاتھ دھوئے کو سبھارتے جو خدا کی خوشی پہنچ سند جی نہ ہارے بلائیں آنے سے</p>	<p>پکا کمانا نہیں وہ کہتا ہے گوئم اک سودہ زیان میں گے کیون نہیں سود بے زیان لیتا ان نصیح سے ہوجو روگروان نہیں ستانہ سن ہماری بات فوج غم جب کرے کسی بوتابہ استقامت نہ پڑھتا پ کرے چرم کر کے کرے نہ ہٹ دھری نام سکا ثبات عزم نہیں ہے سراب اور آب شیرن اور کرے بالغہ پر جو استقلال جیسے بے شکھے اور بے بو جھے اور وہ رہا میں بھٹک جائے کبھی پائے نہ منزل مقصود بلکہ جتنا بڑھے وہ نا آگاہ یا پڑھے جسکے خار آنکھوں میں نہ بکالے وہ دروغ فلیتے ہے وہی مرد اور اشمند مشہ نہ موڑ سے کڑی اور ہانے سے</p>
--	---

وڑھتے ہیشہ باز رہتے
صادف چل جائے ناخن تیری
دو سکے کے شکرے نہ پسند
پیدکو ملتا ہے بتونیاں کوئیک
دے تو اس راتھ اور سے اوس راتھ
چاہیئے ہو بور منے یا ب
اپنا مطلب نکالتا جائے
اوے کے موبب کیا کرے سرکام
یہ نونہ ہے بہتر از خدا وہ

چھ سوچی تدبیر یکے زبانہ ہے
جو پڑے کوئی عصت نہ تقدیر
جو کہ اپنے لئے کرے نہ پسند
کیونکہ ہر کام کا ہے بدلہ ایک
ہے نیچہ ترے عمل کے ساتھ
پس مناسبت ہے جو پڑے یہ کتاب
ذکھنا اور بھالتا جائے
جب کہ مطلب سمجھے اپنا تام
اسکے آگے ہیں سب کتب بیکار

بابِ دوم بززویہ کی کمائی اوسیکی زبانی

تعضیم نے کیا کیا بمحبی
ایک جام ایک شیشہ ایک سو
چقدر میں پیون پلاٹے جا
پیرے سیکے خار پر پانی
کفت دریا سے ہوز یا وہ صاف
بک اٹھوں داستان بززویہ
یون دکھا تا ہے آب دتا بخون
صریح دان کوکلا جی تھا

میرے ساتی ذرا شراب مجھے
ایک بوندا ایک گونڈ ایک جلوہ
جب تک مانگے جاؤں لا رہا
کرے دریا سے جو طغیانی
فلک کر دے جوش بادہ صاف
بنج ہو سب پھٹکے کے یکسو یہ
یون گندہ ہاتھا وہ شراب سخن
کمرابا پے اک پاہی تھا

گبر و آتش پست سخن مادر
 لعنة دو دمان زرد شتنی
 ہفتین چرخ پر دماغ گیا
 دوش پر ہوش کا علم رکھا
 محکم کتب مین طب پڑھانے لگے
 دیاول دیکے پڑھا جاتا تھا
 میں طبابت مین ہرگی مشہور
 رائے لی میں نے پیر عقل ہو ہر
 کس پر کھون میں اپنا دار و مدار
 با غر عالم میں مثل گیں ہوں ہنان
 کر رہے یادگار دنیا میں
 کہ مجھے داد داد عالم میں
 رہوں ہیں طالبِ رضاۓ خدا
 کہ وہی ہے طبیب نیک صفات
 سمجھئے آسمیں رضاۓ رب جلیل
 اور خوشنوی خدا اک سمت
 وہ مثل ہم رثاب و ہم خرما
 پک کے طیار ہوتے ہیں جس ان
 چارا بیلوں کا سفت پاتے ہیں

حال مادر ہے سب پر روشن
 دشته عالمان زرد شتنی
 جب مری عمر کے تارے کا
 ساقوین سال میں متدم رکھا
 باپ مان پڑھنے کو بہاف لگے
 جیسا سن میرا پڑھا جاتا تھا
 پڑھتے پڑھتے مجھے ہوا یہ شعور
 ہو کے آگاہ صلائق قل سے چھپے
 کہ ہیں اس علم کے تیجے چار
 ایک توحیح کر کے کچھ زندگانی
 یا کروں ایسا کار دنیا میں
 یا کر دن وہ نباہ عالم میں
 یا کہ دسر پر دہ سبے ہو کے جدا
 میں تو پہلے سے جانتا تاپیات
 جو کرے جس جگہ عسل اچ علیل
 اسیں دنیا کا فایدہ اک سمت
 ہے مفاد اسیں دین و دنیا کا
 کمیت بوتے ہیں جبڑھ سوکان
 منون غلام و کاٹ لاتے ہیں

<p>رائے چارم کو کر لیا مستہل ہوا راضی راجنا سے مولا پر پھر طبع پنٹس روپی بیٹا کا سیاہی مین ہیں بلند نصیب اور وہ لوگ چین کرتے ہیں راہ تسلیم سے قدم لوگ جاتے و شمن فنس پر گرا گر پڑا خچھر سب سے حلال کیا اس طرح کیں نصیحتیں آغاز</p>	<p>الغیر خیں نے بعد وہ تو قبول کر کر پانہ مس کرنا داوا پر یون ہیں چند سے بسر ہوئی بیٹی مین نے دیکھا کہ اور مجھے طبیب بھی پہنچتی سے دن گذرتے ہیں تحاویہ نزدیک سوچ کر یہ رائے کہ یکایک ثبات کا شکر نفس سکش کو پایاں کیا دیکھ کر مین نے دل کے پانڈا</p>
--	--

غزل

<p>کہ حسد ایک خاص ہے پھر حسد منہون پہ جایا ہے مفت ناری جلا ہی مرتا ہے تجھ کو کیا کچھ ترا جالا ہے یہی سوہانِ روح فراسا ہے جودنی ہے اوتی کی دنیا ہے اڑے بچون کا یہ گھنڈا ہے کچھہ ہی تجھ کو خیال مولا ہے ہر قدم پر ہیں جبکن لاکھ خطہ</p>	<p>تجھ کو حسد وہ جوش سودا ہے تیرے افلاس پچھد ہو کے نامردشکن کیکا ہو تجھے کیا اوکن قسمت ہیں ہے وہ پانٹے ہیں اس حسد سے تو خون تھوکے گا جائے عالی ہے عالمِ علوی لوٹ ہو دیکھ کر نہ سخ و فید بندہ حسد و آذ ہی کیون قہ تجھ کو دیپش ہے وہ سخت ضر</p>
---	---

نہ کوئی آشنا نہ کوئی رفیق ہو
 ہیں جو ساتھی وہ بہریں ہلائق
 وقت خست گر نہیں علوم
 ایک خاکی و قدتی ہے کل
 چار پر زمے ہیں اور میں عنصر چار
 جان شیرین برآ ماناز قالب
 عضو عضوا و سکا ایک اک ہو جا
 کہ ہر اک جزو کا ہواں ہو گاؤ
 ساری نورت تتر پر ہو جائے
 ساری ہیکل ابھی بدل جائے
 جسم کا بند بند ڈھیلا ہو
 اینٹ کا گھستام مٹی ہو
 دوست احباب اور بھائی بند
 سب ترے نورت کے فرشتے ہیں
 بلکہ غم سے بھی متربہ کہے
 الفراق الفراق کی ہو صدا
 جان اپنی کھپار ہاہے تو
 اوڑ گئے تیری عقل کے تو تے
 مجھے سن یہ مثال اوئے لئے

نہ کوئی سیر کاروان طریق
 جا بجا ٹھاک جا بجا تران
 کوچ نزدیک اوس پر غم کا ہجوم
 دیکھنے آدمی کی یہ سیکل
 جگا ہے بیخ زندگ پر مدار
 گریکے ذین چہار شد غالب
 جیسے ڈھانچا بناؤ ہو دست کا
 پیچ میں سبکے ایک کیل لگاؤ
 کیل دم سمجھ جسدا اگر موجاٹے
 تن سے یوں ہیں ہو دم نکل جاؤ
 جنم ٹھنڈا ہو رنگ پیلا ہو
 سب پیٹی کا کام مٹی ہو
 پدر و ما در وزن دش رنڈ
 جیتھے جی کے یہ ساری رشتے ہیں
 اسی شادی نجان یہ غم ہے
 اکان و حسر اپنی سانس پر توڑا
 اونکی خاطر کمار ہاہے تو
 وہیان اوہنیں کل ہو جا گئے سوتے
 جمع کرتا ہے مال اوئے لئے

<p>کر سے سب کو سلطان اسکا دود ہونہ اپنے شمیم سے آگاہ کون سمجھے کہ تو پھلتا ہے ساری مجلس کو بھگتا شمع شم روئی ہے بزم ہے سرو لوگوں کو کیا کہلے تو فکو کہلے کہ پشنل علاج بیاران کہ مجھے سب بھائیں انہوں نہ دین سب اٹھاداٹھک سرو قدم جس پڑاون میں اتھہ صحت ہے دل سے نخے پکھہ ہوانشانی اتھہ جب پر پرے شفا پھیلاؤ غرض دنیوی تک شامل دے دہ اکیر بھی تو خاک نہ کرے اسکا ثواب بھی ضایع کون نہیں پاپنا نقگنوا سے یہیں بجاے جو کہ ملتا ہو مال کور کھے رکھے گھبڑا کر اوٹے پونے دہ بیچ ہی ڈالے</p>	<p>جیسے شلگا دود و داں میں عود عود ہو آپ جلکے خاک سیاہ کون سمجھے کہ عود جلتا ہے یا کوئی بسیح جلاتے شمع شمع کو سخت ہے تو بزم کو نہ بزم کو کیا جلتے تو شمع جلتے الغرض سب میں ہو ہیں لیکن اوس میں یہ التفات نہ ہر طرف شورا دٹھے جیکھیم بلکہ ہر وصیتی تیری نیت ہو حق نا ہو ترا دل صافی تاکہ دست شفاعطا ہو جائے راہ حق پر علاج کر کامل لوٹ دنیا سے جو کہ پاک نہ ہو مدارا میں جو کوئی طامہ ول میں سوچے کہ کون ٹھوکریں گما کون جائے کہ حشر میں کیا ہو یون ہے وہ جیسے کوئی سوداگر اوے سے پڑ جائیں دامون کو لالے</p>
---	---

جب کیا میں نے نفس کو عماری
 گھل اسیدنگاں لائے لگاہ
 سچتہ کاری کے پھول ترے لگ
 بیریائی کے گاگے گئے خرمن
 لگاکر نے علاج ہر بیمار
 دعست رزق کا بھی ڈپنگ جما
 قدر دانون نے دست در دانی کی
 ہوا منظور پشم سلطانی
 کبھی خلعت ملابھی انعام
 اثر علمب میں غور ہوا
 اصل صحت پر آئے جس سے فرج
 نہ کرے عواد پھر فرم بیماری
 عارضہ کیا کہا و سکھ چڑھائے
 پر عربش نمایہ علاج رہے

کر کے ایسی نصیحتیں کاری
 دو حصے مسلم اسلما نے لگا +
 خوشہ ہے عمل اترے نے لگ
 راست بازاری سے بہر گئے دن
 ہو کے بے لوث دیریا اکباد
 رفتہ رفتہ جوہر ارنگ جما
 محسب بانون نے محسب بانی کی
 جوش پر آیا فضل بیانی
 ہوئے طالب بلیند چکاناام
 جب میرا ایسا درود رہو
 کوئی سو جھانہ مجھ کو ایسا علاج
 اسن کلی ہو جیں سے اکبادی
 در علت میر قفل پڑ جائے
 جب کیا کیفیت مزاج رہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	
<p>وہ مہر قیامت ہے، طلح مکے دیوان کا چاک اپسے گریان کا جادہ تھا بیان کا مشی میں وفیہ تھا لکھیہ پہنمان کا الفہیت مجھے پر کسا حرج ہے مجھے ان کا منکار وہ قریب اپنا رشتہ تھا کہ جان کا تھا فتنہ ثوابیدہ اوس نگس نستان کا صوفی نے بتایا ہے ہنکل دے انسان کا وہ جو ہر قابل ہے آئینہ اعیان کا ایینہ دکھا دھما میں دیدہ حسیدن کا</p>	<p>سنہنقت ہو سحر بنکرس سے شب ایمان کا جب توڑ کے ہر انکا پرے سی چون جھانکا صحرا مراسینہ تھا دہ اوس میں خزینہ تھا اک طرفہ رقم میں تھا دو زون نے کیا ساجا مجھے تھے حبیب پنا اسرے نصیب اپنا وہ یوسف سنجیدا وہ خواستہ تھا کہ خانق اور میں جو پایا ہے اپنون میں ملایا گر وہ پرتو کامل ہے وہ لذور مقابل ہے لشک اور کا جو پاؤ بگا کام اپنا بنادن گا</p>

میں قدر کہ ششم ہوں اوس محس پریشان کا
یاد دی ایکن ہے یہ یوسی عسفن کا
دروازہ بجنت سے چاک اپنے گریبان کا
اک لوز کا ترا کا ہے میری شب بھر ان کا
ختم کرنے سے خدمت شاگرد ہوشیطان کا
سرای حقیقت میں ل عرش ہے زندان کا
یہ گر درندہ ہے اوس یوسف کیمان کا
پایان ہیں نکتار و جو کام ہے عسوان کا
اون گیسوں پر عالم ہے شام کے زندان کا
دستا خضر گر کر جادہ ہے بیمان کا
یاد ستر زینا میں دامن سکھان کا
خود میسکرت پا ہے گوشہ مکے دامان کا
وقت رہ صدر ہر خون کے دھقان کا
لتعویز یہ لکھوایا اس خواب پریشان کا
چھٹلی کی کریں دعوت یہ شہر ہر سیمان کا
ہے زخم جگیر امسان نکلان کا
خجو کئے منے اٹے زخمی ترے پیکان کا
ہر درک جہنم ہو اک تختہ گلستان کا
بین ناؤں ہے کاغذ کی بڑی مسے عصیان کا

گوڈرہ عالم ہوں پر وصل سے محروم ہوں
سینہ مراروشن ہے یا طور کا دامن ہے
وہ پاک محبت ہے اک نور کی وحشت ہے
کیا حشر کا دہر کا ہے خور شید ہو بہر کا ہے
لاحوال ولاقوۃ انسان کی کیا قدرت
قصہ ہونہ بہت ہیں کرسی طلاقیت میں
گوول مرازندہ ہے پر نفس کشندہ ہے
ہشیار ول اگدہ مانند حسیل اللہ
پچھا نہیں ول پغم ہر حلقت میں ہو ماقم
اس وحشت میں ہرین اکثر پامال بلاز بہہ
دل تنگ ہے دنیا میں یاگ ہے خارابین
خود بوجہ خودی کا ہے خود فتنہ بجھتا ہے
جعفرت رہی سانبوں سے ہوا پر ہے
تعویز لحد پایا جب دھکے چین آیا
سب جان تری قدرت آسودہ ہے سخاقت
تحاوت نک تیر آڑیسے نہ متہ پھیرا
قربت میں جو دم ٹوٹے فرقہ کا تو غم چھپوٹے
جب اسیم تراوم ہو گرتے ہی یعنی عالم ہو
جس وقت ذرا تیری جمعت کی چڑی ندی

<p>میون ستمہ ہر عنوان مشکوہ ستمہ ہر لیاں بچے ہر دنی و دیوان رضیرتی اس ان کا</p>	<p>بر قلطمین معنی کا اک شور میتھے شوشی کا اے قدر ہے بخ پھیکا سعدی نہ کان کا</p>
<p>پل جگیا حدم است قلم و دنیل کا ناسے کو مر تھہ بوبی پس بسریل کا پانی پیٹھے ہئے ہمیں یہ بجیک حبیل کا ذیار جو ہوا تری پر شم کیسیل کا شاید بکڑا یا ہتھ کیسین ماشیل کا ادوال کیا سنا ہیں صعاب فیل کا ستگ لمحہ است کامر یا ستگ بیل کا دفتر ہزار بار کیلہ قال و قیل کا ٹانائیں نا مڑاں بھی تیرے علیل کا اک لکھہ سب یار کی قصر حلیل کا شوریدہ د فریستہ ہون اوس تیل کا جس بیالہ کا پتا ہے بگز بیل کا مذہب صنیکو خدا نہ کما کئے بیل کا یون نظر لکھرا ہون ہیں کوں نیل کا</p>	<p>راہ بخت و عفیت سب جلیل کا ملٹھ فخر زن موجو باٹ جلیل کا سیر باد کے نیشن سہیں بلیخی جیا مانند دراکس نر زن طاقت نلام فرخون اور تھجت موجوی ہرسن و اخطذ تو کعبہ دل کو خداست ڈر مالک، رہ نایین نہ بڑھ کسی بیکم مکن نہیں کہ تیری کمان تا امر ہو اپر اٹ کیا سچی سے نکن نہیں ہلن کیون اسقہ سا وہ سائے جوں سر زد اسما شیرین سہیت کامر لامع العرب یا اپ بی کا دل سب دن خیز کو بیتہ بی نیں بھی خلاست کر کھانے اتنا اس پان سب کا بتیں اک آپ کچھ</p>
<p>و شمن اک تویست نہیں تویی تیاست اے قدر تئے مال سنا جو سیل کا</p>	

<p>اگے جو بڑھے کوئی تو ہر چار خدا کا اللشتنی فیض ہے کیا عام خدا کا ہے مصلحت آئیز ہر ک کام خدا کا چھنجوا کے دھ طار چون لے نام خدا کا بٹھاتا ہے ہر قسم کا الغام خدا کا یہ دیدہ دول ہے کہ درود یام خدا کا کیون پڑتا ہے تو سورہ الزمر مخددا کا تعظیم کرو فرض ہے اکرام خدا کا دش و حشرت اور دو دام خدا کا تو نام رنگرس و قائم خدا کا پائیں شہپر اس ارادہ یام خدا کا دیتے تھے محمد یونین پیغام خدا کا تقیم ہوا خلق میں الغام خدا کا ناجی ہے ہر ک بندہ اسلام خدا کا احمد کا حدود و شدن ناکام مندا کا </p>	۱۴	<p>معلوم ہے آغاز دا بخ مر خدا کا پایا جو کرم روست پر سے ساری خدا کا خالی نہیں حکمت کے کبھی فعل حکیمان ہوشک دہ دل جو کمرے یاد آئی ہر سل میں ہو جاتی ہیں و فصل کی چیز ہے خانہ قن مظہر راندار آئی یہ ماڈنی چپوڑی سودا نین چھا جب نام سنوار دکا کو جل جلالہ سب کی کارتے ہیں جن دلکاش ہر را گزر جائے زرشتوئی گدھی بالفرض جو سیکھیں چپریں کو روان خالق کی عنایت ہے خلائق کی شفعت اکسلت لکھ دیکھ اتممت علیکم ہیں آل بنی نوح پیغمبر کا سفينة حیر کا عدو دشمن احمد ہے مقبر </p>
<p>ہے بعد ولایت کے یہ ربیعہ بجے قدر شاعر کو ہو اکرتا ہے الام خدا کا</p>		
<p>نیزہ بلند ہے تسلیم حق نگار کا دام زین ہے ہاتھہ بیٹ لیل و نہار کا</p>	۱۴	<p>لکھتا ہے صفت غازی لدل سوار کا کیا خوف مجکوا بیٹ لیل و نہار کا </p>

<p>ہنگامہ نزع و قبضہ میرے خارکا پانی تھا شاید اب بقادو الفقا کا درجت ہونگا مزار کا کیونکر کٹے کارستہ خبر کی دہار کا پونچا دماغ عرش پر خسکار کا دوڑ کا سوال کا سب نہ لکھا فشار کا یہ راستہ بہت خلدو بیشہ بہار کا یاقوت نگے ہے ہے لوت مزار کا جاری زبان پر وصف رہی ذالفقا کا کیا کوئی اعتبا کرے یار غار کا میں ہوں جو معتقد تو انہیں چاہیا رکا بیشک علی ہبی نام ہے پر درگا کا خوبی چران ہے اپنے مزار کا</p>	<p>ساقی سے غدیر کا ساغرہ رہے سوبار مر کے جان نصیری میں آگئی مکتے ہیں ہم فقیہ جواب اسی رو کرنا وہ صراط پر یا شاد و لفقا لکھا جو صفت آپ کا سارچ ہوئی جا کر میں جھٹ ہیں جسے خوف تبرہ خوبی جہان ہیں باع مراد ہے کس سرخ پوش کے لئے دیبا ہوئیں یو ابنا ہر ایک صریعہ ترقیتیز ہو کیا کیا کوئی جبکاتے ہیں جیسا میں آں شنا سلام وابن یاسرو مقداد و بوذریگ شیعی مراتقوں ہے آگے خدا کا نام تاریکی لحد کا نہیں دل میں دوسرا</p>
---	--

دن پر مشتمل جمعت خوشیا علی
شاک ہے قدر گردش لیں مدار کا

<p>کسارت آنکاب نکلا آنہ وہ خیال خواب نکلا وہ بام پہنچا ب نکلا اشکون کے عوض گلاب نکلا</p>	<p>۱۸</p>	<p>ختم سے جام شراب نکلا ہم خواب میں جانتے تھے وہیں دوڑو دوڑو کلیسیم دوڑو آنکھوں میں کچپا تھا وہ گل تر</p>
--	-----------	---

<p>گوخون بلا حساب نکلا دل کو وہ بھی خراب نکلا پوچھ پسگئی آفتاب نکلا ہر اشک شراب بناب نکلا اک مطلع آفتاب نکلا سچا مرشب کاغذ ب نکلا یا آئینے میں جاب نکلا بارے تیرا جاب نکلا پستان بنکر شباب نکلا ایک ایک درخوش آب نکلا کاکل سے نہ پیچ و ناب نکلا مغرب سے جب آفتاب نکلا لے گر میں ترا جواب نکلا</p>	<p>فضلودن سے گیانہ پناسودا لاکھون میں چناتا اکٹ فداوار خط بینگیا صاف ہو گیا منہ دیکھ عشم عشق چشم مخمور چیز لاحب داغدار دل کو آج آپ مل نصیب جائے دل میں ہوا آبلہ بندوار + غش کہا کے گل میں شسلی طور کیون رُک نہ کے انگوں ک سماساتا میں جنکو اکھیہ میں ہٹک رسی توجھی مگر رہا بل سوکر شب وصل ہیں کہ اوٹھے اچھا ہوا اور آئینہ دیکھ</p>
<p>لے قدر زمین نے حب ب دبایا نشہ سے یا پوترا ب نکلا +</p>	<p>✓</p>
<p>کام کر جائے پاہی نام ہوس دار کا ملکے گلدارستہ بناء ہے حسن کے گلزار کا جا سے مردم اکھیہ میں پیدا ہو چکھے یار کا شہر ہے دستار کا گفتار کا فستار کا</p>	<p>ہو گیا ابرو کی سفا کی سی شہر ہے یار کا ۲۲ لال ڈور سے کالی اکھیہ میں گورا اکھڑا یار کا ہون وہ طالب شوق ہو چکو اکو دیدار کا تھے کل محجوب میل بند شرمندہ تدو</p>

<p>کیا رفاقت انسان ہے اس نر خشم دانندار کا بوجہ بھاگ ہے کہیں تیج سے زنا رکا</p>	<p>بہر نہیں سکتے سلیمان بھی تسلیم کی شدہ واقعی اسلام کا پاگر ان سے کفے سے</p>
<p>دم گلے میں اسکے اٹا ہے ترسے بیمار کا پڑھ گئے کوئی چہ نہیں لکا کردار کا وہ اندر سریری راشنہ تلو و نہیں جیسا خار کا شہر سمن سنکرتیواری گرمی دستار کا پساندن اشکل نہیں سمجھہ یار کی دیوار کا جھطر ج پہریز نہ ٹوٹے مردم بیار کا وصفت لکھتا ہوں تمہارے مصطفی خار کا واہ کیا چھکا ستارہ دیدہ بیدار کا پورا چربا ہوں ہیں ابرہیم کی گلدار کا بنگیا محرب کب خشم تری تلوار کا خچل گل ہیں یا داتا ہے نکلنما خار کا دیکھہ پایا گھر فرشتوں نے دل بیمار کا آدمور دست نفر ہے آنا جانا یار کا اور خرگان پری سایہ ہے ہر ک خار کا گل دہی گل ہے جو طوہرہ تری دستار کا</p>	<p>کوچہ شہر سے کیا تیر محل نزدیک سے مشل عیسیٰ اونکی خدمت میں رسائی ہو گئی زلعت و فرگان دیکھ کر یاد آگیا شہرت جزو آتش غریست میں قہقہ بن گیا بکار دی جائے والے خلدین جا شنگے همت چاہی عید کو بیخانے میں ہم رند پوچھے اس طرح ہوں ہیں شاگرد خدا فرآن کو کتاب ہوں ظلم رات کو انکھوں کے پیچے پر گئی تصویر یا ر واغ سوزان پول ہیں تیری محبت ہیں بھو سر جملہ ہے مثل سا جدہ قریش عشق کا گایاں دیتا ہے حب محکومت نگیری ہزار اکن ہے جب فصل گل چرچال ہیں سینہ میان قابل کی کی آبادی ہے اوسکی ذات سے خول کی انکھوں سے روشن ہیں مسکھو کر پول دل دہی دل ہے جو رہتا ہو تو سے سر پشار</p>

قدر کیا صلاح غالبے مری شہرت ہوئی

دہ مثل ہے باڑہ کا ٹنے نام ہو تلوار کا

بلسم

<p><u>پتال کا یا سے غقا کے آشیانے کا</u></p> <p>قدم رسول ہوا پھر آстانا نے کا کہ چارشانے گراحت فخرتہ شانا نے کا یہ لاغری ہے کہ تکا ہون آشیانے کا گلے پڑ د جو مزہ ہو گلے لگانے کا جوں گیا کمین فخر مے فنار مے فنانے کا بنا بہشت کا دروازہ ایک دانے کا یہ روزنگ پتا ہے ہر زمانے کا سیاہ نگہ تبرت پشا میا نے کا یہ مختصر سا ہے میدان مکے فنانے کا نشان ملا ہے سندھ کے آشیانے کا بتادے راستہ کوئی شرخانے کا کہ سنگ سرمه ہوا پھر آستانا نے کا شال چرخ ہے اوندہ اجلن زمانے کا جڑو مزار پ سنگ لپٹے آستانے کا چک رہا ہے کلس یہ شرخانے کا کہ وہ کامیں تو یقین ہر خانے کا یہی تو راستہ ہر دین آج بانے کا کہ بند کوں دیا شک کے دانے کا</p>	۲۵	<p>عزم سے لائے ہیں ضمون تردد ہانے کا</p> <p>شرف بڑا گیا قاصد غرب خانے کا مشتری کے دن نے وہ چینیگا کمہ کا پشا و جلانہ د کمین ہو کے میں باخان مجھو آجھی تو عاشقون سے دور دیجا گئے ہو گریگے جوہم کے خواب جمل میں کوئی چارے شک سے ملتی ہو کے یار کیا کبھی ہر روز کبھی شب کبھی سحر کی شام یہاں ہبی شامست اعمال نے پھر ٹاسٹہ چھا بند ہی سہے بیان بند کی مجھے ہمارا سینہ پر سو زدل سے روشن ہے بہشت پر تاہے سجد کی راہ میں داعظ جو یقیرے در پیغمبر انکمین دیدا زدن نے کوئی جہاں میں اکر ٹھہر نہیں سکتا اسی بہانے یکشہ بھر قدم کے تئے تمہاری انکمپر آیا مرادل روشن تمہارے ابرؤ و خال جہیں سے بھی کپلا نہ میری انکہ سے جھپٹونہ ٹوکریں کیا و ہوئے ہیں ہر بنگوں مزہ سی حاری شک</p>
---	----	--

<p>کہ اوس بھاگہ سے تہذیب پر کیا جو دانے کا کہ یہ نشان ہے قارون کے خزانے کا ہوا وہ خلن میں مخلج دانے دل زندگی چھنا ہوا ہے جگر کیون تماہشانے کا کہ تھصہ بارہ پانی کا ہونہ دانے کا</p>	<p>پبل کے پیشتر سے نیان بتائیں ہیں الی یہ لکھا ہوا ہے ہر کیمیا کی بوٹی پر تمہارے خال کے سوکے جنور نہ پڑا یہ پلے کیسی بتاب کا لکھا ہتا نفس میں بلیں تصویر ہوں میں اے صیا'</p>
<p>گریگا آپ عدد خال جائیے لے قدر کہ تہذیب کی کہا ہے چوکا ہو انشانے کا</p>	
<p>۲۰ سمائیں سے باول ہتھا تار انکل آیا ملعع تھا کہ سونا اوڑی گیا تا نبا انکل آیا گئے جس بھن میں اک نڈاک اپنا انکل آیا ہمان میری الحد کہودی وہاں تو انکل آیا لفافہ کہوتے ہی اک درق سا دل آیا خدا نے خیر کی تقدیر کا لکھا انکل آیا ہٹو گھر جانے دلو صیغ کاتھا انکل آیا جهان کچھ گرد بیٹھی ناقہ لسیلا انکل آیا چھسا جب پاؤ نہیں سے سر مر کاٹا انکل آیا غضب جو بن ہل لے جب سینا انکل آیا خدا کے فضل سے یہ جس بھکری دبا انکل آیا گزیدی جب مری ہٹی اک آئینا انکل آیا</p>	<p>تری پڑی جو سر کی خال مانتہ کا انکل آیا شب اپنا بوجہ کر اک بھما چہرا انکل آیا اڑل میں ربطا تار دھون گئی شستہ انکل آیا خدایا کیا مر و نامر سے پر بھی نجا گیگا جواب صاف ہیجتا اوس شرپوہ شترست معاذ اللہ تعزیز عھیسان ہمچپہ شمع و کما کو دصل میں ججمنی گئے کیا رکتا ہم یہ جذب عشق دیکھو خاک اڑتاجلا پھجنو سر پا آبل میں بگلیا ہوں شستہ و شستہ میں ہوئے طیار بازو دوا کیا شانہ ہر یہ تیر مجھے ہوش آگیا بجھوٹ کیا اڑ عشق باری میں پتادل کا لگا ہے یار کو سیر شانے سو</p>

<p>یہ سنکر بندھو کلہرہٹ ہین فٹ صاپھا تکل آیا جہاں جنہش ہوئی سمنہ تو مکے نالاٹل آیا محسے پر خیر بارے کچھ نہ کچھستا تکل آیا اجی جو نیدہ یا بندہ جہاں ڈھونڈ تکل آیا لحد پر بندہ فولاد سے عفت تکل آیا انے یہ کوٹھری کاجل کی تھی کو تکل آیا یہ دل تڑ پا غلب ہین اک طرف پورا تکل آیا</p>	<p>کہا میں نے تم اُوگے تم اُوگے تم اُوگے جرس ہون درود لہر جکے میٹھو ہو مجھے وسال یاد رہو کا قبر میں آخری ٹھیکری بین وہ افسد تھا تو راہ ہجھنپہ تھا تھا دہان یا رکل الفت نے مجھکو دار کہا ہے سما کر یا رک انکھوں میں تو کوئی نکر جا دل مری بتا بیان یسری چیز اُخیر نہیں سکتیں</p>
<p>بانے قدر کس خوش روپ تیری انکھوں میں گڑھے پڑھے گے انکھوں میں تیر تکل آیا</p>	
<p>دور ہوا اہل سیف والیں قلم کا غنجپی کہ سلاس صبا سے باغ عدم کا او سکوہرو سامنیں خدا کے کرم کا عشق میں ڈکھا ہے اپنے بیون علم کا مجھکو نہیں اعتبار قول و قسم کا + صح کاتارا نلک پر شام سے چکا مشکے ہی بیانات آہوں جس درم کا یونہیں نہیں ہے شا تیرے ستم کا ایک اشارہ اوہرہی ساتی محض اور نے لگای غبا رقص قدم کا</p>	<p>ابرو موے بیان کا عشق جو جپکا ۱۹ فکر سے عقدہ کملاد بان صنم کا واعظ بیچارہ کیا گناہ کرے گا سینہ زلی جبڑے میں ہی کہ ہی خوب سچنے اج اپ جانے نہنگا قہرہوا کو ٹھٹھے پر نقاب اولٹنا چھر سے پر انکھیں ہیں اور انکھوں کی جل چیسے نہیں اسے نلکتا و نکل گئی ایک پیالہ اوہرہی ساتی محض خاک نشینان عشق ہو گئے بریاد</p>

<p>ہم خوشی کی خوشی ہے غم و نغم کا اہ تو جو رسانیدن ہے ایک بھی نہ کہ تودہ بنایا تھا راستے تیرستم کا چاہیے گبھیں آہوان حرم کا حل نہوا سلسلہ جو دعو و علام کا کیون نو تپ کر کہتے یہ یہ صنم کا منکلے میں ہو گلا غبار تیرے قدر کا کوٹھے سے کوٹھا ملا ہے دیور حرم کا</p>	<p>اس کو کچھ اس ہر نہیں کو کچھ یاں دم پر مجھے ملتے ہیں آپ غرض سے ہو گیا طیاری سے روپے گانہ بد دل کی تناول کو مشاہدہ صاحب تیز زبانی پر ایسی تنگتے ہیں گات پر کتی ہے باہمہ ہو گیا ثابت گل کے بونکایں تیرا خط کھفت پا عرش شیخان صلح سیر کنان ہیں</p>
--	---

عنصرِ دناز وادا کتا یا اشارہ	سب سیکھنے ہے یار قدر کے دم کا
------------------------------	-------------------------------

<p>دیدہ دول میں مے قرگاگھان ہوا ہو کے دیان ملاباغ پرستان ہوا ابت بولو گے تو قدر سلمان ہوا سورچ کوئی بنا کوئی سلیمان ہوا لیجھے اور نیا مجھ پر ہی طوفان ہوا انہیں دو چار میں ایک ادا کا حسان ہج اپنے قوان کا اللہ نگہبان ہوا یہی حل کے تو خار کا قلن ہوا کوئی مرجانے کا اتنا نجیبین ہیں ہوا</p>	<p>یا داکھوں کی ہوئی ابرو و نکادہیان ہوا پہلے جشت ہوئی پڑ لکوترا دہیان ہوا منین کر کے بتا آپ سے حیساں ہوا اک کف خاک سے دیکھی تری جنت کیا جب کماچشمہ حیوان ہے دہن کئے گے اجنسی رہتے یا ناز وادا نے ما را یہرے دل کو ترسی آنکھوں نے اڑیا ہوتا اتین آنکھیں ہیں خطہ زہر مادر ہیں مرقد غیر کو کیون تنسے لگائی شکوکر</p>
---	--

<p>لَا كَمْ نُوتَّا يِرْثَاهُ پَرْبِي نَهَانَجَنْ سَمْجَدِينْ سُونِي ہُوْسِینْ بَكْلَدَهْ سَنَانَجَنْ مَلَکَ الْمَوْتَ مَحْمَعَهْ يَارَكَ دَرْبَانَ ہُوا</p>	<p>مَرْذَمْ حَشَمْ کَے پَاسَ کَے دَاشَارَبَنْ شَنِیْکَ دَبَرِینْ ہَمِینْ رَوْنَقَ دَهْ زَمَانَهَايَا آندَوْرَسْتَ لَغْنَسْ تَحْصَامَرَ آنَاجَانَا</p>
<p>خَاسَائِی مِنْ فَقْطَ ہُوشِ سَبَهَالِ شِیْنَه قَدَرَ سَے فَلَکَ ہُوا خَاسَکَ سَے اَنَانَ ہُوا</p>	
<p>گَنِيدْ مَزَارَ کَا ہے کَہْ پَیَاضَ شَرَبَ کَا کَشْتَیَ مَنِی سَے بَتَا ہے دَرِیَا شَرَبَ کَا نَشَادَ ہے تَکْمِلَهْ مَنِی کَلَکَ شَرَبَ کَا بُوتَلَ سَے رَنْگَ پَچُوٹَ کَلَکَ شَرَبَ کَا پَالَوْ گَطْرَیَ ہُوا مَلَشِیْشَ شَرَبَ کَا ہُرْ خَطَ جَامِ یِسَرَ اَمْچَلَکَ شَرَبَ کَا بَنْجَاسَ ہُرْ جَابَ پَیَاضَ شَرَبَ کَا تمَ اوْرَ ہَکَوَوَ دَیْتَے ہُوْ چِھِنَیَا شَرَبَ کَا دَرِیَا پَرَ پَیَاضَ ہَاتَے ہِیں بَرَادَشَرَبَ کَا پَتَتَے ہِیں پَوَلَ لَگَ گَیَا کَلَکَ شَرَبَ کَا پَکَھَمَ قَحطَ ہے گَذَکَ کَانَهْ تَوْدَشَرَبَ کَا بَالَلَ سَرَ گَوَشَتَ پَوَستَ ہَجَارَشَرَبَ کَا جَمَتَ ہے دَوَتَهْ مِنْ صَفَاعَشَرَبَ کَا دَرِیَا بَهَادَیَابَ دَرِیَا شَرَبَ کَا</p>	<p>۶۱ مَرْفَنَ پَکَھَلَ گَیَا مَرْپَنِیَا شَرَبَ کَا اوَسَ آنَکَمَہَ سَے اوْبَتَا هَرَنَشَارَشَرَبَ کَا کَمَدَ رَغْضَبَ کَلَرَنَگَ سَتَمَ کَبَلَکَ آنَکَمَہَ اوَنَکَے گَلَے سَے پَانَ کَلَ سَرَخَ نَوَنَگَ عَشَرَتَکَهْ تَنَادَلَ وَکَمَدَ رَهِیَ حَجَنَخَ سَے اَسَجَتَتَ دَهَاءَ سَے قَرْجَ عَدَنَامَہَ سَے دَرِیَا مِنْ تَوَنَہَا سَے جَوَلَسَتَ جَامَانَزَ وَاعْظَمَ ہَمَ سَے وَصَفَتَ شَرَبَ ہَمُورَکَا وَهَرِیَ حَچَمَتَ سَے لَرَاتَهْ مِنْ حَچَمَتَ چَوَتَے ہِیِ گَالَ خَارَشَرَهْ دَلِیْمَنَ چَبَیَّئَ لَغَتَ جَذَکَ کَے سَاتَهَدَ سَلامَتَ ہَچَمَتَرَ مَدَرَیَ ہَرَمَ سَے رَگَوَنَ ہِیِنَ ہَجَارَ جَبَسَ خَوَنَ اَہَلَ صَفَا سَے اَہَلَ کَدَرَتَهْ مِنْ کَبَوَنَ سَاقَیَ گَمَلَ گَیَا سَکَے رَوَنَے پَرَ اَقْدَرَ</p>

ہے ذکر شل قلقل بینا شراب کا
کیا طاقت میں دھرا ہے پیا الشراب کا
واعظانے توڑا الاء ہے ملکا شراب کا
دودھا تو میکدے میں کٹوا شراب کا
بوتل سے جبڑح کوئی نظر اشراب کا
دیکھیں ہر نگ خفرو سیما شراب کا

ہے درد مے کا سب جادا انگور پر بدم
ساتی کی آنکھ پر ستم آبر و کوئی نہ
اس پر کہیں نمازیں گبندہ پت پڑے
ساتی نے آج آنکھ پر اپائی ہے میکشو
دل سے دکھائی دیتا ہے ایک دا ابلہ
آب حیات جو پر خورشید گرد ہو

لے قدر بخشے جاتے ہیں بھی طفیل نیک
کوثر پر دھل گیا مراد ہبا شراب کا

چشم و چارخ میں کہہ پیمانہ ہو گیا
وہ کچھہ ہوا کہ شمس میں فنا نہ ہو گیا
میغانہ کو تو دیکھے بخانہ ہو گیا
سرگرڈا تو سجدہ نشکنہ ہو گیا
کھلتے ہی میکدے کا پر سخانہ ہو گیا
مجھے پچھے جو خاک تو پروانہ ہو گیا
توڑا اجو تو نے شیشہ تو پیانہ ہو گیا
پکلا جو شک کوہ سرکیلانہ ہو گیا
پھسالا لگا تو وہ پر پروانہ ہو گیا
وہ لہر جو گیا جو پیانہ ہو گیا
سایہ بھا کا افسہ شامانہ ہو گیا

جب سے شبیہ نگس مستانہ ہو گیا
ہب پر تما سے عشق میں کیا کیا نہ ہو گیا
ساتی کی آنکھ میں مجھ پتل نظر پری
اٹھی جو قین ناز تو محرب ہو گئی
کنچتے ہی خمین لال پری ہو گئی شنز
تم سے بچا جو نور ہوئی روشنی شمع
چھوٹا نحمد برس روسانی یکشی
نشکل دوں لپسند نہیں سیری آنکھ کو
کچھہ سیری شمع داغ کی سوزش پرچمی
ویرانگی عشق ہی حسن کو پسند
واعظ سیاہ کار ذکار تہ بندہ ہے

<p>جب گلگتی بہار میں دیوانہ ہو گیا سونا ہوا اچھا گیا اور رات ہو گیا میں اس چون میں سبزہ بیکانہ ہو گیا خطی ہوا سڑی ہوا دیوانہ ہو گیا بس جیجھے پا کامانہ ہو گیا کان نک شراب کا پیانا ہو گیا جمن سے چاک چاک ہوا شانہ ہو گیا</p>	<p>بلبل کی روح کیا میں تھن میں ہمالی خصدیکے بیو جالت مل کچھ پہنچو پحمد باغبان کو خلش گلچین کو بارہ دل کو دہان و لافٹ د گھر نہ بتایا دیکروہ پوسہ مہ رخار کتھے میں حسن طبع یار نہ کہو نہ دیا پھلہ ہما یہ دل حیران تھا اپنہ</p>
<p>اوہ زلف نے دماغ پریشان کر دیا توڑا ابے قدر رجو تجھے سودا نہ ہو گیا</p>	
<p>یہ سلاک نے یکنے والا ہے ان صاحبِ لون کا ہلیکا خشت کر کر مدفن تھا میں پانیالون کا یہ دل ہے یا الہی یا کہ منا ہے غزالون کا ہمارے عرس میں میلاد ہلگا ہبول دالون کا یہ سہنے جا گئے میں خوب کیما ہن خیالون کا دل بیتاب دراوس پر غبار اشامالون کا ذرا پھر دیکھ لے تا قائل نفس ملکوں کے لالون کا جدائی کی شبیون میں بھی بڑھ اور ٹھاؤ صالون کا ذرا تو حوصلہ تو دیکھا اپنے پامیں لالون کا دماغ اس عرش پر تھا ہے ان نازک یہاں لون کا</p>	<p>دو ارفندہ میں ہے دیسانی دس ہمر دکل گالون کا پڑے ہیں جو ریز پکارہی ان ستانہ چالون کا خیال آتا ہے ہر چھتر نہ نہیں نہیں نہیں نہیں لمحہ میں یچھے ہر قاع دہم دن گل ہلکا گالون کا پھنسنے پر شیار ہو کر دینہ فکر کنکن خنثیں میں سکھی ہیں خدا یا زیر بار خاک کب ہو گی ہوئے ہیں طار روح شہیدان یتیر کلیں میں بڑے کام آئے اے خوش حست تکیہ ملپو عبارا و ملک بیا ہج سبقت گردون کے بلا میکو دل ناک میں اپنی کسب گئیں ہیں نازک یہاں لون کا</p>

پیشست آخوند کر کب سیدا سکے دلوالوں کا
بنادسے بار آسمان جھک کو تو پلا ملا لوں کا
ترسے ان گل ہو گا لوں کا ترسے بنیں ہو گا لوں کا
صفت محشر نہیں ان کے بندھی میرے سوا لوں کا
یہ اپنے سائنس کا ہو جام جنمیا لوں کا
قصور جھلیا ہے خوب اسین تیری چالوں کا
یہ گونگا آپ ہی دستے چو اپنے سلوک کا
یہ دل ہے حسرتوں کی پوٹ یا پلا ملا لوں کا
کمرغ دست پر ور ہو گیا جڑایہ لا لوں کا
مکے روٹے کا گلبند ہو گیا گنبد خستہ لوں کا
ہمارا سر پر اجبہ ہیان باندھا تیری چالوں کا
میں لوں چشم سخنگو سے جواب اپنے سوا لوں
دل غمگین ہے یارب یا کر مدن خرد سالوں کا
لپٹا مو بود کیما اپنے گونگرو اے بالوں کا
کہ تکوار ونکا پیلائیا جو ہو یا پول ڈھالوں کا
بنیں سلک گھر جب پہنیک دو ڈورا خدا لوں کا
دل رنگین ہمارا ہو گیا داشتہ رفتالوں کا
شفق پوے تو اسین ہو گیا جھوٹ ہا لوں کا
کہ مدفن جا بجا شفق ہو گیا ہم خستہ حا لوں کا

خلال پناقلاغہ دہان گور میں ہو گا
گپوں میں گرید زاری میں ٹھیں مردم دیدہ
دل پناختہ گلاش بنا جسد خمیاں آں پا
یہ سبکے ناسکے اعمال میرا کی فقرہ ہے
ہماری اکنہ میں ہری صورتیں باران رفتہ کی
عجیب کیا صورت بیران ابھی سے سرٹے بنا
بغیر اڑاہ و نالہ دل سمجھیہ لے دلکی دل ہی میں
ہبرن ہرین آز و نین مردہ ما تم کا مرثیہ ہے
ترسے ہاتوں میں ایسا طاہر نگ حنا ٹھیرا
کیا اسمارا ایسا الفت حضم عزم نالی نے
پتش دلکی ٹیڑی جب یاد کین اکھیلیاں تیری
دہن سعدہ مری تیرا تو نکھے کام اشاروں سے
جب آئے طفل شاکنگہ مونین فوراً پیگیا اونکو
ہے سب اڑے کیچھ جو خط نقاش قدرتے
مرا خل تھنای شہادت دہ پلا پو لا ٹو
کرو گئی تو ہو آب گہرا پیشہ زمان سے
قصوہ اسمین جب آیا تیری تشبیہ کامل تھی
ہمارے خون میں ڈوبی ہوئیں ہریں کیڑوں تخفیں
ہماری خشکی کی حسرتوں سنے وہ کیا ما تم

یوں نہیں ضحاک کے شاخوں پر لچڑا تاکالوں کا	دل آذاری سے تیری دوش پر گیسوں مکلتے ہیں
سوال یوسپ سے قدس کیا کہتے تھیں مری تقریب سے دم بند تھا شیرین مقابوں کا	
پنڈ کو یوں میں خرابات میں کہل جاؤ گا میں گریاں نہیں ہوں کہل جاؤ گا کیا میں بزدل کا جگر ہوں کوہ جاؤ گا کیا میں ہوں قیچ کہ ہر بات پر جاؤ گا دوپریں نہیں چھشتے میں جاؤ گا طیع جا نہیں ہوں کہ سنبھل جاؤ گا	مشتبہ چیرنہیں ہوں کہل جاؤ گا ۱۹ لَا کہہ وحشت ترے کوچے سوچا جمکو ہر گھر سی ناد کھڑکان پر دہراتے کیا ہے کاٹ چھائٹ آپ بہت بھکو کہسا یا کریں ضفعت میں ہبی تری چھراہ پر جگا ای مر اشک ہوں جب میں گراہیں نہاد ہوں گا ہرگز
تیرا ریان نہیں میں کہل جاؤ گا میں بھی کیا آب ہوا ہوں کہل جاؤ گا شجر طوڑیں ہوں کہنیں جاؤ گا کچھ تناک نظر نہیں میں کہل جاؤ گا نہیں سایا کہ ترے زیر حمل جاؤ گا طیع طفلان تو نہیں میں کہل جاؤ گا سخن نازک ہوں کہپائیں جو میں جل جاؤ گا دل نازک نہیں جو بات میں مل جاؤ گا میں کوئی شمع نہیں ہوں کہپہن جاؤ گا میں وہ افتاد نہیں ہوں کہ سنبھل جاؤ گا	تو مجھے خانہ مول سے کبھی باہر نکال ایک عالم ہے ملا کہہ رہے گردش ہر برق حسن اپکی حکی مرے سر نکمون یہ شیشے کو پینکیٹے خم جا کے دھا لاسا چاندنی ہوں کہ رہنگا میں تری کو ٹھپپر لَا کہہ دنیا ہو دال کا گھر و ندا تو کیا سر وہری فلک سے مجھے اندیشہ نہیں گالیاں دو سمجھے پامال کر دھنکتے کو گریاں لَا کہہ کرو اب نہ پس جو گا کبھی ہوں وہ بنیا کہ پڑتے ہی مل نام نشا

<p>تیر جو بن تو نہیں ہون کہ میں تو جس جا گا طبع حاسد تو نہیں ہون کہ میں جل جا گا</p>	<p>آن بان پنی سرگی جو پیری میں ہوی گرم بازار ہو یار ب مسے ہمچشمون کا</p>
<p>کیا رہوں گوش ایام میں ثابت لے قدر میں جس کیا آج ہون جو آج تک جس بازگا</p>	<p>کر کر</p>
<p>۱۸ وضمیم سے اہو سے پہلے اے جلا د کر لینا ہر صورت کسی پر سے ہیں تھمکو یاد کر لینا میں ٹیو ہڑی پر ہون حاضر تھمکو فروزیا د کر لینا ضان پتیر خیج پاہے جلا د کر لینا اد ہر فریاد کر لینا او د ہر فریاد کر لینا مگر ہاں اک ناک صورت سے تھمکو یاد کر لینا یہ اپنے ماہی سے ہی آپ پر بیدا د کر لینا ہمارا ذکر گلچین سے ہبی لے صیا د کر لینا ذرا اوس وقت اے صاحب ہمیں ہی یاد کر لینا جگہ پانا تو خیہ آہ کا استاد د کر لینا مقدم کا حسر د کا تھا لے فردا د کر لینا اجی اسان نہیں ہے عشق آدم زاد د کر لینا او جاڑا ہے مجھے ابیاغ تو آباد د کر لینا جو پیغما من زبان ہو دہ از بر یاد د کر لینا کوئی دم جا کے سیر گلشن شاد د کر لینا</p>	<p>عبدات تو سمجھتا ہے اگر بیدار کر لینا ہے ورد اپنا سحر کو نال و سپ یاد کر لینا شاد ہو کر نکھر کر آپ کو جبد مفراغت ہو چلا ہے فوج کو اکھمیں تو سرمه لگا کر جل تڑ پتا ہے شبِ نوقت میں اس پہلو تو ادنیں نماز و روزہ و تسبیح و احتفاظ نشکل ہے ہبوؤں کو گیون ہچپا تھا ہے یہ کیا بن پڑی گی وہ معشووق کا شمن اور لوت عشق کا صیدی بہت بڑہ بڑہ کر جب اغیار پولین آپکے اگر جو اے دل دونوں گھمین پکی آنسو تجھ پہنچا مین یہ کیا سو جھی سمجھے اسکو جویں لیکر دو بجانا تھا فرشت تو نکو جو نکاتے ہیں کوئین یہ خاک کر پتے کہ ہر ہے با غبان نیکی لس جن میں چند بولینے جو اس خط قولانا اتنی فاصلہ دار سنتا جا جو ہو اسے روح چلتے چلتے حرست باغ عالم کی</p>

<p>تصویر کے یعنی ہیں دل اپنا شاکر لینا مجھے جو فتح پورا ذبح لے جلا کر لینا</p>	<p>وہ آئینگے میں لپٹو گا جوچ نکلے پروان کیا تو تڑپے میری تو واقع نہیں سینے جو بیٹھنا</p>
<p>نہ جاوہ ہے نہ خب کا نقش ہے اسی قدر خدا کی یہ گھر تجھ کو بتایا اسکو انہر بیا دکر لینا</p>	
<p>19 جب بھی اونکی چڑی شور جلا حل سمجھا ہاں مکر دہنی ہتھیں کا اسی تسلیم کبھی پارا کبھی جبکی کبھی سجل سمجھا محمل نگہون کو بہوں کو لوب ساحل سمجھا رنگ ہول کامے خون کو قاتل سمجھا چور پرے کے تنگلے کو میں غافل سمجھا دل کی دل ہی میں شب بھر مرادل سمجھا اتما توڑا ہے مجھے تو کے قابل سمجھا محفل یا کوئی حوال کی محفل سمجھا کوئی شیش کہیں لوٹا یہی وسی دل بھجا خطابوں کا تو میں او سکھنے باطل سمجھا ہر کوئی میسری لحد کو چہ پالی سمجھا پر جو سمجھانا ہواے واعظ کامل سمجھا پشاں کھرا تو میں او زعنعت ادل سمجھا اکیکا کیک کو میں مدعی ایں سمجھا</p>	<p>وصل کی رات کو میں بیاہ کی محفل سمجھا پیسے پیسے کو شگون نغمہ غافل سمجھا ہا سے بیتا بیٹنے دل کو نہیں ل سمجھا پر ماہی تری پلکوں کو مرادل سمجھا کیلیں سمجھا کیا ہر گز نہ وہ سبل سمجھا بچکے دردیدہ نگہ سے تری نہ لین کیوں آہ کیا نکلے کہ اخون ہر ہوئی کہہ سکوت نہیں جنت نہ سی خیر بزم ہی ہی بیٹھتے بیٹھتے دل اٹھو جاتا ہے اونکہ سمجھا جو کہیں کوئی پیسا الہ پوٹا دور باندھا ترے تاشر دہن لئے ایسا عشق گیسی رو دہوان او ہستا ہر اسکے عذاب پیلے سن یار کے باریکیں شکوہ کردہ بیٹھنا کان بجھتے ہیں یہ ہون نظر فضل بیا دونوں ابرو ہیں غضبلیک کی تصویر ہیک</p>

چو گئی گات تو کیا مال نڈھو ٹھہوں اپنا
دیکھ کر یہی طوب مارے ہنسی کے ولما
پتش غم سے ہر دلوں میں عجب تبدیل

اوچا اونچا نظر آیا میں بیان ل جھما
وہ بجھے اور میں جبلاد کو جمل سمجھا
میں جگر بایین طرف دہنی طرف ل جھما

جب لگایا دکل رش میں اجل کا چمندا
قدر ہجکی کو میں آواز عنادل سمجھا

خون رو ان خشک گلے سے میہنجنہوا ۱۸
پاک ادھار میں کہ داں ہبی طرت نہوا
ضد میں ان ماہ جنیں ہسک کوئی درخوا
یت تو کہتے نہیں ہم حشر کاران چوٹا ہم
زابد و جام مئے نائب دیتا ہے خدا
شب فرقت نہ کٹے گی نہ کٹے گی یارب
خاشی سے ہوا ایسا میں عزیز ہرل
قیری پلکوں سے خدر چاہیکیے قاتل شلت
نکل کیا لائے چک کرمہ و خورشید گر
یہ وہ ناد کہن کہجن سے کوئی جا بخوا
دو نون میں کوئی رخ یار کا ہم سر نہوا

پاک ادھار میں کہ داں ہبی طرت نہوا
کپڑے سے پہاڑے جو کہیں ہپا لوں کا زیورا
پر سہاری شب فرقت کی بر ابر نہوا
جو فرشتوں کو تمہارے ہبی میسر نہوا
میں شب ہجکرا اب تک کبھی خو گز نہوا
مثل تصویر کسی پر کبھی دو جب نہوا
یہ وہ ناد کہن کہجن سے کوئی جا بخوا
دو نون میں کوئی رخ یار کا ہم سر نہوا

در دنماں اوتار مجھ سو کے گماٹوں
جان باہر ہو لتن سے وہ فناوار ہوئیں
کہلے ٹھیٹھیں دیا پورہ مچھلی کا شکار
اچنکہ ہمکو یہ نفرت رہی کعبا زون سے
نئے گڑے ہیں ہبی کچھ نہیں سامان دست
جا رہے گوئین نفرت یہ ہوئی عالم اس

ایک قطرہ ہبی دم زنع میسر نہوا
پر کبھی اپکے فرانے سے باہر نہوا
ہا سے اسوقت ہمارا دل مضطہ نہوا
دل کبھی شیفتہ ابر و دس برد نہوا
اپنی محفل میں جوشی شہہ ہوا ساغر نہوا
ایسا گھر ٹھوٹا شہ لیا جسیں کوئی درخوا

<p>دوں رہنوا</p>	<p>خط تقدیر ہما راخلا ساغر نہوا مریتے خاک پچھسرو زکر بستہ نہوا است آئے کوئی بوسٹ سایہ نہوا</p>	<p>جہہ سائی درساقی کی سرہ نوئی روٹی جبدن نہ ملی پیٹ پتھر اندا حسن ہر چیز کو اشکو گرتی ہی کم</p>
	<p>روز کستہ ہرین چلنگ عدم آباد کوت دار کوئی تاریخ کوئی روز مقعدر نہوا</p>	
<p>ٹوکری پہلوں کی سالا اشیاں ہو جائیگا دوسٹ گر شدید نصیب دشمنان ہو جائیگا جب اوڑے گام کا سرپوش انسان ہو جائیگا خخل تابوت شیدان ارغوان ہو جائیگا خم تری تلوار کا پشت کمان ہو جائیگا سنگ مقناطیس نگاہ ستان ہو جائیگا جسم پر ہر دنگ لٹکا سیل ازبان ہو جائیگا تمہرے پچبندوں کے تمہیر برت کمان ہو جائیگا پاؤں تیری تیغ کا خود دریان ہو جائیگا دل مریض تیر پیرستان ہو جائیگا جو بکولا اونٹھے گا سفر دان ہو جائیگا ستگ پوہکر سرموسے میان ہو جائیگا خار ماہی گمل کے ہر اک استھوان ہو جائیگا بے دہانی پر وہ یون اتشن بان ہو جائیگا</p>	<p>جب ذرا غمون سے بلبل گلفشان ہو جائیگا ۱۵ عینہ کی قدرت سے رہ نامہ بان ہو جائیگا جب دشنه گوش سے جما گیگا وہ اقتاب جو شزن ہوتا رہیگا تا الحد دریا سے خون آب اڑیگی حبب ذرا چاٹیگی سیرخون کرم تیر سے قیدی کوئے تو پاؤں درہنے کی جگہ ہر بن مو سے ہر فنگا دسب دم میں دم ترا خود تمیں یہ چاند سا مکھڑا کر گھانہ جھا ب جسم و جان کا فیصلہ سارا اسیکے ہاتھے ہے چشم ساقی کا پیالہ پی لیا ہے ست ہوں دید بانی سے یہ صحراء ہے ہمارا حسن خیز ہے کمر معدوم لیکن ہے وہن معدوم تر السدالیسی بتایا میں اسی لاغری واہ شورلن ترانی کسکو میں لوم تھا اع</p>	

<p>دیکھنا لے قدر جو یونہین رہی فکر میں سے پاکِ گل کے تشقیل نہ بان ہو جائیگا</p>	<p>توست تم سے زرد رو لے نوجوان ہو جائیگا رشک اچشم و گوش گلرو یان جبان ہو جائیگا رخ کاسودا تھا کفن تک دہیان ہو جائیگا تیری ایک اک حفظہ ایک لک استان ہو جائیگا توست تم سے زرد رو لے نوجوان ہو جائیگا رشک اچشم و گوش گلرو یان جبان ہو جائیگا رخ کاسودا تھا کفن تک دہیان ہو جائیگا تیری ایک اک حفظہ ایک لک استان ہو جائیگا زخم پولے گا تو سور آمان ہو جائیگا رہتے رہتے میدان ہبی سیدبان ہو جائیگا اوٹھکے گھر سوزش دل کادھوان ہو جائیگا چاند تیرے پر توئے سے خود کستان ہو جائیگا خود نفس ہمکو ہمارا آشیان ہو جائیگا کشتی سے کاک اچھا باد بان ہو جائیگا خاک ہو گا جب بدن گی برداں ہو جائیگا ٹوکرا بدنا میون کا آسمان ہو جائیگا خود خط تلق یہ بی خط امان ہو جائیگا کیا قیامت ہو گی جب دہ سبلن ہو جائیگا</p>
<p>سے پھین چینکر بلا یئیں آئینگی خاموش قدر آہ کینپھو گے تو چلنی آسمان ہو جائیگا</p>	<p>کیون عیش پڑا ہو ہم رندوں کے سر پائیں میں نہ کہہ فٹا جو کچھ تو نے لکھا بنیے کیا اوکی اسی ہمارافی پر قیسین دیتا ہوں جان</p>
<p>آئے لمحہ پارج ٹراؤ صد لا کیا</p>	<p>۱۲۰</p>

<p>دیدے کے سینہ گھر میں تھوڑا تکایا بپروسمہ بار نے جمکروہ رکایا سیسہ اکما کیا کبھی اپنا کما کیا کرن شکلون سے قیسے نے جمکروہ رکایا میسہ کیا دا پنا کیا اُن یہ کیا کیا ساتی تمام رات مل سر پڑ کیا آئینہ سادہ لوح ہری کیون سامنا کیا جبنا چنتے کھڑے ہوئے محشر پا کیا کیا جانوں میں کہ نیند میں کیا لیکا بھائیا چھرست کو پوچھہ پاسخ حکی کیا آئینا کیا دو تین چار روز مل سر پھر اکیا آنکھوں سے خون ہو کے لیجایا تا</p>	<p>کہہ کیکے با تین لگن دون ہین ان شناکیا بپروج لہما نے لگی سیر پلاٹ پر وہ تم پچھہ گئے کہی میں م پچھہ گیا لپٹا جو آہو دن کر دن ٹکھو نگی بادتی لیتھی میرے شیشہ دل کو پکنی یا حوسے کی سے سز بہر لایا تو خوب تھا کیا پوچنا ہر لیکے دہو گئے حضور ثہو کر لگائی آپنے مرے اچھل پڑ کیون مٹکو نکیر کوہی بھجا تھا یا خدا کیا صاف حسن ہو گیا کیسے نکر گئے اکدن خیال یا تاریخ کا تری اے یار آنکھ رڑتے ہی بیگنی نگاہ</p>
---	--

اے قادر ایسا آدمی اپنی پسند ہے
جودل میں آیا کہہ دیا جو کچھ اکیا

<p>محبوب کو اسوقت خدا یا آیا خود مرے دام میں جسیاد آیا سر تربت وہ پر زیاد آیا کیا پھر کت ہوا صیاد آیا پا تحصہ باندھے ہوئے فصاد آیا</p>	<p>شیخ جب کیچھے حبل ادا آیا واہ رنگیں سختی کیا کہنا اللہ المسٹ راثی لوح فزار دام میں جمکو پھر کت دیکھا حاکم و قوت ہے سودا سے فراق</p>	<p>۱۲</p>
--	---	-----------

آنکھہ ملتے ہی کیا صید مجھے
آمادس بھل کی ہو گلشن ہیں ہوئے
در تلاک درڑ کے شما داد آیا
او پچے بنکے وہ جبلاد آیا
جب مراغتست شاد آیا
جب ناعاشن ناشاد آیا
فاف سے اور کے پر زیاد آیا
کپھہ مجھے ہوتا ہے ارشاد آیا
کسی مست کو گلی ہے ہچکی
تیر چڑھے ہوئے صیاد آیا
در تلاک درڑ کے شما داد آیا
او پچے بنکے وہ جبلاد آیا
او پھٹے کچھے ہین ابو
او پھٹے چک پول بھی جب مفسوس
اپنے کو ٹھنے سے وہ درڑ آئے
ا جھس اغم فرت تربان
صدیقے اس نہ کے پکارا کسکو
شیشیتے کو لگی ہے ہچکی

فت در گنگا ہو گشا چھائی ہے موسم نالہ کرو فرمید آیا

چپھا کوئی قفس ہیں نہ ہمین یا داد آیا ۱۷
ریز کرنے بھی نہ پا کے ٹھوک صیاد آیا
اک طرف باغ میں گھین بھی صیاد آیا
قید کرتے تو کیا بہرہ اوسے یاد آیا
شیشیتے بمحبہ ہجوا یامد ساقی
دہن زخم تباہ نقش قدم مقتل میں
سیل سودا نہ گیا تید میں بے سرکاٹے
دیکھتا رہتا ہوں پر پیر کے ہو گلشن کی
حشر میں بھی نہ چھٹا سلسیلہ لخت بتاب
دم آخر بھی رہنے دیدے سے محروم فرس

چپھا کوئی قفس ہیں نہ ہمین یا داد آیا
اک طرف بول کیے بلیل ناشاد آیا
دانہ پانی بھی نہ دیئے مجھے صیاد آیا
را جاندر کے آکھڑیے پر زیاد آیا
مشدی چھوٹی جودہ تکستم ایجاد آیا
او تمہی کیا پاس سے حداد تو جبلاد آیا
پتا کر کا تو میں تیجھا کردہ صیاد آیا
بیڑا ان پچھے ہوئے عاشق ناشاد آیا
بسندھ چکنی انکھوں پر پیٹی تو وہ جبلاد آیا

	<p>تیری تصویر عبست کمپنی سہبز نیاد آیا آئینہ خانہ الفست میں پر نیاد آیا خط لگا نیکے لئے جب مرا جلا دیا آیا شاید اوس قاتل پری محکوم کو میں نیاد آیا</p>	<p>نقش ہے دل پر بھار تری صورت پیار دل روشن میں کسب اور ترمی ہوتا ری تصویر خون اقرب کا الف کمیش پریا گردن پر چیکیاں آتی ہیں تلوار کا پانی پیا لوں :-</p>
	<p>قدر انسان کی لے قدر ہی انسان کے بعد جب مجھے قتل کیا حب میں انہیں نیاد آیا</p>	
	<p>چاند کو ڈوبتے سورج کو نکھلتے دیکھا روح جس نگ میں ہوئی اوسکو اچھاتے دیکھا طفل پیدا ہوئے اک سمت کر چلتے دیکھا آج تو سر کو جبی پہلتے پہلتے دیکھا وقت پر دوستونکو ہٹنے مخلکتے دیکھا ند کبھی آئی ہوئی موست کو مللتے دیکھا جننے لاکوں کو نہ ہو ضمیں مخلکتے دیکھا روشن باغ پر جب تکو شملتے دیکھا ایسے ڈوبے ہو تو نکو کہنے اور چلتے دیکھا آج تو خواب میں تلوار کو چلتے دیکھا نہ خم میں کو ہو داعظ جو اولتے دیکھا ہٹنے جلتا ہوا توز اولتے دیکھا حال شہر نگ پر نیل نکون کا دل ہٹنے دیکھا</p>	<p>مدد عارض شجھے کروٹ ہیں بدلتے دیکھا ۱۸ زندگ جسم میں خود مایہ بیتاب ہے ڈببایں اور انکھیں کہ ہوئے ہنگ دن قبالا میں تماشا ہے یہ رخساری گات ترع میں جان نے ہرگز زندیا جسم کا ساتھ شکبی یا اپر ایات میں ہر ٹھہری سک وہ مری تکہ سے ڈبلکے ہوئے آنسو دیکھے باندھ کر ہاتھ اد بسے ہوئے سفرتا و تیر سے غم میں نہ سنبھالا تھا نہ سب سلا دل ز یعنی جسیکا ابر و سے اشارے ہونگے دیکھیے لے ہم کو گرد دن پر اور بڑے دم صح اشک گرم تکہ سو نکھلے جو طبی سوز شر دل سر زر خط پر بہت نہ براو گلتے دیکھے</p>

<p>ان پھر اک کی طبیعت کو پہنچ دیکھا لے صنم اج تو پر کو پہنچ دیکھا ہئے اس پول کو سوزگت لئے دیکھا ٹلفون پل کو نہ کسی ان بھت دیکھا</p>	<p>یا آئی تیس مریں کہ پہنچا پتھر آہ سوزان سے مری تیرا پسیجا دار خلت تھے پھر سے سڑلوں ترا کملجا تامہے لاکہ سینھر لگائے ہے روانہ گیا</p>
<p>واہ لے قدر شاخون ہمیجی دل کی لگی ہئے برات میں گرد آپکا جلت دیکھا</p>	<p>دل ہمارا مور دیور و جھنڈا کیونکر ہوا زخمی تین تسم نے کہ جاں ل جائے قلقل وس سخت حق کی صدائی لگی</p>
<p>ہے یہ حیرت اپنا کعبہ کر بلکی یونکر ہوا پنکے بوئے پھر دو توکیا یونکر ہوا گروں منصور بول کا گلاکیونکر ہوا خبط ہے واعظاً کوئی تجھے جدکیونکر ہجکو حیرت ہے کہ ہر اک بت خدا کیونکر ہوا مرغ بسل طار قبادہ نیا کیونکر ہوا میسر اتنا تذکرہ یوں جایا کیونکر ہوا تھے چھو جان سے غصہ کل صبا کیونکر ہوا سپردہ آئیت سے دہ دہ آشنا کیونکر ہوا روز جو آتا تا وہ بستہ نیا کیونکر ہوا بو لئے ہسکر انسان ہیں راستا کیونکر ہوا خیز سے کچھ میرا ہمسر دوسرا کیونکر ہوا</p>	<p>روح اپنی تو نہ پوکی ہج جو بیر و حبہ میں بے دہن باتیں بنانے سے عقیدہ پر کیا جذبہ لفڑی جب نہ لو میں ہنپکن کام کی یا تو کچھ میٹے نکلا امنہ سے یا تو زماں کا دل سے نکلائی ہجڑی دل مرا فرہرہ پر میسے دل ستھا وہ خود میں کی تقدیش اشنا جو ہمیں نوں بعد آتے تھوڑی کی ہو گئے جس باتاںے ہماں عرش پیمانے لگے یوں سٹھان کے کئے چھفا ہو کھص</p>
<p>✓ قدر کا احوال ظاہر ہے کہ لامبہ تھا وہ</p>	

پھر نہیں معلوم اوسکا خاتما کیوں نکلے ہوا

<p>۱۸</p> <p>اسے صحابہ مکرمؐ تھے کہ کو دیا کرو دیا اگلی کو بہبہ کر دیا انگریز کو اونڈا کرو دیا</p>	<p>آدمی کی کیا حقیقت تھی اوس کیا کرو دیا حسن دیکرو سنے ایک اک عجیب پیدا کرو دیا</p>	<p>اوٹکے چہرے سے نقاب اٹھی جپن کامل کیا انکھوں کو نظارے نے پول کھاد دنا کیا میری خاطر تو نے خالی ایک کونا کر دیا ہنکے پیرے سامنی شوچی سر تو اکرو دیا کچھ نہ کچھ انکھوں نے ابر کو اشکار کر دیا یار نے اپنے کھلے بالوں کو جوڑا کرو دیا آب زرنے صھیوڑت ان طلاکرو دیا رخ کو لو رکرو دیا زلفوں کو کالا کر دیا مارے بوجھا روئنکے پول کھا جھوٹا کرو دیا دست قدر سنے اس آئینے پہ میا کرو دیا رخ فرق سنتے ابھی سے جھمکو بڑھا کرو دیا قمریوں نے باغ میں اک حشر برپا کرو دیا اپنے دل لیکے مجھے جان من کیا کرو دیا آننا حب شہ کو نقش کھن پا کرو دیا کیون نہ تو نے یار کے دل کا سویدا کرو دیا منہہ بکڑنا رہ گیا تھا اوس جنگل کو</p>
	قد کو کیا آبر و بخشی جنا سمجھے تے	

ذرے کے کوسور ج کیا خط کی کو دریا کر دیا	
ہم شمع ہین یہ قت مسر ہر پرانہ ہمارا	
۱۶	<p>پھر ٹسے سے سواہے دلن لو انہما را دم آنکھوں ہین اٹھاہے ذرا شکل کے سارو عیش کی چالیں ہین یہ الفت کی ہیں ہین میرے دل شفاف کو صدچاک ہجود کیها ہے داغ جنون تاج غم دیاں حشم ہر الفت کے یعنی ہین او سے نینہ آئی تقدیر ہین لکھاہے تو وہ اور کے ملیگا کیا صبر کو فریاتے ہو یہ دل سے نو گا سائے کے لئے ابریں جبوم کر آیا ہبولے سے بھی صاحب کبھی تشریف نہ لے جننا تمہین دیکھا تھا بایر بھی آنسو</p>
۱۷	<p>مڑاچ پوچا جو کرتے تھو صبح دشام ہمارا بندہما ہے کاس سر من پن خیال ساقی کوثر ہین کس شماہین کیا موت کیا حیات ہمارا بناؤ کر کے یہ فروٹاہے وہ رشک ن لینا ہے یہ آنکھ صعبت مبارک آپکو صاحب</p>

<p>پڑیکاٹ اس رہ پہ آج دام ہمارا سبلا جما کوئی نکانہ نہ سے کام ہمارا اسی سے بعد بارے چلیگا نام ہمارا چھپا ہے انکھی سے انسان کے امام ہمارا خدا کے شکسی جانشین تھا میر ہمارا تو اتنا اور ٹھکر کام پوتا میر ہمارا یہی سلام ہے قاصد یہی پیام ہمارا وصولِ وطن ہوا آج دام دام ہمارا جو ٹھی دیکھا ہمیں سو خوش خرام ہمارا بکے کا گاندند کی طرح کلام ہمارا</p>	<p>فلک کے پار گز رجا سینگھ فراق ہر نالے گکے ملے نہ پرایا گکے پر آبے نہ خبر ہم پنے شکر کرواد سے سمجھتے ہیں بتیر تھیہ اپنے طریقہ میں طرح نہود حبب زبان میکھڑنکتا ہوا پس دلکی طریقے چھپرے کی تیچے فراد تو لینڈی ہیں قائل یہ کہنا یا رسمی محراج ہمارا بند عبشت ہے شیش بولاغ تو ہم تو ہمیں میں بیونگی ٹوالی جریدہ میں کوہم شیک کراو ٹھینگی کو سے ہر اپنے چہرے کا مضمون کو ہٹ کو گاہیں</p>
--	--

<p>خدا ہمارا سبھے رب اور قد رکعب سے قبلہ محمد اپنابنی سے ہے امام ہمارا</p>
--

<p>میں جہاں میٹھا بنگ کشم جسل کر رہ گیا سا یہ دیوار جہاں سے کچھل کر رہ گیا کچھ نہ سمجھتے ہم یہ کیا منہ سے نکل کر رہ گیا نا قہ دیلیا بھی دو ہی کام چپل کر رہ گیا اور مشتل کرتے تو کیا پرہا تھہ مل کر رہ گیا منہ سے نالہ انکھی سے آنسو نکل کر رہ گیا یار کے کوچے میں ہیں صورت بدلت کر رہ گیا</p>	<p>دل شتر تھا موزش غم سے اوچل کر رہ گیا ڈھیل کئی جربے پر ٹھا قتے سے میں بھی ڈھلیگا کالی دیتے تھے کہ بوسے کل جاہت تھی ہر ہیں سنجیدہ میں انکھوں سے اکن ریا بیسا یاقین نے منفصل قاتل کو تیسری سفر و شی ذکی جسٹنگ کمر سے قدم رکھا ہے با ہر یار نے ضعف بھی کچھ کم نہیں ہے وغیرہ عیاراتے</p>
--	--

خیجہ قاتل مری کردن چپل کر دیکیا
ترک چشم پار گویا با تھسے مل کر دیکیا
موج کی مانن قاتل باشد مل کر دیکیا
قابلہ سبز نہ لول چپل کر دیکیا

سخت جانی سدراد مرگ آنسو ہو گئی
بچگیں ادل ریگیا سفاک پلکین بار کر
تیق کما کر صورت گرداب چکرا یا جمین
کٹ رہے احباب جب بمحکم و اذاق بین

قد سیون کے کان کو لے قبریہ آہ
وائی خری کا ک گوش جل کر دیکیا

گمل گئے تن زنگ پیلا ہو گیا
رو سیہ سارا قبیلا ہو گیا
دیکھنے سو بانٹ ڈھپلا ہو گیا
نازک او سکا ہو ٹھنڈہ نیلا ہو گیا
کیا گلا انکاس ڈھپلا ہو گیا
نخن کا سونا رخ سے پل ہو گیا
کوہ طور ایک ایک ٹھیلا ہو گیا
مر گئے فرقہ کا حسیلا ہو گیا
بو سماں گالاں پیلا ہو گیا
خیس کا بست کا دسیلا ہو گیا

حاشقون کو تپ کا حسیلا ہو گیا
روکن ایں کو حسیلا ہو گیا
چھینٹ کو چٹی سے دل بیتاب کو
ایک بو سے ہوا نگہ می
بیکے ناہ سنکے اتنا ہو دشخ
اول سنبھری زنگ میں ہو رہ جک
جب بہر کو اٹھ مرسے اغ جنون
ہر بانے موست کے ہر سیلے رزق
یار خصے سے گل عمن ابا
عشق نے پونچا دیا اتنا کا

قبیٹے ایسا دیا ہم کو فشار

بند بست دے قد رہ سیلا ہو گیا

سہ چاہ مخشبے بکھڑا امصارا

کپایا رائکمون میں نقش امصارا

<p>کہ تم ہو پری میں ہوں سایا تھا یہ رُگ رُگ میں دھڑا ہو در تھا بکڑ کر وہ بوسے لکھا تھا مارں</p>	<p>نہ کیونکر نہ ساتھ میں لکھا کہیا بنایا ہے جو شے نہ بھکو کما منہ دل لکے تمنہ جلا یا</p>
<p>کما تو تمھا لا تھا الحص مزاج ایسا ہے تو لمبا شا تھا کہچا ہے مے دل پر نقش اتھا قدم چمیں بانیاں سیجا تھا کہ خورشید گروں ہی سایا تھا بہت آج اونچا ہے جوڑا تھا لٹکنا ہی صاحب ڈوپٹا تھا اگراون پڑھا سے سایا تھا جھر کوں سے دیکھا جبکوڑا تھا</p>	<p>عیش پرچتے ہو کر بندہ ہیکسکا گھڑی بھریں ناراض مہریں ہنی تھیں لیگئے تھے مرادل دھی ہو جو تم ایک ٹوکرے سے ہم کو جلا دو بلند اسقدر حسن کا مرتبہ مرادل پر اکر اسی میں دھرا جے یہ الٹر پتے کا چلن اپ تو چوڑا اوڑین ہوش پر پوکر پوکی صوت مزادید کا اپنی انکوں نے لو ٹا</p>
<p>دل یا تک نالے اقت در پونچے ہوا عرش تک بول بالاتھا را</p>	<p>دل یا تک نالے اقت در پونچے ہوا عرش تک بول بالاتھا را</p>
<p>سبت ہو گیا روکا یاد کرنا خبر دار اچھا بہلا یاد کرنا جو بہو لے ہیں ایکو کیا یاد کرنا پر اسوقت کی التجا یاد کرنا جسے دیکھنا اہل ایا یاد کرنا</p>	<p>کہاں تک کوں بیوفا یاد کرنا بھیں بیولنا دیکھنا یاد کرنا یہ کہہ کیکے سمجھاتے رہتے ہیں لکو گز جانگی شب پیکٹ نے میں یہی کام اپنا ہے اہل دفافہیں</p>

<p>یہ انکھیلیاں لے سبسا یاد رکھنا بہت بہول جانا ذرایا درکھنا یہی ہے وہان کا پتا یاد رکھنا کمان سے یہ سیکھے نیا یاد رکھنا غذبے ہے جو تمنے چھوایا درکھنا چلو جاؤ لاٹے بڑا یاد رکھنا یہ پلیں یہ جلسے ذرایا درکھنا</p>	<p>اوڑائے لئے ہپڑی ہو گاک میری خدا جانے کس نے سکایا ہے تکو مہ آگے بڑھنے کے قدم تیرے قاصد رقیبوں کا نڈکور رہتا ہے ہر دم یہ کفے ہوئے پاس تھیں ہیرے کما یاد رکھنا تو بولے بگڑ کر کبھی بچہ بڑی ایجان تکیفت کرنا</p>
<p>جنون ہو گا لے قد رعش قری میں یا سدم کا کہن امر یاد رکھنا</p>	
<p>تپ یہ ہے ہاتھ جو کرتا یہ بضایا ہوتا خفقتِ خاش اڑھا تا جو سیحا ہوتا مشہد سوپا دہ جو کرتے تو وہ سرک ہوتا یہ بھی ملکن ہتھا کہ ہم سے کبھی پروا ہوتا چپرہ سیمین تما تو موباف سنہر ہوتا تم جو آجاتے تو میں میں تما شاہ ہوتا آنکھ جب کوئے ہم آپ کا جلو ہوتا کہ کبوتر بھی مرسونے کی چڑیا ہوتا جب تما شاہ اس کا سیل کو بھی سودا ہوتا ترا بت دلتا بت دلتا بت دلتا</p>	<p>پاس آتا ہے عیسیٰ تو وہ موسیٰ ہوتا ۱۶ تیرے جان سے ہی در گجرایا ہوتا واعظون سابھی رشوفین کیا ہئے شہ ہوئے حضرت موسیٰ کرد کہا دستے ہم لکھنی انہیں طبیعت کے ہماری صاحب بہیڑہ قتل کو سب محکوم لے جاؤ ہیں خواب میں بھی یہ تمنا ہے تھیں تم ہوتے اوکنوں کھٹا میں سخ زر دکا احوال یا خوب نزوروں پشتہ تا قیس کا ہنگامہ شت گونڈ دار کے سوبا جس بلا مجھکو</p>

<p>نام تو پاپکا تھا کام ہمارا ہوتا آپ کب بچتے اگر میں رسم ہوتا کیا کہیں قم نہ ہوئے آگے جو ہونا ہوتا تم اگر باقین نکرتے مجھے سکتا ہوتا کہیں پائیں کہیں طالبوں کی میں صحت تھا</p>	<p>ایک بوسہ جو ہمیں آپ عنایت کرتے چلتے محشر میں تو دام میں گدی دلیتا شب کو خالی تاسکان او اندر سرگرد پشا ڈھن ٹنگ میں حیرت تھی شایستہ بھکو اوہ جگہ بھکو جنون میں کوئی پہنچا دیتا</p>
<p>قدر کچھ خیر کے کرنے کی ہیں ساری بائیں اون سے بہتر کوئی ہوتا تو سب کا سماں ہوتا</p>	<p>جب ملایا خاک میں بولے قضاحتی میں نہ ہتا سب بھی تھوڑی تھی ترثی تھی جان و بی</p>
<p>کر کے پر بادشاہ ایسا صباحتی میں نہ ہتا ابتداء میں رطبکی کچھا نہ تھا تھی میں نہ ہتا کیا کہوں جب لپکر شرم و حیاتی نہ تھا مصلحت خالق کی اُزوزوں و باہتی ہی نہ تھا اب نہ ماں وگا جو کیئے گا صباحتی میں نہ ہتا سچ جو پوچھو ٹھیں یوں میں اک ہوا تھی نہ ہتا تیرے گریں آنے کے قابل صباحتی نہ تھا</p>	<p>اہل دین میں حمدت لچھی چاہیے انسان کو چین کرتا ہوں سدھارے و امن و فرشتوں غیر مندی پیشے ہیں یوں جلاستے ہو مجھے کیا بسک عالم میں گزری جب تک زندگی کو چکر دن سے جو محبت ہے مبارک ہو مجھے</p>
<p>قدران مردہ پسندوں نے مجھے تڑپا دیا غم ہی سے ہیری شہرت جا جاتی میں نہ ہتا</p>	<p>غصہ سے سبز بیلانے جمال ہونا ہتا جسکے ہی رستے جو صاحب کمال ہونا ہتا مجھے جنون چوتھیں اور مجھے خشتی</p>
<p>خط غبار کو گرد ملاں ہونا تھا طلوع پدر سے پہلے ہلال ہونا ہتا مرا وہ رنگ تھا ایسے حال ہونا ہتا</p>	<p>۱۶ غصہ سے سبز بیلانے جمال ہونا ہتا جسکے ہی رستے جو صاحب کمال ہونا ہتا مجھے جنون چوتھیں اور مجھے خشتی</p>

<p>زین کی سکھ مجھے پایاں ہونا تھا ایدہ ہر بھی دوڑی کہتے سال ہونا تھا اس افتاب کا ابو زوال ہونا تھا وہی جوں مجھے پیر اکی سال ہوتا تھا خود اپنے ماں ہوں جیں پایاں ہوتا ہمیں تو عاشق خسار خال ہونا تھا بزرگ شمع مرا نقال ہونا تھا ہمارے شیر کو صید غزال ہونا تھا تو اضعون میں مجھے پایاں ہوتا تمہیں جی یا رہا راحیاں ہوتا تمہارے آتے مرا نقال ہونا تھا کہ ہر طرح سے مجھے انفعاں ہوتا تھا</p>	<p>فلک کی طرح نہ کیوں نہ رثاتے چلتے وہ کبھی جو اون پیچھی حشمت لطفہ پیران ہوا میں سے دیگر سوز داغ دل ہوئی نہ رہا وہ پرستے اور تاباں ہتھی کے قدم کو چوکے پسے صورت خدا شنت نہ تھے طیلیں جو دمہ برتنے چانتار و کا جگہ پہنکا جو تپ غم سے جان فی دکر پڑی سہے انکھ دل داغدار پر اونکے نہ تماں سبزہ کہیکا نگرو رہا تماں ہمیں تو چین نہیں ایک مر تمہارے شیر بلایا تختہ تو یعنی صفت قن بوجا المکا زمیں ہیں آہیں کوڑا گرگانہ دامتے</p>
<p>ہمارے سیٹ سے اوقیانوس پڑ جاتے جگہ کے زخون کلیون انداں ہونا تھا</p>	<p>آئی تھی باغ میں کسار سے محروم گھٹا یاراب پینگ زر بمحجع ہیں اس باب ہلکا داسن حست باری میں چپا میرا ز گرم درمیں ترا حبلہ نظریا بھکو یہ سیاہی تو مر سے نامہ اعمال میں</p>

<p>تاک بڑہ بڑگھنی نشہ میں ہوئی جو گھٹا چمن ماقی دمی مطلب و طبعو گھٹا میں بہاں کا فشان ہو گئی مشترک گھٹا بھلی بیٹھلی تھلی صفت طو گھٹا یا آئی کہیں طول شب دیکھو گھٹا</p>
--

<p>یہ تو بجا ناہے دو دل رنجو گھٹا مک اُٹھنی صفت ہوسے سر ہو گھٹا بن گیا دو دل عاشق رنجو گھٹا جس قدر عشق ٹراہی تین رنجو گھٹا سر چمک جمک پڑے اک ساقی خرو گھٹا زیر انگوہ ہون میکش رانگو گھٹا</p>	<p>آئیے آئیے بارش کا باد کیا ہے رطف تھا پینگ بڑھنے میں جو کھلدا جاؤ دھوپ میں نہتے بھایا تو شاہزاد پنجی خاک میں ملکی بینا چڑھا جب دریا کس طرف دریاں ہو جو لے پڑو وال کھلے یا آتی یونہین سسیز رہ باخ مراد</p>
<p>یہ بھی اللہ کا بندہ ہے اسے کہہ سمجھہ قتدر کی قدر نہ تو اے بت نخو گھٹا</p>	
<p>خانہ ہستی پہ پانی چھر گیا طاں سے شیشہ ہمارا گر گیا برق چکل اور بادل گھر گیا طوق گردن ڈھیلا ہو گر گیا تیشہ فولاد کا نہہ چھر گیا کس ترکے وہ بت کاف گیا جب مدی میتت تو سو دا پھر گیا نیچا سفاک کا کر گر گیا خیس گر تو چھر گیا تو چھر گیا کوئی بھی جیفا سق و فاجر گیا ڈھستے ہی ڈوبتے وہ ترگیا</p>	<p>روز کا رونا دم آخ گیا اب رو دلدار سے دل چھر گیا اشکاں مٹے ہجھن جبیا کی لاغری میں قید و حشری سے چھٹے خون نسہ بادا سقدر شیرین یوا میں چلانا تو سنا نہ پوکتا دل نہ ہاتھہ آیا نہ جب بوسیا سخت جانی نے کیا پتھر مجھے اے صنم مجھے خدا سید ہار ہے ترے در پر عابدو زا ہد ہوا قطعہ موح دریا اسے کرم نے کی مدد</p>

جو کوئی دم بھبھ کو آیا پھر گیا طفل اشک اشکہون سے میری گزگیا	گھس دم ہو یہ جہان سے سیر گا آبر واسنے ملائی خاک میں
کیا عجیب کے قدر دن پھر سے کے جسکے فرمانے سے سورج پھس گیا	
<p>آئینہ جب دیکھنا میری نظر سے دیکھنا کہ دو حور دن سے ذرا قصر گھر سے دیکھنا راہ میری شام تک وقت سمجھ کے دیکھنا آپ گہر کر نکل دے گے گھر سے دیکھنا زنگ سے پیر چڑے کا تم دھپٹے دیکھنا بال جببے ہوئے اوپنی کمر سے دیکھنا موتیوں کے ساتھ میں یا تو تتر سو دیکھنا رخ ملا کر یار کا شمس و قمر سے دیکھنا شام تک بہرہ ادا بکی جنم تر سے دیکھنا اک نظر جہان کر دیوار در سے دیکھنا چاہئے لیلی کو مجنون کی نظر سے دیکھنا اک نظر اس سمت بھی پھر کرو دہر سے دیکھنا میں اپنے جاؤ گا اس نازک کرتے دیکھنا کب نصیب انکو ہوا ہے عمر بھر سے دیکھنا </p>	<p>دیکھنا غافل نہ رہنا پھر تم تر سے دیکھنا ۱۵ ہم ہی داشtron پر سیکھ پھر کما لے آتے ہیں زلف و درخ دکھلا کے کوئی سو اشارہ کر گئے ایک نال توہر سے منہ سے نکلنے کو دین پہنچ شب ہجران کی آمد کو شپور چوہرہ دیو یہ سمجھنا شاعر و عفت پاہنسا ہر دام میں یا رانکھوں سے گرے ہیں لہٹال شکنونکو تباہ حسن میں کسکی ملاحت کا مزا ہے داعظو صبح تک ان سو کھے ہو نہوں سے دعا ہو اور یہم جب شہید نازکا نکلے جنازہ اے صنم آدمی سب خواصوںت ہیں مجت جاہیئے غیر سے انگھیں لڑی ہیں کچھ خیر میری نہیں دوسرا مسکی بچک کرتی ہے مجھکو بقیرار ڈھل ہاہے نیل آنکھوں کا ذرا صورت دکھا </p>
طبع زاد دن کی سبلائی چاہتے ہو تم اگر	۔

ایئے شہر سے قدر و شمن کی نظر سے رکھنا		
کالا پر دہ کو رسہ پر ہر سی جان چوڑا خطار خ دیکھ کر لفڑا رہ سی جان چوڑا راہ وہ کاشٹ گئی گنج شمیدان چوڑا ایک بھی خلق میں زندہ نہ سی جان چوڑا جا کے دامن میں پنسا جسے گریبان چوڑا ہمنے چنتے کو پے صید غش لال جان چوڑا باز آیا ہے ترار و ضمہ رضوان چوڑا کوہ ذیل دنے مجذون نے بیان چوڑا مر گئے ہاتھ سے قاتل کا جودا مان چوڑا حسن الطاف نے ہندو شہ سلمان چوڑا پر کتر کر پیں دیوار گلاستاں چوڑا تو نے دریا میں جل غایل سوزان چوڑا الغرض پر مجھے ہیران و پریشان چوڑا ہمنے دامن چوسر خار غیلان چوڑا	۱۵	تنے کھڑے پہ گیسو پریشان چوڑا دیکھنا سفر کو پیش قدر جانان چوڑا جن بول کینجیک لایا تو قسمت دیکھو آپ تو حورین لیکن ملک الموحین شگاب آیا ہوں بہت درست جزوں سے یاری دل پروانگ کو لپکا ہے تری انکوں کا کوچہ یار سے بہکانہ مجھے اے دعظ ہاۓ اس موست نے دریان کیا کس کو باد بان سہنے اوتا ما توڑ کی کشتی عمر دیر و مسجد میں ترا ذکر ہے الہادسہ ذ تو اسکتا ہوں صیاد نہ جاسکتا ہوں سیر ہے داغ جو رو نے میں چک جاتا ہو ہیر خ وزلف دکھا کوہ چلے گر کی طرف پائے مجروح پرمجنون کے بہت کام آیا
ایک ہی دارین تاتفاق در کا داریارا ایک ہاتھ اور رہ لے قاتل دریان چوڑا		
تو شہ بھی کل کا تو بہرہ سانہن کل کا حاکم نے لیا چور کچھ سی میں چلکا	۱۵	کیوں جمع کروں وقت ہے ہر وقت جل کا اقرار عدم میں ہوا ایک ایک عمل کا

جلستے ہیں نیا ساتھ سے، پہلے پل کا
نازک ہو بہت رنگ بھی رنگواد تو بلکہ
تم حور ہو چڑھنے فرشتہ ہو اجل کا
بلکہ ہوا پلہ مری سیستان عمل کا
لو صبح ہوئی اور کسلاپول کنوں کا
در واڑہ نہ طیا رہو آنکے محل کا
دھان ہون مین تو کوئی دم کا کوئی پل کا
کیسا مرے طالع میں پڑا جگ زحل کا
جنت میں مزانہ ہو اخسر عمل کا
دیکھو کہ میں ہوڑا نہ دکے بائیں نسل کا
لیکن قد بالا ہے میں طول امل کا
وہ بہتر ہون شاگردی استاد اذل کا

تر بت میں نکریں سے کیا بنتی ہو کہیں
شہنما کا دوپٹا تو سنبھال انہیں جاتا
بیرائی قضاوسکی ادا جسکو دکھائی
محشر میں بھی بھیپا نہ چھڑا صرف سے افسو
جب آنکھ کھلی ہبہ میں رو ہوڑا اوٹھے
دل چاک ہوا الفت ایر و میں ہمارا
ممندی نہ چھٹے گی تھیں آنا ہو تو اوڑ
ڈرڈون کی طرح خال کی سودی میں ہوئی
رخسار و لب یار کی یادا گئی حبدم
پہلو میں سوتے ہو گردن سے خیزار
رفت اپنی اونکی مری عمر روان سے
کیا نور کے پیدا کے مضمون سپا

عقدے دہن تنگ کے سب قدر ۴ کھوئے اک بوستہ دیجئے الغام عنزل کا

کمد و قمکے داعن تو د ہوڑا لے گاں کا
گو یا سمند نازکو کوڑا ہے بال کا
سہتے تیسوں کو بھی غسرہ ہ بال کا
نیلام آج ہوتا ہے مغلس کے بال کا
فتھیتے دم نکال بیا بال بال کا

دعویٰ کیا ہے اونکے رخ بیتال کا ۱۷
زلفون کے بل نے حسن ٹبر بیا جمال کا
وارث ہو کیوں خرد بزرگون کے مال کا
چشم و دل و جگہ تر سے در پر لکھتے ہیں
قصویر بگلیا ہوں جبکہ نہیں پلک

<p>سے مہبنا مکے لئے گرد ملاں کا شہر ہے باغِ باغِ ترسی بول چال کا کیا حال پوچھتے ہو دل خستہ حال کا پر در دگار بند ہے لب سوال کا ہوتا ہے خیابان کے نقصان پا کا کیا شیخچے نے چبرہ بگاڑا ہے ڈھان کا یون تو سیاہ تما کمین چبرہ بلاں کا چڑھ جاسے لا کہ چرخ پتیخا ہلال کا</p>	<p>جبکے کمل ہے انکھہ ندیکہسا سوکے رنج بیل لقب کمین کمین طاووس ہن خطاب داغون پر داغ زخون پر زخم آہون پر پیڑا جب بابِ رزق بند ہو یہ درد کمل پڑے جو جبیر آنی تھی میے دل پر گزر گئی شق القر اشارة اگٹھے ہروا معنی میں نور چاہئے صورت میں ہو ہو دم بند ہو گا سامنے ابروے یار کے</p>
<p>سودا سا مجکلو ہوتا ہے لے قدر یسیکو کیون ذکرِ حضرتے ہو ہملا اگلے سال کا</p>	
<p>آج تک نظم میں قرآن نہوا تما سوہوا ہنسکے شترما کے کماہن نہوا تما سوہوا اب تلک دفن کا سامان نہوا تما سوہوا ساکن شہر خموشان نہوا تما سوہوا موربی پر بھی سلیمان نہوا تما سوہوا رخ چسراع تدا مان نہوا تما سوہوا باغ میں سرو خزان نہوا تما سوہوا اوکے شنکے کا بھی احسان نہوا تما سوہوا</p>	<p>و صفتِ رضاہ جانان نہوا تما سوہوا حال پوچھا جو شد صل کا ہمرازون تم جو مردے پر میے آئی ہو کچھہ دینیں مار رکھا دہن یار کی الفتنے مجھے دی رقیبیون کو انکھوں جو شانی تئے ای تو گونگٹ کو اوڑھاؤ چلو دیکھا دیکھا مرے مقتل میں عجب چال سے آیا قاتل خط کے آنے سے مجھے بوسہ دیا خود اونٹے</p>
<p>کیون شناکھوں گروں برق کی نہستے قدر</p>	

ہند میں غیرت سر حسان نہوا تنا سوہوا

<p>سب کھاروئے بنایا چاک کی بیری نما کا مر گئے پر جو بنا تو دھنارے خاک کا یا بہتر پانی کا ہون ہیں یا گلوا خاک کا یہ و مانع اش اکبر بیری مشت خاک کا ہے تجبل گ میں رہنا خوش خاشاک کا اٹکھوں ہیں دم آرہا ہے عاشق عناء کا خال روے یا زین ہے خاصتہ بیاک کا کیا گلوا بندکاروڑ جائیگا پتلاخاک کا عرش سے ٹکر لیا کرتا ہے طارم تاک کا ہاتھہ میرا اور دامن اوس بستہ سفاک کا دورہ ساغر ہی گویا درہ ہے افلک کا یار نے شانہ بنایا ہے دل صدی چاک کا کیون نہ سبود ملا کا ہو یہ پتلاخاک کا دل پہ پالا پڑ گیا ہے دیدہ نماک کا ہے دہن گویا بلاق اکبر بیری نماک کا زور کم چلتا ہے آب بستہ میں تیر کا سامنا پر ہو گیا جمشید سے ضحاک کا </p>	<p>تھا جو میں پا مال فوج گروشن فلک کا سبٹ گئے لیکن وہی ہو جو اوس سفاک کا رطوب یا بس سچ جھیل اگر دش افلک کا گرد آؤ دہ ہے دامن اوس بستہ سفاک کا باعث جیتے ہو سبز دروے آتشاک کا گریہ وزاری کی کثرت سے بنا ہوئیں جباب اضفی کا کل سوکیا پر پنجے گا عاشق کو گزند آمد و رفتے نفس سمجھ کوتا ہے یخوف رنہ بالوں میں بتاتے ہیں جن برج کی فیصلہ عشر منی یوں ہو گا خدا کے سامنے ساتی ہوش ہی میخانے کا درجہ ہو بلند جمکو جیرت ہو تو آئینہ بھی بھجا سے اوکر خاک سار دش جبکی ہیں عرشیوں کی گزین پی گیا آنسو جو میں دہ اور افسدہ ہوا اس قدر جو ٹاہتے ہیں زیور کی کچھ جاتیں جو توکل کرتے ہیں اونکو پریشان شہ کم جام حشم پار کے تزویک ماریں لفہ ہیں </p>
--	---

		ہاشمیں کنٹھا رہا کرتا ہے خاک پاک کا
		پر بگ زلف نداب بل کی لوہوا سوہوا دی حضور دہی میرن ہی لظہ دھی آنکہ ہم انفعال میں روتے ہیں آسمان بکدا بخار سے تفل کل اسے یار سوگ کیا کرنا خوب چوہم سے کہ نہ لائی پاں گال کر دیون شب صال میں فرقت کا حال سنکھ کما
	سما ہجھت پر بیزاد ترک کرتے ہو قدر یہ کون باستگی دیوا نے ہو ہوا سوہوا	اکیٹ سندھ ایک پر جو گیا آہ جو کینچی تو شجر ہو گیا ہم تو اوسی شر کو کتھے ہیں شر بس کیا رنظر آچکی دیکھ کے رخسار وہ نالے کئے بے طلب آئے مر گہر آئیے ٹلے کسے روکن ہیں اے در دل وصل میں مل ملکے زبانیں لڑیں
۳۴	ایک سندھ ایک پر جو گیا DAG جو کسا یا تو شر ہو گیا منہ سے وہ مکلا کہ اثر ہو گیا تار نظر ہوئے کمر ہو گیا طار دل مرغی سحر ہو گیا بیٹھیے پس آپکا گھر ہو گیا تو جو تم سار د جسک گرد ہو گیا یار سے میں شیرہ شکر ہو گیا آنکہ سے نکلا تو گر ہو گیا میلے میں اپنا بھی گز ہو گیا	وصل کا دن جلد بہم ہو گیا آہ جو کینچی تو شجر ہو گیا ہم تو اوسی شر کو کتھے ہیں شر بس کیا رنظر آچکی دیکھ کے رخسار وہ نالے کئے بے طلب آئے مر گہر آئیے ٹلے کسے روکن ہیں اے در دل عالم اساب کہاں ہم کہاں

<p>وکیسا جسے مظہر ہو گیا یار جد ہر حق ایں اور ہر ہو گیا چھر و تھا را گل تر ہو گیا کان ننک زخم بگر ہو گیا خوب ہوا شہر ہو گیا آئینہ آئینے کا گھر ہو گیا عیب بھی صاحب میں پڑ گیا دل کا سویدا بھی شدر ہو گیا گاہ پری گاہ بشر ہو گیا قلعہ کوئی حق کہ وہ سر ہو گیا دن تو اسی دن میں بس ہو گیا نکڑے ملخت جگر ہو گیا</p>	<p>کیا مری آنکون کی ہے خادت بڑی داو محشر کا قصور اسمیں کیا گرمی سے بوجہ سرق لگا ہجھین جب پی گئے ہم اشک سوز تھی رمضان میں مری حالت تباہ دل میں سما پاترے چھر کا دہیا بے دہنی اور شنگو کوہ مہوئی ختم ہوئی سنگدی آپ پر یار چلا داہیہ کہ انسان ہے آپ تو دل لیکے بہت خوش ہوئے رات کو یاد آپ کلے گاکون چیریا لوگوں نے مضمون شد</p>
<p>حالت عشق و کیفیت آیا حق یار قدر کو جنک کذ خبہ ہو گیا</p>	
<p>مٹی میں تو عزت کو ملا یا نہیں جاتا لو ہے کا چناس ہے کہ چبا یا نہیں جاتا تلوار کے منہ پر کبھی جبا یا نہیں جاتا جاتے ہیں تو پر کرس لئے آیا نہیں جاتا لیکن وہ دہن تو کہیں پایا نہیں جاتا</p>	<p>در باروں میں خاک اور قتی سے جایا نہیں جاتا اوہ خال کا چڑک بھی کسی یا نہیں جاتا ریط ابر و قاتل سے بڑا یا نہیں جاتا جنست نہیں کوچڑا اسے حور تو کیا ہے بڑے ہی زندگان ہر لئے ہبھے جدیں تک</p>

<p>کسبہ تو سلمان سے ڈالا یا نہیں جاتا یہ بوجہ تو تگر دون سے اوٹھایا نہیں جاتا لو سورہ لیلیں ہی سنا یا نہیں جاتا نازک ہیں بہت ہاتھہ لگایا نہیں جاتا اک پول ہی تربت پڑھ لایا نہیں جاتا بلبل کی طرح شور چایا نہیں جاتا اک نیچے کا ہاتھہ لگایا نہیں جاتا کیا قدر کس رو دہیاں را کھاندیا نہیں جاتا عاشق کا جنازہ اب اوٹھایا نہیں جاتا پھر آج مزارِ اپکا پایا نہیں جاتا پتھر کی لکیریں کو مٹایا نہیں جاتا فرزند تو ہاتھون سے گزوایا نہیں جاتا</p>	<p>ہو سکتی نہیں دل شکنی مجھے کیکی اس ضعف میں یہ عشق کہیں گز نہ پوئیں مترا ہوں میں اسپر کہ وہ آواز سنائیں بیٹھا ہو ابس دور سے دیکھا کرے اونکو اے رشک جپن خاک مردست نہیں تھیں غپتے کی روشن ہم سخداں غم میں ہوئیں ہاتھہ اپکو اغیار لگاتے ہیں عضسے ہر چند کہ ہم دل سے بہلاتے ہیں جوں کو فرماتے تو قتل پکیون را تھ او ٹھاہتا سید ہی ہی جو کہتا ہوں سمجھتے ہو تم ادھی بدگرے، وہ بت کیجئے کھلے حصفانی سمسموں جو صراۓ کوئی کینکرنی میں روکوں</p>
---	--

ان خاک کے پتلاؤں پر ہم لے قدر مرن گیا
مشی میں جوانی کو ملا یا نہیں جاتا

<p>پڑا رہ شور الامان کل دھر رہا عمل کمان کمان کا کیا سوال وس سے آسمان کل دیا جواب وس سے رسیمان کا اشارہ اوس تک فوجوں کا غذائیں اک کڑی کمان کا خرا رکھوں ہیں تو کہنیدیں ہو غذا ہوں صحن لامکان کا وہ زرد آنہ ہی چین ہیں ای پتا نہیں اخ پاشیان کا</p>	<p>اویکھے فشرہ آسمان کا کیا رخ آہوں نے لا کمان کا ٹکھا تکھا ہو اس جو اس کمان ہیں چڑھ کر بپانی ہو گوہیا نہ را پلا ہو دریاں کا بجا و عقاہ بے مرغ جان کا عدم کہتے کہا کیمین ہو لقا جہاں ہوں فنا ڈھیں ہو ہوا خزان کی یگلاں کہ ہن ہن بونکی خاکا ٹولائیں</p>
--	--

کہ خارپا نے جو سو شایا بنادہ کا شامی زبان کی
بتاتولے تر عشق آختر را لادہ ہے اب بیان کا
کشم ساختک میں بھیگا پھل کے مغز پر اخوان کا
یرہا ہری عشق سے سوکھ ماغ دریان پاسان کا
کناف نکت محلہ بکا ہر دسائیا تیرے نیجان کا
ندل نے انکو کوڈ کیھا بالا نہ انہوں نے ملکوں کا جما
ہوا یہ سیکھ لشکر کا مکہ اک مرتع کھلانے جان کا
بنے کا پر وطنکے تکاچمین یں فری کے آشان کا
شوائیں سکھنے پنکت ہاہو تو شور بیسے ہیں اذان کا
گلاب کی جینم لکائی تو پول اور اسے عطران کا
بہت بلوں پر، خاص اور دخان ہریبہ کیا کیا
ہوا ایسا کیا پریشان ہازمین کا نہ انسان کا
شباب کی جب سنگلائی توجوں اور بکری جون کا
بس آگے ہزار ساکر یہ حال ہو جرم انسان کا
جنخاں ہو جا جسم بدل عبارہ صحن بستان کا
بجھا ہواتا کوئی ترا احضور کے سنگلستان کا
اوہری کی گدا ویر کا ہر اوہری کن خوبی نہ کیا

بخت بائی ذلتمن پایا تو شمع سوزان مجھے بتایا
قدمانہ سینہ ہی تو ہکا ذجگر بھی حاضر ہو دل جی خضر
یون ہیں ہو دل سورغم سیگا تو صحیح کھائیں ورگا
خوشامن کی پرانتہ کا چھبی بھی چھاں کیا کچھ
ابھی ہم آغوشیوں کی جاہلیت بھی جا کھید دی کیا ہے
پڑا جو نہ کا دل پہ بala جسم کے پلکوں پر دذا
ہم اپا عتبرہ بروادل جو لیکے میٹھے میا مغل
پڑیکا یکنگیوں کا سایا تو حسن ہر جا کی عشق ہو گا
ہزار نکے کروچ کیا ہو کمین سماعت ہیں یا خداحیر
ہمار ک جب ہو اسائی تو قسمتوں کے خزان ہے آئی
عہد پڑی ہر لگاہ جادو کہ تیر کجھ ہی خطای بازو
رہیں گے سوچیت گران جلادت نالا لبتو رو دافغان
ہزار پر سے میں نگلائی مگر جوانی نہ چھپنے پائی
پڑیں تانچے اگر یہ کے تو پر زے پُر زد اور دین کی شاک
جو ٹھیل سے محبت بگل رہا شہ ہو دامنِ رسول
وہ بر ق طور تھا ایسا کلیم نے جس سے دم نہ مارا
دل و جگر ک جو پوچتا ہو تو دنون آنکھوں کا سامنا ہے

کمان ہیں قدرا جل سیدہ نگاہ دا بزم و کرشیدہ ہوا وہ تکش سر تیر حیدہ چڑا وہ چلے تری کمان کا

بڑا ہوا گریغنا کل دہلوں و مٹھا سورش نہان کا
 ہر سو ہون شرکان جان بستان کا کشت ہون تیر لامان کا
 ۲۳۰ وہ منشی غورہ نہان کا کمبوش ڈر عرش جانشنا
 ہر پاد بیک دل کا سونا ڈاپ چیز پا دوس رہنا
 ہر خانہ داری جنون کاں جان کا رنگ کیمپ دیول
 ابی وہ سویا ہی سواد اسی کلی چکتی ہر کوئی ہوئے
 یہ نگل کی تکلی رسانی چلی ترست کی فقرہ بازی
 حجا کبسا پستانی جاؤ کمان کا یوسہ زبان لاو
 گرڈ فخری جگر بتمارا وہ جلوہ منج نے مارا تو تارا
 قدم کے قدمورج یعنی جدابوان حدوث کی ترسنا ہوئے
 جسے محبتی ہے جو نیقت ہے ہی ہی تصویر خود بولت
 بتائیں لئے کے اسی گما تین کیوں و گمی پہاڑا تین
 تری ہتلیں جیل نکلا کا نقدر دست جمال نکلا
 سرکے دنیا میں جیساں آیا رعواروی اپنی ساتھ لایا
 نہ بکار سرکسو متحان ہیں مید عرش ہے، اہم کاں
 وہ زرد رنگت ہے جملہ لاغر وہ سیغزت قدم یہ
 بنیں بیتے ہیں اگر کنارے وہ چیز ہیں اپنے سارے کر
 سیئے گی کیا چاکر چوپانہ نہ ان جیگر کفر ہوش
 چومن ٹپر پہنچا دیں ایک سیکھ پہنچاں میں طایا

پیدم گھٹا کچھ دل پتکان کا سمت کر جھالا بندان کا
 مرا دماغے ہر لیک پانکا الحمد پچھے بندھے کمان کا
 خدا ہی حافظہ ہر نقشبجان کا کمپور جو دست پاسا نکا
 وہ آپ سیزہ ناد آپ فدا و خشک ہر دلیت دل ان کا
 چمن میں شکر چین عیاذ عادل جو سرین ہو داہو شیان کا
 نہ چونکا دمچے کمیں صد سو ماخ ناک ہو یا خان کا
 کر جیسا کنکی زبانہ نتی گکھ کے تنگ دہان کا
 قبا اقرار نقاب کہا وہاں کا جو جگڑا ہیز کمان کا
 پتار ہے چاندن نے مال الحدیث گلیہ ہوتان کا
 جما ہون پر خاک ہیں مل ہون نقشیوں پاکن کا
 جسے بتاتے ہیں لوگ جنت وہ نقشہ ہی آپ کے سکان کا
 سیمین جو اسے زبان کی باتیں مہلا جھکو ہوئان کا
 اذان یتھے بمال نکلا کہ ما تھے گلادستہ ہزادن کا
 خدا نے پتلام رضا یا ازال کے دن گرد کا دان کا
 سنا ہو زندان و منان میں مراہر کفار کر جان کا
 گرے ہو اور کھیمیں سے باہر ہو زر دیتا ہوئی خزان کا
 یہ سنتے آہوں کے تیر مارے کہ سینہ چلنی ہے اسماں کا
 جسے تین سچھاتا نہ کس نہ دن کام کرنے لگی سناں کا
 نیا اوٹھا ہو پر ایک پانچا ہم لاش کسی جوان کا

نہیں لالی سنی کسی کے مل جتھریں اُنات پیسے
دل جاگر انکہ سینہ ساردا فراہم نے جہان مارا
ہر خل طویں تھماری قامٹا اویہ بیٹا کا پل خپڑ
جو خاک اور کچھ نہیں تھا تو کیون خوشامد ہو رہا تھا کہ

تمہارے ہنچھوئیں نہ کی ہوا تھے رکھنی بیان کا
وہاں ہاں اب کریں گزارا تباہ جہان جہان کا
تمام ہو ہو باری چستہ فتن ہیں، سبیل دسی جہان کا
زیر کے پادوں پر سارے حرب کا ہو ہو آسمان کا

وہ اپنی صورت پر خود دار ہے یہ خود نے اپنے سر برائے
نیار محتاجِ قدر کا سہند قدر محتاجِ قدر داد کا

اوٹھ دیا و ملبوی نہیں کل پتا نہیں ہیجھ ہفتین کا ۱۷۳
جو واع جو عشقِ ندوشیں کل جو لوشنیں ہے دلِ خرین کا
نشان ہے یا بوجیں کا اثر ہے یہ زلفِ عنبرین کا
رہ ہیگا قاتلِ ندوکیں کا نشان ہے پسلِ خرین کا
گئی شرکر بھی کنیہ خواہی ملا کے مٹی میں کی تباہی
پیٹکلگ پیاہ کی ہے بھفلذِ را مری سیر کیمیہ قاتل
ترقوں میں ہے کیون مجاہدیلگی بختی خدا ہم شاہ
پرسہ ہم دارے استگاہ کے آنکھیں و مٹھی میں ہیں اپکے
کلیہم نے داکی بانی تو خش میں اجتہی بالیں
ڑکا ہے رکڑوں میں سست قاتل ہار دم کرم طرح سوایں
تو پہچوں پان کی کہونیں تم سو کمان کیاں کی
ذرابی ہکن نہیں ان چیفستے ہرگز ناگاں
چپا یہن محشرین کیا نہ ہم کوہ اعضا ہیں پیشیم

بڑا ہوا دل خرین کا کہ مجھ کو رکھا نہیں کیاں کا
وہی ہر تغافری بہن کا وہی جہان کے لگنیں کا
کہ داغ اپنے دل خرین کا ہر سکنا غزالِ جنین کا
غبار تو پوچھ سمجھیں کا ام تو دھوڑاں استین کا
مری طرح سے کہیں آئی فلک بھی پیوند نہیں کیا
کہ ہور ہا ہے جو قص سبل کا ہو گھنگھرو دم پیں کا
کر گیا فرع میں زاہد توبت کر گیا ہر استین کا
کمند کے حلقوں میں برابر گلا پسنا ہر غزال ہیں کا
جو بیٹری تھی جبت ان تراں جوابی نیاتا ہانیں کا
کخون سبل سے حلق سبل نیا ہو خود حلقة استین کا
اسی ہی گردن آسمان کی اسی سے ہو زلزلہ زمین کا
کہ صورتِ شکل اتوانی جہان گلابیں ہو اور میں کا
یہ ہاتھ خود اپنے حق میں ہیں ہم اپنے کیسے سب آئیں

جو روشن تیر خالی کا طلار ہو جوں باغ گردان چڑھنے کا
 مزار پر سرٹی ہو جا دیں کاشتہوں حشیم سرکپر کا
 نہا گلے دقوں کا حال پوچھا یہ نہ تاکسی ہیں کا
 سماں خنا مبین ہو کو مزہ ملا زہر و شجین کا
 کمان قیس سوچ کمان یہ ذرا کافری ہے آسمان زمین کا
 جو کاج ان کو مجاہڑا یا تو مشک پایا نہ اسیں کا
 ادھر ہی مان ہاں کل غص پاچہ جو شور و در ہر ہنین فیں کا
 دیا ہو بسترش جو ہر کروڑ ایقہ ہے سکنیں کا
 کہ بتے پانیں ل گیا ہی تا سیلان کنگیں کا
 نہ بیٹھنے کوں ماشناں کچھ کر مبان استین کا
 ہوا سے جڑ کر گلزیں چڑا یک پول ہ اشین کا
 کہ تاخی نہ بنشیں سو کب مزہ بدلتا ہے الگیں کا
 کر شگاب تم سے ہاتا پائی جو اس نہیں کیا
 جو پادن اپنا ہی تاردا من تو ہاتھ ہوتا راستین کا
 خزانہ انکوں کا ہی باب ہے جو نوارہ آستین کا
 نہ کام دیر و حرم سے رکا مثار یا قصہ کفر دین کا
 کہ پادن تک سوچنا ہوں سے عرق بیا ہو جیں کیا

جہاں سر پا و شمار ہوں جنوہنیں ہوں ہیں مجاہڑا ہوں
 جو مخون ہوں لحمد کا ندر پھر وہوں کچھ شان ڈیہر
 نہ صحبتون کل جیالی چونہ میرے دل کا ملال پوچھ
 کرم ہیں ہم غضب ہیں ہم کو کیا جو متاز سبیں کھو
 کرے نہ کیوں یا ہم سے عزادہ نور ہو خاک سے بُرزا
 جو حلقد زلفوں کل ہاتھ آیا تو شکنا نہ ختن کا پایا
 میں وہ کسی ستانہ میں ہو وہی ستانہ میں ہجایا
 یہ پنڈڑو و دل تھی قند و شکر میں صفات کئنہن تھاں کے
 جو شکر ہوں تھیں گیا ہو اوسی میں ہر لخت ل گیا
 کیسے تھا یچھے یا جو تو جا کو محشرین اونکوہ پا نے
 کملادہ باغ خلیل ہو کر بنا سر طور خسل اخضر
 ہر اصحاب ہواں کے بیٹی ہب بدن سے میکوئی کیا مطلب
 کیسی تھی کیا دکانی کیہیں جو کچال ہڈائی
 یا لاغری اب ہر خاد امن کہ اوٹھے نہیں سکتا بادر اس
 ہمیں جنم سو ہوئے کب اشکل ٹھیک ہی پڑی بیٹی
 تعلق اٹھو جو ہے رکھا تو ہے بھا اوکر دم سر کھا
 میان مجھ سر ملا لیعنیں میں شمع ہوں ل کی جا لوں سے

سخن کو قدر بارج دے زبان ہو کر کم افشاں ہو امکان کیا ہے ناسخ نے آسان سے بلند تر رتبہ ازین کیا

<p>۲۱ نہ ملادیا نہ دکھا دیا نہ بتا دیا نہ پتا دیا اوے عین آئینہ لادیا مجھے اوئستے آئینہ لادیا اجھی انکھ لکھ گئی تھی ذرا ابھی اگر اسے جھگادیا کبھی باڑلا اشارے میں کبھی یکدیمین جلا دیا وہ انہیں کہ کاچل نہ تھا جیونہ تو تھے جھیا مری آنکھ تم ملکوں کے تین فریب حنا دیا ترے کام کچھ بھی ہو آئیگا تو ہمین کا قیرالسیا دیا جونک مانک بکا بین تو بابتے نہ مزدیا کہ لو جگرت ادبی اصرشانہ اتنا ہلا دیا وئے روزہ رون پر صدودہ کہ قدر بلند نے ڈلا دیا مجھے برسہ لکھ دلادیا بھی خصہ کرو اب بقا دیا جو خدا نے کام دیا کیا جو خدا نے تھکو دیا دیا خعل کے خانہ کعبتے کو کعیدہ تم نے نہ دار دیا مرا داعول جی مٹا وے کہ مجھی کو تھے شادیا وہ ہنسا دیا وہ ہنسا دیا وہ ہنسا دیا کہ ولادیا وہ پلکہ تھاری دوہر اونھیہ انشانہ تھوڑا دیا ترے لبے جام بقادیا تے سے خط نے نہ زنا دیا یہ جلا دیا یہ کڑا دیا کہ مرا کلیچا پکا دیا ۷ تمہیں چڑھے ہمین گلکہ کھدا نے کردیا فیصلہ</p>	<p>اسی شہر پر را پا چکتے ہیں سبز باغ دکھادیا اوے ہمین دل چو دکھا دیا مجھے اوئستے آئینہ چھو دکھادیا یہ لکھیں قبر کرو کریں کہ الحدستے مجھکل دیٹھا دیا کبھی لئے ابرودن پورہ بیل کبھی ابستے لکھ ملادیا وہ تو دل تمازلف سیاہ ہمین جیون سائی جلکٹی چھری ہجھرے تو نہ پیری تھی ہمین در در تو فسخیں جو تو پیٹکا دیکی کا عیکا جو کر چکا تو وہ بھرے گا تو جنہیں ہو در دل جلکو جلکی میں کمان اثر نہ سوتھا سمع خصم بکیا عظیون نے بڑا خضب شب بھریں گرے ایک جھکہ اٹھیں گے روز قیام کو یہ تو پہنچی پی ہر قیمتیں کہ نہ اردن ہاتھ دکھل کر ہیں نہ حکومتوں سے توں کی لے نہ سخا توں پکھنڈ کر بوداں پا گلگا ہوں تو اوس توڑنے پر باتے ہو اوہ راؤ گے کہ نہ آؤ گے کو سینہ مجھے سے ملاو گے وہ لگکا یا شہزادہ لگکا یا منہ وہ لگکا یا منہ کہ بنا یا منہ وہ نظر تھاری اوہمیں دھ جگرے تیر گز گیا مجھے ایک عالم تریع جو نہ مر دکھا ہیں نہ بچو گھا ہیں تری باتیں نقش جکریں ہیں پچھپوں پورے پکرے تمہیں گلکہ ہمین گلکہ کھدا نے کردیا فیصلہ</p>
--	--

		سبھی ایک بوسہ تھیں دیا تو پھر اوسکا ذکر ہے تو کیا بھی پنے دل میں سمجھتے تھم کہ فتنے کو وجود یا
		بی نیاز و ناز کی باستہ ہے جیسے جات رانکی باستہ کہو تکو قدر نے کیا دیا کہو تمنے قد کو کیا دیا
۱۵	اک نقطہ سیہی ہی تیرا دہن نہوتا شرمندہ مجھ سے یارب درد کفن نہوتا کب تک خیال تھکو لے جان میں نہوتا میری نظر نہ پڑتی تو وہ تو نہوتا نگس کا فصل گل میں انشاد ہرن نہوتا ہرگز نصیب مجھکو دو گز کفن نہوتا کیا قھقھے لاجوا ذکا چاہ دُن نہوتا زخمون ہیں شل غنچہ ہرگز دہن نہوتا ہندوستان ہر میں سوچ گمن نہوتا دنیا ردا غم کا اتنا چلن نہوتا میں شل ہر پارست داع وطن نہوتا پسید اختن میں ہرگز مشکل ختن نہوتا سر و چین نہوتا یا نارون نہوتا تلوار میں جو تیری دستیں چپن نہوتا	رستی پر توجہ مائیں لے گلیدن نہوتا افلام مر گئے پر اشانلوک کرتا تیر خیال ہر دم ہے جان دل سی محکو سچ کشہ میں مندیں ہر خطکی حد ہر ستی میں تم کہاتے اوسکا ذکر نہیں مر نے پر جی جو میرا سوز جگر جھسے لاتا ملتا نہ چاہ ہیوست آج اپنے ڈبجنکو اویں حشیم سے گیں کی تیر نظر جو پڑتی جو کلب پر سیہ پر میرے نہ سورج آتا سلطانِ حاشق کا سکہ اگر پڑتی کس کام کی ہر دن بنا میان ہوں جیں اویں دلعت کی جو خوشیوں کی صیانہ جاتی با غم جہان میں لے گل لکڑن جاپ تنتہ بلبل کبھی نہ بنتی مقتول میں روح اپنی
	قاضی کو کیا ترد دمختی کو کیا علاقہ کیا وقت در عزیز تک تو پرشکن نہوتا	

تیجہ قول کا دریان ذرا نہ بچے تھے ملکیون فخر ترنا
کبھی مر کے بھی تو تھیں بھی کبھی سوچا جس کی کہنی ہے
بیٹی ہیان تھا کہ بت تندہ ان کو مکاریں شکنہ پہ جھیساں
جو گرفتہ یاروں حربہ ہوا کرے آہ و غافل یگردہ ہوا
ہیں عزیز مجھے دل احشائش کو ان یہ ہے قوت قدر ہے اور جیسا
رسہ اور وصال ہیں۔ حرکت کر تباہی جو جنکو شکر کرتے
مری تان پوچی تھی تا بلکہ مری کہ پکڑتے جملک
تی و روح کو شرط طلب ہیں۔ ماری جعلیں ہیں آہیں رہا
کہیں بات کا پاش آج رہتا ہے وہ چھٹے پورا رہا
تری درپہ چو سرخ کوئی ہوئے وہ پڑی سریں ہوئیں تھاں ہوئے
میں وجد و عدم میں ہائی کرکے جو خوب شہزادہ کا نین ماڑ
ہر تھاڑے پیش کی حال صحیب ہری ٹیٹے ہے تو کہہ بہر ہے
ترن حلقة کافی پیچ کی تو دلوں ہی بھی راستے اگر کر لے
رسہ رنگ ہجتی سے زر قدم جو قدم تھے پیچ کیا پیش کیا
سلے غزہ و ناز واد دھیا مجھے فوج کیا پیش کیا ہے

وہی ہوش خدہ بین نظری ہیں قدرتی چکری ہیں
وہی یا وغیرہ بین گھری ہیں جو چل گئے آپ تو کیا نہ ہا

وہ یہ رہے اگر سرمه ذرا ترہ باہد بیٹی کر کے ڈکھانے
ہوا آپلہ بالا سیاہ کم کوئی آیا کفت، پاندھا

جو شید لگاہ جفا نہ تو سماں کا اد نکے پتا نہ ہا
وہ بیت میں تھیں غم پڑھ کر پانہ نہیں غم کا پانہ نہیں

کی تقاضے کے ساتھ پہلے بھی وہی کوئی پروردہ شرم خانہ
کوئین چیز پڑھے جو عادت جو رخانوں سے مدد فائزہ
چشمگاہ ادا کا شہری سردار دلشاہ تیر قضاۓ زمانہ
تو نکلے تو خمہ بزرگ پھر کہ تپش کا درازی بی فرازہ
ہوئی سوندھن ل سرخی میں جو داک کلیج کا نام خمہ برائے
جو تسلیت خلوٰن کو پھر ڈیا کبھی دام و قفس میں ہاتڑا
کوئی نکوہ شہریں ہے جو بوسے لئے کو عوض تو بوجا گلائے
تری سوندھن ل بیٹھ رہی ترا درد جسکرہ ما نہ
جو ساتھ اؤ نین بھی خیال ہوا کہ کوئی بھی قیصر ادا نہ
کوئی فرضی سارا کا کس سے بلکہ خزانہ ہیں جو این تو برازہ
کہ قریب سے ہستہ کو بناتا رہے کبھی یا جو ہے خنازہ
لے خضر سکندر دوم کو جب تو وہ لشناہ اُب بقاۓ زمانہ
رہا تھا کا تو چھی ہو چھری جو چھی تو گلائے

شبِ عمل میں شہزادے کیتھے ہی مری کے سوار گاہی کہتی
حق دناختا گرے ہر یا خفاظا تو نہیں کریں اور اہل دفا
جو جفا کش غمزہ دید رہا وہ اہل کن دید شنید رہا
اسے پہاڑا اٹھا مری کار بکش دھیں ہیں مہجن لکھ
کبھی نجی ڈنڈہ کا مرہ دا کبھی اس سو ڈنڈہ دردعا
جز مانی کے ریطا کو ترک کیا نہ پھنس کبھی ہم تد امیر یا
بھوکرتوں آپنے دلخ دل گھومنی کسی بھی کوئی
مری سینہ تلک کو سرسی یکتا ہمچو کہ کوئی سی
ہوا اُب جگر کا یہ حال ہوا ہوا خاک یہ دل کو ملا لج جزا
جو شباب میں غصہ دل کیا توبہ پڑیں جی مہبود کہی
اہمیت پھانڈ کرنا قیسے یونہین کوئی شکوئی شاہزادے
خطا بزرگ دیکھ کے برسیت ہی بوسے لب کی دل کو طلب
ہے صبر ستم میں ذرا نکی ہوئی خوب فراغت برازہ دمی

دلِ قادر جو جھپٹ نشانہ ا تو کوئین جھی نہ اوسکو تراہیما
جو چون کر لگے میں گزارہو ا تو دن بھی وہ دو خدا زمانہ

<p>۱۷۷</p> <p>مے نامہ عمل میں نہ دڑا صواب بخلا اجی ابتلاء نہ جاگے اٹھوا فتاب بخلا اک ادھر کباب بخلا اک ادھر کباب بخلا جو کوئی سیان سر کلادہ پیئے شراب بخلا</p>	<p>مے نامہ عمل میں نہ دڑا صواب بخلا وہ لمحہ پیری آئے تو نقاب والٹ کے بدے ہوئے شق جو گریہ ملپوت دا جو جگر کے بدے تھے میکدھی سے ساقی ہجین نایا مید جائیں</p>
--	--

<p>تو گرہ گئے میں ہو کر وہ در خوش بے نکلا جسے بنا گوان جانا وہی گھر خراب نکلا کبھی ماہتاب نکلا کجھی آفتاب نکلا نہ ترا جواب نکلا نہ صراحت نکلا جو گلوں نے جوش کھایا تو کمین گلاب نکلا جو چینی وہ زلفت پیچائی ہیں پیچ تاب نکلا کوئی اور قصہ پھیر دی خیال دخواہ نکلا ابھی دل پر چھاما را ابھی بے جواب نکلا جسے نازکہ ہے تھوڑہ نہ اعتاب نکلا</p>	<p>کوئی دل ہوا نشکن مذابح شاہی ہوچ دریا جسے پاناختر سمجھے اسی دل نے ہر کوکو بیدا کبھی یہ دکھایا عارض کسی بھی دہ دکھایا عارض کوئی کل خزان ہیں بالکل رہا ہیں میں بیل جوداں جگر جلا لئے تو سخن لئی کی روائی بہرہ اپنی حد سلطانی تو ملاد سکا کیون بخلے سنی آہ دنکلیاری دل چشمکی تو بولے چہ دل اور است وزو کے کبمع پراع وارد جسے شرم جانتے تھے وہ فقط اتنی ذمکی نفرت</p>
--	---

میسر پر قدر سارا ہی نکلا بر جست	جو میں حشر میں ہوئے بہت آب آب نکلا
---------------------------------	------------------------------------

<p>۲۲ نہ نہ سی بولونہ سکے کمیلے کئے گا کیونکر طالع لکا کوئی ہوتی ہی را دل کو نکیون ہوئی خیال نکلا وہ خادم خاطر میں ہٹھیسے ہوئی ہیں خیال ہر خارج لکا جیکر کا خون لک کو شیرا در پتو نکو ہر خون جلال لکا ہمیشہ سیسیہاں پس پر تو حوصلہ کچھ نکال لکا وہ مجھیسے بیشم ہو گو حمدن تو پھلی ہو گا سوان لکا جس ہر اشارہ ذرا کرتے تو شرخ پر کیا مجال لکا تمہیں بتاؤ کہ کیا بہر ساضعیت لکا میڈاں دل لکا</p>	<p>پہنچ ہو کیون قدر نہ پیٹی ذرا بتا د تو تعالی دل کا تمہارے دل پر خدا میئنہ ہو کیون میں کیا تھے جان نکلا وہ محوا میئنہ ہو رہے ہیں اس لینے پر ہم کم توجہ پیٹیکے گلے مظالم ہے اوس کاظم اورہ اسکو ظالم شیق اپر کا ہمکو در ہے نہ تیر خیکاں کا کچھ خطرہ اویں میں اسی ہمہ گھاجسم تو پھلی ہاگو نکاح کا بوسہ بھی دلکش ہے طاق اپر ہے کعبہ اینا تو اوا تمہیں زلفوں میں سکو جانا تھی جو لاکیں دھے شکن جان پہنچ ہو کیون سکو جانا تھی جو لاکیں دھے شکن جان</p>
--	---

<p>او دھرپن بین بہاری ادھر پور جو جمال دل کا کل او سین مچلے ہے دل ہمارا تو دام گیسیو جمال لک ہجرا سکو ہر وقت یاد تیری تھی جو سبی کچھ سرخان لک قفس ہے یہ سیمہ شبک اسیں پہننا ہر لان لک یہ دام جارو نظر سے پٹاکہ چھنسیں یاں لان لک کا یہ بارہ آنماچکا ہون ہیں کشت لک کمال دل کا تم اپنا جوڑا تو کول ڈالا سی بین ہوا حتماں دل کا بسن یک سچکی تھی اسکلائی کہ ہو گیا انتقال لک کہ تو نے دیکھا سنا نہیں ہے غم میں ہے حمال قان لک منز کیا خستہ حمال لک دیاغ کیا پایاں دل کا ہے اسیں رنجی جگڑکا شانہ تو سینہ بے شان لک تماری زلفون پوشن من پڑھن شیک بان لک ئے سینھا کنیں سینھلتا ہینگت ہے اکو سان ل کا</p>	<p>او گھرستا نہیں پول کھلداں ہر طریقے دل بجنور ہیجاہ ذقن ہمارا بڑا کے دیتو نہیں ہمارا ہو دل کوتیرا خیال ہر دم تجھے جو آتی ہر یاد اوسکی ہمارے سینے پہ کان رکھ کر فراسنونا ہمارے دکو وہ رفت بیجان اٹر جلا ساتھ پڑ پ کر تکر پہ کر او دھرو اجنبی سکو پیدا او دھر وہ سینے سے گل پٹے تماری لفیرن لک ہر ہیں جوانیں ہونا تو گردی پتا نہ پہنچیں ہمالی تو انی کہاہ و نالہ سے سعی گرانی پتش قیامت نہ آہ محشر پول میں پڑی گل تر تماری کوپ خود فدا ہر بتا سے تلوڑ کی خاکا ہے ہمارے سینے کو مول نیکرندگا دان اپنا تمہنا و کبھی سے سودا بھی ہو اوجس کی جو پیشان ہیں ہر تن ہمارا کی جواہی ایسی کو جوڑ جو شت سو شت ہو سینے</p>
--	---

<p>بھکر ہینہ ہم سے خیر پڑھم ادن سے اے قدہرین کمر ہمیں جمال ہین نہ تھط دیسر نہ اونکو نیا بین لکا</p>

رویفہ موحدہ

<p>حشر ہے اک تیز سے پڑایا او تک راقاب لا کہہ گردش کہاے گر دوں لا کہہ چلا قاب</p>	<p>شک نہیں فارس ہے نیزہ روے او رک راقاب ۱۷ غیر ممکن ہے کہ ہوتیری بر ابر آفاقاب</p>
--	--

کان کے بالے میں روی یار کی دلوں طرف
جو سین ہے وہ کبھی متاج آرائش نہیں
دوسرا غرہ تک پوچا نہ ساتی یا نصیب
مہر جوں ہالہ شنید تک سردار ان کشد
المحفوظ لے روز بھر ان تیری گرمی المحفوظ
زیر گیسو سیہ چس فرشا ہو گیا
چال تیری گوش اولاد کے کچھ کم نہیں
اپ کی دلی سمجھی سے خلق میں اندر ہر ہے
حسن کو عالی مزاجی شرط ہے درستہ ہو خاک
رات دن روشن ہے گہر ساتی عالی طرف کا
ایک سینے سے چپاؤں طرح واغ فران
شام کمب ہو گی وہ کب نینگ لے گردن ج دن
جو سین مکلاز مانے میں وہ ہر بائی ہوا
صحیح کور دے شبیہ ہجور تیر اعکس زلف

ہو گیا ہے داخل برجن دو پیکر آفتاب
پکھنہ اڑہی ہے نیچوہ پہنچے ہے زیر آفتاب
جاتا ہے مشرق سے مغرب تک برابر آفتاب
دل پیسیں پالہ شط در دے انور آفتاب
بیگنا ہے آفتاب روز محشر آفتاب
دیکھتا ہوں میں ترباز دے شپر آفتاب
سجدہ کرشن ہیں تو خدا و مقر آفتاب
اپن بھر جاندی جاتے ہیں شب بھر آفتاب
پاؤں کے پنجے ہیں ذرے اور سر آفتاب
ساعنیں قسم ساعن زر آفتاب
دیکھتے چار آسانوں سے ہے باہر آفتاب
ہو گیا کیسا مری چھاتی کا پتھر آفتاب
دیکھتے پڑتا ہے گھر جاندی گھر گھر آفتاب
چاند کو کردے فروغ دے انور آفتاب

اب پھوٹو دن گایں دار قدر کوں پیری
اپنے پیری ہے یا ساتی کو شر آفتاب

	بنض کیش ہے گرگل مے قائل بتایا وقص سبل کبھی کا ہریکون نظر آلاتا مجسے فرماتے ہیں لے کر یہ کیجوں من آ
اب تو ہر عضو ہوا ہے صفت دل بتایا ہو گیا مارے ہنسی کے مراتا قائل بتایا ہے اگر خبز ابرو پر تراو ایتایا	۱۹

عشق میں کلی تڑپ سے مجھے برج ہوئی
 منزدین عشق کی درکہن تڑپ کر کاٹیں
 ایک پرایک گراٹا ہے اللہ ری بڑپ
 آئینہ کہ پیخون کے شعلہ کی طرح کا پانچین
 ہمی دیتیں القا مجھے لکھتے ہیں
 اور نکھرا کرد تم لو مجھے بر باد کیا
 یہ وہ موقع سے فرشتوں کو قدم ڈگھیں
 مایدروں کوئی کام نہ ملنا اپنا
 رنسکے بولا بھی مسی، نہ کنگی چوئی
 واعظو تلقلن پینا جو کہ میر من پاؤ
 واہ لے حضرت موسیٰ تمہیں ہی نکھیا
 اپنا کھڑا جو بیوکا سا اوسی دکھلا دم
 تم جو آؤ گے تکال آئنگے اشارا اللہ
 ساربان قیس کی تربت پر ذرا نادر کر
 گرم رفتاری و رخسار و قدر بستے

رسنکے فرماتے ہیں یہ قدر کارونا نگیا

جب کبھی ان سنوا مے ہوادل بیتاب

ویران گر کیا تو مجھے خاندان خراب	۲۷	پارب ہوئے گہ کی طرح انسان خراب
ہو گی چورپن سے چاری زبان خراب		ہے ذکر یوسف کا بشیرین سیان خراب

کچھی کلی سبے یہ نکارے با غبان خراب
 کجھے کے راستے میں ہو اکاروان خراب
 اوس قدیم ہو چکے ہیں کئی نوجوان خراب
 فصل خزان ہیں ہو تے ہیں بگھران خراب
 ہیں نکشدہ درن ہیں ترے نکتہ دان خراب
 ناقہ لئے پہاڑی کرے سارا بان خراب
 ہو تھہہ دکشہ لا جواب ہیں پگالیاں خراب
 اب گورجھی مل ہے تو مشہ مکان خراب
 ساقی ترش مزاج ہے پر میغان خراب
 گرستہ بخت دیوبیں و خاندان خراب
 کیا جوڑ کے نشانہ کہ ہو دیباں خراب
 جیسے لٹا پیا ہو کوئی کاروان خراب
 لو ہو گیا خسر پر کوئی مکان خراب
 ہیں اس سیاہ خانے میں اہل زبان خراب
 ماں دبو ہیں بلغ میں ہم ناقوان خراب
 طوفان نوح آیا گا ہو گا جہاں خراب
 یلیں تباہ ناقہ تھکا سارا بان خراب
 اک تم ہو کیا خراب کہ سارا جہاں خراب
 تلپٹ تباہ خاک سیہا لیگان خراب

بدل کا دل دکھاتا ہے ناخن جبارین
 کو سے بتابن کی رہ میں لوٹ گئے ہو دل
 شمشاد و سرسدرہ و طوبی کی صل کیا
 کیا عشق میں جیا ہیں عشق جو اس ہوش
 سوے کمر کی نکشہن ہیں ہونگا فتنگ
 یلیں کو قیسِ محفل میں اوتار لے
 گلگبر ہیں نفسیں مختار سخت ہیں
 وحشیتے زندگی میں خراپہ تباہنا گھر
 سرکاش راب تلخ کے بد لے لٹھا دیا
 نام وستے نشان ہیں پوچھ جو ہاراں
 کیا دیدیں کچھے کہ نہیں تھتھے اشک حشم
 محکلوحد میں رکم کے ہیں یوں دست شتر
 پہیری جو تھتے انکہ دودھ تراولٹ گیا
 دیکھو کہ شمع رو قی ہے اپنی زبان پر
 بریا دلا غری سے ہیں بگھران کلش
 او بلنگی جب خزان میں اپنی ہنر حشمش
 ہیں جہاں جب جم و قدم جسمی لمحہ میں اپیچ
 شیرین پر شخص نہیں اہل وفا بہت
 حال جو اس سکون کیا میں عشق میں

<p>راہ بندو پست میں چک کا روان خراب پر چال ڈھال ہے صفت آنمان خراب کردے گاس جہاز کو یہ بادبان خراب ہوں گر کاروان تھیں کاروان خراب گمراہ تراجمی ہے کمیاب خانمان خراب</p>	<p>اوڑتے ہیں آسمان فریں سے مرے ہوں کھڑا ہے تیراچاند سما تھا ہلال سا ہو گا ہماری آہ سے برباد آسمان چھایا ہے دل پر نیخ دغا نگر نشگان لے طفیل شک تجھ پ دل جوش پون شا</p>
<p>اے قادر سامنہ چوڑ دیا قافلے کا گیون اب ہو بہنک بہنک کے پس کاروان خراب</p>	
<p>بہ جواب اپنے ندو مجھ کو تو اسکا کیا جواب ہاں اگر ہوتے تو سو دلکھتے یا گویا جواب لو جوانی چل سبی دیئے لگے عضدا جواب یا تو مجھ سے وعدہ کریا تے دے ساتی یا جواب کیا ہاۓ سید ہے مطلیک تھا ٹیڑا جواب پاؤں تیرا دریاں ہے جلد قاصد لا جواب کاش مجھ کو وہ زبان تھی سے دیتا جواب میں چپا ہوں کیا کردیتے ہیں مرے عضدا جواب جو کو وہ کوہ سے پر کر ملے اوٹا جواب یا رنہ خدا کا مے بھیجا تو یہ بھیجا جواب ورنہ خود جاؤ نگائیں ٹیڑا ہوا ہوں تا جواب ایک ابرو یار کا ہے ایک ابرو کا جواب</p>	<p>۱۵ اپ کی تقریب اثاثی دہن ہے لہجواب و صفت زلف ولب ہیں یہ ساری غزل ہے لاجا فصل گھن خصت ہوئی برگ خڑا نی گر جلے تینون با تو نین جو کچھ مونا ہی جو بڑا پڑھوئی بل پڑا ابرو پر اسیں رنگاہ لطفت میں تو پیر عاشقونکا ہے لئے جاتا ہے خط بوسہ ابرو کا جو ملکا چپ ہو اکھنچی نہ تھی کیا چھپے حق سے کہ دست و پا ہیں باستین آتی ہے نگین دل نکوک بکڑی با تو نکی تاب پر زد کر کے اک لفافے میں مجھے بھجوادئے دیکھئے ای نہ آنی میں وہ کیا لکھتے ہیں اب دوسری بھی کچھ تھی جو دل کی پیش جاتی ہے تھی</p>

<p>دل ز بایرن ہون تو فرے کتا نہیں گوں گا جواب پھر ون چلا یا کرو طلق خین دیتا جواب</p>	<p>پوچھو موسیٰ نعمت می مل پوچھو کا وصف حال یہ ہے تیرے بیماراب خاموش کا</p>
<p><u>ہند میں لے قدر غائب کا کوئی شان نہیں</u> <u>بے عذیل بے اظیرو بے شان لا جواب</u></p>	
<p>۲۳ پھر تو موقع پا کے میں بھی کمالے یا کرب بخت خفتہ کی طرح ہوتے ہیں ہم یا کرب اٹک سختہ ہیں بہلا لے یا رجے دیدار کرب دڑ لے غور دڑ بھی ٹھیرے کی جان نا کرب کوئی شے او سنے بنائی جسم میں یا کرب بندر ہشے ہیں کسی پر طالب دیدار کرب سان پڑھتھی نہیں قاتل تری تلوار کرب تھا بلے کھنے میں ایل یہ ترا قرار کرب دم مری انہوں سے مکلا دفعتہ لے یا کرب سرمیں رفتار کب غپخون میں یہ گفتار کرب لیچلیں بھی پھر زاہد کو ہے اکار کرب چور بن بنا کشمکشا ہوں پس دیوار کرب اوچا جوا باند ہتھے تھے اگر تم لے یا کرب خاک ہے سبل بہلا ہے بہلا ہے یا کرب لڑ چکیں گے یا آئی کا فردیں دار کرب</p>	<p>ایک ان پوئے کرتے ہے مجھے اکار کرب ہجھیں جب سو گئے النما خ الموت ہے یہ دریہ می اب ہماں روکرے کب کتی ہے موت لیجائے کمین اسکونہ ہتھا مار کر انکہہ رونے کو جگر جانے کا شب فریاد کو یاد ہو یا حور ہونزدیک ہو یا در ہو جو لوگی ہے عرش پر تیری ڈاسفاک ہے کمل گیا عشقی مجازی ہیں اسے سلت است پھر ہاتھا انکھوں ہیں انہلا کے چنان آپ کا جانور ہیں تری دبلیں جو ہیں تھے خلاف او گنکتے کو ٹھیٹے کا اک بہانجا ہیئے سینہ دے دیکر یو پختا ہوں لیں عشقیں دل چاکر عاشقون کا ٹھاٹہ بدل آپ نے ایسے گلشن ہی ساقی ہے مے گلگنستے رحم آتے مجھے بکان دونوں ہو گئے</p>

<p>پاس دشنه بیٹھے ہو کر سن کس گھر ہی ایسا کب یہ تو سے کو توڑ کر نکلا نہیں اُس پار کب روپ پر لایا ابھی آئینہ رخسار کب مانستے ہیں بے پیٹے سرکار کی خوار کب کوئی دل بے رنگ کہے کوئی مگل بیچار کب قتل کا بیڑا وہ تھا یہ سگی تری تلوار کب طاں سب دیدار کو دکھاؤ گے دیلار کب</p>	<p>میں نے کب چھپا تھیں تھے مری کب مان لی آسمان کی او طرف سا کما ہے تیر آہ کا دیکھنا دا ایک بوسون ہیں نکھڑا یگا حسن انکھوں کے بو سے پتکر پتک اے ساقی ضرور ہمکو بلبل درہم بلبل کو سمجھاتے ہیں یون کب بیگے وہ لمب رنگیں ہمارے خون سے خلق میں یاقوت میں یاحش میں یاخذین</p>
<p>آسمان ٹھجائے پر گز نہیں ٹلتا ہے قدر ڈٹ گیا ڈیو ٹھری پر البا و ٹھتا ہم میرا کب</p>	
<p>زندگی لے عذر لیب گل میں جاے عذر لیب ظرف اڑاے عذر لیب محکمنہ پا عذر لیب دہوکے میں یک ہو دش پر بیٹھنا جائز عذر لیب نیکی پول کی کلی قبلہ نامے عذر لیب طوق نہ پہنے فاختہ خارہ کما سے عذر لیب گل پھٹن ٹو گوش ہے شور بچا سے عذر لیب گل کی جگہ میں خارہ خرچ پہن یجا گا عذر لیب چھپا ڈستار جس گھری نکلے نوا سے عذر لیب اپنی کلی کے نام سے پریں چھپا سے عذر لیب یا زین ہے جفا کے گل ہم میں دفا کی عذر لیب</p>	<p>داغ چوکما سے عنزلیب نقش جاے عنزلیب ۲۵ دل ہے جیا سے عنزلیب نال صد کے عنزلیب پہول سے گال کو لکھ جاتے ہو با غ کو مگر جب عزم گل میں سان لی ڈکرتا ہو جو بسلی اوکھا جزو ہے ساختہ ہم میں حواس باختہ خون دفا کا جوش ہے اب اجھت خوش ہے اُن سے خزان کل دسترس ہل بے کشا کاش قفس ہاتھہ ہی مبولا کنی چھری او گلی ہر کے ہے چھلے چھری جب گان غبیچا با غ کے چنے کو با غبان چلے ہم نے کئے ہزار عنان و سنتے اڑا د کو وہ کل</p>

ہمسے مبارکہ شفختے ناون کاٹ بی بی یون جپت
 دل میں نوجو تیر اداغ دکلو کروں یقچڑاغ
 خیر اجڑا سشیان تو سی دیکھہ با غبان
 فصل بھار کی ہمین منتظری ہے کیا کہیں
 دیکھہ تو رخ کی تاب کو رتہہ نہیں گلاب کو
 رو تے ہیں با غبان تک سلتے ہیں آسمان تک
 عشق کارنگ کیہنا خارست سینہ سب جپت
 روٹھتے ہیں دونوں ہر ستم بیٹھلاخ ہدم
 یون ہیں سہے جو صلاح کال و نون طرف ہو ایکل
 عشق کو راہ کیا مل حسن کو اک سزا می
 صحیح پتے تا بد رگل ہی گل تین سب نظر
 الفتر خ کا پہل ملا سینے میں تازہ کل کلا
 حسن کو لا کہ ناز پوچھ پتیں ہر قوق عشق کو
 عشق کی جب ہوا حل سرنے سانسک نل

با غن تو گوے یار ہے پو اون کل عندا رہے

غیر بجاے خار ہے قدر بجاے عنديب

ردیفہ تما فو قافی

جانور ہیں آدمیتی پیان کو۔ ۲۰ ت

پاون پو لے خطکرا بولا نشان کوے دوست
 ایک دن بتلما بتلما نشان کوے دوست
 حشر من او شتھے نہیں خداگان کوئی دوست
 میرے شٹھ سے مٹانام و نشان کوئی دوست
 مجھے الفام کے مانگے پاسان کوئی دوست
 روح جنت کو گئی دل ہے بیان کوئی دوست
 شام سے کیون غل چاتے ہیں گلکن کوئی دوست
 سو گئے جب سنتے سنتے دستان کوئی دوست
 آشیان سر پنا الین طار ان کوئی دوست
 شاعر کس نہیں کرتے ہو بیان کوئی دوست
 پاون سوئے سو گیا جب پاسان کوئی دوست
 یہ گلی بچپے کیسی بسان کوے دوست

بلے کے قاصد کو جو بھیجا تھا میان کوے دوست
 ساتھہ قاصد کے مین جا پوچھا سیان کوئی دوست
 صور کی آواز کو سمجھے صد اے پاسان
 میرے کوئے نے بنارکھا تھا محشر اے
 وہ بھی دن ہو یا آئی یا رہو تو عوش میں
 مرگ نے گو تفرغہ ڈالا محبت ہے وہی
 چاندنی کو ٹھیک چیلکی شاید اوس رخسار سے
 عالم رہیا میں ہم کو جاںکبر ہر گیا
 کچھ سرو پاکی خبر محجب کو نہیں ماند قیس
 اب کوثر سے ذرا اپنی زبان دہوڑا لیئے
 خفته خختی سو کھڑے ہو ہو کے راتین کاٹ دین
 آنہدی سے دل تک جلوخانہ ہے او سکے حسن کا

	قدر جنت میں جو بونچا ہے نکے ضوان نہیں کہا آئیے اے شاعر نگین میان کوے دوست
--	--

ایک عالم پہنچیکن رخ جاناں دزات برح میران ہین تکے تھری ہرین یکسان دزات باڑہ تاہنہ در دیدہ حیران دزات کیون اڑے مرقے ہیں نہ دو مسلمان دزات چچ ہو جاتے ہیں دن میں نکلن دزات	چاندن سو جن نہیں رہتے کبھی کیسان نڑات ۱۷ تبار دہیں رخ دلصف نمایان دزات دل میں جب چاہو چلے آدمکان آپا ہر کھرو دین ایکسے ہے تبیج میں نڑا بھی ہے میرے زخمو نکو فڑے ہے وہ نکلاشی کا
---	---

کالی آندھی وہ اوٹھی ہو گیا جانان دنست
تیری ڈیوبڑی سے سکرناہیں میر بان دنست
میرے نزدیک تھا یہ میرا پیشان نزات
تم جو ما تھے پہچنے رہتے ہو افشا نزات
جا بجا بلند سرخاب ہیں نالان دنست
جائگتے سوتے ترا ذکر ہے جانان نزات
وصلیان لکھتا ہے یاقوت قوفخان دنست
یونین پٹ جاتے ہیں سیکریاں یاں نزات
لکھا کرتا ہون جوا شے گلتان دنست
کماشان گانگت خ دلف پیشان نزات
دیکھو چکر ہیں ہیں ہر دہت بان دنست

یاد گیوین میں منہ سے جو لوین گلین
دیکھتا پھانڈ کے دیوار چلا آؤ بھا
صح سے شام تک زلف کا نکورہ رہا
کیا چکتے ہیں قدمت کے ستارے ہوت
خشک و ترین تیری الفتنے ہو باندھی ہے
دن کو بڑا راتا ہون رات کو برا تا ہون
لبے خشائیک خطہ ہے نکلت آتا
اک سحری ہے تے چاک گرد بانوں
و صفت خطرنگ گلنگ کیا کردا ہون
دانت نا سے ہیں ملال برو و سر قید عرش
حرب کے ساتھ لگی۔ تھی ہے سرگردان

عشن ہے چاہ ذقن کا نہ دہن کا لے قدر
لوگ یون جپیرا ٹھس یا کریں طوفان نزات

نظر بند ہو گا گنگھا رالفت
ہے افس را میز انکار الافت
وہ رخ ہے کہ آئندہ بازار الافت
ہر اک داغ باغ محبت کا گل ہے
اوٹھا تا ہے سنگ کرنا بار الافت
کھڑی رہتی ہے سانسے دالفت

لڑا تا ہے آنکھیں گرفتار الافت ۱۵
اوسہر مزدبر او وہ طعن فی عظ
وہ آنکھیں ہیں یا نور کی ہیں کائن
ہر اک داغ باغ محبت کا گل ہے
بجھے شیشہ دل کا دھر کا لہا ہے
ہے قدر کے تصویریں پلی سیحا

غمیان ہیں جو سے سے آثارِ الفت کہر سے کھوئے پکو تو دنیاِ الفت ہر ہی میری اونکی یہ تکرارِ الفت پلاس سے سما جب بربارِ الفت کتابوں سے باہر ہیں اسرارِ الفت عجیب کیا ہوں یہ شہرِ بیمارِ الفت گلوں سے جی عمدہ ہیں یہ خلابِ الفت ہے مرگِ مفاجاتِ آزارِ الفت	عجبِ آنتی ہنچتی ہی میشانی اونکی سمجھے اور غیرِ نکو یکسان نہ سمجھو غرضِ الگنی ماتھا پائی کی نوبت ترے دانتون چرچے سے نکھیں ٹپیں یہ ہے علمِ سینہ نہ عسلِ سفید نہ وہ ہجڑی کا نکوئین عرضِ مروت دھاؤں سے بہتر لگاوت کر کالی بدلے چنگے مرتبہ ہیں ٹیڈے ٹیڈائے
---	--

وہ کتنے ہیں لے قدر سکنِ شکایت
 پڑے آئے یہ سمجھی طرف فدارِ الفت

ہو گی سر کے تن کے برابر تمام رات کمرہ تھا پناہ برج دو پیکر تمام رات باہر تمام دن ہے تو اندر تمام رات وہ منڈایا ہا سے مقدار تمام رات چکے ترے نصیر کے اختِ تمام رات آتا ہے چین آپ کو کیونکر تمام رات ساکت تمام دن ہوں تو ششدِ تمام رات ہوئے ہیں تارے تم پیچھا در تمام رات آنکھیں کھلی رہیں صفت در تمام رات	۲۳ چھپتی ہے پیش گیو دلبڑ تمام رات چھٹا رہا جو وہ سب اور تمام رات ظاہر ہیں رو سفید ہوں باطن ہیں تیر دل نانگین دھایاں ہجھدے میں سوپوڑ پوکر افغان چنی چینیں پھوے ماہِ تاجر کروٹ اوہرہ پڑتے نہیں شکوہ در کنار بیحسِ دہانِ چشم کی الفت نگر دیا لے رشکلہ نام کو تیر شاہ ہیں دل ہیں جو اونکی دیدی کی آمدِ محیٰ تمام سے
--	--

<p>ہے کوڑیا لاسانپ سر تامرات محکموں نگھانی زلف سعیر تامرات گز ریکی اس ریعن پر ٹوٹ کامرات ہم لوٹیں کاٹ دیتے ہیں لف کامرات مش جباب ترا پر اگھر تامرات صدیق سے ہے چاند اپکے سر پامرات پایا ہے چین خاک نہ پھر تامرات ہم جائے کے ہو گئے خو گر تامرات عید و شب برائے ہندن ہب کامرات بھاری تھی بھر باریں مج پھر تامرات سرعچ میں پرے ہیں پیغیر تامرات مانگ آہی رات کا کل دبیر تامرات نوچکیان جلیں مکے سر پر تامرات</p>	<p>تارون سے بھر باریں جیسے بھکتی ہو وہ غل میری بیند کو سمجھا کیا عنشی و حشست ہے بیکوڈ بیکھے گیو قریب ہم تاصح تبغ ابروقائل کا ذکر ہے بیٹھا جو روئے کوئین شب خرمیں ایکیم جوہر کا چاندا سکوسی شب بنائیے ہے فرش خاک تکیہ ہے پہر فراق ہیں غم نے ہمین رہیں کا خستہ بنادیا آٹھوں پھر وصال میں عیشیں نشاہ ہے اوٹھا گیا نہ صبح تک فرش خواب ہے سر جڑ کے زلف یا رہیں گرستہ دل ہوا خط شام ہتے تو آخر شب جید عنزین تحما صبح کو یہ صرع اتش زبان پر</p>
--	--

لے قدر شام غم سے مجھے بیتی رہیں

۹ آسیاے چرخ برایر تامرات

<p>بچھا لینا پردون کو بستہ کی صورت پڑا ہون میں بستر پر بستر کی صورت شب بھجنسے روز محشر کی صورت کہ بیکنے میں بیکر ہے خبھر کی صورت</p>	<p>چلے آؤ انکھوں میں قمگر کر کی صورت ۱۳ کھان م ہے دیکھ لپٹے لاغر کی صورت خدائی قیامت کا طول سکونجشا عدوکی تواضع سے عافل شرہتا</p>
--	---

<p>پدن ہو گیا تا مرض کی صورت دیکھتے رہے داغ اندر کی صورت دل اپنا ہے لوٹ کبتوں کی صورت اس آئندہ میں ہے سکندر کی صورت چلے آئے گا یہاں گھر کی صورت غلہ تیر موسے مژہ پر کی صورت کڑی چکنی ہے سگ ہر کی صورت کہ برسون سے دیکھی نہیں گھر کی صورت</p>	<p>گھٹے انتظار خطیار میں ہر سم جلایا کیا یار کا عنسم سمجھش نہ لایا کبوتر خطیار اس ب تک ہمان میں جہان آفین کا ہی جلوہ سو آپ کے کوئی دل میں نہیں ہے والوں کا نشانہ اور اتنی ہیں انکھیں تری گاستہ تیری چھاتی کا پتہ جنون میں نہ عال وطن ہے پوچھو</p>
--	---

<p>سفر میں ہی اے قدر یہ آبرد ہے پیکنے میں قطرو ہے گوہر کی صورت</p>	
--	--

<p>ٹوٹے خط ہزار کی صورت اوڑ کے آٹے غبار کی صورت دیکھنا میرے یار کی صورت جسے دیکھیں ہزار کی صورت کیوں او جھنی ہو خار کی صورت میسے اس حبہ زار کی صورت آج اب بس اس کی صورت یاد رکھے مزار کی صورت نقش ہے دل پر یار کی صورت</p>	<p>۱۴ گل سے بتر ہے یار کی صورت میکھ پونچھے ہیں کوئے جانان میں بو سے کے نام سے اوڑا ہر نگ زال دنیا جی ایک قحبہ ہے ندھفا ہو گل ہے اے صاحب وہ کمر انکھوں میں سماتی نہیں بہرہا ہوں جب طری لگادو گنا کوئی رکھ جل میں ہوں نہ جائے چاہوں تو صاف کہنچ وون تصویر</p>
--	---

<p>دیدہ اشکبار کی صورت خط پے خط حصہ اک جھوٹ سب سے بہتر ہے یار کی صورت ہے گریان کی تار کی صورت فلک کج مدار کی صورت گیسو تا بدار کی صورت</p>	<p>غم فرقہ سے آب آب سیخہ دل آنکھیں جادو ہیں عاشقون کیلئے DAG لائے ہیں چاندیں جمایں لا غری نے نہ بوجہ گردان پر تم بھی لے ماہ پھر گئے ہے آج پھر آپ بل کی لیتے ہیں</p>
<p>قدر حب صحیح سوکرا او شختہ ہیں وکیمہ لیتے ہیں یار کی صورت</p>	<p>۱۲</p>
<p>رویا کیا ہیں اپنی کمانی تمام رات تکو سنایاں گی وہ زبانی تمام رات لوٹی بہار باغ جوانی تمام رات تھی اس قدر تری گرانی تمام رات بر ساتھ شہر میں بانی تمام رات مشهد پیر کرنہ سوئے جانی تمام رات کیسی رہی ہے مجھکو گرانی تمام رات آئے نہ پھروہ یوسف ننانی تمام رات پھر پھر کے خاک دشت کی چپانی تمام رات کیا کرو میں بدتا ہے جانی تمام رات یون دل سے سینے اور کمانی تمام رات</p>	<p>اوں شعروں نے ایک نہ مانی تمام رات قصہ ہمارے سوز کا ہے یاد شمع کو اپنا شبہِ صال ہیں کیارنگ جگیا آنکھیں غنیمہ ہو گئیں مانندیا ہیں روتا بہر میں یاد میں کیسو کی ہر جگہ کروٹ بدریلے صحیح کاتار انود ہے کہا یا کیا جو میں غم گیسو تام دن والمیں چپوڑا کے آج سرثام سی گئے اوں یو ڈن کر عشق میں سواد جو ہو گیا پاتا نہیں جو نیند میں ہپا لو میں لی میں چہریڑوں جو اپنا قصہ بہانہ ہو نہیں دکا</p>

موقع طانہ صسل کل اے قدر صحیح تک
بگٹارا ملے ختم سلم کا بابی تسام رات

		موقع طانہ صسل کل اے قدر صحیح تک بگٹارا ملے ختم سلم کا بابی تسام رات
۲۲	<p>پک تو جاڑسے کہیں بلیں قفس و دام بہت خود تری ذات کر گئی تھی بذرا بہت رکھ کے سر زانوؤں پر تے ہوا رام بہت تئہ پسائے چل آئے ہیں دو دام بہت تھی بلاں جذشی دردہ نشیہ بہت ٹیں و ٹھنی ہے مے لیں ہشام بہت کافے دو گاٹ تھے اے بلق ایام بہت بر بہت انساہت اے بت خود کام بہت شب سے ہو خانہ زنجیر میں کرم بہت لالہ خسار و سمن بوے دگل ندا م بہت شعر اشترین کئے لکے ایسا بہت میکدے سیکڑوں سا یہ گل ندا م بہت ایتو وہ بیٹھتے ہیں اکے لب با م بہت کچھ بلوں پر ہے وہ گیسو یہام بہت مل چکے اونکی طرح تکبوہی ہیں لکیم بہت ہو چلا ہے ناک پیر بھی بذرا بہت ہمے نا کام بہت اپے خود کام بہت</p>	<p>دل تو پڑ پے ذوق قلعت سیقا مہبت قرستک پیٹھنا آکے لبیا م بہت مجھے کہتے ہیں یہی ذیع نذر کل الوئین کیا کوئی مجھ سا گندگا رہیں دفعہ میں اوہ معنی میں ہو صورت نہیں کام آتی ہے زلعت یاد آتی ہے اب دیکھئے کیا ہوتا سر پر ادو گھاڑا دیکھتا لے گردش ہر ایک بوسہ تو یا آپ نے آباد ہو قیدی زلف کا در کولا کھڑتا ہے دم چشم بینا ہو تو ہے باخ جان گکھتے اسقدر و صفت دہان و کمر پار ٹڑا ایک چلوہہ بہر اخیر چلے اے ساقی آنکھیں ہم سیکتے ہیں حضرت وہی کیطر ترک حشتم سی پارے شہ پانی ہے ذرا وہیں ناز سے فصلت ہمیں غم سوچات روز دو جام ٹڑا تا ہے خدا خیر کے عشق گرانے تو حسن چک جانے تو دو</p>

فلکر تھی اوس کو ہماری جو شلختہ بہت
کہر قم آپکی تھوڑی سہے مگر دام بہت
دہرم بھٹی میں مچاتے ہیں سے آشام بہت
اسی راتے پر میں جپتا ہوں ترانا بہت

پر سے صیاد نے کریاں میں عنسلہ ماں
ایک بوستے پر بہلا جان ہیں کیونکہ دیوتوں
جا تو ساقی کوئی قاضی کا پیادہ لے آیا
آمد و رفت نفس بندہ گھستا ماں

قدر زندانے غزل خوبی حمل علی
رات کیا پی گئے تھے با وہ لکھا م بہت

تلے گئے گھنے گزاری رات ان کو منیر کاٹیں ساری ۲۵
انی ہبڑی بہاری رات ایک دیکھ کر ٹھیک ہو ساری
بھینی جھینی ٹھیکیں سانی سیری بیاری رات
شام سے آئی رلت اندر ساری چھپلے کوہنڈگاری رات
وہ دون میں تنسے دن بہڑا البا تو نیز ساری گزاری
دل کو چاننا میرے خدا یا آن جس پر بہاری رات
روئے پیٹے بلک دن بہڑ پے اوچپلے ساری رات
خانہ دل میں لا کے اوتار آئی جو اونکی سواری
چار بھی دن کی چاندنی ہو سیری ٹھیک اندر بیاری رات
سکب میں ارسون ہبی گران یا دن بعد میں بہاری
شم کی اور دن پرانی کھینچتے ہوئے جو کٹاری رات
چلیتے اچھا یا بھا چوٹا اپکا دن تو ہماری رات
وہو کے میں خروصت ذمکی غرضیں اُف دی ترعی ہماری

راہ تکی جو تھا ری رات آفت کی بھی بیداری رات
آئی پہاڑی بہاری رات سن جبریں پر از بیاری رات
وصل سر کر ہو کھپڑ نو رانی آئی تو پر لے رجت ہانی
مو باٹ و کھا ہو زنگاری سوکسی ہیں قدرت باری
اب پلیگا حیلہ جوا وصل میں اپھا خرا کھانا
ذلت کا حلقدہ ہمین لایا آنکھ تھا جادا پنا جگھا یا +
تھے خبریں پر شرپلٹ کر آٹھہ پر کسیا گزری ہم پر
کام بنادر پر دہ ہمارا آنکھہ کا پردہ روکا سارا
چہرہ د کسکر ہمکو دہ کافر لعنتیں پنی پیا نیکھا
پہنچ ہی عزیزوتا ب توانی سے اسکی میں براشتہ میں
کیسی اگھہ میں ج پلی جہائی خوبی نہ لگگی ہے پائی
دن کو دل کا جہاڑا اچھوڑا شب کو ہجکار دنما جھوڑا
صحیخ نایاں رخ کے بیبھی مکرا تپلا چاند نہ تھی

<p>نام کو شتم گرتی ہے شب بکری اسی پر زاری رات وکیہ جکا تو دل کو جگ کر توڑپے باری باری رات چاند کی صورت ہے، ہر جائی پہنچی ہر ماںی ماںی رات آجھی رات سے، مانگتہ تاریں ایں ہیں کنکھ پر زاری رات صح کو کام نامہ ہوا وہ پڑپئی دل پر کثاری رات اکھیں بال بکار ہیں کی ہے کہیں میخواری رات ساتون غلکت کے تاری بکر ٹکنی ہفتہ ہزاری رات ہم بھی راستے عماری اُر سمجھی آئی عماری رات خود دل شہین شہیگز ترا لفوج اونسے سواری ہجر کی خوبیں ٹوٹا دن اہمگی سب زیگاری رات سچ میں تیرے کیسا سناو دبے اوچھے ساری قریب شب بہ جگہ کہ میا ایک ستر پنا ایک سہر دنا</p>	<p>دہوپک پر دہ ہو سل سر دن کا کلیجا جلسا ہو ہمہ بائیں خود پشت پہنچنے پر چھکا خواہ ادھر خواہ اوپر وحل کی شب کل پہنچنے ناٹی آج دھی شب غیرہ آخر شب جو چٹی ساری رات ہوئی موبانستے بیاری سینے میں کہ مر جاؤ انکھی کے لاطت ہی کام ہوا ناحق نشاوت اور تہی میں نا حق آپ سفارہ ہڑیں ہمسے غریبون کے ہر اک کیا کرسے دلوں میں لٹکر شام سے او سنے دہ ہوشی ڈلا اچھپے سترے نگوچا ائینہ خروائیتے کا گہرتا ائمیش رخ کے جیش نظرتا ٹوٹا دل کی جو جمال سما راحش خلخ کمل گیسا دارا قریب شب بہ جگہ کہ میا ایک ستر پنا ایک سہر دنا</p>
---	---

<p>زلف شب قدر اونچی ہو ساری دلکو پہر اوسین کیا شواری بڑی سککر گیکی خود دلداری دہ تو ہر قدر بھاری رات</p>
--

رویہ شنا میں مشلمہ

<p>کیون دیا صاد پہ بکار تبر کیا باعث کوئی آنا نہیں دلوں میں دہ کر کیا باعث لگ گئی کیا تری انکھوں کی نظر کیا باعث نیندا تی نہیں کیون آٹھہ پر کیا باعث</p>	<p>۱۵ انکھ کو سر مہ ہے منتظر کیا باعث اے اجل تو بھی خناہو گئی دلدار کیا تھا طفدر ل دامن گیسوں پڑا ہے بیار ایک ساعت ترے آنی کی مقرر ہو گی</p>
--	--

<p>ورثہ کیون خشک ہے بے دیدہ ترکیلہ بال لٹکا نئے ہیں کیون تا بکریا باعث ٹھنڈی سانسوں نہیں نہ سوز جگر کیا باعث کیون گوئے نہیں خاک بس کر کیا باعث نیچا آج ہے کیون زمیں کر کیا باعث نیند آئی مجھے ہنگام مفر کر کیا باعث روز پختا ہے گریبان حس کیا باعث سر وین کیون نہیں تا ہر ثمر کیا باعث تیر گہونگٹ نہ جلا رشک قر کیا باعث بوتا آج نہیں مرغ سحر کیا باعث</p>	<p>آفتاب سخ پر نور کو دکھیں اشاید عدم آباد کوہیجو گے سیچوتون کو ستہ ہیں یہ میں ہی اگ رہا کرتی ہے خاک حاصل ہے وہ اجسکو سائی ہے بیان کس بیاطوار کا دامن ہے اجل نے پکڑا ہو نہیں حیران ٹڑھا پلے میں غیفت کیسی جان ایتی ہے شب ہجڑ کیکی ہر شب کسی سکر ش کو خدا نے نہ سرافراز کیا آتش رخ سے مرادل تو پھنکا جاتا ہے کیا مکے ساتھ شب ہنسکے پیری ہو جپی</p>
--	---

	<p>تم سوچوے ہو سے اندھپشايدے سے قادر ورثہ یون رہتے ہوا عدا سے نذر کیا باعث</p>
--	--

<p>تو ہوا جاتا ہے خود بدل عبشت جمک کے تو مجھے نہ اشاع عبشت ہچکیاں لینے لگے بدل عبشت کچ او ہو کر نہ مجھ سے مل عبشت فیچ کرنے کو جھکافت اشاع عبشت تیر پسے تیری اسے بدل عبشت بے دلوں سے عمر کی فرمایش بے کیون</p>	<p>بسملون پر پوٹھے قاتل عبشت چال خجس کی نہ چل قاتل عبشت تحی شاپ خجس قاتل عبشت کرنہ عمر خجس قاتل عبشت سفت میں خجھر پر خجس طیگیا ٹائے پھر سینے سے قاتل اوٹھ گیا بے عنون سے عمر کی فرمایش بے کیون</p>
---	--

<p>آپ تو اپنا ہنوقاتل عبشت لیکے دل پر ماں گتھے ہو دل عبشت حک گیا ساقی دریا دل عبشت کیون پرکرتا ہے تراں تل عبشت تو بڑ پاہر ہے بہت اول عبشت فق ہے منہ تیرا مہ کامل عبشت کیون ملاوں تیر ہو دل ہو دل عبشت ہے رخ روشن پر تیر ہو عبشت وہ جگر بکار ہے وہ دل عبشت منہ کا جل کا بندا تل عبشت مجھے چھوٹا کوچ قاتل عبشت پیچ ہے بیکار لا حاصل عبشت بک نہ اتنا مادر کامل عبشت دام میں ہے طاڑ بس جل عبشت ہوش میں آیا ترا غافل عبشت کب نہ دیزی میں جل عبشت کیونستی ہو گی سمجھل عبشت کا ٹسا ہے عشق کی ننزل عبشت</p>	<p>تینج ابر کو نہ آئینے میں دکھیں چضم کرنے کا ارادہ تو نہیں چلتے چلتے کشتنی مے رہ گئی توجہ اے دلب رجا دل نہیں ہو گا سینے سے جلوہ ناز نہیں تو نے کب جھیل شب تاریک چھر کیون کروں پھر سنتی شرخو پوچھ اگ میں دانہ کبھی محبت نہیں جو نہ سوز غم سے ہو جل بھٹکے خاک خود ہی تل پر مانظر لگتی اگر خون گرفتہ ہون مرابے مت میں کیون گھلوں فکر سیان یار میں شمع کی ماں کٹ کٹوا دی زبان زلف میں تا حق دل بیتا بے پھر ترا وہ سیان آگیا حشر ہوا قیس کی انکھوں نہیں تپی ہو سیاہ داغ پر وانہ کوئی چھوٹے گاشمع تیرا سے کا اور تریشہ کو ہمن</p>
<p>دل توکب کا انتک ہو کر بہ گیا</p>	<p>دل توکب کا انتک ہو کر بہ گیا</p>

قدر کرتے چھتیوں دل عبشت

<p>۱۵</p> <p>محروم ہون تو پھر خطا تقدیر ہے عبشت پر کاٹ پہاں اسی سبھت پر ہے عبشت تجھے کمان باندھنا لای پر ہے عبشت اس باب میں حضور کو شر پر ہے عبشت کچھا در اس میں کی تدبیر ہے عبشت یہ مکمل طریق طوق یہ زنجیر ہے عبشت بس کوئے کرتے شیشیر ہے عبشت لے و اغظیو و سعت تقریر ہے عبشت کیا میری جان نالہ شکر ہے عبشت ساقی پلا بھی کے کمین تاخیر ہے عبشت اتھی رکھائی لے بت پر ہے عبشت طوق گران جو نین گلکو گیر ہے عبشت یہ بات ہے تو پھر خطا تقدیر ہے عبشت کیا کام اسکا بزم میں گلکیت ہے عبشت</p>	<p>حصار ہون تو پھر خطا تقدیر ہے عبشت اپر ہے عبشت نہ زلف گر گلکیت ہے عبشت ایروے کچھ ہیچ جو سید ہی نہ لگ ہو معشوق جسکا دوڑہ حمال و سکا سوچتے اجباب بھکو او نکی بلیت پہ چپوڑیں اے جو شمش جون جو سلامتے لاغری ہم در کن غریب پہ چپوڑا نہ ایک ہاتھ جنت کا کیا محل ہے لفیحت کی لیجئے پبلو بدل کے کٹلات تو سی در کا خیر حاجت پیچ استخاد نیست ایسا نوکہ خلق سمجھے سنگل کے گون کے گپوتے کو کہہ بیان کر شتنا جو سیرے حق میں قمر کو دہائی و حدیث ایذا رسانیوں سے اندر ہی مجھے قبول</p>
--	--

اکمین لاڈائیں قدر راست اکمین دکھائیں

پکوہ اور اس غریب کی تعزیر ہے عبشت

<p>۱۶</p> <p>پول چبٹے نہیں اخنڈہ دن کیا باث کو یا جل کے ہوا مشک ختن کیا باث</p>	<p>باتن کیتھنیہیں اخنڈہ دن کیا باث دیکھ رہا ام کو کیا آش غیرت پھڑکی</p>
---	---

<p>خشنک رہتا ہو ترا چاہ ذقن کیا باعث ابتک لاش ہے بیگو روکفن کیا باعث آج ہے اور ہی عالم پچمن کیا باعث پھر حراقی ہے بگاہوں سے بن کیا باعث جامہ آبی ہے ترا چم خ کمن کیا باعث پھر مرسے بیچپے پڑے ہاؤ طن کیا باعث تند رات قبرین اک تارکھن کیا باعث ند کمر خلق ہوئی وہ نہ دہن کیا باعث کیون نہیں کرتے ہو گلگشت چمن کیا باعث اپنا سرد ہستے ہیں یاران وطن کیا باعث</p>	<p>روے روشن ہیں اگرتابش خوشیں ہم موکیا وہ نہیں آئے مری بیت میں پیکھہ تو بدی ہے ہوا دیکھئے کیا گل پوے بال ہے تیری کر پار جا لو تو نہیں نوجوانون کو مٹا کر تختے غم ہے شاید ند میں لیٹھ ہون شلیع قوبے کے فرنہیں کیا مرے ساتھ گیا زیر زمین جوش جنون شیخیت انون سے مسے یہ کبھی پوچھوں کا چشم گز سے بھی تم کرتے ہو پورہ شاید شام غربت کے اس زلف نے دکھلانا ہے</p>
--	---

بے سبب آپکا چس ہر نہیں اڑائے قدر کچھ تو فرمائے اے مشق من کیا باعث	کھتا ہی کھ طال میں تو نہیں نیلکم پر بنیا عبث کیون بالہ چپری پر کھتا ہو تو کامل جھنم جیا وہ
<p>چونکو گانہ خواب گرے ہیں جو شر عبث خیال جبھث ہدیش ہیں ہر تو شاد عبث ہر رنج ہیں ہنا شاد عبث یہ بوجھہ تمحصہ اٹھے سکیا سر پر ہبت تو لا عبث پر پانچ میں ہر ہر اڑا کیوں گلچین کو لئی صیاد ب پر قتل پناحی باندھی کر تیار سمجھ جلا و عبث کچھی کی نہیں بعدم کمر محنت تو نکر بزرد عبث</p>	<p>۱۵ ہے مرضی ہوں از ہمہ ولی تیرا جاہر ایمین نہیں سوخا ہی تھے قارون قبیل کیوں خلیم صرف بھی پیانا نہ ہر بے حکم خدا بے اد سکے پرندہ ماری نہ پر بچھی ہر گلہ بر وہ ہے کہاں نہیں ہیں جپری ناکہ ہلک تصویر نماونکی کینچ سکیا کیوں اد ہو را کام بھی کیا</p>

<p>جو اپنی تہجیر نے لگا پر اوس پیش کر بیدار عبث بے وقت جمل کب آئے لگی ہر یار ک اوس کو یاد عبث آہون کا تصویر نہ جو گیا سنجک ہوئی برایا عبث خسرو پیٹہ ہاتھہ اک صان کیا سر پولیا فرا عبث تنتہ ہیں چین بین عربی کنچھے ہیں کہڑے ششاد تو عمرہ راضی زلعتاں کی رکھہ ہجیل عبسنا یجا عبث ہر خوش کیا گر دوکھی خشتر نہ لگا فضا عبث</p>	<p>ابو رکاذ ای ہوں میں تاؤ مجھے بہوں پڑاں بل منہ مانگے مل ہر سوت کسی ل کو ہر مر سودا سا ہوا منے پسلکوں ہی عشق یہ کیا رکھا کہیں کی تو فریجھے جب جان پر تپ کیں گھر تھی گر سوپاں ہی کیا ہم توہین نشار سو قدانہ جانور ونے چال جلیں سینہیں تپاں ہیں دل جو مر ہے کون کپڑا ہاتھہ تا سودا ہر عرض کل خون کیاں سب جلوہ ہاہن خاک ریاہ</p>
--	--

<p>اک ہاتھ سے تالی عحقی خسینیں ای قد تھیں کیوں بخڑا لوگوں توہیوں لے بیٹھے ہیں وہ تم کرتے ہو اذکو یاد عبث</p>
--

روایتی حبہ سیم تازی

<p>پوچھا ہے اک غریب نے سکار کا مزاج شنا عبگھارتے ہیں میکے یار کا مزاج بکا ہوا ہے طالب بیدار کا مزاج کیا پوچھتے ہو مرغ گرفت اکا مزاج ہے عرش پر حضور کے بیار کا مزاج بگدا ہوا ہے یار کے رہو اکا مزاج پچانتے ہیں طالب بیدار کا مزاج قا بین کے بے تیرے گرفت اکا مزاج</p>	<p>فاصدیہ کہنا پا کے میکا مزاج ۱۴ خورشید سن کہتے ہیں یا پادشاہ سن یہ لن تر نیان ارنی ہے زبان پر صیاد نے جپن ہیں قفس للاکے رکھ دیا شت کشن سیچن گو گا وہ حشرتک حافظا ہے گور غریب ان کا ان دون نے کھری کوہ آتے ہیں کوئھ پنام کو دو نون جما کی قید سے چھو اسیز لافت</p>
--	---

<p>ملتا ہے کل سے کچھ میسے دلدا کافرزاں کیا خفتگان سایہ دیوار کا فراز سید بارہ ہے گا اوس بت عیا کافرزاں کیا پھر گیا ہے عاشق رقص کافرزاں خوگر ہوا سکونت کسار کا فراز چوتھے فلاک پر ہر سے بیا کافرزاں نازک بہت ہے بیل گلزار کافرزاں</p>	<p>بیل کی وہ سنتے نیپیری کبھی نہ دو گز میں پانی جہاں مرہے وہیں ٹیڑا نو گاہم سے ہمارا حفہ اگر تینگے گلی گلی کے وہ چنتا ہے ہر قدم عشق بیان میں باندھ کے کونہ ملکوں کب اگر سر طبیب کے پھیلے گا اوس کا باہمہ صیاد سے کھو گلی گلی بنائے جال</p>
<p>فرہاد قادر و دامن و مجنون ہیں ایک سے مش عناص ایک سے دو چار کافرزاں</p>	
<p>سو زر و سی آل لگی تین بدن میں آج پول انہیں ملتا ہے بیل چین میں آج دیا کیں بندھی ہر توئین ہی تھا ری دکن میں آج موتی ہر سے ہر لہیں ہمارے دہن میں آج کیا چاند چودہ ہوئیں گل چپا ہو گہن میں آج لے گل شین ہے آپ کا نال چین میں آج اک لگ سی لگی ہے ہمارے کھن میں آج باتون ہی بول ہبڑتے ہیں اس بخین میں آج ساقی یامرو ہے شراب کمن میں آج شنبکی شش روئی پڑتے ہر جین میں آج</p>	<p>کیون شل شمع روؤن سرخین میں آج مرشدہ ناصبا سے جو صلہ بس ار کا پتھر کی پار ہوئی ہے جو چھی ٹکاہ کی پڑتھے ہیں شہ صوف ہیں دنلن یا کے بکر سے جو منہ پر زلف تو انہیں جہاگیں غچخون ہیں پیہہن مہ عناول میں یہ سخن تر بت پت نہیں پائی خدا اجر کہ دیا ندکور کے عاض رگمیں کا آگیں کس نوجوان نئے نہیں سے لگا کر دیا ہم جاؤ پائی نہ ایک گل ہیں جی بواں سکھار کی</p>

بیٹھو بناو کر کے دراں ہم میں آج	دن عید کا ہے آئینگے ہم لوگ تذکرے
کبھی میں کل تو قدر اونین کرچے نلاش ڈھونڈنے لے گے جا کے بستکہ ڈھرنیں میں آج	نماز کسے بوسے اوس ستم احیاد کا فراز جب تو ہوا پہ رہتا ہے صیاد کا فراز
۲۳۵ ٹیڑا ہے تنخ سے کہیں جلا دکا فراز پوچھا دیاں زخم سے حبلا دکا فراز وخشی ہوا ہے مانی دبزاد کا فراز گلچین سے لوگیا مسے صیاد کا فراز جب تو قوی ہے کشتہ فولاد کا فراز محشر میں یون میں پوچن گلار دکا فراز پابندیوں میں رکتے میں آزاد کا فراز کیا شاد ہو حضور کے ناشاد کا فراز آیا میلوں پر وہ ستم احیاد کا فراز زنگین ہو گیا مسے حبلا دکا فراز نماز کے ہیرے غیرت شمشاد کا فراز دیکھا سنا انہیں کہیں اسٹا دکا فراز دیکھا شید خجہ فولاد کا فراز صورت ہو گیں کی ہے تو فراد کا فراز کیا تولہ ماشہ ہے کے جلا دکا فراز	ابرو نے کر دیا شی احیاد کا فراز رنگین سمجھکے اوس ستم احیاد کا فراز اپنے حشر پار کی تصویب چنچکر کلیونکو توڑا توڑ کے زخم کئے ہیں پر مرکرہ جائیں صاحب جوہر کی قویں سیدی میں جیسے دوست کسی دوست کی لپنی خودی میں آپ کے باہر ہیں ہاں ل ہنستہ ہوئے جو آپ چلے آئیں فحشہ وہ تیوریاں چڑھائیں وہ ابرو یہ بیٹھا اس درجہ میرا خون سما یا تھا ذہن میں شانہ ہزار لفڑیں تو لچکنے لگے کمر طفلی کا وعدہ تھے جوانی میں ہو دفا یہ محنت جانیاں کر دیا سانس جھیلی زار دنیارغم میں دل چاک چاکتے تلوار تو لئے ہوئے شانہ اور گیا

<p>پچھہ بیستون سے سختی کردا کافی صورت چڑیں کی تو پریزا کا مزاج کیسا پڑک گیا مگے صیاد کا مزاج ہے نورتیر کے کششیدا کافر اس واعظ ہی پوچھتے ہیں زنا دکا مزاج کیا لفٹ ہو گیا استمیجا دکا مزاج</p>	<p>ہاں لے زبان تیشہ بہت دون کی دلے مروان حق سے قعیدہ دنیا بہت نہ اولہ دیکھا جو زیر امام پڑکتے ہوئے مجھے ٹھنڈہ ہاہے کوئی دم میں ہوئے ہو باہر پاؤں ہے جیسی روح دیسے فرشتے شل ہوئے بہم ہج پکھاتا ہے کیسا بلوں پڑے</p>
<p>اکلیان چلک رہیں ہیں جو لوے قدر باغ میں اکل پوچھتے ہیں بیل ناشاد کا مزاج</p>	<p>اکلیان چلک رہیں ہیں جو لوے قدر باغ میں اکل پوچھتے ہیں بیل ناشاد کا مزاج</p>
<p>اس گزی ہی واسطے ہو ایک تن کی احتیاج ہم وہ بت راضی تو پر کیا بہرہن کی احتیاج ہیولی ہیولی شکل ہے کیا بانکن کی احتیاج سبزہ خطا پر نہ ہوں کیا کھن کی احتیاج اب ملے گہر میں نہیں اوس بچپن کی احتیاج خود میں میں گل گل کیا کیا گور کن کی احتیاج ڈوب مرنسے کو ہی اوس چاہ ذقون کی احتیاج تیری پیشانی کو کیا چہر فنکن کی احتیاج ڈڑ کب بیان ہے کو دکان سنگن کی احتیاج گایاں کماون تو ہو جا دہن کی احتیاج روح کو ہرگز نہیں ہوتی کھن کی احتیاج</p>	<p>دلکو ہے شرگان ترک دشکن کی احتیاج اب ہجی کچھ باتی ہے کیا اسین سخن کی احتیاج جان میں چبوٹکے بدل جانا یعنیں بچن کیا ضرور لا غرشا ہوں کہ چیزوں کی کافی ہے مجھے رات کو جھپکنکھا جاتا ہے سوچ کی طرح یہ گناہوں کی نذمت کا بڑا احسان ہے تنگ آیا لاغری سے اس قدر میں آج کل دخل اور بھکار میں آئینے کے تالا سب میں سنکر دن پر بٹا ہوں بخشہ رو دا ہر مجھے بوسہ مانگوں تو دہن کی تکلو کچھ رحابت نہو خوش نفس ہتھے ہیں دنیا کی علاقت سے جدا</p>

<p>خود گلا کچھا بیکھا گیا تین سنوں کی احتیاج شکنے جب خود تو پر کیا ماڈن کی احتیاج میرے گلشن کو شین سہ وہن کی احتیاج اسکو ہاجت گورک اسکو لفون کی احتیاج بلیل تصویر کبھی چپن کی احتیاج اک پروپرانہ بس ہے کیا لفون کی احتیاج شام غربت میں رہی صبح طن کی احتیاج نیلا تاگا باند ہے گیا نورتن کی احتیاج کب ہمیں ہے غبرہ مشک ختن کی احتیاج</p>	<p>وشنی محبرہ ہوں تکنگی گریبان کم نہیں دل دیا جدم تو پھر اپنا پرایا چھوڑئے دل ہیں آہین اک طرف ہیں اور اک سو داعزین لے صندل کامون مسے بیٹھ ہیں تپر آج کل دم نہیں تو عشق کسکا جان ہے تو جو جہاں اسقدر اے شعرو گہل کرم سے ہم آپ پر جا کر اون زلفون میں دل رخسار کو ڈھونڈا کیا چشم پر درآپ کے بازو پر زیور کیا ضرور دو نون زلفون سے تمہاری عطا گلین ہشتاں</p>
---	---

<p>قد رف شر کیں کام آئے گا تو پر کرد اس زمانے میں نہیں صاحب سخن کی احتیاج</p>	<p>قد رف شر کیں کام آئے گا تو پر کرد اس زمانے میں نہیں صاحب سخن کی احتیاج</p>
---	---

رویہ حاضری

<p>اگر ہو گیا ہے آپکا بازار کی طرح گیو ٹپتے جو میری شب تارکی طرح تصویر یاد پاس رہی یار کی طرح سیزہ لگا ہے مر ہم زنگار کی طرح بے بن ہوا ہون مرغ گنثا کی طرح واعظ بھی کہو گیا وہن یار کی طرح</p>	<p>چوچا ہے آئے جا سے خرید کر طرح تار و زنثرا کب نسل جما سکیں اوسے سینے سے ہم لگائے رہے ہم ہل گیا تر بت میں ہم جو خم جس گر ساتھ لے گی یار بزمیں سختی سے اور آسمانی در زندوں کی بات کا کوئی دی سکتا ہو جاؤ</p>
--	--

<p>اچکون میں عرش تک تری دیوار کی طرح جسے ہم کا ہوں ابر و خدار کی طرح اقرار آپ کرتے ہیں انکار کی طرح سینہ ہے چاک رخشد دیوار کی طرح ہپلو میں اپنے رکھوں دل ناک سیطر ہم جی زبان رکھتے ہیں توار کی طرح اگے بڑے دو قافیں سالار کی طرح یرات اوس پہ باری ہیں بیار کی طرح ہم دہوپین کھڑے ہیں گنگا کی طرح ہو صاف صاف یار کے خسا کی طرح</p>	<p>لے یار لامکان میں جو تیری خبرتے آنکھوں پہ لوگ بھکو بھاستہن ٹھیں میں دیکھو دبے زبان سے بوسی کا حکم ہے پانی مراجوا فٹک پیسے میں نہ ہجھیں وہ رند ہوں کہ خودہ مینا جہاں ملے قاتل بھل ہی جایا گئی شہری بھلی اچھے ہو تھے وہ پسلہ می دینا سوچل پیسے نالان ہو کیوں نہ دل مرا لافت سیاہ میں شہر پر نقاب ڈال لے اے افتاب میں وہ شعر کیا جو زلف کی صورت او بھرہ ہے</p>
---	--

<p>اے قدر صل میں جو سنائیں قہ قہ بات بی جائے گا شربت دیوار کی طرح</p>

<p>لکھا دیار ہے میں بالا کسی طرح جسمیں وہ کھول دین رخ زیبا کسی طرح جاتا نہیں دماغ سے سو دا کسی طرح ماں و نگائیں نہ وعده فرو دا کسی طرح پھانسو تمہ آج دام میں عنقا کسی طرح بچتا نہیں ہے اپھانا کا کسی طرح عام کو عجھے تھو بالا کسی طرح ہم جی بھل کے قبر سے دیوار دیکھدیں</p>	<p>پنجم اپنے کان میں بالا کسی طرح بد صورت او نکو شہر میں کتے ہیں سلے پیری میں بھی نہ موے سارہ بندوں سفید محشر تک نظردار میں تیر سے جی کا کون پسلا وجہی لوٹ کی کرتی کمر تک نظر وون گر گلایا تو وہ پلکو نین گھر کیا ہم جی بھل کے قبر سے دیوار دیکھدیں</p>
---	---

چلتا نہیں ہے نا ملکی کسی طرح
 کفے میں اب نہیں دل شد کسی طرح
 قایم کسی رہانہ بگولا کسی طرح
 لامنگوگی گرس شہلا کسی طرح
 کجھ کی چوت پہ آئین سیجا کسی طرح
 کسلا وجہیں تھیں گل رعنائی کسی طرح
 اوٹھانہ وحشی ناز سیجا کسی طرح
 ہوا فتاب عقد شریا کسی طرح
 دیکھوں میں پتیلہ نکاتا شا کسی طرح
 لا کون طرح منایا نہ مانا کسی طرح
 ہوتا نہیں جدا کبھی جزا کسی طرح
 بجا وں گل کے خط کفت پا کسی طرح

دریا بہایا نجد میں آنکھوں کے قیسے نے
 بہر کر حضور بیٹے ہوں تھا خیان معاٹ
 سکھنگی ہے روح سوس مشت خاک کو
 غصے سے آنکھ سرخ نوگ حضور کی
 دل پر تاری آنکھہ ٹپی حشر مو تو ہو
 غصے میں لال پلے اسی طبقے ہوئے
 الدر سے ضعف عشق میں تین روپیا
 انگور اور ترکے تاک سے یا بھنپھن شراب
 محفل میں آپ شوق سے آہمیں لواٹے
 منٹ بھی کی نوشاد میں بھی باؤں بھی کے
 پتلی سے یہری کیوں وہ پتلی ٹری سکر
 اے لاغری میں اوکنو قدم سی لگاڑوں

اے قادر ناقن آپ چلنے میں مناسیکو
 وہ ہٹ دہرم نہ مانے گا صلا کسی طرح

ہان شوق کچکے وہ اوہ آئین کسی طرح ۲۳
 دل میں ہمارے آپ سماں میں کسی طرح
 میں آنکھیں پاٹ پھار کو دیکھوں شیوق
 فرقت کی شب میں ہم جگو دل ہونگا میں
 بوسے جبیں تاب ذقن لئے دیجئے

ہان نازکی بہار ٹھنڈے نہ پائیں کسی طرح
 در پڑھ سینتے سے تو لگائیں کسی طرح
 آنکھوں میں بالکل آپ سماں کسی طرح
 آتا ہے چین دہنے شہ با میں کسی طرح
 ہم آپ کے دہن کو تو پائیں کسی طرح

<p>ثابت ہوئیں نہیں خطا نہیں کیں سیطرح مطلوب ہے کہ دلکو کی ماں کی سیطرح اوٹھیں تو اودی اوڈی جھٹائیں کی سیطرح پانی میں آپ لگایں کی سیطرح سیکھ اپردون کی بانکی دامن کی سیطرح ابام سے نکلے نہ جائیں کی سیطرح جب جانیں ہم کا دشمن نہ پائیں کی سیطرح بھولینگہ ہم شادکی جھٹائیں کی سیطرح منجم جہان میں زندہ اٹھائیں کی سیطرح ہم آپکا عذر و رتوڈ پائیں کی سیطرح اس پرے میں ہ نہ آنکھیں اڑائیں کی سیطرح مکن نہیں کہ ہوشہ ہلائیں کی سیطرح جیہیں وہ ہکوئی نہ تو دکھائیں کی سیطرح ہم ہی نہ کوئے یار سے جائیں کی سیطرح قدیر کے لکھ مٹائیں کی سیطرح دل کی ہلکی ہلچ جھٹائیں کی سیطرح دولون وہ ہیں کہ ہاتھ شدائیں کی سیطرح </p>	<p>لیجا کے کہدیا خطاط قدیم شرمن سینے پر سرہ بکھی زان غلب میں لا ساقی سے جا کر لین ابھی ہم لالا سے آنسو ہمارے دست نگاہیں سے پوچھ کر قاتل ہجی بن جملے لب جانا قبیل سیطرح انے رفت یا حضرت الٰٰ چلیں اپر اوٹھو اتے ہیں وہ نرم سے اکار غم بد بوسے ہیں وہ ہماری دفایتیں ہوا جائیں دریا میں دیکھ لیں وہ جبار کا پوٹنا کیون بار بار سا منے رکھیں نہ آئیں تیوڑی چڑھائیں آنکھیں کھائیں گلکب جیں ناکر کا دہن ہے ہمارا دہان خرسم دینگے ہم اونکو دیدہ ہمیں اکائیں نکل کی سیطرح جونہ اور اس خلستے جسے ہیں ہے او نکے درپر کریں جبہیں اوپسٹ پٹ کے پینے پینے ہوں پکھہ وہم سی کمر تو دہن کچھ گمان ہے </p>	<p>حندی ہمارے تلو وان میں کیونکر لیں شے قدر آخر سیا پناز نگ جھٹائیں کی سیطرح</p>
---	---	--

<p>سرنے لام کہ اورڈا کی قدم دجوں سیطرح ابتو انکھیں بھی بھی جاتی ہیں آشونک طرح پوچھوادس تنگ نہیں کو تو سر کوک طرح کبھی پروانے کی صورت کبھی جگوک طرح شب بیدا بھی نوگ شتب گیوک طرح طاڑنگ حنا اور گیسا جگنوک طرح گرم ہو جائے نیم سری ٹوکی طرح جبکہ ادھر نہ کے پر کبھی آنسو کی طرح چرخ سے تاسے اور ٹسے جاتی ہیں جو کی طرح انکھیں پتھر لگتی ہیں سنگ ترازوکی طرح کرشی اب نکرو سرو سب جوکی طرح جب تو انگور بندھانا فرد آہوکی طرح دو رجستید ہوا دور بہا کوکی طرح چاندنی کو بھی ہر شرم اوس بہ مرد کی طرح بار سے شاخ جملی جاتی ہے اور کی طرح </p>	<p>دو قدم ملی خسکا اوس بہت گلہ کی طرح روتے روتے شب فرقہ ہیں اندر ہیں جھیلا دیکھو باریک کم کو تودہ ہوں وال کیھاں سوز شن اعلیٰ ظاہر سے مری روتفت ہے صحیح خسار سے ہٹتی نہیں اسکے طول قتل کے بھئے ایسے کفت افسوس ملے شمی دل غول بخوان ہی اگر ملکے چلے ضفے ہیجڑ کس بیمار کے بیمار ہیں ہم شب وقت مری روٹے ہی بس انکی رات قد سوز و لکھ نظا سے کی تھنا ہر بھئے رکھ کے سر پاؤں پر دن ہوں دل اسادوم ر شہزادن جبر سے ہر سیا زخم جگر قتل کرتی ہیں بھئے انکی نشیلی انکھیں کبھی آئی نہیں وہ میرے سے خانے نہیں کیا بہار آئی سہتے انگور سے چشم مخمور </p>
--	---

برذف کی نیت سے ایسی غل کیتے قدر

کام کرتا ہے کلام اپکا جبا دوکی طرح

<p>کون بچکیں پرسے والق و محنون کی طرح بانٹت سے نام پر اشکی حالت نہیں</p>	<p>گھر میں ہون اپکے باہر مخزوٹی لات ۱۱ سمسر پکیا لاد کے لیجا یگنا قادو کی طرح</p>
--	---

<p>بانج میں نرگس اونگی دیدہ پر خون کی طرح کپڑے ابی نہ رنگے اپنے گلدنی طرح حشر پانوں صاحبِ قب موز و نیک طرح لال ڈورے بھی ہر یونچ سے ٹکلکوںکی طرح عشقِ سوہن ہیں اُترائے ہو ہضمونکی طرح بیٹھی ہے دخترِ ختم میں نلاطونکی طرح ایک سا اُول و آخر ہے مرادون کی طرح اندرون رنگ سخن جوش میں ہی خونکی طرح</p>	<p>چشمِ میگوں کے نصہرین اہور و نئے ہم صورتِ حی خست کر مرا تتم شکیا بیٹھیے مرصعِ شافی نہ لگائے کوئی چشمِ میگوں کی خیستِ جامنل ہے شہزادیں آزبان ہی تو زبان پرل ہے محتسب کو مکاں الموتِ سمجھتی ہے وہ نفیِ وجہاتیں جو لوگ بدلتے ہی نہیں بُرےِ حشتِ گلِ ہضمون سچل آتی ہے</p>
<p>قد رکیوں عشق سے با رآتے ہو دیوانے ہو امو مشہوں کے واقع و مجنون کی طرح</p>	
	<h3 style="text-align: center;">ردیفِ خاتمه</h3>

<p>بُوٹی بُوٹی ہو ہپڑتی صفتِ دل ای شوخ ۱۸ کشتر سب سے ہو ہر تر اقلیں ای شوخ ہے تر اچا ہذقون یا چہ بابل ای شوخ اپ تو پناہو جاتا ہے قاتل ای شوخ در نہ اکدن تو اکیلے میں مجھے دل ای شوخ اس سے نابہت ہے کہ ہم خفت تر اول ای شوخ اب مناسب ہے خالص مرسل ای شوخ ربط کرتا ہے کے دل تر اول ای شوخ</p>	<p>قیدِ ہار وستے کریا اسمین مرادل ای شوخ اپنے کیوں خنجیر و پیچہ، ماں ای شوخ کھول دوں حال تر اس ب محفل ای شوخ کیا کڑی گات تری اوہری ہے اندیشہ تیغ ابر و پیمن ہر وقت نداہتا ہوں چکے ملنے کی عجب راہ نکالی تو نے</p>
---	---

خط بھی نکلا تو ہوا زہر طالب لے شوخ
سکر کا کاپ تو تری وض ہے قاتل خوش
تو نے بے شبہ پڑایا ہے مردال خوش
جیسے طبپے کوئی مچھلی بیسا حل خوش
ایک جادوکارہ رہا ہون حق دہل خوش
تو ہوا جا ہے پاند سلام خوش
خود لوٹکے شریعت میں ہوں شامل خوش
تزار خسار بیع اور تراش لے شوخ
تیری خوشی سے میں تجبیر ہوا اعلیٰ خوش
اچھا ہے تری کر دیتی ہے جل خوش

تلخ باتون نے تری اسی کو اثر دکھلایا
ایسا دیکھا نہیں ہنہ کوئی باکھا تری جھا
پہلے کب باند، پاکیا کتا تھا اور چاہڑا
لب پہاڑتا۔ پہنے ترسے ناک کا، تو اسیا
بہنہ دیافت کیا صدھ فرشا کیا
کیون بڑا اٹھا ہے بیٹھ گیسو و نکوڑیں
ہے کے قتل سے انکار تو کیا تو ہے
کیا انکے پڑھ لگتا ہے کباٹل کو
شمع پروشنی شمع سے پرواگرا
جب تراسا منا ہرگز ہے مجھ پر جمل

قدر مول نیچنے لایا ہے جو لینا ہے تو لے
اسیں کیا تیری خوشی اور تراش لے شوخ

چاند کا چاند ہے لے جانِ جہاں رخ کاخ
نہ صفائی کو اگر بیچ میں پڑھانا رخ
قدیمہ زفراہ ہے یا وضع تماری یارخ
بُوستے رضا کر کے لیتا کوئی پامارخ
دیکھیں جن حضرت میتوی وہ بھجو کا سارخ
ایک آئینے سے پیدا ہوں ابھی صدھا رخ
پوشش کیپڑے گیو سے یہ کھا رخ

پہنچتے گونگٹ کے اڑیش شش کتاب جو پڑھنے ۱۸
میرے دل کیلے اسی میں اوہ بھین لغین
انہیں چاروں میں کیسے تو مجھے ما را ہے
دل جو پتا تو کلیج سے لگا لیتا ہیں +
سنئے ہیں برق شعلی پر دعش کرتے ہیں
کہیں پیدا تو کریں طالب دیدار انکھیں
سنگل سو دبڑا ماتھے کا تراخال سیاہ

کیا کریں کیا نہ کریں عشق میں جی چوٹا ہے
اس کھستا نہیں کوئی مجسما نہیں سبز قدم
چشم حیران سے یہ دشتی ہے اسی دارِ نصیب
ہم وہ عاشق ہیں کہ کہو لکھتے بررو
جاہم جشید سے آئندہ سکندر کا بنا
ڈری ہتا کہ کہیں باون نہ پڑھاتے اور ہر
پانی ہونہ کا جلنہ خط و خال نہ نلفت
بول بالا قد بالا کا ہے گور دن تک
طالب دینے اشکون سی جو سینچا گلشن
یک رخی چاندنے تصویر افرازی تیری

ورنہ رستم سے بھی سہنے نہ کبھی بدلارخ
سیرے آتے ہی پڑا باد بباری کا رخ
سامنے آئینے کے بھی وہ نہیں کرتا رخ
دیکھ پائے جو ہیں اچھی مکرا چپارخ
جبل گاہ نہ سے پیالہ تو چک اوٹھارخ
فرع میں کیا تری کوچے کی طرف کرتا رخ
ذبح کرتا ہے مجھے ملے ترا سادارخ
قد بالا سے بھی لیکن ہے ترا بالارخ
شاخ گل میں ہوئی پولوں کی جگہ پیدا رخ
تو نے کروٹے کہا جاوے سے آوارخ

TON LIBRARY
ALIGARH

جھتر جھک شق شق
یگل سون ہوا ہے صورت گلنا رخ
صورت قوس قزح کر دون دم رفتاری
تیر تیر کیوں نہ پکان ہو اس فدا رخ
تل سیکھیں یہ زلفیں سیہ خسارت
لب ہوتے نگین بیانی سے دم گشتاری
جگ کو تیرے جو چو جا سے تو ہونا رخ

پر تو رخ سہہوا یون خانہ دلداری رخ
ہے مسی مالیہ لیلکھو سے کبایا یارخ
جاوہ صحراء چب بخروح تلو دی چلن
پار ٹکلا ہے دل پرخون کو بر ما ہوا
نققطہ دیات وجدول کالی کالی صفحہ لیا
صفاف تقریوں سے دنلات ہوئو اونکے سفید
پوٹ نکلا ہو ترا نگے بے بتگل پیریں

<p>اگر جس بھروسن گئی ہو جاتی ہو دیوار سرخ ہن پڑن پر سے گا ہو گا خانہ خمار سرخ ہے شہادت کیلئے تو طے کی بھی نقاشر سرخ نازکی سے ہو گئے دونوں تیری خسار سرخ چشم زگس ہو گیں دیدہ خونبار سرخ ڈھیر پانہین لعل کی ہو جو ہری بالدار سرخ کب نام سرخ سے ہو جاتی ہو توار سرخ</p>	<p>سودش نال سے مراسیدہ بھیو کا ہو گیا لال ہو گے ساقیو آنے تو دوض ہبہ تحوکتے ہیں خون باغ دہرسن ایں ہن آہمیں زلفیں جو ہم کر تندہ پڑھ پڑھے گئے یاد کر کے فصل گل کو خون روگی خزان کمدگی کان بخشان لعل بکا درہ ہے غشتم خاہر سے صفائی باطنی جاتی نہیں</p>
<p>اس نہیں میں پڑھ پہلے قدر اک نگین غزل</p>	<p>دست پاکر دعوے سرخ فکر کی دوبار سرخ</p>
<p>لڑتے لڑتے ہو گئے منع نظر کو خار سرخ کیا زرگل لے اوڑا ہو باغ سے دوچار سرخ خود خود دشل زبان ہو جا یسی گتی توار سرخ زخم کی صورت ادھر آیا دھرم رفتار سرخ خط عارض سبز ہی گیو سیدہ خسار سرخ داغ سودا ہیں ہمارے صورت دنیا رہتے پھر ہوا زخم جبکہ پر ہم زنگار سرخ شنتے میں آئے ہیں اکثر پھما سے مار سرخ ہے شہاب اسما ہماری آہ آتش با رہتے قتل کے محضر پیغمبری مرن ہوں دوچار سرخ</p>	<p>خون روٹے سے نہیں فرگان دم دیدار سرخ ۱۵ اہو خوشی سے آج رو سے بلبل نادار سرخ او سکے شمشہر چب مراد کر شہادت آئے گا پائے تگین سے نہیں پڑھ پانقش قدم دیکھیئے آئینہ قدرست کی مینا کاریاں کھل گئی وحشت میں لفڑاں ملالان گل کی چھ سرہ بر آیا خون پریدا داگئی تین نگاہ زلف پچیاں میں نمکیوں پر ہن دل عشقان یہ شب ہیچران میں نکلی سہے دل خون گشتہت دیکھہ قاتل حشتم آؤ دے دو قین بار</p>

جھرست اور جھلی لظاہر ہیں دبے دیوار سرنخ سیرے خون کو پروٹول مرتخی جوہر دار سرنخ سو جگہ سے ہو گئی اوس شوخ کی دیوار سرنخ خون تما پسلی جو قحطی کر آگئے دوچار سرنخ	رو سے گلکوں دیکھ کر انکو نہیں جو سرفی جھبی ما تھے پر افشار جنپی ہمین ہمین سے قتل کر ہم نے جملہ کر سر پر خون گرسٹ نہ کردیا اب کلیچا پیسے پس آئی وجہ اسے ہمین سفید
--	---

	تیرے آتے ہی خداں ہیں الگی گویا بہار زرد چپڑہ قدر کا کیسا ہوا اک بار سرنخ
--	---

رویہ و ال حملہ

دبا کے دانتوں میں رہجا سیکار زبان صیاد ہر تیرے غنچہ پیکان ہیں آشیان صیاد کچھما ہے منظم اپستان جھیا ہوا ہے مرغ چمن کامرا جہاں صیاد ہر کی شاخ پر ہے میر آشیان صیاد زبان دراز ہوں ہیں اور بزرگ بان صیاد اوڑائے دیتا ہے نہ تیرتے کان صیاد کر گیا ایک نہیں اور آسمان صیاد غرض کہ اونکو سمجھتا ہے مرغ جان صیاد اب اس قفس سے میں اوڑ جاؤں گا کمان صیاد گھٹھے ہوئے پر گلیا ستانیں یا عبان صیاد	سنے گا باعث میں سیری اگر فناں صیاد اصل کے نہیں ہوں ہیں زار دناؤں اصیا تھجھے ناؤں ہیں گلشن کی دہاتاں صیاد قفس بناتا ہے چنکر گلاب کی شاخیں مری تلاش ہیج خشت زدہ پھرے گلو تجھے جو ایک کھے گا میں مو سناوں گا غضب سے غزہ مفرکاں دعشوہ ابر و میں کیا ہوں طاری سرہ کو پاش لایگا وزلفت دام سہنے کنپا ہوں ہیں انجال ادھر زمین اور ہر آسمان یا قسمت سرگل شاخ نشیمن نہ ایک پر بلیں
--	--

کہ تیر سر پر باؤں میں آشیان حسیا
جهان گیا مسے پچھے ٹراوہان حسیاد
کہ بدگاہ ہے لگچین تو بدگاہ حسیاد
بلکہ ترجیح گاہ ہیں ہیں الامان حسیاد
قض پڑاں سے پولوکی پہیان حسیا
میں ناتوان ہوں میرا مرا جہدان حسیاد
خدا کے واسطے اکونہ لاہیان حسیاد
وکھا نے پول ساکھڑا مری جوان حسیاد
بزیر کا نکر دام توہن ان حسیاد
پھسا بھلائیں ترک دامیں کمان حسیاد

توبے گل سے آئی ہوا سقد جھون
میں ڈال ڈال تو وہ پات پات رہتا ہے
چمن میں خاک گل دبلیاں بنہیں یعنی
حال ہے کہ لکھا دن بچکے ملے سے
سن اجو چاہے تو بلیں کے نہ نہیں
بنارہا ہے رگ گل سے دام کے حلثے
چمن کی بوستہ پیر کتے ہیں فوہیں پیں
ابھی تو شاخ سے آبیٹا ہوں سر پیر
میں ہوشیا ہوں گیسو و خطا کو دیکھ پا
یہ لاغری ہے لکھا دگاہ میں حلقوں سے

نہ گل کو داغ نہ بلیں کو خار ہوا سے قدر چمن میں ساتھ ہی آئیں اگر خزان حسیاد

پا باؤں سے ہے تباہ خلا لمہیان بلند
دیکھو زمیں پسستے، اور آسمان بلند
اٹھدیجی بی بی سے رہا دوکان بلند
اس سر زین دین فن ہیں کیا کیا جوان بلند
میری زمیں سے خاک نہیں آسمان بلند
جب خوف باعثان سے کیا آشیان بلند
مضمون تو ما تمہارا یا ہے ای جان جان بلند
خدا کے ہو گیا جو کبتو تروہان بلند

۱۷
پا باؤں سے ہے تباہ خلا لمہیان بلند
کیونکر بلائے یا زمیں اپنے باسم پر
کو سے بتان میں سر دا گیں کچھ عینہیں
وہ خاک سارہوں کے نہیں خوف ایل وج
بھلی کو اور قرب ہوا ہے یا لصیب
کیکے تو وصف قاسیت موزو دن ٹاؤن ہیں
بازو یا ان پڑکنے لگا داہر سے اثر

<p>گھر کی زمین ہو گئی تا آسان بلنہ طاخن ہیں آپ کے بہتے گھر وان بلند اپنا تو سر ہوا سڑک سنان بلند لیکر چاہو اجو مری ڈیان بلند ایسے جیسے ہم کہ نہ گاہ ہوان بلند شچے نظر کرو کہ ہو میں چھاتیان بلند</p>	<p>خود مجھ کو میرے اوچ نے پیسا تام عیسیٰ سونج کمان کا عرش کاتا را ہوں جیں منصور تیری دار سبار کے سے تجھے ہے اندھے سے سورخ حق کو جگنو نظر پڑا یہ خوبی عشق ہے کہ نہ کھینچنے سے آہ نام خدا جوان ہوئی اب تو کچھ جھکو</p>
<p>ہم خاک اور استے ہیں سخوار برق مر چکے اے قادر ہے غبار پس کار و ان بلند</p>	
<p>کہیں ہو گئے عمر ہر میں درد ہے وہ ہمارا سمجھہ میں درد گاہ ٹھنڈوں میں گہ کمر میں درد دیکھہ ساقی ہے چشم و سرین درد کب ہوا چوت سے سپریں درد چاہئے ہے دل بشر میں درد کھو دیا دل کا اک نظر میں درد ہو گیا یار کی کمر میں درد کہ نہیں آہ بے اثر میں درد ہو پوچھتے ہی میسے گہر میں درد ہمیں دلماے اہل زر میں درد</p>	<p>پہلے دل میں ہو یا جگر میں درد ۱۵ وہ جی سن لیں تو ہو جگر کیں درد ریچ سیری سے ناک میں درد ہے تے سے بردے ہمارے جام سب روح سے ہے جوت کو ایذا ہے یون تو پیر جی کچھ سچتا ہے سو سیاٹی تھی کیا وہ چشم سیاہ بھاری سوبات جب ٹارس میں مدولے نالی عرش سلچاے کوچھ کر دی کر دنہ پادن ڈگیں نالی ببلان پہنچتے ہیں گل</p>

<p>پاؤں کرنے لگئے سفہیں درد خواہ تھا ایسے عجھتے میں درد ہو گیا پاسے نامہ بہمیں درد</p>	<p>ٹکر دن سکر دل میں عشق کی رہی نزع کے وقایت میں عجب بال در دلگیست خطا جمیں نہ لکھا</p>
<p>آہ لمب پر ہو قدر رائکہ میں اشک ول میں یادا و سکی ہو جب گرپیں درد</p>	
<p>اوٹھے ہیں حضرت آدم جا بک کے نہ تمہارے گال ہیں فصلی گلا بک کے نہ کہ بے نقابی رخ تھے نقاب کی نہ یہاں گزر گئے برق و سحاب کی نہ بہار پانچ ہی فصل شباب کی نہ کمری ہے دہن لا جواب کی نہ الفہ ہوا فریں یار کاپ کی نہ کمریں اونکی لپٹتا ہوں ڈاپ کی نہ زبان ہے طوطی حاضر حواب کی نہ کہ آہ کلی ہے تیر شہاب کی نہ وہ گرمیان جو کریں آفتاپ کی نہ اوچل ٹپے ول پڑھ طراب کی نہ وہ لال ڈورے ہیں ج شراب کی نہ بہت پچانچا ہوں کے دیکھا ہے خواب کی نہ</p>	<p>خدا کی ذات سے دریا کا آب کے نہ یہ زنگ روپ سے جیتک کہ ہبڑا بڑا وصال ہجھیں موسیٰ نے کیا برسی بکھی پہنچے کبھی روٹ فلک کے پنج ہم اکٹوسر ہے ہیں جوانوں کی طرح تھیں نہ ہاتھ آئے کبھی یہ نہ اؤں سے بوسہ ملا بھرک گیا مری آہوں سے چرخ کھفتار سوہی کینچ کر جتنل کو وہ آئیں دہان گناہ سے خیرین شال تنگ شکر چارپیں مگلی ہے پھنکا ہر سینے میں رقبہ بزم سے شبند صفت ہوا ہو جائیں ہماری آہ سے او نکے جگہیں جو ٹکیں نشیمان اکٹھوپیں ہیں کیفیت غریب ہے یہیں کیا کموں کے آیگا اعتبار و سکا</p>

<p>چکر میں چیدی پر سے ہیں کباب کی نہ اس بھی کھول دینے قاب کی نہ تو زرد جبڑے سے آتاب کی نہ</p>	<p>چڑا یا سہے جو نظر دن پیش شرکان نے جو شہزادیا تو انگیا میں کیا ہی شرم ججا جو چاہتا ہو کہ ہونام عشق میں رشن</p>
<p>جو بیستون پیر میں فریا کو کھاروں قدر ایسی پہلاں سے نکل جواب کی نہ</p>	<p>جو بیستون پیر میں فریا کو کھاروں قدر ایسی پہلاں سے نکل جواب کی نہ</p>
<p>ہے زندگیں لب چشم دلار ام پسند لپٹے لپٹے پر گت بخود کام پسند کہہ اغلاق کیکو ہونہ ایسا میں تمہیں یہیں تھے اللہ آلام پسند تیرے کا وہیں بھجو بلوں ایسا میں آشیانے کو کریں طرازوں ام پسند جنت خفتہ ہے مراجعت در آلام پسند کہ ہیں چیز کیکی نہیں بے دام پسند خاص دیار کا جلوہ ہر غصہ عالم پسند کف کے تھت ہیں ہم کو نہیں سلام پسند یو نہیں بکار ہیں سبزم آلام پسند جانور ہے کرے دانہ جوتہ دام پسند اشست آپ بھی کرتے ہیں باستہ یہی شیشہ ہی ہی سے ہر یعنی جام پسند</p>	<p>تھے مجھے سب نہ پتہ ہر بنا دام پسند تم کر دل میں کروں زلف دیا میں پسند چھوڑ کر دصفت ہن سر پر ہوں عالم پسند قبر ہکل کے مری کہتے ہیں کن نازی وہ روشناس ایک جما کا ہوں تری گرفتے نظر آجائے جو اونکو ہیں تنگ بیان دل بیتاب ہوا اٹاہی جفا کشی بیا پہیں لیں اوسے اگر دل نہیں لیتے ہیں حضور سرمه طور کو انکموں نہیں جگہ نہ تیہیں ہند و حرش کجا مصحف رخا کجا پتلیاں انکموں سے اٹھتیں نہیں جلنا کیا جال سے نر ق جو ہاتھ لر جو خجال ہے لن تزاں کی بہت آپ بھی بیتو ہیں خون انکموں میں بھر بھر کے پیا کرایاں</p>

وہ تو ہے خاص پیشہ
ہے میں دل کے لگنے کو ترنا پسند
کیون کروں رسم بہ نامہ و پیشہ
نگ کر کر تے نہیں عاشق نیام پسند
طام قبلا نامی پسے دل آرام پسند
ہے بھروسہ شق کے غائبین غایم پسند

جو لگا و سکی نگہ ہے وہ بنا و سکی کہاں
اب مٹا کئے نہ ٹے گا ترا سکد بیٹھا شاڑ
وزرا الفت کو نہیں نست زبان سو طلب
نام کر کر تے نہیں عاشق بیٹھ کر بول
جھکے سینے میں ہے خود اپنی جبیر پیتا
اگر وہ سینے میں بڑھ کے نہیں بانگوں

شہزادی نہیں لے قدر تخلص پارلو
کسری عشق کی ذلت میں ہو نہیں میں پسند

روایف فال سعیہ

جب پیشا تو ہوا مشک کی پڑیا کاغذ
لوح حفاظت ہوا سہے ترے خط کا کاغذ
جس طرز سے کہ دبا سہے شکنخا کاغذ
خا مہ سب کردن خفا پر عنقا کا غذ
ناوا کا نہ کی بے کب چلیا کا کاغذ
پتھے پتھے یہ تیہ ہو نہیں میں کویا نہ
نقعلے سطریں بیٹھیں نج زیبا نہ
خل آیا مے اعمال کا کورا کا غذ
بوگا اپری مے نا سے کا سلپا کا

بڑے کاوز اون کی تعریف سے خط کا نہ
کو تو اسے مری تقدیر کا لکھا کا نہ
قبریون دیکی ہماست تن لا غزو فشار
لکھتے لکھتے تری صیہ کر کا احوال
بچالست میں رہ وزیر کہا بست کیا مال
ہو گئے ہیں مے ذراں ہو کل تدیر
ستہ لفافہ رایا شاہ بقصہ کی نقاب
مشمن اشک نارست پڑا کام کیا
سکے پاتا کے ہکھا ویدہ رکا احوال

<p>بنگیا کہتے ہی گلزار کا تخت اکا غذ آپ کے نام ہوا ہے مکے گھر کا غذ جلکے بن کہا سے توں کماکر ہو کلا کاغذ کے عصا اوکھا قلم ہے یہ بیضا کا غذ کا غذ زر کی طرح بک گیا سار کاغذ ہو گیا سبک مردیوان کا سار کاغذ آئینہ ہے تے نام کا صفا کا غذ ورنہ خط کہتے ہی اتنا نہ پیٹا کاغذ کمل گیا صورت آخونش نہیں کا غذ</p>	<p>خط میں نگین جضا میں جو بہر تھی ختنے مک گیا ہے مراول روز ازال مکہ ماتھہ رشک سے ہر لف کی نگت کا جلا کر دیکھو خط کے لکھتے ہیں کہا تے ہیں ۱۵ اعجمیم و صفت و من گل طلائی کا جو لکھا اپر او نکے قاتھ کل بند ہا صفت قیامت ائی چڑھہ شاہ پر قصود دکھا دیتا ہے کھلکھل دہ مجھے ملیک یہ کملانے سے لہتہ پیلا کے لیا او سنہ جو بی خطا تو</p>
<p>اوں جلویزی کی کے قدر نگاہ جلد خبر گھوڑے کا غذ کے بنا کر کہیں دڑا کا غذ</p>	

<p>تمام ہوتے ہی خط خود ہی اوڑھا کا غذ قلم دوست نبای کے طبیب یا کا غذ یقین ہے کہ خانی ہوتا مے کا کا غذ ترن اپنارنج سے گھل گل کے ہو گیا کا غذ برنگ برس ہو دیوان کا ہر اکا غذ پلا دو دھو کے مجھے دنکے نام کا کا غذ لگایا تماج میں جا سے پر بھا کا غذ مثال آئینہ ہو جا سے پر پیا کا غذ</p>	<p>بہر اجو آہ کے ضمیون کے نامے کا کا غذ ۱۲ اصل رسید وہ ہون شخہ لکھنے بیٹھو گر لکھوں عبارت نگین جو خط میں اس گل کو کبھی شاد کیا تھے ایک پر پے سے یہ تازگی ہے جو لکھوں سفید کا غذ پر چڑھا ہے نشہ ایوں خال مٹا ہوں تمہارے خط سے ہوا وجہ ہم فقیر دکھو لکھوں جو ایمنہ رو سے صاف کے اوسا</p>
--	--

کوئی نکالے تو جنون کے وقت کا فائدہ
بہر یتگے یار کے خط کا ذرا ذرا کا غذ
اوہر لکھا کہ اوہ ر صاف دہ گیا کا غذ
کہ یار کے خط دعا رضی نے لکھ دیا کا غذ
پچھا اسکا دہیا نہیں ہوتا بلکہ اسکا غذ

بھار نام بھی دل کو کب سے فشریت
خدا علیم کب سے ہوئے ہیں ہم
کبھی شتم پا خط یار روشن سے
جو دل دیا ہیں جا گیریں ملابوسہ
حضور خط جو لکھیں تو ہمیں طلب چاہے

گان ہے خط جانان کا اسد رای قدر

پیرا ہوا کمین دیکھا اٹھ سایا کا عنز

ساقی کا ہوتا ہے اور اب جام ہو لذیز
بھٹکے سیت آپکا بادام ہے لذیز
بوسہ نہیں تو بوسہ بہ پیام ہے لذیز
یو سے کے ساتھ آپکی دشام ہو لذیز
منظر بان یا رگل بادام ہے لذیز
ہے بازہ گزر کے لفاظ ہو لذیز
پستہ ہے تائشیہ بادام ہو لذیز
جو کچھ نصیب ہو سحر و شام ہو لذیز
لیکر بھار سے ہوتا ہے تا کام ہو لذیز
یہ شیر سچتہ دشکر خام ہے لذیز
موہبیں بڑی ہیں بادہ لفاظ ہو لذیز
لت اسیات گوشیں یام ہو لذیز

وصلت ہیں پوسدے لفاظ ہو لذیز ۱۸
چو سے تو اپتھ حشم سیام ہے لذیز
حقة ترا غصب بر خود کام ہو لذیز
جو طاحبان کہتا ہے یونھ کیوں سطے
ہان لے دہان نرم نہ پیکان کو جپڑنا
اسے عشق لختیں بھی، خون جبری،
لب پر جو گالیاں ہیں تو انکو نہیں سیل ہیں
شکر سفید پاؤں ہیں یا زہر تلیا
پارب دہن میں نام یک سکا ساگیا
پیری میں عشق اب تھے دعندھرو
کیچھ ہیں لوٹ لوٹ کر کتے ہیں پرست
گو خاک پیا کنا ترسے باعث نصیب ہم

بیٹھی نظر تری بستے خود کام ہو لندین
نورس مرن کا پختہ چراخام ہو لندین
انگور و سیب پستہ بادام ہے لندین
کنکی طرح کیا یہ دلارام ہو لندین
تم چکتے ہو کیا سے گل فام ہو لندین

سرستے کی طرح طلاق میر آئی ہو جانشی
عدم شباب پیری و طفلی ہیں تین پیل
خان ڈفن ہو خوب لب چشم خوبی ہے
ہر دم چیا چبا کے جو تم بات کرتے ہو
واعظ ادھر تو آذ فرا اسکو حکیم تو لو

دل دیکے قدر کیون لب نکفر سے اوڑائیں
جس چینہ میں لگا یہ پھرہ ام ہے لندین

روایتی رائے محدث

ہن پرستا ہو ساقی تھے یخان نے پر
برگ خوشے میں بنی شجشو ہیں ہولاندی پر
سایہ ہے دیو کیا ترے دیوانے پر
شمع کے پول سے بجلی کری پرو اپر
نیچا ناز سے رکمنہ چلو شانے پر
کال آندہ ہی سی ہی جبانی میں دیواری پر
چاندی سونے کو کلس ہیں مر سیخانی
مارضخا کتے گریو تو سے ہر شانے پر
چاندی سیخے عمر کھبڑی کی بھی پرو انی پر
چاند آئے جو کہیں یہرے سیخانی پر

۲۲

گردن شیشہ جہکاٹ سے سے بیانز پر
اوڑ کے پونچے گام نامہ ہجہن نے پر
شب غم چپائی ہر کب سیسے پیہے خانے پر
گرفتھن بڑھی سرد ہوا عاشق زنا
چک شا جاسے کمر سکھیں کہنا ما انو
کیا صبا آج اوہہ زلف کی بولاں ہے
ماہ دخور شیدہ جو افلک پتھن پرودو
ہان ستمگری شیخے کے دل آزاری کا
دانع کانا مہ اعمال میں ہونا ہر ضرور
تیرگ کا یہی ہے فوراً اور لگجا خسوف

<p>ہو گا مجذوب کا دھوکا ترے دیوانے پر کان وہ ترا نہیں خالی کے افتاب پر نہ وہ سرخاب پر آفستے ہے پروانے پر اسم پڑتا ہوں میں تسبیح کرو دانے پر تیس دن را لٹکتی نہیں بیانے پر عشق جن شکر چڑا ہترے دیوانے پر آزماؤں کا یہ جادو کسی بگانے پر چھوٹے مرگان کا ہزار تو سے خشائی پر پرنکا لے ہیں مسے بدل شیانے پر کبھی اوہرے ہوئے کہنے پہنچانے پر کیا اپسے بدم کاسا یہ مرویانے پر چربا ہوتا نہیں جگنوں کبھی پروانے پر کبھی شیشہ پکاریں کبھی بیانے پر</p>	<p>تو بھی دھوئی خدائی چور گھایے شوخ سوچا ہر کمین جبکو نہ ترسائی جا سے رات ان تیری جعلی میں جو کچھ سنا ہوں حال گریہ میں بھی تم ترا طبا ہوں رمضان آتی تاہے للشیخ پکاشے ساقی پاون میں بڑی وہ سینچ کر آہی تو یہ مونہنی کستہ ہرین جبکو وہ فقط خدستے گرمیاں ہیں تو مرادیدہ تر حاضر ہے پرہب آئی ہی پر دلکو ہوا شوق چین کیسی ہر بار بسلتی ہے طبیعت اپنی وہ جگہ ہے کہ پرندہ ہیں نپرمار کے سو زدہ ہر ہو صد اسوز شبانہ ہے جدا خش ہو گردن ساقی ہے کبھی نکسہ یوٹ</p>
--	---

<p>وہ بھی لے قدر تماں نقش قدم حسید کا رکھتے تھے مہر نبوت جو بی شانے پر</p>	<p>۲۰ کیسے حسن ہے تو نہ چڑھا یا تھی بلان ہے چڑھی آتی ہے یہ فوج سکندر آبی جیوان کی کہ میرے خون کے چینٹے تمہارے جو بیڈ امان کی ارٹھا لو جپیوں پا سکوئینیں تو کہرگان ہے</p>
--	--

جھو لست قیس شاید حشم بیل یا داؤن ہے
دہر و متمہہ تیرے سینے پر دبے گا دل تو کیا پڑا
لڑاک اگکہ اول سے غیر اور کے گھر میں جا پڑا
اوہ ہر طادس کے نالوں کے کو دو سیہ اور ٹھا
کیا ہے ناخن خشی سے اسکو جا بجا پر زے
ہتھی پر دہرا ہے نقد جان بدل چڑغ اپنا
محبت میں بہلا قمری ویلیل جا نور ڈھرم رے
لگی بیسا ختنہ منہ دیکھتے یون دید باری کی
جنون میں رنگے تھے چند مشتیں تھوں باقی
ہوا سے منع آتش در مر امیغ دل حوزان
لڑائی اگکہ تجھے جب ہوا ناسور بند اپنا
تمہارے قدر پر عاشق ہیں تمہارے خطا پر ہیں
لڑائی اگکہ آئینے نے سی نے یا پوسہ
اوگا نبرہ جو عارض سے تمہارے بتک پڑا
قیامت میں جنان پاؤں نہ پاؤں خیر اور خدا
کہ پسیر اپا شہ کیسا پیار سے پشت فزان پر
نزو دکھنہ نہیں قوان رکھتے ہیں قران پر
اگلوٹھی پاک کے بیٹھا دیو بھی تخت سلیمان پر
اوہ گنگوہ اک ابر سیہ چھایا گھٹستان پر
جنون نے پول گویاچن دیئے میر گر بیان کے
ابھی تو اگ میں ہم کو دتے ہیں کہ تری ہلان کے
قیامت تو یہ ہے اشان در جاتا ہے انسان کے
ہوا شک اونکوا آئینے کا میری حشم حیران پر
ہما ہر پر کے مثلا کیا میرے بیان پر
بانے آشیانہ شوق ہو سر و چلغان پر
تری پل سے گل کمائے ہیں ہمنے پشم گیان کے
پڑے رہتے ہیں پائی سروہم بیوش بیجان پر
اوہ ہر تھمہ پسیر یان شانے لز کین زلف پشاں کے
حلبے سے جب بخار و ٹھاگٹا پھائی بختان پر
پر ابتو میکشی ہیں چوتھا ہون تیرے ایمان پر

قیامت ہو گئی قدر سی محبت اور میں مدون تھا

سنا ہے آج جلی گر پڑی گور غسریان پر

	نور بیکن یاریخ بے مثال پر
	وکیحی کسی نے باڑہ نہ تھی ہال پر

اک دگر مرپیسا کھدیا دست سوچان
جلتا ہے افتاب فروغ جمال پر
لکھتے ہیں لوگ وہ خلاصِ حلق
بیٹھے گاسانپ منجمِ موزی کی مال پر
صیاد نے یہ جمال بھیجا ہے جمال
سینے کو میرے غوق ہر گینڈ کی مال بچ
صیادِ طوٹوٹ کے گرتے ہیں جمال پر
یانا بچتے ہیں سور تری بانکی چال پر
شکلو نظر کے مال پر مجھ کو مال پر
صیاد وقت جاتا ہے پر لگ سانچ
کاموں ہے جو سرناہ مٹائے کمال بچ
وہ پتے پتے پر ہر جو توڑاں ال پر
للند چپڑوں میں مجھے سب میر جمال پر
کلیون کے ٹوٹنے ہوئے ال ال پر
چھتے کو چھوڑتا ہوں نکارِ نسل ال پر
خوش خوش ہیں آپ کیوں پیر شج و ملان
بچندا لکا ہوا ہے ترے بال ال پر
شاید پرے گل انکھی خرد سال پر

بزم ہوئے یہ بوسہ خسارِ خال پر
کھاتا ہے ماہ داغِ تری گوئے گال پر
گالی ترے ہیں میں جائی تو کیا عجب
کماٹے نہ آپہ نہ کیک کمال سکے
خط سیاہ یار پہ لہر اہمی ہے زلف
تیر چھا ہزار طپن کچھ لڑنہیں
میرے اسی ہونے کی اسدر کھوشی
چلنے میں جو نکے لیتا ہی ہر ایک پانچی
اے شمود پلے نہیں جو سرت کے لاغ ہیں
ایک بھار ہے تھیں اللند چپڑے
لھٹ کر مال ہو مدد کا مل خود رے
بلبل تو اوڑ کے جامیگا صیاد کوہمان
جاوون جب ہر جنور ہیش روک گئی کوئی
میں دام میں پڑک کے ہوا شکلا نہ
سنبلو تھاری آنکہ پتا ہے میراں
یہ دیکھ دیکھ کر نجھے ہو تا سہا در رنج
تو صیدگا ہدہ میں غافل ہے کسلے
میں دیکھتا ہوں خوابیں ہر بیان

میکش نہیں ہوں قدر گر کیوں نہ جاؤ نہیں

سچھتی میں تشریف تاہے میر اکلال پر

			میر ادل بیتا سب افرا آہ رسار پر ہوئے سے دناغ اپنا نکیون عتر علیاً بر باد بہوا دل مراد وس رخ کی ضیا پر چایا ہے عراجت سید آہ رسار پر پلا او تر نیگے خود تیر کے دریا می شہاد پر قلقل بینا پر چلنے زندیت سست ہے بکیسی ویاس عنسم و رخ کا انبو وہ خاک نشین زند ہوں جبیا تہ وہ طاٹ گردن کو جکا کر ختم شیر بنے ہو چلتی ہے وہ اکھیلہ نکی چال ہتھی کہاے گامے سینہ سوز انکی جھیڑی پر انکم کو فنظر فنظر مزہ ہوا ہے افسوں تیر امنہ کبھی جی بھر کے نہ دیکھا رزاق عطا کرتا ہے گناہ کو بھی برق پر دیکھنا پا داش میں چکت گی خالم ابو کے سرے پر کوئی کاجل کان بتوں آئینہ میں یہاں کہیں جیز لفین جوڑا د اوٹھ گزیں سے صفت گاشن شداد
۲۹	ہے بہت مقدم کی علیق ہو اپر لے اور تی ہے یہ لال پری ہو کوہ اپر غبارہ جوا و ٹھا تو چارہ سے ہو اپر جھٹڑ جنگلات چڑیں لوچ ہو اپر ہم سینے کے بہل جائیگے شمشیر جنپا پر پر آئی گھٹا جھو کے بورون کی صدر پر میلا سا گھر ہتا ہے قبر شہدا پر ہو عرش پیا کے کیڑھ دست چاپر ہے شرم دھیا پر جی نظر علم و جفا پر دل لوٹ ہو جاتا ہے کچھ باوصبایا پر لوگوں کو سنت در کالماں ہو گا ہاپر کر گئی پر بارہ تری تخفی جفا پر جمتی ہے نظر کب تھے چھر کی ضیا پر روزی وہی پونچا تاہے عنقا کو ہو اپر پر جگ کرتا ہے تو ظلم و جفا پر قبضہ کوئی جڑیجے شمشیر ادا پر خود قریب قرار کئے بلا آئے بلا پر کیا نگفت گل سے چنستان ہو اپر		

<p>جھتر ج کوئی سانپ کسی نہیں کی صدای چنان ہوئی ظلمت کے ترسیں بیقار پر آنکہ مدد نہیں ستم پر ہے نظر انہی خدا پر چاڑھڑ پر ہے پروں لوگی مزار شہدا پر پر تخت پر زیر احباب دادخواج ہر پر ہے خضر کا طیار کر جپا ہا اس بیقار پر پیکاں نہ جڑ ہے کوئی کبھی قرضہ پر کس طرح ضعیفونکو نہ تکید ہو عصا پر چھریاں نہ جھاؤں کی پراحلق نقاہ خود پر نے لگی ترچھی نظر بالکلی ادا پر</p>	<p>مالوں پر دل نار کے میں کرتی ہو وہ زلف کیا نام خدا باب پر سین بیگن ہیں ہیں اس ظلم و رضا کا سہے وہی کینہ دل پر داغ ہوے سینے تر خند دلوں کے پر کشتی میں باد بیماری سو روائی دل اپنا مہما سے لجائی خوش پر کیا آلائش دینا سیر خلی صان خدا پاک کیونکہ نہ رہیں عاشق ترزا آہ کے پاہ نا حق کی عداوت سے نکر قطع محبت خود چلنے لگی ناز سے تواریہ توار</p>
---	---

<p>کب چاہ ز خدالن کالیا قد درنے بوسه طوفان اوٹھا اوئنہ کسی مرد خدا پر</p>	
---	--

<p>خود فرموشی کرے تمہت دھے اتنا پر کیا کریں کس کے کہیں تاد ہر افتاد پر قیس پیلی مری شیرین بی پی فرماد پر نون لکھا ہو کاتب تقدیر سے حرف صابر گل پیغمبری ہی اور ہلبل و دہشم شادر پسکے ہاروت و ماروت ایک دم زاویہ پڑ گئے چالے زبان خبر فولاد پر</p>	<p>دل جلے بستان ہو عشق ستم سجاد پر قیس پر پوے کے کبھی ما تم کیا فرماد پر انستقام عشق آجات اگر امداد پر ابڑو حشمتان نص حديث حسن ہے تعجب حسن یار سے گلشن ت و بالا یوا دفعۃ کیا د و نون ایکمین بوجانان ہوں جا پڑا جسموت اور کرخون میرا گرم کرم</p>
--	---

<p>بانع کا عالم ہو اسے ہے خانہ صیاد پر اوسمی طرف کیا یہ آپ نے ششما دپر شاخ سے دھاڑ کے جا بیٹھا صیاد پر عشق اگر کچھ بارہ رکھ دی تیشہ فراز پر خیر ہنسیے آپ میرے نال و فرید پر روانا تا ہے ہمیں جالِ دلنشا دپر چھوٹتے جاتے ہیں قیدی لندن جادہ دھڑ ہے فضادپر تاکید ہے حدا پر باغبان پر باغبان صیاد ہو صیاد پر تو سی خمر کئے لیجاون سرزہ دپر</p>	<p>میرہ نہ سی پول بھرتے ہیں بھاری بھار اوچا جوڑ اس قدر قاست کپا پتبلا دھواں روسے نگین پر ہوابیل کو دھوکا پول کل ہاتھ دھوڈ اپنے گھرست تو جی خوشابی کوئی ہشتاکوئی رقصہ ہو یہ قدرت اوکی ہے زخم پنجم آہ پر آہ اور داعون پر جی راغ جسکی مت آتی ہر ٹنے کھٹکے چلا جاتا ہو فضل گل پر خصیں کھلتی ہر کیں لی تو ہر قید بلبلو غنچے کی صورت دفعہ ماں باغ من فضل گل لی تو یخانے سی سیکھ ہو گا</p>
---	---

<p>کیوں چبری پر بارہ رکھوئی گلا کاٹو گے کیا قدرت مرستے ہو کس تک ستم ایجاد پر</p>
--

<p>وہ چکلی دل میں لوگانیں والہ آریگا پل پورہ کہنا خن شیر کا گمرا گلا ہے پشت آہ پورہ حضرتے اپنا سجادہ بچا ہے لب جو پر سنگوٹی چاندی سویکی چڑھا دوں شاخ آہ پورہ کوئی افسونہ نہیں چلا ہے اس چوڑ سے بچو پر ہماری آنکھہ ٹپتی ہے اسی تیرتہ ملپو پر کہ پڑ کے روح اپنی آپ کے زلف سمن بجپورہ</p>	<p>بکڑ کر کتھے ہیج جب آنکھہ والو خال ہنڈ پر ۱۵ محفل خوف سے ابر و تمہاری چشم جادو پر ترے خال و خطاب سے یثابت ہو گیا ہمکو چلا وایار کل نکوئا کا دکلام جو جو شت میں کسی فقرتی سے بوسہ خال کا ملتا نہیں ہمکو تمہاری بینی نازک سے دل پنا ہوا زخمی ہماری خاک مرقد سے کچھ گا عطر مٹی کا</p>
--	--

<p>لیقین جب میری آنکو نکا ہوا چشم ترازو پر لگے ہیں محتسب و دوستے گلگل کی بڑپر مری قسمت کا دائرہ کردیا ہر شاخ آہو پر منکے قابو میں وہ لئے چڑھا میں دنکو قابو پر فرمیں ہی جو ٹھیکتے بھی ہوں جلد صحفہ پر کسی سے یارجا دو کر دیا سہے چشم جادو پر کبھی پنکانہ عشق اپنا جوان چالا برو پر</p>	<p>پڑی مشکل سچل میٹا ہے اوسدم وہ مذکوبی کرام کا تمیں ہیں ساتھ عصیان کا نہ دہیان آئے خدا نے دشت و خشت کامیابی میرے مقداریں نگاہیں لگائیں اپ پوچھنا کیا راز الفت کا سیپیاری پیاری صورت پکی بوسونکی قابل شد ندوہ ہم سے اشارہ کریں نہ وہ جتوں دہ مہین کبھی باندہ ہیں نہ تھے دوہری چیزیں ہری لووات</p>
--	---

<p>سو اشعار و مختصر کے اور بھی کچھ فکر رہتی ہے کہ جب کیوں تمیں لے قدر سر کر کا ہزا نو پر</p>	
--	--

<p>لگے کم ظروفون کے لای دل ہاتھہ پیلای انکر رات ہبڑا تادل بیتاب گھبرای انکر خط پی خط لونا سہ بپر ناسہ بزبیج با انکر آنکوون ہیں کا جلگا لزلفونیں اپنی شانہ کر سیکر سے جاتے ہوڑا واعظ مسجھے ٹوکانکر اے مخدوہ بین بہت عشق سے بہاگانکر روح پوکا جسم خاکی تین پھر پر دانکر ٹہڈیاں کہاں نیکو سر پر لے ہما سایانکر استے گاہک ہیں ہمارے تو نکڑا پانکر</p>	<p>ساڑو سامان علیش کا انلاک سے چاہا نکر کا کے کو سون یاد کا کلہرین نکل جای انکر یہ بھی قسمت کا کاہما میری سکھتا ہو وہ شوخ ستی مل پان اہما سے حملہ میں مدد لگا بدنگوں ہے کیکو ٹوکنا چلتے ہوئے روز دنکی دوہن سے دیکھے لیتے ہیں تھے وہ شل ہر خاک ایسے کہیں چپتا ہے چاند باڑیا ایسی راح سے جو آخر بیخ ہو ٹو آہ سوزان جیسم گریاں درد ہجران اغ دل</p>
---	---

<p>شمع ہے حتیٰ علی لے قدر اپنی نیندو</p>	
--	--

اسقد تاریخی مرشد کا اندیشا نگر

<p>دل ہلکیسا مارس فیروز دیکھکر کیا پیسلا پڑتا ہے مری تلوار دیکھکر لوٹر گیسا دماغ مرا پیار دیکھکر مقتل ہیں آئے دانت پتوار دیکھکر پول انہیں سماتا ہے گلزار دیکھکر چونکا میں رات خواب میں تلوار دیکھکر موسیٰ کو کیا ملائچھے اکٹ دیکھکر میں ریگیا فلاک کی طرف یار دیکھکر بیمار ہوں میں نگز بیمار دیکھکر جب محکوم دیکھنے لگے تلوار دیکھکر اُنکھیں کمیں جن حضور کا دیدار دیکھکر بھڑکی سمن درنا کی رفتار دیکھکر پڑا پڑ گئے ہیں طالب دیدار دیکھکر چیز ہے بتاری گرمی گفتار دیکھکر مریخ کٹ گیا تری تلوار دیکھکر</p>	<p>کانپا میں زلت و قاست دلدار دیکھکر کستہ ہر قتل پچھے طیار دیکھکر کرد اور ہر پوتے نہیں اور دیکھکر سبھا یہی میں آب گھر میں جہاں قش غنج سے تنگ تر ہی جمپ عنایب کو تعبر اسکی یہ ہے کہ ابر کا عشق ہو یہ میں تر ایمان ہیں ہرگز نہیں پسند کوٹھے سے جھکو جانا کے منہیں پسند فرگان کی شش سو کمک کے کانٹا ہو جم شہر یہاں پر کنگلی شوق قتل میں چھکلکے ہیں دلوں جام تراں بالیستے بل کماگی کرتے نہ قظیم کو اوٹھے کیسا فراج تھا کہ برا آدمیوں پر اُسیں بھین میں اب نہ کمیلگی باش ذکر دیکھا سہتے تھے بہالی کا سے تھر</p>
<p>لے قدر را عشق ہے اگے بڑے ہن جاؤ کھٹکا ہے ہوشیار خبر دار دیکھکر</p>	<p>او سنے انکھوں کی شش پا کر</p>
<p>ساغر پیچہ اوٹھا اوٹھا کر</p>	<p>۶۲</p>

<p>کبھی کونڈا ڈا خدا کر رو لے سہ ملکا تکار غافل نہ کسی پ توہنسا کر + ناخن کوئی گوششی کجہدا کر لو رکدا یا خاک میں ملا کر فرماتے ہیں ہوش کی دوا کر پیتے ہیں شراب ہمچپا کر رکینٹ گافت دم ذرا بچا کر بلبل ایک آدھ جھپا کر کوئی تھپڑا وہاں کے جا کر کیا طال دیا ہے سکا کر جی کوں کے مجپہ تو جفنا کر رہجا تاہے شوق گدگدا کر یہ فرض تو اے ضنم ادا کر ہنسیے کو تو ذرا دھڑی جا کر تمنا جھٹے گور میں سلا کر اب منہ نہ چپاۓ دکھا کر زاہد تو مے لے عسا کر قدسے نہ پڑا یے گھٹا کر</p>	<p>کیا بھگکو لے گا دل دکھ کر ہم درہیان میں زلف پارا کر کچھ میں صھک سنہنی نہیں ہے یا دابر و نہ بول لے دل تو بندہ میں اسی لئے ہو اخفا کشاہون کیا ہے تھے ہوش اپن اخط جام سے تقیہ چلنے میں کیا دل نہ پس جائے اے دل کوئی نالہ حسبیں ہو ملک عدم بھی کیا ہی لچپ رو یا کیا میں نہ د پیجے دل ہیں کوئی حوصلہ رہ جائے کھجات ہے شب نہیں ہی میں مشی شے نہ پڑھ ناز میت کالی رنگت پر گرتی ہو رقت اے عصر رو ان کیاں گئی تو اے یار جلے کو کیا جبلانا آفیسے دبای ہی قہستہ عشق چوڑے کوئہ کوئی یہ خدا را</p>
--	--

	رجاتی ہے شمع جب سملائے کر اوڑتا ہے جہان نقاب لکھا	
	کیون وقت درستون کا ذکر کیسا ہے لے مرد خداخت داخت داخت دا کر	
	روزیں زامع جم	
	میں کوئی دن پہل گنو آتائیں ہرگز کن نکاہوں سے دیکھوں مجھ بہاتائیں ہرگز اسو سطھ میں آپسین آتائیں ہرگز ویسا تو مزارج آپکا پا آتائیں ہرگز میں نازیجی پر یونکر اوٹھاتائیں ہرگز یہ گاؤں کا ٹھہرای مجھ بہاتائیں ہرگز پر کوئی صری راہ پر آتائیں ہرگز کہا تا ہے وہ جو تمہیری میکا آتائیں ہرگز خبر کرو وہ پانے میں جھاتائیں ہرگز ایسی کراساکیں جھاتائیں ہرگز	دل آپکے دانتوں پر تو آتائیں ہرگز ۱۱ وہم امباہی ہے دن جبکہ جاتائیں ہرگز ڈوپہے کہ کہیں ہر نہ خالی پا آجاتا جس ضع کی جب خلق کی تعریف نہی تھی اس جنون میں یہ سبکدوش ہڑا ہوں ہموں کی سی ہپول تولا دی سے ساقی گودامق دفر ہادنے سے سیرا پر ایا ز پہدیدہ کہیں نے بھی چاند کو منظور ہے سیراب تو پوشاہ دیدار چھتے کی کریانی ہے تو شیر کا چھاتا
	ٹھوک مری تربت کو لگاتائیں لے قدر سوئی ہوئی قسمت وہ جگاتائیں ہرگز	
	ہم جاستہ ہیں خاطر مہمان ہے چند روز لے قیدیو جہان کا زندان ہر ہنپڑو	دل ہو یہ ربط لیکس ہو چاپن ہے چند روز ۱۵ آواز آرہی ہو یہ منجھیس کے ہمین +

		عقدرے ھلیں گد کے شرم عشا بے لیں سے قیس کتھاتا مجھکو نہ بولنا ہو گا جوان تو بوسون سے نیلم بناؤ نگا جب سیری جان جا تو جانا تم اپنے گر ہم دہونڈ کر نکالتے ہیں یار کا ذہن ہے چاروں کی چاندنی پھر کانہ ہریات کلشن ہیں لطف بلیں گلیں ہم ہماریاں تشیر کرد ہے ہیں پرید ہماری لاش دم جو گزر رہا ہی دم دا پسیں ہے وہ پڑتے اوپر گا جیب جنون یا تھکنے ہے ٹرہ جایا یہاں گا جو رطاخودا آئینگے میرے گر مرمر کے کوی یار میں پونچھے ہر خفتے
		لے قدر بیٹھے بیٹھے وطن ہیں جنون ہوا خیز رات بتو یار سی بیان ہے چند روز

۱۲	دنیا میں اور سہے ترا دیو اونہ چند روز سرخاب چند روز ہوں پروانہ چند روز پتھر جو کھائے گا ترا دیو اونہ چند روز تمہرہ سے لگا رہے کہیا نہ چند روز رہئے نہ پایا بزم میں پروانہ چند روز	سن پری لقا مر افسانہ چند روز شب کو جو فراق ہے دنکو کہیں فراق ہر ایک کی کڑای بھی ادھار یکلا اصفہم جیکب جوان ہو تاکہ کا بوسہ ملا کرے لے شمع تو نے خانہ الافت جیا دیا
----	---	--

آباد ہے جہاں کا دیرانہ چین درود
گہرائیگا بہت دل دیوانہ چندر ورد
ہو گا مغل اب دیخانہ چندر ورد
ہو جاسے سیر کو پڑ جانا نہ چندر ورد
اوچھے گاڈامز لفت میں پشاں چندر ورد
میں آپ جاؤ گا جو وہ آیا نہ چندر ورد
چنانکیا میں کعبہ دیخانہ چندر ورد

دنیا میں کار خانہ عصی کی فسکر کر
دشت جزو نکو جاستے توہین پنجھ پر کر
ایامہ صیام پہا جام آتاب
لے داعظونہ دیکھیجنت کارستہ
نکلے گا دوداہ دل چاک چاک سے
قاد کے اشنا میں کلتا ہوں اتن
دل کے سوا کمیں نہ تمارا پست الگا

اجام کا رسونیگے سب فرش خاک پر
لے قدر ہے یہ سند شاہانہ چندر ورد

رویف سین حملہ

ہو گئے وہ قابل بوس و کنارا بکی برس
داغ اگتے ہیں میان اللہ زار بکے برس
پوچھے مقصد کو ترا امید وار بکے برس
صورت گیسوہیں مجھکو انتشار بکے برس
مجھکو بالکل کر دیا بے اختیار بکے برس
دیکھئے کیا گل کمالی ہے بہار بکے برس
چار پولونکو رستا ہے مزار بکے برس
سخت گزر ہے تمارا اشنا را کو برس

گات اوہرائی بھرے خسarı یارا بکی برس ۱۳
اگ برساتا ہے ابر نوہ بسا را بکے برس
لے رہ کامل مبارک طوق منت کے بڑھے
ایک سو دیکھ بھر کی شب فرقہ کا غم
دل تو دل تختے گل بھی لے یا اس حاجان
دیکھئے ابکے ہمیں کیا داغ ہوتا نصیب
ختک سالی ہو گئی یا تم ہوا پر آ گئے
ہجکے بارہ ہیئتے ہو کئے بارہ برس

<p>کاش ہچھاتے نہ بھکریا پار ایک برس پیر نئے پنسجا یٹنگے دو تین چار بکے برس کیا گھر وند سے پرخون قش فخارا بکے برس قید میں ہجھو کٹھی ساری ہمارا بکے برس</p>	<p>دیہ ہوا ایک ترا احسان پولے لاعزی پھر نئے طاقے کالے ہیں تمہاری رفعت دراغ دسے دیکھے دلکو دوالی ہیں کما چاروں کوہ جی نے خداد کا شیران بیرون</p>
<p>قدرت نے اگلے برس پشاک پہنی گیری دیکھئے کیا زنگ لئے میرا پار ایک برس</p>	
<p>کیسی پے رحم کا کشته ہو مراد افسوس جل گیا شمع پگ کر سر محفل افسوس میں کے ہلپوں میں بہرائی عوض لافوس میں تھیں یا دکون عمر ہو غافل افسوس غافل خاتم سے کیون ہوتی ہو سائل افسوس مے مجھوں کے عاشق کے سبل افسوس مرزع دہر کے لیکن ہیں محاصل افسوس پیاس کے اسے ہروں میں اسے عالم افسوس جانکر لفڑ پہل ہوتا ہے مائل افسوس خواب غفلت سے نچوکا کہوں یہ لافوس</p>	<p>قتل بھی کر کے کھے گا نہ وہ قاتل افسوس ۱۱ چپ سکا سوز جگر شیکو نہ پڑانے سے میں کے دل میں عوض صیش بہری ہرست جس سے لو اپنی لگاؤں ہی بڑ پدا ہو اوں سے انگلکو جو خالت ہے تمام شیا کا دہن گور سے لیانی کی یہ آتی ہے صدا یوں توجو تو تاہے انسان ہی کا تاہے میں تھیں بھی کیا تشنہ دیدار رہوں ہاتھہ نہیں دیتا ہے کوئی کا لے کر بند ہو جائیں جب اکاہہ تو پھتائے گا</p>
<p>سخت جان قدر سا اور ایک نہیں تریپے یہ جوان اور ہو اک دار میں سبل افسوس</p>	
<p>بعد ایک سال کے ٹکلا ہی خوار طاؤس ۱۱ دیکھئے کالی گھٹا دن ہیں ہمارا طاؤس</p>	

اگر ہو تو قد اسٹ کو نہ ہو لے انسان
چلین پرسات کی جسموقت پولین سن
کام آتا نہیں مسحوق کا جسلہ ہرگز
بول چال کی دہ ہے کہ نہ رون ہن فلا
بجلی بیجک سے تو بندوق ہو بادل کی رنج
ہیں یہ رفتار کے پامال تو وہ کشیدہ قص
لے ہوا حمزہ را کب سے بیمار کھا ہے
چشم گریان میں سایا سے انکلندا اونکا
کو کئے کو کتے آپ ب ہوا جاتا ہے

چمن خلدہ ہر نقش فیکار طاؤس
ایرن بنکے اوڑا صبہ فیکار طاؤس
کبھی سبیل ہبھی شمع مزار طاؤس
بلبلوں کی ہے نگتی نشمار طاؤس
باغ میں کمیتا ہے ابر غدار طاؤس
مور کیوں پہ فد الکش نشاط طاؤس
ابر تک اوٹ کے پوچھ جائی خبار طاؤس
بنگئے نہر میں آئینہ دار طاؤس
ابر دیکھے تو کمیں حالت زرا طاؤس

زلہض پ تمہ پونثار ابرا کا دہ عاشق دار
تم جی سے قدر سب سو قرب جوا طاؤس

اگلین طاؤس ہیں ابر دپر بمال طاؤس ۱۵
خط و خال رخ رنگیں خ طو خال طاؤس
تنباہرتا ہے مرا یہست ال طاؤس
آپ کی چال چلے ہو یہ مجال طاؤس
پول ہپون سی ہر شاخین پر بمال طاؤس
دانع بن بنکے اوہ ترا ہے مال طاؤس
کو دئے پادن نے سب من جمال طاؤس
دانع بجا نیکے نقش پر بمال طاؤس
ایرشاہر ہے یہ دیکھا ہے کمال طاؤس

جب سے پہنا ہے زمرد کا جڑا گھنٹا
غیر ملک ہے کہ کوابھی چلے ہن کی چال
موسم گل ہیں ہن طاؤس کی چوٹی غنچے ٹو
تجھے لے ابر جو گرگر ہیں پوچھتا ہوئی
حسن پامال ہو یار جنچون سے ملا ٹو
پر مکے زخم ہرے ہو گئے جو اگلی بیان
دو داہ دل عاشق سے ہیں میں مسحوق آپ ب

بیزیم جانان ہیں کوئی شیخیت نہ ہوتا تھا
جنکل ظاہر ہیں ہے بیزٹ نہیں بل طاؤں
دیکھ عشق کر خادم ہیں یہ سارے مسٹوں
اب کو تو نے اوڑایا ہے گرسے کی جیلی
زلف کو دیکھ کے وہ دل پر گز جاتی ہے
داخ کہنا سے مر نے بھی ثابت ہو گا

بانگ کو دیکھ کر آتا ہے خال طاؤں
گل کے ہونے سے مکتوں نہیں بال طاؤں
ہر بیان کے گھٹا دھرتی ہے خال طاؤں
اسے ہوا تجھ پر ٹپے گایا و بال طاؤں
اپر کو دیکھ کے ہوتا ہے جو حال طاؤں
مورچل قبر پر ہونگے پر و بال طاؤں

اپنے چھلانو عنایت کرو لے اپنے بار
قدر گل کہا نیک کو آندھی ہو شال طاؤں

15 یون بے بلا کے ہم تو نہ جائیں خدا کی پاس
دوہرے پیالے رکھوں لئے ہیں دا کر ہیں
اوٹھنگے ہم جہان سے اونکو شہا کی پاس
ہے ایک قتل گاہ بھی در اشنا کے پاس
شکو انہیں بھاہی یا گدگلا کے پاس
چین وختن کے نافی میں باو صبا کی پاس
نئے نہ زر و د رکھتے ہیں ہم کہیا کے پاس
دن اس طرح گزرتے ہیں اوس مدقائق کی پاس
روتا ہون ٹھیہ بیٹھیہ کو خل جتا کے پاس
دیکھو تو ایک تاج ہے شاہ و گدگرا کی پاس
کیسا قصیب پڑھا ہے زندoba کے پاس

روز آئیں تم جو آج بھاؤ ملا کے پاس
تیرے مرضیں پیکم کای طور آج ہے
نے اوٹکے زانوں کے نہ نکلے گا اپنا دم
انکوں کے پاس برو جانا کی دہوم ہے
اچھا ہنسنی ہیں میں کالا ہے ہٹھے کام
خوبصورے زلف بیار کیا ضیض عام ہے
کیا کیا ہیں شعر نگ طلاقی کے صفتین
کمر کیکے پرے چھوڑ دئے شام ہٹکی
یاد آتے ہیں جو یار کے زنگین دست و پا
خالق ہے سر پست امیر و غریب کا
کبست کھڑا ہوں اونکو مراد ہیان کوچھیں

<p>کیا ایسی کائیا تھے رلف دما کی پاس اک جوڑا بھی ڈال لود لشکر کی پاس اتے نہیں ہیں وہ کبھی ماری جیا کے پاس</p>	<p>کرتی ہے ایک لچپہ چہاری ہمین سے بل دیکھا جو اپنے کوچے میں بوئے گلڑی کے وہ کچھ کم نہیں قریب سے ہمکو جا بیار</p>
---	--

	<p>لے قدر اپنی قدر نہ عستی میں ہوئے جا یا نہ تجھے کسی یا رآشنا کے پاس</p>
--	---

روایت شیخ مجتبی

<p>مجھکو نکل تھب تھلی دراونیں ہر کی تلاش آئینہ پایا تو کیون باقی رہی گھر کی تلاش اٹ چماری جستجو تھی کیا کر کی تلاش پردہ ان ہونے لگی پر بولن کی پوری کی تلاش حشر میں ہگی سقر اوں ستمگر کی تلاش جھڑح سے ہو برادر کو برادر کی تلاش ہے کمر کی یادہ ان تنگ دلبر کی تلاش موئیتے کیا کیا مسے بالا بستر کی تلاش کسکی الفت ان گلکوں کو ستری ہو زر کی تلاش گھر کے بے گھر ہمکو کر دے گی تری گھر کی تلاش رات کو مردہ بنادیتی ہے دن بھر کی تلاش ماشقوں نے کقدر اللہ اکبر کی تلاش</p>	<p>خاک چھانی نیاریونکی ساتھہ در در کی تلاش دل تو میرا الحکم سینے سے بھلی پیش حضور خاک ساری ہئنے پائی ملکی اکسیر اوسے پھر بھار آئی ہے پھر جاگے توفیق باغبان کچھ نہ کچھ تو فیصلہ ہو گا خدا کے سامنے اٹ طرح غم ڈھونڈتا ہے پڑا ہے مجھکو بعد مر شاعروں سے بڑے دنیا میں کوئی جز برشین لاغری سے تاریثت ہو کے ذقت میں بجا انکی بالتوں پر کبھی دھوکا نکلا ملے آدمی آپ سے بے آپ ہو جائیں گے جنمکو ڈھونڈ کر فکر روزی سے کبھی راحت نہیں انسان کو ڈھونڈہ کر آخر نکلاعشر شر عمل پتھر</p>
---	--

پاس دل سے کوکار لف بغیر کی تلاش کیا جنگلاتی ہے کنٹین ہر صرع ترک تلاش	بے مثل ایکاں بغل میں سے ہے ڈھندہ لشمن خوب گرفتی ہے طبیعت جب کہیں پختا شتر
---	--

اک یہی باقی رہا ہے یا آئی خیسہ بوج
آج ہوتی ہے وہاں قدر سخنور کی تلاش

اس بات پہلیل سے بدکڑا ذرا موش ہے شمع ترا عاشق بیدا ذرا موش ہوتی ہے نہیں صورت صیاد ذرا موش کیون مجھکو کیا اے تم اسجا ذرا موش صیاد کے دل سے ہر لی صیاد ذرا موش محشر میں ہوا سکوہ بیدا ذرا موش دم ہر نہیں ہوتا غم فردا ذرا موش ہو چڑیوں تلی بھی تری یا ذرا موش کرانہ کمر کو کہیں بنتا ذرا موش جب تجھکو کرے منع چین ذرا موش ہوتی نہیں انکھوں کی تری صاد ذرا موش او سو قوت نویہ دل ناشاد ذرا موش فرعون نہ ہمان نہ شداد ذرا موش ہیں قیس دل نامق ذرا موش	ہو گا نہ کبھی نالہ فردا ذرا موش ۱۵ سو سر جو کٹیں پرداں سر زسر نہ ہو آنا ہے نظر خواب میں ہکو ملک الموت میں اپنا گلا کاٹو گھاٹی نہیں پیکی تقدير کا لکسا جو رہائی کے دن آئی قال قرے دیدار میں یہ محو ہو لیم اک سی دہری ارتھی ہو جیاتی پہنچا آر و نکے جی شچے ترا مذکورہ جائے ایسی کبھی تصویر خیال کن پیچنگی صیاد کبھی او سکونشانے میں چو کے یاد آتی ہیں ہر عظت تری لامسی زلفین اسید ہے جو وقت کہ ہوشاد ترا دل ڈھمن کو بھی تو قست روزی میں ہو لا ہرست زمانے میں مردی ہم بھی ہے
--	--

لے قدر میں اشکوکی جھڑی کیون لگاؤں

ہوتا ہی نہیں برق سا اسٹاد فراموش

روایف صادمہ

<p>ہوا و سکے کسی محروم اسرار سے خلاص صحبت ہیں رہا دس گل بیخاری خلاص جتنا ہے بیان درہم دنیا سو خلاص کام آئیگا انسادل بیمار سے خلاص کس کو نہیں اوس بست عیار سے خلاص قری نے کیا بلبل گزار سے خلاص اس درج ڈریا عاشق بیمار سے خلاص مجھ سے نہ کھلدا اور یہ اخیار سے خلاص رکھتے نہیں ہرگز کسی زرد اسرو خلاص دین میں سے خشی سے تود چارسو خلاص اس درج ہے کیون آج گنگا سو خلاص غیر و نکو مبارک سہ سکار سے خلاص ہے مجھکو تمہاری درودیوار سے خلاص بختا ہو تو لے آؤں میں بازاں سو خلاص</p>	<p>بے اسکے بڑھ گیا کبھی بیار سے خلاص ۱۵ وحشت ہیں رہی خار بیابان سو محبت اوٹاہی تھے رو زیرزاداغ ملے گا لگائی پہبخت سورہ اخلاص پڑھی دری دن میں وہی شکل حرمین ہی صورت اوں سوروان کھوگل رو ہی تو عشق خود صحف رخ دھو کے بلا نہ گلو بانی بو سے دئے او تکوچھ مخفی ہن لگایا لذت ہیں گل ہو ہے تو کسی سر وحشت کسر جہ مژاج او تکا براہے مرے اللہ پیچ تو کہو کیا آئینہ دل کی طلبے ہم لگ نہیں ملک خانگ نہیں ہے بے طنکے چلا جاؤ گما جنت ہیں پریگ وہ تکلوہ الفت پیر فرماتے ہیں پنگ کر</p>
---	--

لے قد عجب طرح کا مدھبے ہیون کا
کاف سے محبت کبھی دیندار سے خلاص

روضہ و مجمہ

<p>کہ مجھے دنکو د کہا ویتے ہیں تارے عارض دیکھہ پا تے جو خلیل آپ کے پیارے عارض کیا د باتا ہے اس تو جب کے سارے عارض آپکو عرش سے خالق نے او تارے عارض اوڑنہ جائیں کہیں بن بکھے شمارے عارض دور سے ہی مجھے د کہا مکے پیارے عارض بنگے ہیں تری جوئی کے ستارے عارض کہیں لیسا نہوں میرا بخارے عارض توڑ کر لیگے اس عرش کے تارے عارض چاند کو چودھویں تک روزستوارے عارض اگر ہیں بن بکھے کرتے ہیں شمارے عارض کر شمع پرڈہ انک، ائے آپنے بارے عارض کیسے کیسے نماہی لینگے حرارے عارض نیلگوں د وون طرف ہو گئے سارے عارض</p>	<p>خال سے رکتے ہیں قدرت یہ تمہارے عارض ۱۵ چاند سوچ کونہ فرماتے کھنڈاری بُو سے کے خوف سے گنگوٹ ہیں ہم پا جاتا ہے اسیں کیا شکستے ہمیں کو تو وران اترا لے یا یوس کہیں آگ بولا تو نہون چاند سمجھی اتنا چکور دن کونہ ترسائے گا نشہر گوتے ہیں تے پاؤں پھینہ ہجھین شمشہر ہیں جو نکیز ہر کعبتے کون خال رضا کہ جاداع ہیں میرے دلکے جب، قابل ترسائے ہو تو نقش اکبرے حلقة زلت ہیں آقی ہیں کہ بُو شے لوڑ دیکھی لیتے ہجہ تارے تو نظر کجھاں تمہا جایا نیگفت ہو گئے ہر راک بوسے پر اس نڑاکتا ہے یہ زخمی کچھ پیٹے ہیں غصہ ب</p>
--	---

کہ دے کہ دے کہیں ان کدرن پتے ہو گئے شمار

چومے چومے اے قدر ہمارے عارض

لیاستہ بوس بوس کا دل ہیں ہوش
۱۳۰ اکرے ہے کہیں مل گیا گیں کے عوض

<p>کبھی توہاں بھی نکھل جائی گانہ بین کے عوض ہر ان کمری ہر ملی ابرو جبین کے عوض سر اسماں پہنچا کر دن زمین کے عوض چشمے ہیں کالے ہر جسم سکرین کے عوض لکڑا شعر کہا زلف عینہ بین کے عوض چڑا ہے سنگ لحمدہ میرن نگین کے عوض سکے چین ہیں دگے سر پا سینہ کے عوض خداسا نے ٹھاں ہاں ہاں نہیں نہیں کے عوض یہ نیش تھی مری قسمت میں انگین کے عوض ابھی تو انگلی ہی پکڑی ہر آستین کے عوض ملا ہے چاند کا کھڑا تمیں جبین کے عوض</p>	<p>پڑھی جاؤ گا میں اسچان جپین کے عوض بہت کھری ہے تری سیم حسن کیا کہنا بھی پڑتا ہے قسمت جو دترس ہم جھو ہمارا دشت بھی رہنا ہے دید بارز دن کا کہاں کی بال نکالی ہوئے بال کی کمال ہمارا نام ہے عشق میں فنا فی العشق جہاں داعی میں دل سے لکھنا لادا دا کبھی تو دام میں یارون کے آہی جاؤ گے جہاں بوئے لسب کا لیان سناتے ہو یونہیں پوچھتی ہے پونچھے گا باہتہ گا لونک ضرور چاہیے ایک آدہ داعی بوسے کا</p>
---	---

کمال تنگ ہیں اس کور دہیں ہم اے قدر
ذرا کہ کوئی نفرین ہے آفین کے عوض

روانی طلاق کے مرضیقہ

رسانی اور طلاق میں خلائق پر کاری میں مبتدا گا

<p>وہ شر ہے خود غلط انشاغلط ادا غلط اہل طبع نے مرادیوں سب چہا غلط اوکی باتوں سے ہو اکتا نام غمہ غلط تو غلط کو قسمیں سب ہو ڈری و دغافل</p>	<p>یہ ہیں سکالیاں یعنیہ کا بنج اغلط حال دعدو نکارتی موزون کیا تبا تقدیر طفول دکلوہ کیوں پرانی لگائی زلف نے سچ کوون آتا ہو کس کی ذکر تیر اعتمدار</p>	<p>۱۶</p>
---	---	-----------

<p>کیا پڑھوں میں صفحہ عالم کو تراخلط جب بہر کی پاس پونچے ہو گیا نقش اغلط تمہیں ہیں جو سوت ہر طوفان ہو چیا غلط خود ترے نہ سو سمعا ہو گیا تیر اغلط کبے چشم پار پر پار بروز بیا غلط ش جسکے آگے ہو گیا اکیرا کا نخ اغلط ورنہ یہوں ہوں غلط ہاں غلط اچا غلط سو گبکہ سے ہو گیا بے یار کانا ماغلط شعر بیچ ہیں ورنہ ہو تقدیر کالکما غلط قاد دیکھو تو حب بھی میں نقطا غلط سات درتوں کا رسالہ کم قدر نکلا غلط</p>	<p>ذکر کا کچھ ہرایک ہے حرف نادرت زلف کا حلقة اینون نے اتنا ہو برو خودی میں دیتا تمہیں دل خودی رقاوہ جو ٹو ٹو وعدہ کیوں نکالی اسی ہاں تنگ سے صادر کی سورہ میں حبہم صادر ہو مادرست صفحہ نے وہ مزادیاں ہو کا جو کر دیا وصل ہو جائی تو سمجھوں بیچ سے ڈھنڈھٹ فقط بیتابی سے دنکو لکھ گیا ہوں کچھ کچھ جو گزری ہو دی کستا ہوں اپنے شترین آنکھ میں تل لگی سے بیروت کیوں نہ برہہ آیا اکیس حلاب بھی مرا فلکے سے</p>
--	--

آگے کہتا تھا اوسین جان جہان اجیاں ہن
قد سمجھار دنفر ہو گیسا اگلا غلط

<p>استن کہوں یا خاطر پڑھنے ہوں شوار خطا کیا خطر اسی ان ہوایا خاطر گلزار خطا نصف ملاتا تھا ہے سمجھے اسے یا خاطر کبے گلے پر لگا ہے بت خوش خوار خطا آپ سلامت رہیں لیجئے کا خاطر شر طالکا او صنم ڈالے جتو اخاطر</p>	<p>ہوں اگر با خطا ہیوں میں ہر با خطا خ ترا ت آن ہوا یا کہ گلستان ہوا خط کل بھی کیا یا تھے، در کی سو فاتتھ دیرندہم ہر لگا ہاتھ چپٹ کر لگا ریخ کمان تک سہیں نامہ برآ کر کمیں آپ کے سر کی قسم مرستے ہیں ابرد پھرم</p>
---	--

خط میں نہ تو دیر کر یارا نہ اندھیں کر
کیون نہ پر لے گلبدن جا شج کلکھ سخن
طول تھا تنگلا قطع نہ تھا سلسلہ
قصقه وجہین جیں زلف و خطا عنبرین
آنکھوں کی تنویر ہے یا خط انقدر ہے
دوش سے اسکوا دنار نرم بدن پر برا
دل میں جو ہون غمہ بڑ کھم کو دل کو دھر
رن کے جوبو سے لئے زخم جگبہ بڑے

میں تو اولٹ پیس کر ڈھتا ہوں تو باخت
 نقطہ ہے تیرا ہیں ہے خط پر کار خطا
دست عالم ملا جب ہوا طیار خط
سکھو تو اے ناز میں بھاتے ہیں یہ جا خطا
آپ کی تحریر ہے آنکھوں پر لے یا خطا
دیکھہ پڑے گانگار صورت نزار خطا
رقعہ شادی کرے دیدہ خونبار خطا
ہو گیا میرے لئے مرہم زنگار خطا

اگلے قاصدہ تنگ قدر دہان میں ریشم
بنتے ہیں جا کر تنگ جاتے ہیں بیکار خطا

پھر بیماری ہوئے جمع پر اسباب نشاط
و درگردون میں کجا دور میں ناب نشاط
وہ حال کے دیتے ہیں میں اونکھار از
غم فرقت میں اموہ کے گرے آنکھوں سے
بوی بوی مری تقلیل میں پڑکتی ہی بڑی
وصل ہو خواب میں تو ہجر ہو بیماری میں
ہنستے ہنستے روچیل میں ہوں شادی میر
مسٹ مہوش ہوا نہ میں ڈو بایسا
آنکھیں کمالجاتی ہیں دیدار رخ جمان سے

چمن دبادہ دوف ساقی دار باب نشاط
وہ تو ہے عمر کا بہنورا دریہ کر دا ب نشاط
عنکی برد اشتاد و نیسے ہانہ بھجن ب نشاط
شیشہ دل میں بھری تھی جومی ناشاط
پر زے ہو کر بھی نہ بیولا ادب ادب نشاط
عنکی تبیر ہو دیکھوں جو کبھی خواہ نشاط
صحیح کاذب تھی سہاری شبِ مہتاب نشاط
دور ساغر ہے مجھے حلقة کر دا ب نشاط
نوز کے ٹڑکے سے کملتے ہیں ہر باب نشاط

خواب میں کچھے ماتھم جو تو نہیں کہلیں ہاتھا پالی جو کرے وصل میں وہ شک قفر اشک ہون گریشادی جوانہیں یاد کروں رو سے خدا ان ترا اور ترا ہے لئے تانہ بہار تلگرستی کی دوائیں ہیں سو روستی
دن چڑھا خواجہ وصل سے اوٹھیے اور قد رہ صحیح سے بیٹھے ہیں انعام کوار بابا نشا ط

رویقہ خلا منقطعہ

گلستان ہون جنونین سب بہتاء ہون کب لمحاظ چوتون میں قهر جپاں میں حشر ہون میں حر اب پہنچا کہ آئینہ بنتا نہیں ہاں ان رذوؤں بات بات میں رہتی ہو جپیر جپا خورشید اب چکستے نکلا ہے سامنے یہ بلطف ہے عروسِ الحد اور میں ہون ایک قر ایک اگر کھو گئے تو میں دس سناوں نگا جنون کو ہے پوچھیے یادم کو قدر سے کہون یار وہ اشارے دوہ باتیں کہہ رہیں خیز کے مثل جائے سے باہر ہوا تو کہا
باقی نہیں رہا ہر کیا کہا ادب لمحاظ پہنچنے کی تیپی اظہر میں تیر غصہ بجا ط مشہور ہو گیا ہے ترا تا حلہب لمحاظ میں اور جپیر تما ہون وہ کرتے ہیں جب لمحاظ باہر نکل کر اپنے کو یا ہے سب لمحاظ اب وہ کہاں رہا کہ جو تھا پہلے شب لمحاظ تمکو نہیں جا بست تو صمکو ہے کب لمحاظ آپ سین خوب رہتے تھے تعظیم ادب لمحاظ آنکہ وہ کے مثل کیجیکے لعل ادب لمحاظ وہ آدمی ہے، کھجور وقت خضب لمحاظ

<p>ول جب تک تھا پاس جب تک تھا لحاظ آتا ہے ہموجاتے ہوئے بے طلب لحاظ تم ماہ ہو تو پڑھ کر و قت شش لحاظ بوڑھا سمجھ کر پیچا کرتے ہیں سب لحاظ شوہر سے ہر عروض کو ہے ایک شش لحاظ</p>	<p>پھنسا تھا زلف میں ہوئیں ہستہ پیران داد کون اپنی آبرد کو وہاں خاک میں ملائے تم نشک مہر ہو تو چراونہ دن کو انکہہ رندون سے صفت حضرت داعظاً وجہتی ہو گیسوں ل سے انکہہ چڑائے نکیون نگاہ</p>
<p>وہ تو سمجھ دیکھا انہیں افسوس ہے قدر سے پھر کپوڑی بیسے ہے نے سب لحاظ</p>	
<p>ڈر ہے طوفان کا خدا حافظ رخ ہے میں دن کا خدا حافظ دن ہے ٹھران کا خدا حافظ آپ کے دہیان کا خدا حافظ میں کے روپیان کا خدا حافظ اپنے قرآن کا خدا حافظ اب گریبان کا خدا حافظ خیز ریان کا خدا حافظ تیرے دریان کا خدا حافظ اپنی شہریان کا خدا حافظ اسیں انسان کا خدا حافظ شوق ہے پان کا خدا حافظ</p>	<p>رو نے میں جبان کا خدا حافظ ۱۵ حضرت دل جنون سماں کر ہو تپغم سے مراج برہم ہے میں دل لیکے کو دیا کیا خوب نظر کرتا ہوں حال وزد حنا انکہہ پر تی ہے دل پر اس بکے دست و حشتنے پاؤں پیلائے لے صنم و صل ہو تو پجون پاؤں کیمپختا ہوں ہیں تین نالہ و آہ تیز ہے اذکار شتر مرگان مرزع دھکے متاع زور اب دھڑی جمعتی ہے خدا کی پناہ</p>

ایسے نادان کا خدا حافظ غصتہ ہر آن کا خدا حافظ	لاکھ بیکنے نہیں سمجھتا دل جھٹکی ہر وقت کی معاذ
قد کو بیکدے میں دیکھا ہے اس سلان کا خدا حافظ	

رویف حمین حملہ

<p>کیا کیا تار پہی ہے شمال شرائیش اندھیر کر رہی ہے شب انتظار شرع گیسو تو دو شمع ہیں رخسار یار شرع کالے کے سانہ جلے زینہ ارشع تم سے بچا جو نور بنے اوس سیار شرع جلکستی ہوئی وہیں بے ختیار شرع بمراہ غیس قبریہ لا یا جو یار شرع بلدی نکال لے کیمیں لکھا بخار شرع پوشک کو کیسے نہ کیمیں تاریخ ارشع روتی ہے حال نازہ پکیا زار زار شرع فانوس ہے نقاب تو رخسار یار شرع رخسار سے ہر یا دون تلاک قید یار شرع کب چاہتا ہوں ہیں سرگز مراثی</p>	<p>کش شعلہ روک یاد میں ہر بقیر کر شرع ۱۵ اویق کو دہوکے تکتا ہوں میں باریافت پڑھر کے گرد صدتے ہو پرانہ دار شرع دل جب گیا مرارتے گیسو کے روپ رو محسے جو خاک برج رہی پرانہ بن گیا پرانہ سوز عشق میں جہ جان دیکھا شعکر کی طرح کانپا و مٹھا جنم توان پرانے سوز عشق سے جلن بلکو خاک ہوئے آتا ہے یا زرمیں فانوس کو اوڑھاؤ لکھتا ہوں بیٹھا جلد و سکے سانہ گلکنیز لفت یار ہے پرانے خال میں ساقیے میں اونکا سارا بدی ڈھلما ہوا تاریکی لمح کی خبر کوئی لے ذرا</p>
--	--

او جیں لا ایک لائیں کوئی کرے	وہ ایک بھی سہے لا کہہ دلیلین کوئی کرے
لے قدر روشنی میں سکتے گی شبِ لحد ہو جائے گا جمالِ شفیع و الفقار شمع	
رویق علیم صحیح بسم	
او سٹتھی باغ دہر میں ہٹتے اوٹھا کواغ یہ روز ہے کہ جانہ نہ ہوا بست لایا کواغ روشن ہماری تبہیں ہوں شمعاً کواغ اسے یار کیا جمال کہ دامن پر آئے کواغ سایہ کئے ہے سرپر ہمیشہ ہاۓ داغ طاوس کی روشنی ان حشی نے کماۓ داغ کیون میش مہنماں کو اپنے لگاۓ داغ جب بانیں فہ مگر جگر کاڑاۓ داغ پہنچ اعیسیٰ کے واسطے میں ہوں برا داغ دلیں کھلے ہوئے ہیں میں دیدہ ہو داغ زخموں کا پجھہ شمارہ کہہ اشتاۓ داغ محض سر پھر ہو گئی جب لئے کماۓ داغ سینے میں اپنے لالہ شکفتہ ہے جا ساغ گل نندو یکے بلبل نالان نے پاۓ داغ	کھلتہ ہی مشل لہ ہوئے بتلاۓ نے داغ ^{۱۹} اہل عروج رکھتے ہیں دل میں کدو تین اضوس گھر قریب کاروشن ہو یا رسے ہوں تھے صاف قتل کرو تین پونچھے لو ہے عشق سلطنت مرادیں پادشاہ وقت باغ جسان ہیں دو دو جگر سے گھٹا اٹھی کیون کوئی اونکے خال سیپا فام پرے ہمکو ٹھا یا نقش قدم کم طرح تو کیا جلدکر تو نباہوں ہیں گرمی عشق سے اے تیرپار تکتے ہیں ہر حظت تیری راہ عشق بتان ہیں ظاہر و باطن ہے ایک سا دپش تھا سماں مدد در بار عشق میں سینچا ہے ہٹنے دیدہ خونبارے لے سر کاریں خزان کے یہ ناصفحی ہوئی

نکھلے دل و جگر ہوئے آنکھوں نکھلے صاف
اکس کسکے اس جہان میں خدا نے دکھائی رانج

ما نہ شمع جلکنے ہتر سر پر زبان
لے قدر کیون بیان کیا ما جراۓ داع

روایت فاقہ فوہانی

۱۶ صیا و تبیک کو حرم نہ آیا ہزار حیف
مجھ کو بنا کے تو نہ بتایا ہزار حیف
اک میو اسلے داعین آیا ہزار حیف
تو کیا نہ آئے کاترا سایا ہزار حیف
اک پول بھی نہ تکش چڑایا ہزار حیف
دیرانے میں بکان بنایا ہزار حیف
آیا ہزار شکر نہ آیا ہزار حیف
سر پر ٹپڑا کے تو نہ گرا یا ہزار حیف
وہ ماہا یک مر جھی نہ آیا ہزار حیف
غیر واقع کو تکش کہ میں بلا یا ہزار حیف
اک بست اپنا بندہ بنایا ہزار حیف
پر آپا کہیں بھی نہ پایا ہزار حیف
بو سہ تو کیسا منہ نہ لگایا ہزار حیف
تکش جنازہ بھی نہ اٹھایا ہزار حیف

بلبل کا خون مخت بیا یا ہزار حیف
اپنے کے کاپاس نہ آیا ہزار حیف
دنیا سے تو نے ربط بڑا یا ہزار حیف
ولکل کدو رون سے یہی ہمکروان ہی
اگل سحد ہے خاک اوڑا قی رہی صبا
منعم نے کیون جہانیں بنائیں عمارتیں
ساختا رہے وہ شوخ مراد و سپہ و کیا
ما نڈ رلف کیون نہ پریشان ہاگر زن
تاروں کی طرح انکھوں میں کاٹی تمام رات
کیون اپنا پردہ فاش کیا اپنی ما نڈ
پیدا کیا تھا تو نے عبادت کیو سط
ستھن تھے ہم حضور کا ہر شے میں غلہ
ہم جانتے تھے بو سہ عنایت کر دیکم
ہمہ اوجھا کے ناز تھا رے تمام عمر

دیوانہ اوس پری نے بنایا ہزار حیف پر بھی گیانہ اپنا پر لایا ہزار حیف صد حیف یا کسی نے کیا ہزار حیف کیون خاک میں پر اوسین ملایا ہزار حیف	سات کی طرح ساتہ ہجڑ کہتا تو خوب تھا سو با کہہ چکا کہ ہے دل آپ ہی مال مر نے سے یہ سب کو کہہ بیش غموا ہاں کہ دیا تھا سنک اگست بربکم
دیکھا جو تکوقد رنے غش کما کے گرد پا کیون تمنے دوڑ کرنا اوٹسا یا ہزار حیف	
رو بھ قاف فو قان	
او رشب بہر دیکھیہ لوں ہیں بندیں یون کل فراق منزل ثانی تحد ہے منزل ظل فراق ہر صدائے پا مجھ تک بیتھی مقتل فراق آہ سوزان کی دکھا دوں ہیں بھروس فراق تھم القوت ہے بیویا اوسمکا پا پا پل فرق دہوم اور ہڑا لے وصال دراو طرف ہچ فرق میرے بارغم سے ایسا ہو گیا جو جبل فراق اشک بوندیں سور بر ق آئیں ہن بکا دل فرق مجھے تے ہو گیا اے مرشد ول فراق دیکھیتے دکھلائیکا اب کونا جنگل فراق دوڑتا ہے خود سواری ہیں ترکی سیل فراق	آج دن بہر را دیکھی وہ نہ آئے انفاق شہرستی سے ہجڑ و منزل پتی عشیکی چلتے چلتے اونکی اک تلوار محب پر حلقی کیا شب تاریک کے ڈرسی نہیں جالتے تھے بہلے نیکی کے بدی ہو یہ بھی قسم کا لکھا جاتے جاتے وہ پلٹ آئین تو اچھی سیر ہو یہ تواب ہیسے اوٹھا سی بھی اوٹھہ سکتا نہیں تو گیا اے مہرا دہر آئی نئی بسات اذہر عید کی شب جبی شادیگ کوئی رند ہو گھر سے ہم تا بیستون پونچو وہاں تا پنجہ لنج و فن تیرے جلوہیں چلتے ہیں ہر شاہ عاشق

دوسرے کے اپنے یہ جلتی ہوئی مشعر فراق
و اقتنی آئینہ الفت کا ہو صیقل فراق
صل کی صورت چودکھلائی جویں تو کافر ق
میری گرگر سے نایا گرام کس بل فراق
دیکھنا یقده مشکل کرے گا حل فراق
یا آئی وصل جانان بعد ہواں فراق
آفتاب ہجستہ بہتر شب تاریک و صل
اوہ بھی چکے بھت جب جدا ہو کر ملے
آخر بھی میرے نصیبوں کے تو بیٹھے مجسیوں
رنج دھرم کی جنتی میں ہو گا ڈسپلے بند بند
عاشقی میں ایڑیاں رکھ دیں مگر نکل خیجان
عیش و دنما کر جھٹے اٹھیکا نہ پر رنج دھل

چلدی کے شہرہ پیر کروہ فت در جل اتارا
العنایت العیاث الفراق الفراق

۱۲۰ ہمدردہ میں اللہ کے آگے کیا اقرار عشق
جنہی الفت ہو گئی رہتے ہیں میری ڈسپلے
حضرت علی ڈسپلے سانیں خاموشی ہو کیا
ہم انہیں اختاب لکھتے ہیں خدا یا تم
سخت و نوزن آفین ہیں جنہا میر کھو خدا
ستگا۔ سے داش کا لمین خدا ہو گیا
شکوہ کیما سہیے تو انکہ میں سلامی پیر
چین چار مسے اور آنکھ بزرگ بچ
قبر نکرا کر مرسے پاہی حنائی سے لہما
و ستد و ت آپکے غشم ان یہ نوبت گئی
حی سکب ز سے زیر لے دیا مالا اڑو

آسمان خرم ہو گیا ہے اوہما یا با عشق
اوہ طرف وہ اس طرف میں چھین ڈیار عشق
مرہ بان معلوم ہو تہیں یہ اقرار عشق
وہ ہیں ناطیں لکھا کر تہیں چھپہ لش
ایک تو مرگ ناجات اور ایک اقرار عشق
آن جل چکے ہوئے ہر پا لئے ہیڑ عشق
بند بھی کرو کہی پر روزن ڈیار عشق
حشر بوجا گیا کراہی گا گر بجا عشق
ہوش میں آڈھہ تو شیہہ اگر می بازار
مش خرگان سوکر کا شاہو عمارت
میت وجا ہو میں چلکر سر بازار عشق

دو نکو داعظ سر بازار ادھیاے گا و سوچ	دو نکو داعظ سر بازار ادھیاے گا و سوچ
ایک امن ایک مجذون ایک فریاد ایک قدر بس ہی چار آدمی ہیں واقف اسرار عشق	ایک امن ایک مجذون ایک فریاد ایک قدر بس ہی چار آدمی ہیں واقف اسرار عشق
روایت کاف تازی	روایت کاف تازی
میں کے مرقا پہ عنادل ہیں غزلخوان اب تک چھوٹی ایڑی سے گزرتی تری جانان اب تک ہنسنے دیکھا نہیں اس ٹھاٹ کا انسان اب تک اوستھاگار ہوا تو نہ پشیمان اب تک شمع روئی ہے سرگور غربیان اب تک متاپیدا نہ ہوا لستہ سہتا بان اب تک اوں غبی کو نہوا حفظ پیش کرن اب تک کہہ کل پر زے ہو، ہونا گریبان اب تک نہ چھٹانا ختم دا مجمع زندان اب تک پکھہ سمجھتا نہیں اپنادل نادان اب تک مر گئے پر نہ چھٹا کو چھے جانان اب تک ہے او سیدم سے داغ اپنا پرشان اب تک ایک بھی ہند میں بچپانہ مسلمان اب تک آنکھ میں پڑتا ہے پر صل کا مسلمان اب تک	نہ چھٹا عشق رخ رشک گلستان باتک ۱۶ نظر آتی نہیں صحیح شب ہجراں اب تک حور دنیں حور ہر پریو نہیں پری ہوایا جان بیکہنہ قتل کیا ہے تو یہ ہنسنا کیسا تیرگی دیکھہ کر لے ماہشب مرقد کی آسمان سے یہ فرشتوںکی صدائی ہے ابنکل نے نہ پچانارخ یا کا حصہ ملکلے آپ گلے سے یہ بڑی خیر ہوئی بھم کے خم صاف ہوئے اور تہکاسا قبی جی ہیں آتا ہو کہ زلفون کے جواب کر دوئے چپکے ہر روز فرشتوںکی طرح جاتے ہیں، کل شب صل سین سونگھی تھی جوبو گیو حق تو یہ ہے کہ اگر وزستان ہو جانا لغز تلقنو آواز دوف و محجن چن پن

		روے نگین کی صفت کرتا کیا ساتھ تاں تو نے دیکھا نہیں رہا یہ مارڈیوں ان اپنکے
		منہہ لگاتا نہیں لےے قدر رہیں یا بہت خوب کہلتے نہیں ہے لب خندان اپنکے
	15	لیون تو ہے اذکار جسم بہرنا زک باتیں ٹوٹے باتیں چڑھائے بندہ بھی او سقدر ہے زارِ حیف ہے کمر سے وہن کہیں نایاب
		پچھہ نہ پوچھو کہ اونکے ہونہ مہیں کیا ہر بیانے سے ٹالتے ہیں ہمین اوہ بر اسینہ سمجھ کر بھکر خدا میرے سینہ پر نہیں ہرتے
		پھلوان بنکے توڑتے ہو دل رکھنے دیتے نہیں ہو ماتھیں کہیں جایا نہ کیجئے شبکو جب پڑی اُنکے لامکہ بل کہاں
		اپنے موقع کی ہتھ رکاشے خوب تین باندھو برا بر ابر و کے سخت با تو نکی قدر کو نہیں تاں کہیں شیشے سے ہے جگرنا زک

ردیف کا فارس

<p>پچھے رض کرنی ہی مجھے سکارہوں اگ بستر اگ کے مری دیوار سے الگ ول یکتے بیٹھیں کافروں دیندار سے الگ کیونکر پوز لفت یارخ یار سے الگ گل ہوں گروہ گل کہ ہو گلزار سے الگ گردن تو ہو بھی خب خو خوار سے الگ نقش قدم رہے قدم یار سے الگ سانگر بھی نہ ولب سیوار سے الگ کاٹو گے ہاتھ الگ مری تلوار سے الگ دم بزرقا ب ہوجونخ یار سے الگ دستار کے سرہتے تن زاری اگ ر کیتے گا ہاتھ گیو خدمار سے الگ سوئے حضور عاشق غم خوار سے الگ زانونہ کجھ سے پیار سے الگ</p>	<p>دم بکو چلیے مجمع اغیار سے الگ دیوانہ جانکر ہمین کتنا ہے وہ پری ہم اپنی ڈپڑہ اینٹ کی سجدہ اگ بنائیں اوہتا نہیں ہے سانپ خزانے پیشکر بوہون مگر وہ یو کہ جو ہو پول سے جدا اتھی گریز کیا ہے ترپتائے چھوڑتے میں لا غری سے خط طفپیے دوست ہوں یارب ماص بوسہ چشم صشم ملے اب روکی لوں بلا کین تو کتھیں ہیں ناز سے پہتی کھوئیں قد پہا بھی خل طور کے اندھر پور ہا ہے زرا کو سے یار میں کتھیں ہیں ہنکے دیکھو نہ کالا کمین ڈسے پر وصل میں یہ فتنہ خوا بیدہ جاگل وظھا ویکھو نہ لے سیع کمین جان پر بنے</p>
<p>اے قادر اندون ہے دماغ آسمان پر ہے یہ زمین جہاں کے اشعار سے الگ</p>	



رَدِيفُ الْأَعْمَامِ

مُحَمَّد يَدِ اَكْرَوْ تَمْ غَشْ هِنْ جَوْ بَلَا شِبْصِلْ
چَالْ هِتْ پَادْ نَمِينْ هَرْ دَيْ كَارْ لَگَانْ شِبْصِلْ
شِبْصِلْ كَاجَسْ دَنْ اَهْزَنْ مَسَانْ شِبْصِلْ
رَكْهَهْ اَلْدَرْتَرِي شِهْ مَكْوَهْوَكِي تَهْجَرْ
مِنْ بَهْ جَالَونْ كَهْ سَهْ دَلَكَاهْ بَلَهْ بَلَهْ
اَكْ سَهْنِينْ بَارْ كِي ٹَهْ سَوْ لَكَهْ رَوْ تَهْ
قَابْ تَوْسِينْ كَرْ رَتِي سَوْ نَيْنِينْ كَنْجَكَوْ
دَوْنَوْ بَاهْتَوْ سَهْ جَيْكَتَامَ كَهْ مَيْهَوْ صَاهْ
سَوْ زَغْمَسِينْ بَاهْ كَهْ كَهْ جَهْپَانْ فَهْرِينْ
هَهْتْ بَهْزَهْ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ اَفْرَوْ بَهْ
مَرْ كَهْ بَهْ جَاهْ تَهْ نَهْدَهْ بَهْ كَهْ بَهْ وَهْ حَالْ
دَوْنَوْ صَورْتَهْ زَهْ لَهْ كَهْ بَلْ تَهْ تَهْ
زَهْ سَهْ جَاهْ تَهْ زَهْ لَهْ كَهْ بَلْ تَهْ تَهْ
تَيْرِي شَسْمَتْهِينْ تَهَا سَهْنِيرْ كَهْ خَوْنَهْ
مَهْسَهْ بَهْ بَهْ وَهْ بَهْ بَهْ تَهْ بَهْ بَهْ بَهْ
چَانْدَنْيَهْ رَاتْ تَهْ بَهْ دَوْ رَهْ سَاغْزَهْ بَهْ
لاَهْهَهْ جَالِينْ جَاهْ فَوْقَهْ دَوْ حَوْنَهْ دَوْ

<p>ہم نے ماہنہ تین پاس سلا نا شب وصل مشقق من مر کہنا تو نہ نام اشہب وصل کروٹیں لیتا ہو رہ کے نہ نام اشہب وصل</p>	<p>اپنے مطلب سے ہو مطلب جو تمہاری فری خیر شریف ادھر لاسے تو احسان کیا یہ لیٹے وہ بگڑا و سختے ہیں کھڑا نے پر</p>
<p>شبِ وقت میں تھیں اُس نے ستایا جتنا قدرت م سکے عوض اُسکو ستانا شب وصل</p>	
<p>پا کے ترا سڑاغل ہو گئے با غ باع گل ۷۰ عشق کی دودمان کا آج ہوا چڑاغل رہ گئی کھول کھول کر با غ میں کیون ایما غل زخم سے بصد خوشی کھائے بصد فراغل شم سے شہم آپ ب نیکے داغ داغ گل چلتے لگی جہاں ہوا ہونے لگے چڑاغل سر و شال آہ ہی اور بنگ داغ گل تو ہمیں نہم میں چڑاغ تو ہمیں میان باع گل کا لے کے سانے ہو آج مر چڑاغل سینہ تو خانہ باع ہی سینے کے سائے داغ گل قطرون سے ملکے ہو گیا گوہ شہج راغل نکت گل ہو مکی بو اور ترا ایا غل ۷۱ اور فرا جو نہ پڑے ہو گئے باع باع گل مجھ سے ہی سرگران جیب تجھ سے ہی بہ داغ گل</p>	<p>بلغ کا ترا چڑاغل غم سے تھے داغ داغ گل ۱۵ دل میں ہماری جان کا نام نہیں نشان کا ایوہت سرت گرگز سرت ہر کیا تجھے سب دل کی چوتھی بنہر ہی کلی چھو لتے الہ ہوئی اشک ہیں جو شش سحاب داغ ہیں تا آپ نتاب شور اٹھا جو آہ کا چہرہ بتون کا نقش ہوا قامت مرنخ سے راہ ہی تجھ پر چین تباہ ہے تجھے پتگا داغ داغ تجھے هزار باع باع دکھنک گیسپو و تادل مرا دہو گیا ہمکو کمان داغ ہی سیکر خود فراغی اب رغب اور ہو گیا العمل و گہر پر گیا ساقی اور ہر بھی کوئی تو جسام ٹڑا ہے یا بو ہو گئے تو جہاں کہڑے شرم سے خل گل کٹے مجھ سے نہ اڑا تو عنڈ لیب میر اڑا ہیں انضیب</p>

چین اور ایکن قدر ہم ساتون فلک کے ہیں جو
ساتی دبادہ صنیم چنگ کر کے چڑھ گئی

<p>آجے کا شوت کا پیغام آج کل ہوتی ہیں پوریان یہ شام آج کل ہر در جام کردش ایام آج کل طیار ہوتے ہیں قفس وہ ام آج کل ہم بھی ہوئے ہیں شہر میں بنام آج کل لیکن ہمارے پاس نہیں ام آج کل کیا کہٹ گئی ہر روز اسلام آج کل لامکون ترپ سے ہیں تندم آج کل ٹھتا ہری ایام ایام آج کل ٹکلو تو خوب سو جا ہو ام آج کل اس چھوٹی سی کڑی ہی پہ بندہ الام کل یکسان گزتی ہی سو شام آج کل کبتک ہے گی اسی بت خود کام آج کل سیر ہیں ہر دھگل انداز آج کل رہتا ہر دربادہ گھنٹا م آج کل کچھ بیٹھتے بت ہو لب بام آج کل مقص کو پونچھے عاشق ناکام آج کل</p>	<p>خط بھیجا نہیں بت خود کام آج کل اندھرے ہر کے زلف نے دل کو اڑایا ساتی پھر اچواہو کہ قسمت پھری ہوئی فصل بہاری ہی بلبل کی خیس ہوئی ہر کو بھی جانِ شارون میں گستاخ ہو دمر ساتی سبو تو کیا ہو نہیں خسم پہنچی سارے جان نے کلمہ جو اس پاکا پڑا حصیا پھر چور دے کہ ہم نہون ہون ان روزوں وہر کیا مجھے دیتا ہیں ہوکریں ٹھوک لگا کے قبر کو کستا ہو وہ سمع مفرگان کا خیز پھر اہم مکے دلسازوں کمرے میں لیٹے رہتے ہیں اس آفتاب کے للش آپ آؤ کہ مجھ کو بلا کو تم مسکن کیا ہو میسے دل واغد میں فصل بہاری ہیو بلنتے مر شتر کیا پھر کسی جوان کو نظر پڑا مار گے اک ماہ چاروں ہیو دن میں شابا کے</p>
--	--

شیشمہ بغلین دوش پنجم ہاتھمین سبو
اک قدر لب بلب ہو جام آج کل

	<p>اچڑا پھر اپو ا ہو ہی ہس ا راویاردل جی بھج کے رجھ یارین نکلا بخادرول کیا جیتے جی بستے گا آئی مزادرول کیسا کہلا ہوا ہر مرالا مزاردل اکر پنسا ہر زلف میں تیری تکلادول اگو اود د کیسے تو ذرا انشا دول کیا پتھی ہانکین بول رہا ہر نزادرول جب آپ ہی پرسکے ہیں تو کیا عبا دول یعنی طرح سناؤ تھیں جال نزادرول دل پوسی طرح زما اختیاردل کیونکرہ زلف یارین ہوتا قاردل دل ہو فدا گجر کے جگر ہنی شا دول سن پائیے جو نالا بے اختیاردل ٹٹھی کی آڑا پنے کھپل انکلادول چھاتی یا پنچی ہو کہ ہوے پردہ والول بن بکھر شک آپ پہ نکلا بخادرول جا تا ہی تیرے ہاتھ سے غافل تکلادول</p>	<p>لیتے گئے وہ راحت و صبر و قرار دل کہو یا اس ایک آہ نے صبر قرار دل سینے میں جنم ہا ہم برابر غبار دل زخون کا کچھ حساب نہ داغون کا کچھ شمار ترچھی نگر کے تیرے سے صیاد چھیدے ذردون میں ہر ٹھکانا نہ قطرو نہیں جو پتا ہر آہ با مراد ہی هر نالہ پا اثر پیا اس نہیں مجھے وہ زیادہ حضورت یہ صفت ہی زبان تک آنا محال نہ کیسا ہو اہم اپے باہر نہ رقیں و رویش ہر کجا کہ شپ کے مدرسے اوت انگکار بھی جگر میں کبھی دل میں ہر مقام بس نگکے پاؤں کھکھ کانا ڈا بھی چکپی پنک بگاہ مر اکا مر گری ایسیون کے اڑے آتا ہی کوئی جمانیں بنتا ہو اہم جیسے بنوارات ارض سے از بکھر تیرے رہے لے ہاتھ میں لے</p>

وہ دست کے جگہ کجا کاہی نیشن میں مارڈل	نیران ہون یہ ام کمانی سنتے گا اون
اکر قدر پر پرے پرے اڑا پر شید غم لوکر بلا مین پسکے بناء او مزار دل	
پتھر دال شیشہ مارڈل ہشیا رہنا خالق ہی عاد ستاہی دن بھت پتھر تھی جفا یعنی کرتا ہو شہب بھت پتھر کلاد کیا ان پڑا ہی اسکا بکریہ نہ کیتے ہو کر بلادل کرنی تھی یا سیسری جن لفظ خانیا تھا میکا سبب پڑا ٹاکھوں تکا جایا بھجاو ہی جو حلاول فن ٹھکاول زلفوں پر نکی قربان کرتے ایسے جو لاکھوں نیتا خدا اسکے رڑی ایکم ایکم ایکم ایکم ایکم ایکم آن زجکو گونے اور ایا پھلوں یہر یادہ تھر یادل	اکب تک سیکھاتیری جفا دل نالش کر کیا رفر برا دل دل سے الک حل پر کچھ تائین بیتا ہو گھنی صدیت عیش و تباخی بر بار سید و اسان کشتہ اسر زخرون کی شدست انوکی کشتی سک کو رو دن ہر لکفت لواد روکر فتنے جگاو سینتے میرے کھڑا شاؤ تیر پر ہم کرتے صدقے ایسے جو صد ہا ہوتے کچھے الله کا برحق پری انکھ ایکم ایکم ایکم ایکم ذر منا کیا اتحاد ایسا سوز دل نے چھوٹا خدا یا
اب پوچھے ہیں کوئے یا ہیں ہم مل مل کاراڑے سے غباریں ہم اکر یار ہیں کس شناہیں ہم کیون رہتے ہیں کوئے یا ہیں ہم ٹھہر یگکے کوئی مزار میں ہم دیوانے ہوئے بھار میں ہم	سوئے جاکر مزار میں ہم جب خاک ہوئے تو اون پایا پوچھے گا کوون روز محشر ہر یار گا گھس رہ تو کوی ہلیں دننا کے پلے ہیں آپ گر کرو افسوں کہ کچنہ لطف دیکھ

<p>پہنچے گئے کوہ باریں ہم ان سوزون ہیں انتشاریں ہم کا نشا ہوئے ہیں بھاریں ہم پھاڑیں گے کفن ہزاریں ہم کیون اونچے ہیں ایک خاہیں ہم لکھتے ہیں خط غباریں ہم بیخود ہوئے یہ بھاریں ہم یہ زار ہیں انتظاریں ہم ٹھنڈے ہیں بس ابکے عادیں ہم کیا کچھ نہیں کہتے پیاریں ہم چلا اوٹھیں ہزاریں ہم</p>	<p>دل چھوڑ کے کوچہ بستان ہیں گیسو کا نہ حمال ہے پوچھو کیا جو شہ جنون سے لاغری ہر تمہاہون گے تو ہرگی خشت جسم لاغر سے دنہ کہاے و صفع خطعا راض مشور گل دیکھ کے ہاتھ پاؤں پھوٹے ہیں تازگاہ انتظاری پا ا بکے تو نگاہ رو برو ہو ڈی جانی پایاے حضور مسٹوق جب عشق کیا تو شرم کسک</p>
--	--

اک وقت در کین وصال بھی ہو مر جائیں فراق یا بیہم ہم

<p>بلیگا عرش خدا کا پایہ ذات خوت خدا کو تم وفاکرین ہم جنا کرد تم دعا کرین ہم دعا کرد تم انسان بوسہ کہ داع حضرت قبول ہو جو عطا کرد تم انکل گیا سانپ جب خبلن لگیز بیٹا کیا کرد تم ہمیں نے پہلے گلائیا ہمیں نے قاتل تھیں بنایا ابھی جو محشر کر چلے چالیں فرا قیامت باپکو تم</p>	<p>خدا کو اپنے سی نہ جانو نہیرے دل چھاکر تم زماء اولٹا ہر کیا کر و تم برا جو ہی وہا کو تم سرور دملت کر سچ فرقہ دوا لے لافت کرد رسیکی یونہیں بیرون یہ چٹی نکالیے لامہ مانگیں یہی ہمیں نے پہلے گلائیا ہمیں نے قاتل تھیں بنایا ابھی کھن مردے چھاڑاں ابھی مرزاوں سے نکلن</p>
--	--

دل و جگر لکپون پرچھا اور تو جان قربان ہے یون
نباہ ہو گا اسی میں ہاہم ہے یہ دل نون ہر زکا عام
ہزار دل ہوں جو اک جفا بود لیتے نہیں ہو
چلو بہت ہو چکی رو کا دش کہ انکار دا ٹھاڈوٹ
لگا ہو دل ہے خیر ہبتر ہیں جو اغیار ہیں مکدر
ہماری شہر گر پیچک رہی ہو کہ روح ہمیں نک ہی رہ
ہمیں جگتا اتنا لگا ہیں ہیں کفرو اسلام بے مان
ہماری نا لکوئس ہو پاؤ یقین ہوش کھا کے لوڑ جا
ہستہ پھٹکے ہوے رہ تو ہم پے ہو اب جو پڑی ہو تم
بجا ہی تجارت کا تھا تمہارا اسین گناہ کیا اخسا

	بتاوا کی قدر کیا تھا یہی تیہہ ہر عاشقی کا غیرب و سکیں ذیل در سوا خاتمہ پھر کو تم
--	---

ردیف نون

جو ہر شر پر ہی فرش پر کی خاصی سماں نہیں تھیں بولنے والے ہوں کوئی نہیں صاف کر کر تو ہمیں یقیں تیری شہید کا کمال شوق تھا دیکھا نہ جگر پتیرے نظر لی ڈھا شارے اپر وونکے ہوے	وہ ہیان بھی ہو دہ وہاں بھی ہو کہ کہیں نہیں کہاں تیہہ بولنے والے ہوں کوئی نہیں کہ کر تو ہمیں یقیں تیری شہید کا کمال شوق تھا دیکھا نہ جگر پتیرے نظر لی ڈھا شارے اپر وونکے ہوے
جو ہر شر پر ہی فرش پر کی خاصی سماں نہیں تھیں بولنے والے ہوں میں وہ گل ہون شمع حیات کا تو شکا کھلیکا کاس طرح ترے پاس تیر کہا نہیں تھیں وہ شر باع وجود ہوں میں وہ گل ہون شمع حیات کا تو شکا کھلیکا کاس طرح ترے پاس تیر کہا نہیں	جو ہر شر پر ہی فرش پر کی خاصی سماں نہیں تھیں بولنے والے ہوں میں وہ گل ہون شمع حیات کا تو شکا کھلیکا کاس طرح ترے پاس تیر کہا نہیں تھیں وہ شر باع وجود ہوں میں وہ گل ہون شمع حیات کا تو شکا کھلیکا کاس طرح ترے پاس تیر کہا نہیں

میں سمجھ سے اُنھکے چلوں ان بھروسہ تباہ تو انہیں
کہ پورا کرے ہے چرانگل میں وہ بل بھاکد پو انہیں
ئے آپ ہی توجان ہیں کوئی کیا جانہ نہیں جوانہ
کہ عجیب حال ہی لوگو وہ نہیں وہ عیاشیں
میں وہ قمری نواسیر ہوں جسے اپنا طوق گرانیں
ند عبا اٹھا بیرس جیا کہیں نقش پا کارشانہیں
تمہیں جب قدر کہ جتوں کوئی مجھے اُنقدر خفغانہیں
یعنی فقط ہیں قصے کہانیاں کوئی دفعہ اور جانہ
میں کلیجاہاتھوں سے تھاموں بجز کے تابیاں ہیں
مجھے کچھ خیر نہیں کیا ہوا وہ میں نہیں وہ مکان ہیں
ترے گیوس فکریں سونگلوں مجھے اُنقدر خفغانہیں
کہوا اُندر تو جذبہ نہیں کہوا لاماں تو امان نہیں
کبھی اسکا بیڑا نہ پار ہو جو مرید پیشان ہیں
میں بست اسکو بھتا ہوں جیسیں این فصل خزان
میں پلک تھھے شید ہوں کہ جھری ہتھ درسان
کہیں پر زے پر زکی ادا نہ ماراں کوئی گناہ نہیں
وہ دہانِ خشم ملاں ہوں کہ دہن ہیں جبکہ ربانیں

سچھے کیا جو شہزادہ ہے ہمیں پوچھ اور جو ضرور ہے
مراکن ل تھادہ سفر ہر کسے اپنے باعہ ہے اس کا
جو اٹھے تو سینہ اور جما کر جو چلے تو ٹھوکوں مار کر
جو بھگ گیا وہ سمجھ کیا جو بک گیا وہ بک گیا
میں وہ سرو باغ قدم ہوں کبھی بچوں بڑھ کر خلی
کہ ہر اٹگیا مراتا فلکہ کہ زمین ہیں پہٹ کے سما گیا
مرادم بھتا ہیو وہ عقول نہ ستو گا لا کم بکارو
تراقس نہ اجھیم ہے ترا حسم داریم ہے
چھے چال ل کو جو پوچھنے مری ہتکڑی تو اتارو
کوئی خوب تاکہ چال تھا شہتہ دزاس سے مصال
ترے ابڑو نکوئی چوم لون نہیں جوں گرفتیریں اُنقدر
جو ہزار عذر بھی پیش ہوں وہ کہ سیطرح نہیں اتنا
یہ غزنگ کی شہستان بھی سفینہ سے بجا ہیں
ہوئیں زر زرد جو پیان یہ بھی اک طرح کی بھاری
دم گر تیر سے قریب ہوں مجھو اپنے ذرع کی عید پر
بہت اسپیڈ تو نہ گھنٹ کر ترا نہم ہے جاند ہو کرے
وہ زبان خبر صبر ہوں کہ زبان ہیں جبکہ سخن نہیں

اُنھوں قدر اُن پر جان دو ابی جان ہر توجان کے کوئی کام ایسا بھی کرتا ہے اسے میانہیں اسیان ہے
--

<p>ا سٹے پیدا ہوئے مر جان دگو ہر آب میں بلکہ تراہ سب اس اگھے آب میں جھٹکھ کوہڑن ہو آب اور گوہڑا آب میں پچشم تر میں پورا شرہ دست سکندر آب میں دیکھتے ہیں سب کو سو فہرنا نو آب میں لوز تک دو بائی گو قاتل کا خنجار آب میں مردم دیدہ کی صوت ہو اگھے آب میں تو نہانت کو اڑاکا ہا پیکا آب میں وہ کر تک ہوئیں گردن تک ختنا در آب میں سیری کشتنی کا پارہ تا ہم نگر آب میں اس کنوں کی ہونو داری برابر آب میں دھوئی کا وہ مل اگر زلف سنبھل میں ہر صرف تو تی کرے پر سخا در آب میں ملگیا انہیں کو خود آب بکرا آب میں</p>	۱۵	<p>صاف کرنے بین لب و ندان وہ اکثر ابین جوش گریہ سے ہوشی وجہ تراہ میں تجھہ میں عالم ہی فنا عالم میں تو موجود ہے بھگاک ای غم بھاگ بھی کشتی تری ہو گئی ترخ پھٹایا تو آئندہ سے لفترت کیون ہوئی مجھکو حیرت ہو کیا میں سورج گلتا ہیں روتے روتے سب و سامان ہی ہیں پھر گیا ہر چنور خسار کی ضو سے نیا ہال بنتے وہ کمر پتیغ رکھتا ہیں اپنے حلق پر دیدہ تر سے نہیں ہٹتا ہیں پیر انشش جبکے کھول انکھ مہنے انکھ کور دیکھی ناہما سے شک بنجا گیکے دریا کے بنور تیجیے اک دن بہ جوشن دندان نا ہو گئے بھر جان کی میانی اسہ ہم</p>
<p>عشق میں اور قد رجھا لے تو مر جاؤ کے تم ڈوب جائے جب کہ ہوتے رک مفت اب میں</p>	۱۶	
<p>دے دے پیکیا اٹھا کر دل بتا بہیں اجی آتھیں ایسا ادب آداب ہمیں کسی باروت اڑا دیکا یہ مہتاب ہیں</p>	۱۷	<p>شب فرقت میں سبھا لے رہیں اسجا بہیں آٹھیں نیروں کے لیے یہ تو نہیں تاب ہمیں حال کا نامہ نہ کیا رخ تابان کرم سے</p>

<p>لوگ کو گھونٹ تھیں اور تو نابہیں کر دیا تائید اعمال نے آب کبہیں لاکھ پہناد سے کوئی قائم و خباب ہیں کیا کھلا کے تھے کباب بخار خاب ہیں اک لحد آج بغل میں بہت داب ہیں سوج لاکی ہر بسا کسر گرداب ہیں اجی لا حoul ولا کردیا بد خواب ہیں اوڑ پاے گا خیب بنتے آب ہیں</p>	<p>زاہد و جو کجا جو حصہ ہو تو فتح جاتا ہے مجی میں آتا ہے کہ ہم بھی اسے اپنے ہو دیں خاکسار و نکی تو گلہری ہی میں ہر زینت تو رات آنکھوں کی کٹی شنیدن آئی بے یار کل شب ہجھ میں بیار اپنا جست یا گلیا بخاری موبانے کے وہ آنکھ کچھ نافکی اکی کیرین بکالا ہر کسان کا جھکڑا ہمنے ناقی ترے ابر و کاپسیا پوچھا</p>
<p>کان شتاق ہیں اک اور غزل پر یہ قدر یا درہ بھاگی یہ محبت احباب ہیں</p>	
<p>اڑ کے پانی میں ملے ریز کہ سیاپ ہیں سو جھتا ہر نہ کنو ان اور نہ تالاب ہیں یاد آئی ہر جو بربادی احباب ہیں خود دھما تاہو تھی کاسہ گرداب ہیں زلف و خزار سے دھکلا خبہ متباہ ہیں بچ کی آئی ہر طا ایک دھما بہیں پر وہ پوشی سے کیا اور بھی بتاہیں کس گچھہ چھپڑ گئے ہا سے بجا ہیں کبھی گرداب ڈبو کے کبھی سیلا بہیں</p>	<p>بلکے انکھوں نخت دل بیتاب ہیں یہے جاتا ہے کہ ہر اک دل بیتاب ہیں دشت غربت میں گولوں سے لپٹ جاتا کیا سندھ سے بہلا ہم در و مرحان بالکیں کیوں ھٹھا چھائی ہر اللہ اٹھایا نقاپ ایک ہاتھ اور لگا جسین ش پور کرن بیہی ناحضرت موسیٰ کی طرح شس آتا یہاں سہا ہکہ دشت ہر حد میں بھک کو چشم ترکا کریں شکوہ کہ کلآن نو نکا</p>

<p>لشکر فرماتے ہیں کیون کرتے ہو یہ خوب ہیں دشت و دشت این بھی گھیر کے رہے جا بے ہیں نظر آجاییں آہنِ درنا یا بے ہیں چاند دھلانی دیا صورتِ شراب ہیں ساقی انگور کی دے جلدِ نابے ہیں</p>	<p>و مددِ وصل پوچک تو وہ شرماستے ہیں و امنِ دوکپن و قیس نے کیا ساتھ دیا دانٹ کھلی ہیں اگر یار ہنسے جسی خوش ہے وصل سے اُنکے سب سب خواہ مردش سر پر ادھی ہے بھائی ہیں موے کی شراب</p>
<p>ایک سانجا ہر دباطن ہر ہمارا قدر چشم بے خواب ملی یادل بیتا ہیں</p>	<p>خدا جانتے میں اُنکا سایہ ہوں کیا ہوں یا بربکوبل ہے کہ تین تضسا ہوں</p>
<p>۱۶ ند اُس سے ملا ہوں نہ اس سے جدا ہوں یہ جتوں کو غمزہ کہ خس خدا ہوں میں وہ قطرہ اُنکے چشم فنا ہوں لٹکپن سے پابند زلف رسا ہوں وہی بوتا ہے جو ہیں بولستا ہوں میں دیوبش بھر کا ناشتا ہوں مجھے تم بھی چاہو جو میں تکوچا ہوں اُت اُک کرمی عشق جلت اتا تو ہوں یہ لتنا ہرا سکوا بھی دیکھتا ہوں میں ولدا وہ اشامہ دل ربا ہوں میں ہندوستان بھر کی آبی ہو ہوں ابھی اُنگلی اُٹھے جو ہیں خود نما ہوں</p>	<p>مری سکرثی عین افتابِ گی ہے پہنچا تھا ہر سال منت کی ہی وہ رہتا ہے خود میں ری گزکی گر میں نکجا ہے گاہمِ شرام سیرا کیمین تالی اُک باتھ سے بھی بھی ہے میں وہ داغ ہوں داغ پوچن سے پیا بس اُک آہیں ہی شگردوں نگروش میں ہوں قدر دان لپشے ہر قدر فانکا غذب یادکیوں ہے آہ و دی مید سے میری آنکھیں ہوئیں ہیں</p>

<p>میں خود حلقے سے زلف دو تا ہوں نہ میں کُمر ریا ہوں اُنہوں بُرا ہوں میں دکھشہ تیج شرم و حما ہوں</p>	<p>کر جھکائی جعل کر آن کیسون پر ندھفت آٹھا ہی نہ کوئی گرانی ہوا ایسری تربت کا سبز بجا</p>
<p>کوئی قدر بوس جو مالگا منین کس دیا انسن حکم سے یا ہوں</p>	
<p>محادر سے بُورا نے تھوڑہ بدستے ہیں یہ جوش ہی کہ بدن عاشقونکے پہلتے ہیں خدا ہی خیز کرے و تو نورا بلتے ہیں تمارے نہنس کی چالیں ہی کو جل جوڑیں کرتوا یسی ہی جس قتل پہنچتے ہیں ٹری اذیتوں سے دانت سب نکلتے ہیں تمام رات یونہیں ڈوبتے پھلتے ہیں کمان غلام سے یہ پچھے نکلتے ہیں وہ موسم آیا ہر انگو جسیں جھلتے ہیں بھاک لکھوں میں پلکونکے پکھے جھلتے ہیں ہمارے سانس کردن قبیل چلتوں میں ڈوپٹا ہٹتے ہری عشق ہاتھ ملتے ہیں یہ نہس ہوتی نکلتے ہیں بعل اُنگلتے ہیں چھکو نکی طرح ترسے دیسے تکھو جلتے ہیں</p>	<p>دہن سے نالے عوض آہو بکر نکلتے ہیں ۲۰ بہار میں جب گردل اموا گلتے ہیں کمان وہ فوج کاطوفان کمان مریکیں غضب ہی بوڑھ کا ہننا جو سیکتی ہیں جوں شار ہے رکب شریان نداہی ما نفس بڑی مشقت و محنت سے ملتی ہر روٹی کبھی غشی ہر کبھی جو نکلتے ہیں وقت یہیں کمان نقاب اٹھا کر دھاتے ہوا برو لکھتا یہن جھوم کر ایہن براک ای رزو تمارے واسطے ہمنے بنا یا اخفاہ کبھی نہ بوس سیب ذق ن خیب بُو وہ اٹھتی اٹھتی جوانی وہ مجری ابھری گات جو اسکھیں پی گئیں انس تو نکلے لغت جگہ قریب زلف ہی چھپنے الگانے کو طیا</p>

<p>سناء ہر عاشقوں کے دل میں پس لئے ہیں میں مجھ پر کہتا ہوں اس قت آپ کہلائیں تمارے ہوتی نکے مالے موڑ گئے ہیں بڑے بڑے بھی نفس آپ میں نکلتے ہیں جومد ہیں وہ کسی بات میں نکلتے ہیں</p>	<p>حضور ڈھانک بھی لین چکنی چکنی راونکو شیشتے ہون جاتے ہونز عین ہو نہیں ولی چکر میں پرے داع دخونیں چھالے وہن کو ایسچ سناتھا کر بھی بیچ ہوئی و رواد اُسین بھی راضی ہنسا دیں بھی تو</p>
<p>ابھی تھا اصل کا شہزادہ اور ابھی انھا جلو ٹھوا نہیں باتون سے قدر جلتے ہیں</p>	
<p>مر جانقڑہ اُنک اصل کوچھ بھی نہیں اُنکھ جب بند ہوئی شام و سحر کوچھ بھی نہیں کہ ادھر ختم سے کما اور اوہ کوچھ بھی نہیں اجی لا ہوں ولادید کو تکچھ بھی نہیں آپ تو اپ مجھے اپنی خبر کوچھ بھی نہیں جسم و جان شمع صفت تا بھر کوچھ بھی نہیں یون ہن کنٹے کو کچھ ہر بھی کمر کوچھ بھی نہیں جو نہو یانکی ادا ترچھی نظر کوچھ بھی نہیں کہ نایاں ابھی اُندر سحر کوچھ بھی نہیں دیدا پرد کے سوا نظر کوچھ بھی نہیں</p>	<p>اپر آگے ترے ای دیدا کر کچھ بھی نہیں ۱۱ عشق زلف الغت فتح مر گلکر کچھ بھی نہیں ایسا اور ابھی کچھ بال ہی او عمدہ شکن کوئی ششد مری اہو بکا بجا گیا آپ میں آؤں تو میں اپکو ڈھونڈھوں بایا سر میں گاہ اپنے لگی جا کے بھر تلو نہیں اس سے بوس تو ملا وہ نہ کبھی ہاتھ لگی حق تملوار انواری ہر ساہی کے لیے خفتگان شب غم خشنیں بچ لیت سہتے بوے گیسو کے سوا دنہیں بچا داع</p>
<p>صفر کرتا ہی اکائی کو دہائی لے قدر د حقیقت وہ بہت کچھ ای اگر کچھ بھی نہیں</p>	

<p>میں تو سمجھا تھا بہت کچھ ہو گر کچھ بھی نہیں کھو گر کچھ پکارت رہو گر کچھ بھی نہیں جھٹات لوگ بتایاں کہا در کچھ بھی نہیں کوئی رخنہ کوئی روزن کوئی در کچھ بھی نہیں جب سوچنا صبح کی نصیحت میں رکھ بھی نہیں در دل مال نہیں در جسکر کچھ بھی نہیں بے شکنے نعمہ مرغان سحر کچھ بھی نہیں خون فراق ہر کیا زاد و خس کچھ بھی نہیں قاد دنامہ و پیام خبر کچھ بھی نہیں پہلے کہا شستے کہ بن شمن قر کچھ بھی نہیں</p>	<p>اجی ایسا بھی مزار اگلے تر کچھ بھی نہیں طنقہ العین ہنریگ نطف کر کچھ بھی نہیں تمشی سمت کو جاؤ تو خدا کو پاؤ دم نہ گھٹ جائے تنا کا یہ دل ہر ٹا قبر من میں ہیں شیخ فرمید اور لعل میں ایش کسی پس ٹوئن کبھی یارہ سویا اکر وصحت رخاں میں شتر ٹریبون آپ سین کچھ کیا ہو تو کہوں لا کہ نکیسیر ان بھین آن بھی چار بڑے پکڑا دن ہر کو دیکھ پاسے جو خلیل آپ کے خسار وجہیں</p>
<p>کسر طرح راہ کلٹیگی عدم آبادگی قدر ہمسفر کوئی نہیں زاد سفر کچھ بھی نہیں</p>	
<p>وہ جاڑے پڑتے ہیں گرمی افتاب نہیں ہمارے آپکے پردہ نہیں جہاں نہیں کہ دو تین نہیں کیوڑا نہیں گلاب نہیں حرارتیں نہیں جسمیں وہ آفتاب نہیں بنل میں شیشہ نہیں شیشے میں شر نہیں یہ سہم میں عیب ہو غصے کی ہکوتا نہیں میں کیون حضور کی محفل میں باریا نہیں</p>	<p>خزان کی فصل ہیں کہست شراب نہیں وہ تم خدا ہونہ ہم لوگ حضرت رسولی غصب ہتھرے پینے کی بو خدا قسم میں اسکو کہتا ہوں میشوون ہو جو راگرم لٹے پڑے رضا نہیں ہیں سیکرے والے جو تم بلا تر پھریز رنکو خیر بلوا گلوکنک ساتھ گلستان میں خاہ ہوتے ہیں</p>

وہ کون ہے جو نہیں سست کیا ہے و نیا میں
سوال بوسکار پر پڑھ کے ہیں قرب
ہمارے نشے بلامغلسی میں خاک ہیں
شبِ فراق میں ہم پلور بائے بیٹھیں
دہن کا حال تو مل شہید تے پر چھینگ
نمیں کے خوب اٹھ جو عشق کر پڑے
اسی طرح سے مجھے عصیان ہے

دہن کوں ہے کوئی خرابات میں خراب نہیں
زبان تھی میں قائل ترے جواب نہیں
اگر شرستی سر ہوئی کباب نہیں
اب آج ہم نہیں یاد کا ضطراب نہیں
جواب تھی جو دوسرا کا کچھ جواب نہیں
او نہیں جواب نہیں مجھوں ضطراب نہیں
کچھ طعن تری رحمت کا کچھ جواب نہیں

تمہارے آنے سے کیا قدر رکھا ہے
جب گر پر رکھو تو ہاتھ اب تو ضطراب نہیں

۱۵
ترپتا ہوئے پیشِ نظر دل اسکو کہتی ہیں
بڑا کی زلف اُنسنے جب دل اسکو کہتی ہیں
غم و رنج و مصیبت ہیں میرشیل اسکو کہتی ہیں
تمہاری ناف دیکھی اور خال ناف بھی دیکھا
تے خدا و اشان دونوں ہیں اپر گھنٹہ
دل جوشی سے اپنونکا اسلام کم نہیں ہتا
چلکو بڑے پڑے کر دیا خدا تابانے
ہیں کچھ دہم سادیکھا کر کچھ بڑی پائی
نظر کرتی ہی کام اپنادل اسپر لوطہ تباہی
کجا وہ نزع کا عالم جایہ جب کی سختی

چھری کتھے ہیں اسکو منع بسال اسکو کہتی ہیں
اہم اسکو بائے بیلا اور محل اسکو کہتے ہیں
اُسے کتھے ہیں محفلِ محفل اسکو کہتے ہیں
اُسے کتھے ہیں انکھ اور انکھ کا تھل اسکو کہتی ہیں
چو صحن اسکو کہتے ہیں تو منزال اسکو کہتے ہیں
اُسے کتھے ہیں دیوانہ سلام اسکو کہتے ہیں
کلان کتھے ہیں اسکو باہ کا مل اسکو کہتے ہیں
اُسے ہو ہوم نقطرہ بخط باطل اسکو کہتے ہیں
اُسے ہشیار کتھے ہیں تو غافل اسکو کہتے ہیں
اُسے کتھے ہیں چرخان شکل اسکو کہتے ہیں

<p>اُنہیں ہر لفڑی جب کستہیں حال اسکو کہتے ہیں اُس سے امرت تو ہم زہر ملاں اسکو کہتے ہیں جل جل اسکو ہم شور جلا جل اسکو کہتے ہیں جو خور خشید کو تو خوشید نہل اسکو کہتے ہیں</p>	<p>پڑے بچان دلین لئے کھینچا اس پرتو جل جل اس بنتے تیرے مارڈا اس بنتے خطتے کلچیج پر تپ کر جاڑا دل اک غنان کر کے چمک کروانغ نے دلکو منور کرد یا کیسا</p>
<p>فدا ہوتا ہر قدر اوپر انہیں جلستے میں بھلاک جو پرواہ اسے تو شمعِ محفل اسکو کہتے ہیں</p>	
<p>ملاباتا ہر سیمہ جنہیں دل اسکو کہتے ہیں حدیث قاب تو سیل بونکاں اسکو کہتے ہیں ترپنے پرہ اسکے جائیں حال اسکو کہتے ہیں تبایا جان شارون نے کہ قاتل اسکو کہتے ہیں ابھی سے مرٹے تم پلی نہل اسکو کہتے ہیں کبھی حق اسکو کہتے ہیں کبھی حال اسکو کہتے ہیں وہ ہنگکٹالی می حمخت شکل اسکو کہتے ہیں انہیں وہ جوں ہر بیوں کے قاباں اسکو کہتے ہیں کلیجا ساگک کافولاد کا دل اسکو کہتے ہیں اُسے ہر چشم مجھکو شوق شکل اسکو کہتے ہیں پہ شرعی قید ہر طوق دلائل اسکو کہتے ہیں طبعہ مہراں ہر مفت قاتل اسکو کہتے ہیں حقیقت ہیں ہر آئندہ مگر دل اسکو کہتے ہیں</p>	<p>۱۸ کھنچا آتا ہر خلام عشق کا حال اسکو کہتے ہیں ہمین ہجتی بھویں مد مقابل اسکو کہتے ہیں دمحچل اسکو کہتے ہیں نہ سہول اسکو کہتے ہیں اُنہیں ہیں جو دیکھا سب سے پوچھانا کامیاب کا الحمدلہ رکھکے مجھکو میری بایوی یکتی ہر مرض ہر عشق کا میں تختہ مشتعل پیشان ہوں جور و کربان دین ہم وہ آسیان سمجھتا ہے اگر خسار تیرا چاند ہر دلاغ اسیں فحلا نے ہنسا وہ آہ سنکرنا لے سنکر قرقہ مارا ندوہ تقلیل ہیں آتا ہر نہیں بمقتل سے جاتا ہو گلے آفت لکی پا بندز بخیس تراہل ہیں آٹا راسر تو کھویا درود سر احسان ہر اسکا اگر تو لوٹھیں اسپر تو سے سخما سین کھیا</p>

<p>کلی چکلی ہو ہم شور عنا دل اسکو کتھے ہیں چلنے ہیں دو قسم اور ایک سکھنے اسکو کتھے ہیں کڑی ہی گات کتھی سختی دل اسکو کتھے ہیں پٹھی ہو فوج تین بیان پا درگاں اسکو کتھے ہیں</p>	<p>جیریکی رہی مشرق خود بجانا نہ چلت غصب کی ضعنف ہو پس سکھکی رہ جون ہے بجا ہی تھم جیسا ہو فرو دیسا ہی آتا ہے ہوئی ہر زندہ درگاہ کے میرے جنم کی ہیں</p>
<p>چد اکیونڈ کریں اکی قدر ہم سینے سے جانا کج ہم اپنی جان اسے ایمان اسے اسکو کتھے ہیں</p>	
<p>ہے اس بھول نہیں ایمان نی نادیتی ہیں بات تھوڑی ہی ہو تو وہ بڑا دیتے ہیں داسن تھن سے زخموں کو ہوا دیتے ہیں عشق کیا دیتے ہیں اک روگ لگا دیتے ہیں دیکھے بو شنیدن دیتے ہیں یاد دیتے ہیں بیٹھے بیٹھے مجھے محفل سے اٹھا دیتے ہیں بات وہ کتھے ہیں اک آگ لگا دیتے ہیں آنٹی سینہ بھجے دس ہیں نادیتے ہیں عیسیٰ ہی حسن کے ہمراہ لگا دیتے ہیں آپ کیا دینگے وہ خالق کا دیا دیتے ہیں ماں نے تواروں کے یہ ترک بڑھا دیتے ہیں وہ مرا دست تھا سب کا پتا دیتے ہیں زلف پر بیچ وہ کیون اتنے بڑا دیتے ہیں</p>	<p>لا کے دنیا میں ہیں زہرنا دیتے ہیں ۲۰ بو سبب مانگتا ہوں شور مجاہد دیتے ہیں رحم جبی ظلم و ستم سے نہیں خالی اونکا دل ہیں دروازہ خونیں لشوب جگریں نوش فیصلہ اسی بات پر ہجبا یا گکا پیغمبر نبی حضرت مولیٰ نے یہ کمال ہر ڈپ لرن ہر لفی سے نہ کیون حضرت موسیٰ پیر حاشق ابر و قاسمت ہیں ہواہون جسے چاند میں میں ہر سورج میں جلن گل میں خا مشتوون کا نہیں دریو زہ گردن پا صان جب سے وہ انکھیں لڑیں خاک دیانی ماں سچ ہو دل ہام تھا وشت تھی عیان بنلوں کے اٹھجھ جاتی ہیں اگر کوئی تھے ہیں گھبر کے ہیں</p>

<p>اپ کو نکھین بن جھوڑ نکھین کیا دیتے ہیں بیچ منجدوار کے دہ مجھ کو دنگا دیتے ہیں میرے پہلوین ہے پھڑوڑ دکھار دیتے ہیں پا سے لفڑا میں کیا اندھی رکھا دیتے ہیں یوہ اک دیتھیں اک اغڑ بڑا دیتے ہیں وہ بجھے دو ہی پایاونیں جو کا دیتے ہیں</p>	<p>ایک بو سے کامے واسطے ارشاد ہوا ترنگ مرن پاس پے فرسوں اٹھ جاتی ہیں ولگابنے سے بجھے فائدہ اتنا تو ہوا روسوے گلیں سچھیں ہٹھیں ہماری نکھین خوش چوکر تھیں تو اک سچھی دیتھے ہر ضرور انکھین اڑتی ہیں تو کرتے ہیں مر اکام تھا</p>
<p>دہن یار کی تعریف کمی کیا کہنا قدر توجھوں کو سچ کر کے دکھائیں ہیں</p>	
<p>کیسی صحت ہو اس حائل میں حمدی کالی ہو دست قاتل میں یا کہ پیلی ہو اپنی محمل میں ٹھک گئے ایسے پہلی منزل میں آپ جو کچھ بھی پائے ول میں دم عیسیٰ ہے تین قاتل میں خوب جگدا مجھے ملاسل میں بُشْ بنا ہوں ہتماری بھنس میں گل گیا زنگ تین قاتل میں میرا کھڑ جا ہئے ترے ول میں شور تھا ناکہ عناد میں</p>	<p>ٹھک و شبہ نہیں مر کو دل میں کیا حمارت ہر خون بیل میں زلف شکین کا دہیاں ہو دل میں قبہ میں لیٹ کر اٹھا گیا جسم شفاف سے نظر آئے ہر شہید و نبی زندگی اس سے احذر تیری زلف سے اے یار اے بویہ اثر ہے صحبت کا مٹھنڈی سائیں بھریں یہ قتل کو قوت خیر محجب کو نہ گھریں آذدے ہر فتنہ گاگ گئی چمن ہیں اگل</p>

<p>اسقد رجد بسے ہے میں دل میں زنگ سچتا ہے ایک محفل میں ہولی کھیلی ہے کوئی قاتل میں عکس حالم ہے ماہ کا مل میں</p>	<p>خود پڑھنی آ کے سینہ سے نا لے کر قتیل ہے قیس پریسی خون میں ہم رہا گئے کیسے کاملون کو بڑی سماں ہے</p>
<p>قدر پسل تو دل دیا اون کو اجی اب سوچتے ہو کیسا دل میں</p>	<p>قدر پسل تو دل دیا اون کو اجی اب سوچتے ہو کیسا دل میں</p>
<p>مرگ چلا اپنا تخت باڈھا سو کم نہیں جب نکھارا پنا کر تو مراد حکامے کم نہیں قیس کی اوڑ بھی بانگ درا سے کم نہیں دود دل جدم آٹھا کال گھٹا سو کم نہیں سیست اُسکے ہاتھ کی عطا خدا سو کم نہیں کعبہ کو سے بنان بھی کر بلائے کم نہیں فتنه محشر سمجھیے وہ دعا سو کم نہیں اب ہمارے خون کے دنیا میں پیا کم نہیں ہاتھ آٹھا کر کو سنا دت دعا سو کم نہیں دید بھی تاثیر میں اب بقا سے کم نہیں چوری سے زخم کا درد خاستے کم نہیں یہ فردا تاثیر میں کڑوی دوا سے کم نہیں لال کر دنگا تھی تیری دعا سے کم نہیں</p>	<p>سایہ تاج کدا یاد ہجاء سے کم نہیں ۱۶ رنگ اُٹے نہ سو کنیا کے اگر چوپی گند ہے جھنٹ نالہ سنایلی کانا قہ چسليا داغ جب چکے تو بھل جبکے ناے تو عد چھوٹ ہی پیش نظر دست خانی یا کا سو کھے گھاؤں تشنہ دید را ترسے جائیں حشر پاچال ہی صبح قیامت رہے یا اب رو ہڑکا ان قاست خبر قریرو منان وقت پر جو چاہم کملوں لے کے کتھو تھم اڑیاں رکڑا کر دن کب دم لکھا ہمرا دست نگین سے جو اس سفاکے نے گھاٹ کیا بات جو حق ہے دہمی الحق قریسے نہ ڈر نقگن لے دی می گلگون تو لے بیٹھا</p>

<p>گوہر دن ان تری جب الشفاس کم نہیں مصطفیٰ خیر سے حیدر شفاس کم نہیں</p>	<p>العلیٰ بیان قوتیاں ہیں اکریجا زمان خون ہی دو تو نکا ایک او رکیس ہی گورنمنٹ</p>
<p>کافروں پندرہ سب سے قدر دم بھرنے لگے شہزادوں بت کا خدا کی میں خدا سو کم نہیں</p>	
<p>۲۰ ایے سیحاء تمہیں پہ مر تھے ہیں پان چاہ ذفن کا بھتھتے ہیں بندھوں ری آپ ذبح کرتے ہیں کل سے گیسو بہت سورتے ہیں بجھنم سے نہیں اُبھرتے ہیں انہیں قدرون پہ ما تحد و حستے ہیں سر و گلشن بہت بر تھے ہیں نشے جو بن ترے اُبھرتے ہیں جھک کا لون کے جب اُترتے ہیں آپ بالون میں گل کرتے ہیں گماخت جب کبھتے ہیں لاکھوں صد قے وہیں اُترتے ہیں آپ تورات بکھھتے ہیں دل پہ صد سے جو کچھ گزرتے ہیں انہیں چالوں پہ لوگ مر تھے ہیں</p>	<p>ہم قدم آپ ہی کا بھر تھے ہیں حضر نظر نہیں کٹھتے ہیں احذر کیا غضب کی جتوں ہے اک نہ اک آج چھانیسے کا ضرور لہر دل کی ہیں ڈبوئی ہے سرگار کا ٹکر توات نکریں بانپن سے ملائیے چسکر خل قامت میں لکھ بچوٹھے ہیں عقدر پر دین فلک بناتا ہے ہوش خدھ چلتے ہیں صورت مفرض کوئی ھر گرہ آٹھا نہیں سکتا ایک صد قے جوان پہ ہوتا ہے کس گھر طری ہم مراد کو پوچھیں وہ بھی سن لیں تو انکو صد دہ ہو ھلوکروں سے جلاستے ہو مردے</p>

<p>رسکیان وقت پر وہ بھتے ہیں جتنے حاکم سے لوگ ڈرتیں زع ہے جیتے ہیں نمرتیں گھر میں کوئی ٹھے سے فائز ہیں</p>	<p>چنکیان لے رہا ہے جوش شباب جو خدا سے ڈرین ولی ہو جائیں بات لکھ جیا گیا وہ شوخ دلیں آتے ہیں میری اکھر کی راہ</p>
<p>قدر شعر اپنا خاکا ہے امیں استاذ نگ بھتے ہیں</p>	
<p>شب فراق میں ہم یہ خیال کرتے ہیں یا انتقال کر دیں کہ دیکھیں سوتے ہیں یا انتقال کر دیں چونکا ترپ کو پہلے ہلاں کرتے ہیں ہشال پر جو کس بکمال کرتے ہیں زبان غیب میں مجھے سوال کر دیں ہم آج آگ میں پسیکو لاال کرتے ہیں کر کا جس پیشہ اشتغال کرتے ہیں اک اپنے واسطے زا بھلاں کر دیں زبان حال سے ہم عرض حال کرتے ہیں صلح میں دور سے گزر شناں کرتے ہیں وہ آج آگ میں چلے کو لاں کرتے ہیں کہیں لحد کے فرشتے سوال کرتے ہیں یو شہین تو روز سہیں وہ نہال کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ دل پایاں کرتے ہیں</p>	<p>۱۳ لحد میں خوب نکیریں چال کرتے ہیں سناء ہے قدر ہر کسے سوال کر دیں دہی تو صرع قدیں ہمیں بایک شراب ایک ہو کوثر کی ہو کہ لندن کی اسید پور سکھ صورت سوال ہو اپنی ہماری لاش تک آتے جا کر دہتا ہو چبا کے پان دکھاتے ہیں اپنا گذرن کلیجاہ ملتا ہے کیا ہولناک سے شہر شب صال میں کیوں کارا نہیں شایش نہم میں جاتا ہوں کہ گھر انکا آپ شتا ہے</p>
<p>غزل پر اپنی یہ کشمکش میں قدر اپنی غزل</p>	

کلامِ آلاتتے ہیں اپنے کمال کرتے ہیں

<p>چھری سے آپ ہرن کو حلال کرتے ہیں وہ خواب ہیں بھی کیکا خیال کرتے ہیں عمر زد ملکے کیا میں رحال کرتے ہیں کہا ہوان حرم کو حلال کرتے ہیں وہ چھیر چھیر کے خود بول چال کرتے ہیں کبھی جو شست میں چل بل غزال کر دیں کہ بے چھری ہیں دونوں حلال کر دیں مل کے دونوں کوہم ایکٹ ال کرتے ہیں حضور پیغمبھری چھری سے حلال کرتے ہیں ہماری خاک کو گرد ملا کرتے ہیں</p>	<p>چھپتمہم تہرا برو خیال کرتے ہیں ॥ فدا ہم انہی عجیث جان مال کرتے ہیں جود مخاہم و امداد پرست نہ ہے ہماری دل کی امید و نکو توڑتے ہیں آپ خموش بیٹھنے کا لطف ہم ٹھالتے ہیں تحماری آنکھوں گی کردش جنو بین آئی ہو یا تحمارے اپر دو نین ایکستے ہوں اک بڑک وصال میں یہ رکرتے ہیں آنکھوں مل سو نظر عجیب پیار کی نظر وہنے گھورتے ہیں آپ وہ مٹی دینے کو تائے ہیں غیر کے ہمراہ</p>	<p>یہ کل کی بات ہے اے قدر بتو اساقہ تھا جو ما تھر پاؤں ہوئے پامال کرتے ہیں</p>
<p>کب ہیں عقل وہوش پاتے ہیں چھوڑو چھوڑو ابھی حسم آتے ہیں آز مالین جواز ماتے ہیں ٹ خود بھی جلتے ہیں جو جلا تے ہیں وہ بھی آتے ہیں ہم بھی جاتے ہیں بیڑی منت کی وہ بڑھاتے ہیں</p>	<p>کو سون وحشت میں دوڑ جاتے ہیں واسن اس فکر سے چھڑاتے ہیں اہم کفن باندھتے اچ جاتے ہیں دیکھئے حال شمع و پرداہ اندوں صاف سیرہ الفت ذلف پر پنج آج امتحنی ہے</p>	<p>کو سون وحشت میں دوڑ جاتے ہیں واسن اس فکر سے چھڑاتے ہیں اہم کفن باندھتے اچ جاتے ہیں دیکھئے حال شمع و پرداہ اندوں صاف سیرہ الفت ذلف پر پنج آج امتحنی ہے</p>

<p>ساتھ خیز دنکے آپ جاتے ہیں داشت اُنکھ جو یاد آتے ہیں زندگی جن سے تھی وہ جاتے ہیں ئیخ جدھر ہواں کی کو پاٹتے ہیں قافلے انوکھے نکے جاتے ہیں رنکب تیرے دم میں آتے ہیں پھسلے پڑتے ہیں پھیلے جاتے ہیں انکھ پڑے میں ہم لڑاتے ہیں تم داؤ گے ہم تو جاتے ہیں اس پرست ران ہم اٹھاتے ہیں</p>	<p>ظلِ مرضیم ہے ستم پرستم تارے گن گن کے کامنے ہیں رات جان پچھنے کی کون صورتی ہے تپاچھہ فشم وجہ اللہ یوسف ڈالکی جتھو میں آج خلدکی تو نہ دے طمع واعظ حضرت دل تھاری رانوں پر بند کی آنکھ ہو گیئن آنکھ میں دم سکتا ہے اپنا اعیسیٰ دل نہ بھوسے گایا درود صنم</p>
--	---

	<p>قدرِ حماشر ہے یہ دنیا لاکھوں آتے ہیں لاکھوں جاتے ہیں</p>
--	---

<p>۱۵ پھر اسکے بعد ہم بھیں کنار عید کے دن مگر ارتبا ہے اسکا خمار عید کے دن کمان سے اپکو بچپن نکار عید کے دن برس میں پائے دو دنوں قریبیدن کھڑی کھڑی نکرد تم نکار عید کے دن شب برات کی راتیں ہوں یا عید کے دن گھر سے ہیں سچھڑیں بادہ خوار عید کے دن</p>	<p>دہڑی جاؤ ملعطل پار عید کے دن صیام میں ہمین کچھ گھر کی چھپتی بتائیے تو کہ نکلا کہ ہر سے عید کا جا بنے ازال میں جو دونوں دو عاضِ شفاف یعنی دو ہے کہ بسا پسے پڑے آتے ہیں خدا کر کہ ترسے زلفِ نیخ کی دہوم ہے گئے تھے روزہ جھڑا نے گلو پڑی ہوتا</p>
---	--

<p>گلے میں چائی ہو لو کھا اس عید کے دن کہ جبل سچ پر کوئی روزہ داری کے دن وہ کیا ہوئے میسر پر دو گاہ عید کے دن کہ ایک عید میں ہوں ہمچو جا عید کے دن لگانہ نہ تھیں ہندی نگار عید کے دن بنتے فرود ہمارا مزار عید کے دن کریں دو گاہ اداجان شا عید کے دن</p>	<p>حضور پرستے عصایت ہوں گوری گرفتک شبِ دصال میں چپ چپ حضور نشیمن کہ ہر گیا دہ بتوں سے مرا گلے ملتا دل و زبان ولی و سینہ و صلی میں جایتیں ہوئے جو خون اسلام توہا کھیا آیا شبِ دصال میں ہوتے ہیں ہم بخشادیر وکھانی چاہئی محرب و نون بازوںکی</p>
---	---

لپٹ کے قدر سے بھر کا کو دل جائی گھر
تمگ لینے کو آئے تھے یا عید کے دن

مشلوں

<p>ایک بھی روزان نہیں یوں میں مر گئے ہم حسرت دیدار میں قص ہے طاؤں کا گلزار میں بک یا سودا مرا بازار میں گڑپے ہم ایک ہی تکوار میں گھوٹے ہیں قفت و گفتار میں رات جو کجا یہی کی تکار میں معجزہ ہی آپکی رفتار میں</p>	<p>جایئے کیا کوچہ دلدار میں ۱۵ کیا عجب آنکھ ہونگ مزا بزم میں تو پادل پُروغ کب یار کے کوچے میں ہیں سب عقول پوش قفت تھی کتبہ بشابوے یا کاٹتے ہیں ہونٹھوں کو عضے میں کب صح کو کاٹوں گامیں اپنا گلا سچ کے انکھوں ہے اس تک جو</p>
---	--

تارے ہی گستہ ہے لے اشلام
پا گکے انعام جو گلہستے لے
خیر ہو یار میں سر شرط کی آج
سینے میں ملت انہیں دل کا پتا
ضفے جنبش نہیں کیا تم آسے
طوق ہیں یہ کاف فو نیدار کے

کاٹ دی خب دیدہ بیلڑیں
میں بھی تو دل لا یا تھا سکر میں
بیٹھھے ہیں وہ مجسم غیاریں
ڈھونڈتے ہیں تو طرہ طریں
تاب یہ کب سکر دل بیمار میں
قیادیں وہ سمجھے دناریں

صاف ہیں احباب کے دل قدرے
رہت ہے وہ آئیں ہے بازاریں

ستھانے نہ آسمان کھینچتے ہیں
جو ک آہ ہم نہ اون کھینچتے ہیں
نہ اپنی چوٹی کی تعریف کر کے
رگوں سے بنہا ہوئی ہیں بدن
ہو سے بھروس ایسے عاش کر شیں
وہ سیکش ہیں انکور دل کا بند ہے تو
کمان دیکھیں لیجا تا ہے آب دانہ
اوہ نہیں چذب دل کی کندوں کے عاش
دیکھا دو چاگر دوں کو ایک آہ کر کے
لکھا ہمارا خود آہن رہا ہی
سماں یہ نکو بھی تسلیم ہوا رام

یہ تو طانک کے ہم کمان کھینچتے ہیں
سپرخھ پہنخت اسماں کھینچتے ہیں
وہ گدی سے میری زبان کھینچتے ہیں
کلوں سے یہ بارکران کھینچتے ہیں
کھبڑ کے پر لے کمان کھینچتے ہیں
ا بھی باد ارعوان کھینچتے ہیں
یہ دلوں فرشتے کمان کھینچتے ہیں
ہم ان چاہتے ہیں وہاں کھینچتے ہیں
کھنائے کو یون سار بان کھینچتے ہیں
وہ آئیں ہم اوکی سنان کھینچتے ہیں
جہادوں پر سب باد بان کھینچتے ہیں

	یہ کام نئے یہی پھر میان کھینچتے ہیں	بھروسن پڑیں دلما سے میتاب مائل
	عشرہ کشہ ہیں قدر اپنی فرزی پر یہ کھینچی ہوئے پسکمان کھینچتے ہیں	
۱۷۳	گیئن زمیان سختیاں کھینچتے ہیں وہ جوئی کے پیچے اب جہاں کھینچتے ہیں فیاضتے قامت کا حسن سپا کریں گے رفوکیا وہ چاک لحدکو آٹھائے گا کیا عشق کا بوجگر دون چھڑی ہو وہ سیند و کالا اشقة نیکوں بال کی کھال ہم لوگ کھینچتے ہیں غصبہ چل نکلتی ہے کشتی باہ نکلتی ہے سر عجیب انگ سیدی کیمی اسی شیعین جہاں کھینچتے ہیں گھے پر باتے ہیں تصور خیجہ	کباہ کھینچا اب میان کھینچتے ہیں سمد اداکی عنان کھینچتے ہیں کبھی دست پیر عنان کھینچتے ہیں ہمیں دار پر یہ جوان کھینچتے ہیں فرشته مراثا جہاں کھینچتے ہیں ہمیں تم یہ بارگزاران کھینچتے ہیں وہ کیون خیجہ خوفشاں کھینچتے ہیں کہ تصور موے یادیں کھینچتے ہیں جو اک سانس ہم نا تو ان کھینچتے ہیں سحاب آکے جب باریان کھینچتے ہیں کرے پر وہ اک لکشاں کھینچتے ہیں تصور کجی سبیرے دشمن ہوئے ہیں قطعہ کلچے پر لوز سنان کھینچتے ہیں
۱۷۴	کوئی سوہنی اسکے باقہ آگئی ہے بہت قدر کو قدر داں کھینچتے ہیں	چھوٹن باری کا ہوا جوش حین میں

گلگشت کو جا سے تری پارپش چین میں
پھرستہ ہوں ہیں کہو لئے ہوئی تنوش چین میں
کھلو تو درا صبح بنا گوش چس چس میں
درز است پارہتا ہوں بہیش چین میں
گلگشت چین ہیں بھی ہوں روپش چین میں
یاد آتے ہیں اسکے راموش چین میں
ہر دن شبنم ہے درگوش چین میں
نیلو فرو تو سون ہیں سیپ پوش چین میں
چل تو سی اے د عدہ فراموش چین میں
کیونکر نہ ہے سرو بکد وش چین میں
شمشا د کو کچھ خاک نہیں ہوش چین میں
بڑہ آئے ہیں وہ تاکر دوش چین میں

کیا سکے قابل نہیں یہ سیدھہ پر داغ
دیتے ہیں جو ان حسپمن بار کا دہوکا
صاحب گل شبو کے ڈھوئیں آج اٹاؤ
عشق گل خسا کا کچھ حمال نہ چھوپو
یعنی شل صبا ہاتھ نہ صیاد کے آیا
کس پیار سے غنچوں پر گل تاہمیں انکھیں
پہنچے ہیں عروس ان چین بچوں کا گستاخ
سبل عسم بلبل میں پریشان کیو ہے بال
دکھلا دن میں تجھ کو گل و بلبل کا تماشا
بامآورون پچلتے ہیں اس ٹانگ میں پسر
اویا تمہیں دیکھ کر تکتے میں کھڑا ہے
فیصل بہاری میں گل دسر و پیچوں

یاقوتی دشمن شاد ہیں یا بلبل و گل ہیں
یا قدر رکے ہمراہ وہ یہوش چین میں

باد بار بھی دم عیسیٰ سے کم نہیں
اگے بڑا ہنا جا سے گا اب ہمیں نہ نہیں
پیر و سکنے شل پشت جوانا نہیں ختمیں
یا رب ہمیں تو خواہ شر یا غارم نہیں
آنکھیں لڑا کے ہمیں جو دکھا تو دم نہیں

۱۶

کیا غم ہے جزوں جو فراہمیں نہ نہیں
لومر شے مگر کمیں ملک عدہ نہیں
ہیں جس احباب اوج تنزل سے بیخیز
آنکھیں تو سبلیں ہیں یوئے ہن خود
تیرنگاہ بیار کے قربان جائیئے

چتوں خوبی سے ہاں کھو تھا ری جھلادا اپر
دینا پور دیرے میں نہیں ساتی ہو اپنے
رکھ دوں دت دمہ پر کاٹکار شاہ ہوا گر
ہڑگان نمازیوں کی صفائی پستیاں اب اُم
الدے اے صنم کچھی ہاں بھی تو کچھے
زینت ہجڑا کا ہر حقیقت کے باہم
کیون ہک قتل کرتے ہو ظالم کہنے کے ب
عشقِ دہان تنگ سے واحظ خفا نہو
آنکھوں سے اپنی بار نہ ہجو گرا دیا
لچڑی صبح ہوتی ہی اُنسے جد کیا

شیر و نیلن یہ چھپت نہیں آہ ہمیں نہیں
کافر فقیر کلہرے کہ چڑام جم نہیں
سرتا عز نزاپ کے سر کی قسم نہیں
محراب کعبے ترے ابر و میں خمین
ہر روز آپ وصل میں کہتے ہیں نہیں
عشقِ خدا نہیں ہے جو عشقِ صنم نہیں
بدنا میوں کا خون سے ہر شکاعم نہیں
وہ کون ہے جو جسی ملکِ خدا نہیں
اب دیکھتے ہیں ہم کہ وہ چشم کرم نہیں
لئے نے رات تو غمین یا لچڑی نہیں

لے قدر کو سے یار کا ہر سر بان میں
اگر جان نہیں کذشت نہیں ہر حرم نہیں

سب سے شفت کلام دینا کا ہوا حامل کمان ۱۳
دل کو لیکر ڈانا سیکھے ہو اک قاتل کمان
ٹلے کو کھا جائیں آب تینگ کے قابل کمان
سب جان نہیں جیل جاری عرش پر ڈو خدا
تو شا قید خوبی میں گردے عشق ہوں
ہر چشی ملاح دھیں است کشتی در قبک
آنکھوں کاٹنے ہیں راتین ہمنے تو ان کی طے
ملگیا غواص کو گوہ رب ساحل کمان

عاشق بیدل سے طالب کلہرے اب ل کمان
پھوٹ تو تمہم سے یو چلتا ہو اک قاتل کمان
واہ بیخاڑہ کمان ساتی دریا دل کمان
تو مکے قابل کمان ہر ہیں تر قابل کمان
کشتی مواب کمان ساتی دریا دل کمان
کیون ابھی سے اٹھ چل کرم اسکا مل کمان

کیا در جانان کا اے قاصد پتا بتلا یئے
ماں تھاںی رستے ہیں ہم لوگ نقد صورتے
غیر کا کیا دہیاں ہے اچھی طرح باقی نہیں
آنکھ میں آنوجھر سے ہیں کردہ ہیں ہر ٹھاں تھے
غیر اکیں شوق سے دیوبھری پرانی روکتے
وقت شب نہیں کا ڈر ہو منہ کوئی ہمضر
دیکھنا کٹھ پال بندروں تا سے نہیں دل کمان
آپ جس دل کے کے خواہاں ہیں جا صورت
بندہ پرور آپ کی لکھیں کیہیں ہر ٹھنڈ کمان
اس سے بہتر کوئی سیر پڑھ ساحل کمان
سچ ہے صاحب ہم کمان اونا کم محفل کمان
اس عدم کی راہ میں پہلے ہوئی نزل کمان

کیا کوئے قدر پولو تو جو پوستھے گا خدا
عمر غفلت میں گواری تو نے اک غافل کمان

عشق شیرین میں گلیدن اُن خستت کی ہیاں ۱۲۳
اُن شکل دار پھر کی سہی چین میں اخذ
کیا عجب تاثیر ہو شور سخن کی بعد مرگ
وصل کی شب کیا بہانہ سو حیر کرتے ہیں
اُن شکر اُب میں بھی سو دہون ہیں
ٹائے وہ فصل بماری اور یہ کجھ قفس
چشم ہوکی سیاہی سے لکھنگے صفحہ تم
وہ بھی جانن صدمہ بیچاڑن ہتا لطف
ای سیحا اس طرح کی لا غزی دیکھی نہیں
بو طیان اکسیر کی کیونکہ لکھنگن خاک سے
وہ صنم بخیر تما باتیں جو درودون سے کرے
چینیوں نے کھائی ہوکی کوئی ہیاں
ہیں خس و خاشک مرغان چین کی ہیاں
سب نیفروں میں ہوں صرف اس خن کی ہیاں
آج تو کیا درد کرتی ہیں بدن کی ہیاں
جلدے لٹکا لاطر ویکھیں بہمن کی ہیاں
سو ہلکر کشا ہوئیں ببل کے تن کی ہیاں
ہم بائیں گے قلم لکیر ہر ہن کی ہیاں
چور کڑا کے کوئی ہر گنان کی ہیاں
دور سے گن لیجیئے یہرے بدکنی ہیاں
مل گئیں ہیں خاک میں ہر سیتن کی ہیاں
صورت ناقوس بولیں بہمن کی ہیاں

واسطے قدرن کے لینا میرے تن کی طہا دفن کر دو بیٹی بے گور و فتن کی پڑیان	خجا جو لگے کار قبیو نکو قمیری موستے بس سڑا پائی گما تک جھوکرین کہا یا کریں
بعد من کے ہوا اسے قدر ری باگناہ ہو گئیں تابوت میں لاکھوں ہی من کی طہا	پھپا تے ہو عیش تم روی روشن ان پاں کو شیخ تمہاری زلف تیگوں ہی کہ کالا جیخانہ نہ ہے
ہمیں تو صاف روشن ہی کہ اک شلاد ہو لپٹا میں یہ زنجیر و نہیں قیدی یاداں ماشقاں ہی لڑتیں صلدے سے صور جان پانچوں گھر کھڑا ہے میں یہ شب بھی جایگی کیا یو نہیں زلفونی بناؤ میں کہ عالم کا لے بادل کی ہوسی کی او دا ہٹ میں چھپا یا نہ عروس صبح نہ ستر بکھڑا گھوگھٹ میں	پھپا تے ہو عیش تم روی روشن ان پاں کو شیخ تمہاری زلف تیگوں ہی کہ کالا جیخانہ نہ ہے تیامت کی ہیں جالیں جس پر پاکرتے آتے ہو صفائی ہیں تو دے صاف کے دن حصل کا کام ہنسی آجاء سے پوٹھو پیڑ تو بھالی سی جاک جا کہ اس نہ روزے صاف پر بکھر کے گیسو کو
کہا نتک خواب غفلت قدر انھیں اپنی مل ڈالو پڑے ہیں آج تکیے میں جو کل تک تھے چھپر میں	تصدق اُنکی ہوڑے پر رہا ہر غجان برو راہی فکر سیان برسون رہی فکر دا ان برسون
کیا ہو رسہ سبیل پہنچنے اشیان برسون نہ سمجھی ہیں مسلمانیکی یہ دلوں گتھیان برسون جہان بچھوڑا اکھلا ہی نہیں مٹانشان برسون کہ سر پنکاک اڑا کر روی ہی او خزان برسون خبر ہوتا نہیں عاشق سے وہ نامہ بان برسون قیامت کریں کیا منتظر ہم خستہ جان برسون نہ آیسکی چوارے ہیم میں تاب تو ان برسون	ایمری تھی ذفیری ہر نہیں آثار جاتے ہیں ملایا خاک یہی گردان نک کا گلشن ہستی ستا آہے کہ رہتا ہی جو نکاتا ہے رو لاتا ہے لکھا ذی قبر کو ٹھوکر جو ہوتی ہے وہ ہو جائے ہمیں جھکوڑے ہیں اس قدر درود جدائی نے

<p>سیمی بڑہ رہا ہے میرے آنکے دریان بروں چلے چھر اس جگہ ہم چین اٹھائے تھوڑا جان بروں سک جانان چبایا گیا ہماری ہمیان بروں</p>	<p>آہی آتش خسارے گھونگھٹ جلے آنکا بدن سے روح جب تکی ہمی کھتی ہوئی تکلی اثر نے پھی باتی رہ گیا سخت جان کا</p>
<p>اُسی کوچے میں قسمت لیچلے اے قدر کوچی بُنکے ٹھوکریں کہاتے رہے لاکھوں جان بروں</p>	
<p>بنایا ہے ہمیں جب کر چکر ہیں امتحان بروں نپایا ہے پنا ٹینکے کمیں تیر اشنان بروں ہماری خاکے الگارہے گا ارغوان بروں رہا ہو یاخ میں ہر کل شجر پاشیان بروں رہی تھی زندہ در گورا س جگہ روح رو ان بروں ند آکے ہوش میں ہم س جامکن فکران بروں بہت چھان نہیں ہمہ بھی زمین و آسمان بروں شنی ہو اُنکے کو چھین صدی یا سان بروں جو انان چین کو اسقدر لوٹا ہے گلچین نے رہ گیلی مثل پیری یاخ میں فصل خزان بروں کہ ان ہاتھوں سے کی ہی خدعت پیرستان بروں</p>	<p>اُسے ہمیں عالمِ رزات میں ہم ناتوان یہ رون ॥ جولا کھون گر تھیں بھی کھائیں ساتوان آنہاں بروں اثر خزم جگر کا ایک دلتک نہ جائے گا چمن لکن پتا پتا ہمے اے صیاد واقفے ہوا ہی مرگتی پر جاے عبرت قابل خاکی بلے بلے بلے بلے کاشا ہم کو چڑھا یا رب ند تساڑہ پر وہے نہ تسانہر پر وہے بہر سے ہیں کان ا پشے کیا صدی صورتیا ٹھیں جو انان چین کو اسقدر لوٹا ہے گلچین نے رہ گلچا جام کو شر سے نہ خالی ہاتھ لے وعظ</p>
<p>مجست میں اٹھاتے قدر کریون احسان بعض کا مشال دل کیے میں نا لے ہمہ بیزان بروں</p>	
<p>لب پر نہی جاؤی دنمان کھلے ہن میں پروانہ ہوں چین میں بلبل ہوں انجین میں</p>	<p>لب پر نہی جاؤی دنمان کھلے ہن میں بڑو پر خوب لایا میں عاشقی کے فن میں</p>

بليل چپک رہا ہر اک غنچہ چسمن میں
 کب عرب سے اٹھ کردا حصل ہوا تھن میں
 ہچکی لگی ہوئی ہے شیشے کو اجمن میں ڈ
 چھلی کی طرح مطلق خون اب نہیں پدن میں
 جس طرح کوئی مردہ لپٹا ہوا کعن میں
 یہ دلو حسن ڈالا تیری چس فتن میں
 کستہ ہو سکی شکین تم ایک ہی رسم میں
 خالق پکتا تارے نملقت کے پیرن میں
 غربت کی سیڑی کیوں بیٹھا پوادن میں
 میں کرفن بالاں برگ یاسن میں
 پچھوں نہیں سماتی ہر کل کلی چین میں
 وہ رخ چمک رہا ہے کیوں پر فکن میں
 تنتہ کلا دستے ہیں کشتون کے پشتہ رہیں
 اک اگ لگ گئی ہے شمعون کی تن بدن میں
 شامل تھی چوب چینی شاید تو کہن میں
 لپٹا یعنی چیان یا خل ناردن میں
 دو لکڑاں رکڑا کلگتی ہے اگ بن میں
 اپنی زبان دید و تم بھی مے دہن میں

کیا گاہشان زبان ہو اس تنگ تر دہن میں
 دل رخ سے اڑ کے پونچا گیسوے پر فکن میں
 کس زندباد کش کو یاد آرہی ہے اسک
 جوش جون سے ایسا کامٹون میں بدرہ گیا ہوں
 وقت میں نہ پیٹیے میں اس طرح ڈاہوں
 مٹھوڑی پر خال بکلا یا خنزہ خطا لبے
 لیکوکی ایکٹ میں قل پھانستہ ہو صدما
 جوں تر ایمان ہیں پوری کہ ایمان ہیں
 یہ دل کا آئندہ بھی جسم جہان ناہی
 میں یا سین رخ پر مرتا ہوں ایسا نسل کر
 کیا بجوش موسم گل جوں پر گیا ہے
 وہ پھٹ گیا ہوادل وہ گھل گیا ہے سوچ
 خچ قدم بنے ہیں اور انگلکیاں ہیں بھپے
 الہدرے جلا پا دیکھا چودہ سراپا
 مٹھے سے لگا جوسا عیشیے جوں بن سکر
 زلف دراز پونچی بل کھا کے اڑیوں تک
 جھنوں کے سوزغم نے ریشد دو ایمان کیں
 پیکان وزخم دل پر آتا ہے رشک مجھکو

اے قدر چاند نیس لڑایا کئے گئن ہیں

رویض واد

<p>اک ہلال رمضان ایک کئے تلوار ابرو قدرا نداز ہین پلکین تو کما نداز ابرو ناحق آنکھ صفت صاف کے چار ابرو آپ کے خال وجہین گیسو رو رخسار ابرو مک کے پتے ہین اللہ سے عیس ابرو قاب قوسین کی رہیں اتر سے خدار ابرو عکس سے ابرو نکے یا ہوا چار ابرو طور دیدا جبین کعبہ دیدار ابرو وست شفقت ہین پے درم بیس ابرو اونگے گیسو پچان کھرف دار ابرو چردا ہی دائرہ حسن تو پکار ابرو سرہ پر ہوقت ہین کھینچ ہے تلوار ابرو لاکھ بانکا ہو تو جھیں بھی ہتیار ابرو یاد آئے ہین بھجے بب تو کمی بار ابرو قد بالا یہ تاشا ہوئے خدار ابرو بھجی مرگان ہے چھری انکھ ہتیار ابرو</p>	<p>تیرے دو فون کے ہین دو فون مجھو دکارا بڑ شیخ افگن ہین وہ آنکھیں تو نگہ برق انداز دل نو صاف تو ظاہر کی فقیر کیاں اختر و صبح د شب مرزو ہمال اک جاہین کبھی محرب دعا ہین کبھی شمشیر وغا موسے سرہین شسبیل حج تو سر قبیل عرش لب نازک کی صفائی سے جوانی چکی جود ہان ہو گی تجلی توہیان حج ہو گا انہیں تلواروں کے سایہ ہین پاہن یہیں تیر پھانیان دے کوئی ناحق کوئی گردان مارے ہر دہن نقطہ مرکز خط پر کارہے خط کیون نگہ دکش لئے منہ پر پرستی کی لاکھ طیڑا ہو تو بل اسکا کھالیں گیسو آج تلوار کے تختہ دوت مری لکھی ہے ایک نیزے پہ جڑیں کئے یہ دو تلواریں قلعہ حسن ہائی رخکے سلح خانے ہین</p>
--	---

ہم جگاتے ہی بھے شوق سو گون ای قدر

بل کی لیتے ہی پہنچاڑ سے خدار اپر و	
------------------------------------	--

<p>آئی شاخ طویل نے تواب سے نشکن کو لگا کر کھاہی اپنی چال سرکیا اپنے تو منع وہ دیکھیں ہیری چوتونیں بیخون اپنی پتوں بیمار اپنی چلے میسے کے میلے سیر گلشن کو عجت نہیں کیا ہی مددیوار فکر درز کو کیا تالاب فوراً کھوکر عاشق کے مدفن کو ملی ہو روز خلقست کے سیاہی رو آہن کو یہ دیکھو چون نیمان کھیچیے یہ جال میں خرمن جو سچ پوچھو تو رہی جاتا ہوں اپنے تہران خشم شیرین جسد جگکایا اپنی گردان کو</p>	<p>ٹھکانا اپنیں صیاد نے گھیر گلشن کو پھر کر جاتا ہو کیسا دیکھ کر عاشق کو فرن وہ نکھنے پر کون جھک کے دون مقتنل میں چل دیخانے سے سیر گلشن گردنسی نکلا دیا سلامی پھیر دغیرہ نکلی انکھوں میں توہنیز سن اس وقت وہ بھرتا تھا یہ چاہ زخمان کا کدرت انکی بیانت ہیں ہر جو دنیا میں نہام ہیں چلا جب حسن خاطر ہے سے یہ بیکھی کسی نہ ہے غیرت ہے کہ جگلو لو جگر ہے کہ رکتا ہے وہ سیدی سیف بجا تیرن جس کرو ہماہیزا</p>
--	--

مکے زخم جگر لے قدر اٹکوں ہرے ہونگے اگر ابرہما ری نے کیا سیر گلشن کو	
--	--

<p>کسوٹی پر گلاسے بچھڑھ سی کوئی گذشت کو مرتع کر دیا ہے با غبان نے صحن گلشن کو دیکھا جل عجت درپا الگایا وہی گلشن کو چڑھائیں اس تینیں کھنچ کر باندھا ہو داں کہ اس آئینے میں دیکھا کر فکا اپنی خوبی کو سمی بالیدہ اپنے دیے گئے سوں کو</p>	<p>پڑھیا خال نے اور اعتبار و سے شرک کو شہ پوچھو کیل قدرت کے عجیب نیابائی ہے تماری سادگی پر انکھ بڑی ہو رانے کی اسیر ان چون کی خیر موصیا ذلما لم نے یہی کمکریا ہر محبے دل اس آئندہ رونے چڑھو نکو حنافی پنج بخشیے یا خدا ترنے</p>
--	---

<p>شب کیوں رونش کر پڑا غریب شوں کو ذرا بادل گرجنے میں سفر و نگرانیوں کو چھری بنا یہ کٹا کسیری طوف آہن سہارائی ہی توڑے ترس بے کوئی کردن کو</p> <p>ذر اے قریبی نے رہو تم دست فلمن کو</p>	<p>اندھی میخ سو گوہن سکے قریب مل کیتے ہے سہارائی صد اطہری کی جنقا خانے نین نشانی کچھ تور کیتے اپنے سوانی کی پاس اپنے خزانہ نوکری میکھی تھی اُس نے کردن بینا</p> <p>کوئی ہے نوکری نادر کوئی جگل کوئی کانٹا</p>
<p>صدف صادق اگر ہے درستیا بھی ہو اس پتوچا ہرتا ہے دولت عقبی بھی ہو فائدہ کیا اسے صاحب کوئی منتبا بھی ہو کس جگہ ڈھونڈیں تھجتیری کوئی جا بھی ہو سامان گلایو نکنے چاہیے بوسا بھی ہو تو بھی ہوا در ترا عاشق شیدا بھی ہو اتنی بارش تو ہوئی موسم سرما بھی ہو تم تو قاتل بھی ہو اے یار بھا بھی ہو تم خدا ہو تو کوئی عالم بالا بھی ہو کیا عجب نام بھی ہونا قبیلے سلسلی بھی ہو ہم بھی ہوں اپنے بھی ہوں جے کا جا رہیں گئی تو سی ہیری طرح حال بتا را بھی ہو اس کا جب لطفتے ہا انسان کو سوچا بھی ہو تم جو دل ہو تو کوئی دل میں سویدا بھی ہو</p>	<p>چشم قہیں ہر تو اسد کا جلوا بھی ہو یہ بھی ہو دا بھی ہو دولت بھی ہو دنیا بھی ہو کیتے ناون سے اٹھاون میں زمانہ سو لامکان نام ترے گھر کا ہے طلب سمجھے جو ٹاکھا تے ہیں فریان تو مشکل کیتے دیکھیں کس طرح جنت پھر گل دبلکل زنگ ٹھنڈی سائین تو بھردن روز کا روزاں اسکھیں تو قتل کریں ہر شہر جملائیں کیا تو بہ ہے خودی اتنی تو کوٹھا بھی کوئی بخوا دیکھو دڑکا سے قیس گیو اپنے سجا و صرار ہجایے یہ پٹی سے چٹا اور مر نا لے سنکر میں چلا اٹھوا نثار اشد ذکر نہ ہب پر الجھتی ہے بطبیعت اپنی ہئنے چھاتی سے لگایا ہے کوئی برسو</p>

کرتے دھرتے نہ بنے حضرت موسیٰ سے بھی کچھ
قدر کیا جائز کبھی لگنے سے دیکھا بھی ہو

			دل کو تم آنسے دوہاں آنسے دو پسکی پرتو ہے مری رال اسچ کچھ میں سایہ ہوں کہ چڑھا جاؤ گنا زاہد بادہ کشی دستکیسے گا
		۱۵	خوب نہ پر مری جان آنسے دو آنسے دو مئھ میں زبان آنسے دو زیر دلوار مکان آنسے دو روز عیسیٰ رمضان آنسے دو بلبو خصل خزان آنسے دو زلف تابور سے میان آنسے دو اتنا کند تباہی ہاں آنسے دو دل وہاں ہاتھم یہاں آنسے دو آنسے دو جسم میں جان آنسے دو اور ابھی چھکے کان آنسے دو کچھ تو اسے سر و دان آنسے دو اب وہ جانا ہے کہ ان آنسے دو اس بکے تم تاب و توان آنسے دو لوگیجھ میں سنان آنسے دو
			دہ کیا زلف کے کیا چھاتی ہے کھنچنے دو ہم آخوش میں تنگ ست جانی سے ہوں لوہ کا توا ابھی انگیا سے عبشت کتے ہو ٹھہر دند و ابھی دعاظہ ہو دو دو چھبران سے لڑا گا کاشتی لوگوں کے دل پنگہ ٹو ال تم ٹو
			تنقیح کھنچے ہو نہ سراتے ہیں وقت در کو آج یہاں آنسے دو

وہ بات تباہی کہ کوئی خودہ میں نہ ہو	وہ یار ٹھوڑا ہے کہ جانیں کہیں نہ ہو
-------------------------------------	-------------------------------------

<p>و حشت میں کچھ سوا سکر بیان نہیں نہ تنے بلا یا ہمین مرد راج گئی اب میں پھر کچھ کے نہ اچھو گا دامن اُس شعلہ دے خفر سین پوچھیں گا دل جے کیا کہنا اب تو خوب ہی طیار ہا تم ہے جس آج ہمین دھو سیئے روستیج کو ہرگز نظر نہ آئے لگا امکا دہان تنگ میے یاروں اچاڑ کہیو نکر ہا کرے جب تک نہ درد سر پوچھنی تو گا نے جا آتا ہے زار لہ تو یہ کہتا ہون دے لیں مفرد اپنے حسن پہ ہو دیکھو آنسہ اندھیر پھر زمانہ میں کا ہیں کو کبھی</p>	<p>دا من نو ہال صفت آستین نو کو ٹھسا حضور کا کہیں عرش برین نو صیاد سے کہ کوئی چین برجیں نو حشمت جایا ہو کہیں وہ تمھیں نو کیوں کردہ ان رختم سے صد آفین نو سیز جاؤں چین ہیں بھی یا سین نو جتکے گناہ خون مری خرد بین نو سونا ہو وہ مکان کہ جیں مکین نو ساقی پلاسے جا مجھے جتک نہیں نو تیری طرح پیان کوئی زیر زمین نو کچھ یا سے کہ آپکا شافی کہیں نو اے یار تیری آنکھ اگر گین نو</p>
<p>نالان ہو اجیمن پس دیوار بول آٹھے دیکھے تو کوئی وقت درہمار کہیں نو</p>	<p>۱۲ دل بتیا بستے پر ادا بھار انہ کو کھل گیا حال رہ راست کا سارا ہمکو سبے وزن لفڑاتا ہے یہ پا ہمکو صفہ فرگان نے ترے پا اتارا ہمکو بیوصال اب نہیں کچھ پھر کا چالا ہمکو</p>

<p>کم نہ تھا یہ ترا کوٹھے کا اشا را ہمکو پیش سمجھ کی ہو کبھی کی طرف اے عذنا ایک عالمکی سمائی ہے دل مضر میں سر جپھے نکھل تری زلفوں بلوں پر کیوں خلوت قبرین ٹھہری ہے ملاقات انکی</p>	<p>کوٹھے کا اشا را ہمکو پیش سمجھ کی ہو کبھی کی طرف اے عذنا ایک عالمکی سمائی ہے دل مضر میں سر جپھے نکھل تری زلفوں بلوں پر کیوں خلوت قبرین ٹھہری ہے ملاقات انکی</p>
--	---

<p>ستجھے گاہ اس آرے سو دواں اہمکو بس تری ذات کا رہتا ہے سارا ہمکو چڑھ گیا شمع کی ماٹن درجرا ہمکو تم پست جاؤ تو سب کچھ ہے گوارا ہمکو اپنی بحقی کا بنائے وہ ستارا ہمکو من و ملوتی ہی خان نے آثارا ہمکو</p>	<p>کر گئی آپ کی تلواری اور ایذا رزق دیتا ہے جسے چاہتا ہے غیر حساب سرین جب آگ کی جا کے بھی نہ نین کاریان کو نہ دھکی بھی جبر کننا بھی سی دل روشن بھی کتنا ہر کو قدموں سے لگیں دل میں شعر نکلیں انہم میں زبان شیرین</p>
<p>پہلی بازی میں قدول مار کر ہم لے قدر اسکے تھے میں دو دل عشق میں مارا ہمکو</p>	
<p>۱۳ نہیں بہانہ کنایہ نہ اشارا ہمکو وہ ادھر انکھ اٹھی تیری وہ مارا ہمکو جا سنتے چشم سر انکھ کا راہ ہمکو ناف آہمین ماعنی بسرا ہمکو جو ہمین پیار کرے ہو وہی پس ایسا ہمکو چوڑا ی خوب دھانا ہر جگہ را ہمکو لبے زندہ کیا اور انکھوں نے ماہکو اپنے کو پھے کا جو دیتا وہ اجارا ہمکو اروپیت سے کافی ہے اشارا ہمکو جگہ بڑی قبر میں یاروں نے آٹا لامکو چاند کے پاس افڑاتا ہے تماہ کو دل سے انکھوں سے کلیجے ہوئے پیارا ہمکو</p>	<p>زندگی میں کین ہوتی جو صفائی باطن کا جانکھوں سے جو پوچھتا تو تاشا کھیا ایک ہی ہاتھ سے تالی بھی کہیں تھی ہے دل پھرک جاتا ہے جب آنکھ پھرک جاتی ہے مرتے بیتے تری الفتیں کلی ساری تی اپنا گھر پچکا اسکو بھی لے لیتے ہم راہ تکتے ہیں ترے حکم کی سرخ فربے ہو گیا کو پہ جانان کی طرف رُخ اپنا تیرے رخا پر اپنا اول روشن ہی شمار تیرا دل جاتا ہے جتنا بھجے چاہتے ہیں</p>

پنج در پنج ہیں امین تر سے زنگوں خیال	سر ملایا کوئی سانپوں کا ٹپلا رہ گو
ہرچہ در کان نمک رفت نمک شد اسی قدر	جا کے پاس اُنکے ملا دل نہ ہمارا ہمکو
محض ناؤ اقتتھے ہم بر جنمہ اسی صیادوں	ذرع تو کڑانا ابکے اگزیڈا ہو
اکیک بوسہ ہو عنایت چھ طلب جلا دو دو نون عارض سے تھاری خاک ہو برا دو چاہیں عشان آپ سے مشوق کی ایجاد طفل اخک لمحوں سے جا کر بھرنہیں بھرتا ہی مجھ سے تھا اقراب پن میں وہی وقت آگیا رخ میں بھی خندہ پیشانی ہی رہا چاہیے	قتل پین یون ہون راضی اگی جو ارشاد ہو آتش نزو دہو یا کاشن شداد ہو قریان چاہیں تو جو نالہ ہو وہ شمشاد ہو کھڑا کے کیا د ہو طعنی ہیں جو بابو مدتوں کی باستہ ہمکو بھی شاید یا ڈھو مخفہ سے جنس بیان ہو خور بارکار بارہو مجھ پر جو ہونا ہو وہ جلد اکستم اکیا ہو آدمی سے انس ہو اسکو جو آدم زاد ہو تم بڑے بیدر ہو یہ حرم پر جبلاد ہو قصد اکر کھو لے تو سو دا کی ابھی فضاد ہو امین یا واقع ہو یا جنون ہو یا فریاد ہو دلیں در امکنہ نہیں انسوب پر اسکی یاد ہو جس بھگید کھکھ کوئی رسے تھماری کی جھلک
اپنے گھر تک ریک اچھمن لگلاۓ انہیں قدر کیا کہنا تھمارا تم بڑے استاد ہو	.

<p>کس کا گھر دیانتے ہو سوچ تو یہ کیا کرتے ہو کس طرح اُگ کے تم فتنہ پا کرتے ہو لامبیان مار کے پانی کو جدا کرتے ہو کبھی عاشق سے بھی تم لوگ وفا کرتے ہو وہ تاتے ہیں تو چھر مجھ سے لگا کرتے ہو اسقدر تم میری انکھوں میں بچھا کر سامو نہیں معلوم کہ کیا خوف خدا کرتے ہو اک سیما کی گزگز پا کرتے ہو تم چوپ کرتے ہو اے یار جا کرتے ہو کبھی ہنس کے بھی غیر نسے لا کرتے ہو ہم وفا کرتے ہیں تم ہم پر چغا کرتے ہو وہ قدم چلتے ہو اک حشر پا کرتے ہو زور دھکو صفت کا ہر بار کرتے ہو دل میں انکھوں میں لکھتے ہیں رہا کرتے ہو سو سارے برا سی ہیلا کرتے ہو</p>	۱۴	<p>کیون مری دلکشی جس رقا کرتے ہو پاے ناول کو جو باندھنا کرتے ہو تم وہ ہواں جہاں تے کنارہ اچھا کوئی اتنا نہیں معشوون ہی لوٹتھے اتنا دیکھو احضرت بل پیر اُسی جانب کو چلے ویکھتا ہو نہیں جسیں لظاہر ہو تھیں کیا توبہ بنے کہ تم لوگ خدا بن سمجھو لیجان بُش ہو بیبل نہ باطھیوں جائے ہم کو کیا آپکے عاشق ہیں تالیق نہیں یہ دو خلائق تو نہ بجا بینگا کسیکو صاحب کیا مثل سچ ہوی ہزادے وہ ہر کار کے کیا قیاست کی ہے، قیاعیا ذا بالسد شکے چنوا دُگ کے تم عشق مڑیں شاید ایک جا ہو تو کوئی ڈھوٹڑہ نکالے تکو انکھ لڑتی ہے مجھے زلف میں تم پھاٹ کر تو</p>
<p>زہر گھاگر کمین مرجاً بلاستے اے قدر تیخ باتین لب بشیرین کی سننا کرتے ہو</p>		
<p>ہم بھی چلتے ہیں کوئی دم میں ٹھہر جائے تو نصر علب میں جو معنی ہیں وہ سمجھائی تو</p>	۱۸	<p>دم بیون پیچی ذرا مشیجیے تو آئیے تو کیا ذہن کوئی معما ہے یہ تبلایے تو</p>

قراب پوچنا کیا ہاتھ ادھر لے تو
اور کچھ آپ سے ہوتا نہیں جبرا یے تو
ایسا کیا وہ تشریف ادھر لایے تو
سرٹک کراچی چند سے یونہین چلا کیو تو
ہم بھی توجاہیں کوئی سوگنی لا سمجھ تو
چاہتے ہیں جسے آپ سکی قسم کھا یے تو
وکھوں یہ چاند ہے یا نہ ہو ادھر لے تو
میر اتوال ہر کچھ آپ بھی فرمائے تو
داور ہے چڑا یا ہے بکل جائیے تو
میں کتابا ہوں کچھ آپ بھی شرما یے تو
ہاں ذرا درڑ کے سینے سسلچا یئے تو
اجی کچھ خیر ہے خصیں مری کھلاؤ کیو تو
وکھوں کھڑھستہ سوت آئی ہر جا یے تو
کیدن خبیر کیڑھ آپ بھی رک جائیج تو
کیس تو کیس تو کچھ کیس تو فرمائے تو

ہنسکے وہ کشے ہیں تلو امر اسلام یے تو
مہی گھر کے چلے آئیں گے اور حضرت میں
نہیں سایہ ہوں نہ جن ہوں نہ چھلاوانہ پر
واعظوں کوں سنے گا یہ نماز اور اذان
شرع میں دستکند وہ طعن سے فراتے ہیں
اچھا نامہ سی غیرے سے الفت نہی
چاند کا داغ کجا نیں کجا بوسون کا
لاکھ بوسے جو عنایت ہوں تو دل میا ہوں
ہاتھ پا ایں میں برا مانا کیسا صاحب
غیر وہ میں مشکلے ہیں دیدے کی صفائی کیو
لچ کچھ بانسون اوچھتا ہے کلیجا میرا
تسلک چھتا ہوں یہ سودا ہر خڑک کا مجھکو
سر ازشع میں زانوپ وہ رکھ کر بولے
خلق کی طرح ابھی عمر ہماری کٹھا یے
کایا ان ہی سی یہ شرم توجاہے صاحب

بو سے بو سے پو وہ دیو ہیں جنمکار لے قدر

لیجھے لیجھے ہاں آئی یے تو آئی یے تو ٹو

رویف ناکے ہوز

<p>تجھے بھڑک مٹے گی صیاد فتھہ فتھہ تصویر کھنچ لی گا بہر زاد فتھہ فتھہ آخر کو سانس ہو گئی نسرا یاد فتھہ فتھہ بٹا ساقد بنے گا شاد فتھہ فتھہ ہوتی ہے سب کامی بی باد رفتھہ فتھہ سخت الشری کو پونچی بھی افتھہ فتھہ ہو گا مر اسیجا جلا دفتھہ فتھہ سبے کو بھا تیری فسرا یاد فتھہ فتھہ کھو گیا بیستون کو فرما دفتھہ فتھہ دیوانے ہوتے جائیں آزاد رفتھہ فتھہ تصویر خود بنے گا بہر زاد فتھہ فتھہ بڑھنے تو دے ہماری فسرا یاد فتھہ فتھہ کیا اور ہو گا عالم اسیجا درفتھہ فتھہ ہو جائے گا پت گن بس یاد فتھہ فتھہ ہون گے تام قیدی آزاد رفتھہ فتھہ ہنس گر کیا یہ اسے ارشاد فتھہ فتھہ ہو جائی گا یہ جنگل آباد رفتھہ فتھہ ہو گامت امام گلشن بی باد رفتھہ فتھہ </p>	<p>بھولینگے پستان کی ہمپا دفتھہ فتھہ ہو گا مراتب سے نقش مراد اتم نالے اگر ہی ہیں میرا گلار پیچا بند کے طوق اتار و قمری رہو گے کتب جاتا ہے تیرے غم میں صبر و فراز ہے قارون نے کیا طمع کا مضبوط گھن بنا یا ہو ہو کے قل عاشق عادت بگار دینکو ہونے دے حشر پا دفتر کھلای گا سیرا شیرین گران اپر اکبار کو عزم تو گلشن سے وہ سکل چھوچھی بکھل چلا ہر تصویر کھنچی کھنچتی انی دہن کی نوبت دل تیر کیا ہجے اے بت گلا ساکوہا ڈیگر اتو یہ ریج سکون بھے ہمہار افشوں وہ کریم شخ کا بند بہا وہیان مجھکو آخر کو مرتے مرتے کوئی نہیں بچے گا پچھا کہ ہو گا لگب بوس و کنار بطلب ہوتے چلی ہیں میں درد اور واع سن یو نہیں جو روز کا بھین بھیان چنکر گیا </p>
<p>جو جس کی عنایت یون قدر پر میکی</p>	<p>جو جس کی عنایت یون قدر پر میکی</p>

۹ ہو جائیگا یہ شاگرد استاد فتح رفتہ

اُنکھ تیری سامری ہو لے بت جاؤ گاہ اس قدر مجھ نکر دوں گرم اے بد خواجہ دھوندھتی ہو مجھ کچھ اے جا بخان پہنچا کیا مجھ بہن کہت گل بکھر خوب شو گاہ تیر نکر ہو گئے صیہ انگن آپنگاہ اوہ جی پچا سنتہ ہین عاشق گیسو گاہ فوج کڑا لے گل جسم پا یگی کی قابو گاہ اک طرف پلکین بلاسی جان ہین و را کنگاہ زلف و چہرہ خال و خطہ شکان ولباو گاہ چار دن بھی اپکی سرتی نہیں کیسو گاہ کب تک طیڑھی رہکی صورت ابڑ گاہ تیر اجلوہ دستکشتے ہی ہر طرف ہر سو گاہ	۱۶۷ صاف گو سالہ ہی آہو جوڑا لے تو ٹوگاہ کیا سیکر دے گے کام مردی جلا کر تو ٹوگاہ دل کو یہ ٹھٹھٹا کر کی یا جگر کو جاں چاک اس گل عارض پر ہر خطہ پر می رہتی ہی یہ آٹ ری تیری پار ہوتی ہے تھاری الہ رات غیر و نین کٹی ہو اب بختے ہو بعثت عاشقون سے اجکل چوں بچھی ہو امداد جھپیوں میں گھر گیا ہون میں بھی ہش مرد کہ آٹھ آٹھ اس موڑا تے ہین یہ ہرشتاق کو کیا پھر و سامران پشم عنا بابت کا مجھے یہ رونجھ نہ ناکس نہ سکھایا یعنی اُنکھ کھلتے ہی گھلام خصوص و وجہ اللہ کا
--	---

کیا غصب ہے ایک ہی اپھر میں مارا قرکو سیکھ آئے کا نور میں اے پری جاؤ گاہ	۱۶۸
--	-----

قمودہ شیشے کا دیکھا دیدہ پر نگز کیا تھا نیچھ سایرہ با قاتل ہمارے دم کیا تھا دیکھ کے سہل بکو اڑوا دیا ستم کیا تھا سانپ کھلا تھا جان بچ جڑھ ادم کیا تھا	۱۶۹ ہو اس بیخاڑیں تو اس بیخاڑی غم کیا تھا زندگی ہنسنے بہی ابر و پر حشم کی ساتھ ڈالتے ہین باپ بیٹے میں نفاق اہل غرض عشق لکر زلف کا مکلا میں کوئے یارے
--	--

<p>موت کا لشکر و لگا پاریب کی چھم کو ساخت وہ تو کہ ہوتی چلی جاتی ہے ہر کدم کو ساخت پانی پانی ہو کے جیا بیگنا اب شتم کو ساخت سنگزون بھی چاہیں دوں کے تراہ کردا خلد سے شیطان بھی تکا حضرت آدم کو ساخت اک پھر راجھی اٹا کرنا ہی اس پر چم کو ساخت زنگ تیر اپنے سجائے گریتا تم کو ساخت شب پر پر دیسے نسلک عیسیٰ ہر کم کو ساخت ہاں مری جان گزگز عاشق سیدم کو ساخت</p>	<p>تاریخ میں تو والیا تشنہ تو دم تو نہ اڑا ڈو تو سمجھا ہے کہیری عمر پر ہتی جاتی ہو دیکھ کر کوئی خجالت سے گل تر گو گیسا ڈو فرگ کے پر بھی سنجائیں گے یہ آثار جنون غیر کھاطر کرو ان کھود سے تو خوبی ڈو جو دیجیاں داں ہو انکڑے گریباں ہو گیا تو غم جنون میں ای لیلی بہت روایا کر اٹھیکیا خسار سے گھونکھ طخت رکھل گیا ان نقش فریم روحی جد ہر مجھ کے کیون</p>
<p>انکھیں کیا پھر تی ہیں انکی اک چھری پھری ہے ہوش اڑتے ہیں کے ان آہر ذکریں دم کو ساخت</p>	<p>میرے آتے ہو کے کیون آپنے چھپا پردہ ہوش اڑتے ہیں کے ان آہر ذکریں دم کو ساخت</p>
<p>سانے آئیے عاشق سے بدل کر اپردا چشم ہوئی میں ہوئی برق تجلی پردا سانے آئیے اسرے کے گاڑا باردا اس سے کیا ہوتا ہے سید ماہوكہ الاردا انکھ جب بند ہوئی گھل کیا سارا پردا قبر تھی گوشہ خلوت تو کفن تھا پردا واہ اے دست جنون چاک ہر سارا پردا کوئی کیا جانے یہ کیا راز ہے کیا پردا</p>	<p>کھڑو دین ل سی ہو تو جامنے ظاہر پر سجا آج کل نشیت تصور تو یہاں تک پونچی کوئی کیا جانے کمان جا کی پوا اپناو صا ہاتھہ وقت گریبانیں پڑا رہا ہے کیا لکھوں و صفت کرس سی کوون روزہن</p>

<p>سجدہ میں محلِ سیلی کا جو اٹھا پر وہ کان کا پردہ ہے اُس پر نہیں کا پردہ ہے بہت مدنظر یا تھسا را پر وہ لال پر وہ نسلی پاتر سے در کا پردہ دوسرا طالب دیدار وہ اٹھا پر وہ کیون نہ امن کی جگہ چھڑا زین پر وہ</p>	<p>تم حکم کرنا باجکر قیس وہیں بیٹھ گیا اور کان پر وہ سے سے قیپو کان کا بتتا ہے مشل وزرا حکم کے پر وہ سین تھین مکھا ہوں چھوٹ نکلتے سے خسار کانگ ای شجن دل سے تکھو کھا اشادا ہے ملک ٹھنین عشق بندام ہوا کچھ نواحسن کو حشم</p>
<p>پس دیوار میں رو یا تو یہ کہتا ہے وہ شوخ قدار نے فاش کیا آرچ ہاما پر وہ</p>	

رویہ یا تختائی

<p>چھانسی گلکے میں پر کئی تار نگاہ کی گرد ملاں ہو کئی سب کرداہ کی گرد سپاہ ہوتی۔ رہنمی سپاہ کی ٹھقی ہے ایک پر مسے نازگاہ کی قصست میں ہو کجی تری ترجی نگاہ کی زگت ہو سرمنی تری تار نگاہ کی طیر ہی جھوین تھین آپنے جیڑی نگاہ کی میند ہی نہ چھوٹی تر سے پائی نگاہ کی رسکش مش میں جان بڑی میری آہ کی</p>	<p>حال تود کیم مردم حشم سپاہ کی پال تو نے عاشم غمتو ار کو کیا ہیں جرا تو نکے سینہ سپر خاک سایا تو سے کرمیں ناف کو دیکھ ا توکل گیا میں خود شید نات ہوں اپنے لصیب کا اس حشم سگریں کے اثر سعیب نہیں چ ہے کجون سا تھیں ہوں راست باز پھرتے ادھر ہی راہ کرم سے لطف تھا دل اعلیٰ زبان ادھر کھنخنے لگے</p>
--	--

<p>پر دنوں قریان ہیں مری سرداہ کی جمنگار کی جگہ بے صد آہ آہ کی دشمن بن جو سر کی اپنگاہ کی سوچ گئی ہر ایسا شرستی مہاہ کی گیر و بسے قدم سے ترے گرد راہ کی جھکڑے ہیں باہمی خین صوت بناہ کی قامت اٹک لئی مری روز سیاہ کی</p>	<p>نالون سے میر کر سردار منصور است ہیں ہر دن خیر شیشہ دول کی شکستیں خردون سے کیا سلوک کرے گا کوئی بزر آیا قمرین نوریہ گرمی سہے سر کی یہ سب سے بیوال پا سے حاتم کی ای نگاہ ن پا عنصر و ن کا خلاف اور ایک دوح امید روز و ن تھی کس پیغیس کو</p>
<p>لے قدر تم بھی لئے خوشام پسند ہو دول ہاری کو دیہ یا جوڑا و اہ کی</p>	<p>پلکین ہری جھپک لئیں جب بہت آہ کی و ان غصہ جبڑا ما ہے ر شر، الہ کی کہا ایسے دلکی عشق نے حالت تباہی میزاج میں پچاہ ہئیے تکا کاگ کا کا شکوہ جواب روکا کیا کیا غضہ ہے ہوا دوسرے نہیں اسپ کی تھیں ہر کوئی بچوں ہوئی ٹھن سے شہید سکھوں سے کروٹ بدل بدل کے کٹی ایتھریں جیتاک دھڑی جا کے تھیں بلع کوچلو گا ہے وہ گرمیان کبھی یہ رسم ریان</p>
<p>بو لے یہ ہر ہی ہے قوائد سیاہ کی چھت گڑپی شرستی کمیں خانقاہ کی اک گاؤں پر بھڑا کی ہوئی پادخاہ کی تصویر کھیجے کے کوئی بخت سیاہ کی پاپیں چڑھیں زبان پکیوں دادخواہ کی بٹی بھوون پشاور وون کے کب نگاہ کی ہے آسمان زمین مری قلگاہ کی اس سمت آہ کی بھی اس سمت آہ کی طاووس راہ تکتے ہیں اب سیاہ کی پھیتی کھونگا آپ پیں مسٹراہ کی</p>	<p>پلکین ہری جھپک لئیں جب بہت آہ کی و ان غصہ جبڑا ما ہے ر شر، الہ کی کہا ایسے دلکی عشق نے حالت تباہی میزاج میں پچاہ ہئیے تکا کاگ کا کا شکوہ جواب روکا کیا کیا غضہ ہے ہوا دوسرے نہیں اسپ کی تھیں ہر کوئی بچوں ہوئی ٹھن سے شہید سکھوں سے کروٹ بدل بدل کے کٹی ایتھریں جیتاک دھڑی جا کے تھیں بلع کوچلو گا ہے وہ گرمیان کبھی یہ رسم ریان</p>

نام شبِ فراق سے دل کا پشاہ ہو رہا صورت خدا کھا کے نہ اُس رو سیاہ کی	۱۴۰
اے قدر حرمِ مصلح جانانِ دوختیستے، دو تون بیون پہ بات میں ہٹنے بگاہ کی	
میزانِ قلی ہوئی ہے ہماں گناہ کی تلوارِ دل میں تیر گئی ہے تراہ کی تلوارِ باندھتے ہے ہم بے پناہ کی تختۂ الٰہ دیا مری کشتی تباہ کی اچھا حضورِ خود ہی کہیں راہ راہ کی باقی کہانیاں ہیں زندانِ دچاہ کی چھر کا جو پانی بیٹھے گئے گرد راہ کی الیسی ہوا بند ہی مر سے بخت بیاہ کی مکار کا رس جہاڑے کشتی تباہ کی محکمو انہیں اقبر کا ہے رات بیاہ کی	کرم پچھوین پڑھی ہیں کسی کچھ کلاہ کی اندازِ دناز و قدر سے تختۂ بگاہ کی ہٹنے کیکی آڑ سے جیتا نہ سعکھ طوفان بکھر کیدے میں آیا محظب راہ و فاہمیں آپ ہیں خاتمت قوم کہیں زندہ ہے نہ بھائے نہ یوسف نہ تاہ مصہر فرقت میں اشک پتے ہی آجیں بھی ختم ہیں گھل ہو گئے جو قبرِ راجاب لائے خشم دل ٹوٹا ایسے صدمے دیے اسماں نے ہے اس گلہ جو صل کاو عدھ ضور سے
آہون کا کچھ اثر ہے نہ کچھ قدر کا کمال دل را بدل رہی است ترمذ میں راہ کی	۱۴۱
جان الفت و مان میں ہو جان گل ہو مان بچ ۱۴۲ یا اپنا اپنا موقع ہے یا اپنا اپنا قابو ہے کہ ہر کا لوز قدر قفس میں باغ کی بو ہے نہ کشتی ہے نہ صالح ہے نہ گھاٹ آہن پاپو ہے	جمانِ گلشن ہان گل ہو جان گل ہو مان بچ بہت طرستے رہتے اپنے اپنے میں تکوہتہ چھپو ڈر گنا اے صیادِ چھر گلزارِ محجب کو بیاد دیو سمجھے اک بیکسی جو بگاہ ہو تو نے کس سندھیں

تحمارے خال و گیسا اور ابر و سب کے سب بود
لحد کے منہ میں کیا لوچا گیا میں شر کے منہ میں
یہ پیاری صوتیں ہیں یا کہ قدرت کے حکماء ہیں
تحمارے منہ پر امی مہ کوئی ہر گز چڑھنیں سکتا
شیدروں کو ترے حاجت نہیں کچھ عسل میت کی
کبھی ہیں بیٹھی نظریں یاد کی گا ہے بچھی جتن
مرا صحراب دشت باز دشت ناک سے ایسا
ناٹ یار میں منہ سے کہون کچھ کچھ مکاتا،
کھٹا انڈھیر کی جھائی ہے کسی باغ ہستی میں
سر ہے بیکروہ فاتحہ پڑھ جاتے ہیں اکثر

کوئی زنبور کوئی سانپ کوئی انہیں بچپو ہے
نہ انہیں ہیں نہ سینہ ہے نہ پلہ ہی نہ باز ہے
مچل جاتا ہے ان پھل حل کی کیا برسی خواہ ہے
جو بدر آئے تو داعی ہے ہلاں آئے تو مکر ہے
ترے تلوار کا پٹھانہیں قاتل اب جو ہے
کبھی امرت کبھی نہیں پلاہ پشم جادو ہے
کہ داع پشت شیر ان ہی جفتیں پائی آہو ہے
طبعیت ہی ملکانے ہے نہیں ہی بنا لیو گا
جو بلبل ہے تو وہ بپر ہے جو گل ہر وہ شبو ہے
شید زانمر مقدم کا انکھ طاق ابر وہ ہے

خدا حاوم کیسا گو مگو ہے قدر کانہ پہب
کہ شیعہ ہے نہ شیعی ہو مسلمان ہو نہ ہندو ہے

۱۳۱	بتوب سچ ہے مگر سچ ڈاہوتا ہے نامہ بخط کے اٹھاتے ہی ہوا ہوتا ہے اور تو اور مری جان یکیا ہوتا ہے چاندنی کا بھی کیسی کیتھ ہرا ہوتا ہے تیر انامہ مری قسمت کا لکھا ہوتا ہے جس سچ اٹھتا ہوں تو اک حشر پاہوتا ہے مردم دیدہ مر اقبال نما ہوتا ہے	ہم مناتے نہیں جب یا رخفا ہوتا ہے جب کبھی آہ کا مضمون بھرا ہوتا ہے لنج دینا ہے تو دوپاس سکون جاتے ہو کبھی سسز نہیں جو کوئی جر جائی ہے خط جو آتا ہے تو انکھ پرست کھتا ہوں نفس گرم سے سب کتے ہیں فی نفسی آرخ جدھر تیرا ہو بھرتی ہے اور ہمیری کم

		دل کو جانے سے کیجیے میں پڑا ہے کہ ام فرمی دست خانی کا نہ پوچھا حال بوند پاپی کی نہیں چاہ ذقون میں موجود بولے قدسی جوہر اخترتِ زادِ کاظم تو میرے دل کی سمجھتا ہے سمجھتا ہوں میں
		دل جو ہوتا ہے شیعہ علم الفتنیے قدر داغ دل شمعِ ضارشہ دا ہوتا ہے
	کسی بیتاب کا دل بوتا ہے بہت بڑھ بڑھ کے قاتل بوتا ہے سمجھا رامادا کامل بوتا ہے ٹو برابرِ خشم سبل بوتا ہے اگرچہ، تو سائل بوتا ہے یہیں راشیش بروں بوتا ہے جرسِ منزل بنزل بوتا ہے گرش عتنا دل بوتا ہے مجھے آوازِ دودل بوتا ہے جرسِ باہین محل بوتا ہے ابھی ساقیِ حفظ بوتا ہے یہ رن ہر و وقت قاتل بوتا ہے	گھر سکریہ قاتل بوتا ہے مد اے سخت جانی بات رہ جائے دہن سے گھنی ہمپرے کی شہرت سیا جراح نے پر کیا بھروسہ سمجھ صورت سوال ایتم مسکن قدراً صد مہہ ہو آہ آتی ہے لب پر کوئی فرید رس پیدا نہیں ہے لب جانا ہے بگل ہونا ذکر حضو قلب کے اسدِ جہ جاصل تماشا ہو گئے لیلی کے نالے وہ دریا نوش ہوں گانگوں اگرست برابر چکیاں لیتے ہیں سبل

	چونہ زہرہ شماں بوتا ہے ہر ک مش جلاں بوتا ہے	مپ پڑتا ہے لب سے سحر باب جان دو دل ملے اک شور اٹھا
	نہ تندھ مانگے اجل ملتی ہے اے قدر نہ سیدھا منخ سے قاتل بوتا ہے	
۱۴۷	تیرے تلوں کا عق عط خناڑا ہے طاگ روچ نکلتی ہے جا ہوتا ہے لاٹھیوں سر کریں پانی بھی جدا ہوتا ہے چوتھا کرتا ہے تو نہ کارکا کہا ہوتا ہے کہ غبار اڑ کے فراخ شفا ہوتا ہے یہ وہ ہر وقت کہ مایہ بھی جدا ہوتا ہے چھپتے رہوں تو وہ کتنے ہیں کیا ہوتا ہے صح کوشی سے پروانہ جدا ہوتا ہے واہ کیا تنگ دھانی میں مزا ہوتا ہے بادہ حسن بھی کیا ہوش رہا ہوتا ہے کارروان انتک قہر نالہ درا ہو رہی آب شمشیر مجھے آب بقا ہوتا ہے سیجی کھلکھلے مجھے دیکھیے کیا ہوتا ہے	چکول بنتا ہو جو گلین کفت پا ہوتا ہے اُس شخص پر دم جسکا فنا ہوتا ہے انتک بر قوف نون لاکھ پلاٹ رین ہرم ایک گن کیا ہر کسی بات میں تو بند نہیں لب جان بخش پر مشکریہ ہو ابادی ہے سامنہ دیتا ہے شب تار جدالی بیرون کوں وصل میں کوئی کرسے دست درازی کیز کر رانغ دلے کمین بیری میں تو چھاہا کر کے وصل میں وہ بہت انکھائیں کر کے یونہ نشا ہے فرشتوں کے قدوس کا پنچتیں جب کوئی سصر محبت کا سف کرتا ہے سخت جان وہ ہوں کمھی قتل نہیں پوکتا شور اپسین کیا کرتے ہیں گلچین حیاد
	آپ جاتے ہیں اور جان اور جاتی ہے بلجیے قدر رہیش کو جدا ہوتا ہے	

<p>ہم کر پڑے آہاہ کر کے سیاں کو ملاباہ کر کے امد و حمّم کو اہ کر کے کھوئے گئے تم سے راہ کر کے بچھانا نہیں گناہ کر کے رکھے استہج و گاہ کر کے یہ کوہ کو رکھے کاہ کر کے دیکھو تو ذرا نگاہ کر کے لٹک پین ذرستے چاہ کر کے کھو یاہیں ہم سے راہ کر کے ابرو سے ذرا تباہ کر کے دل لیکے واداہ کر کے پھر آئی ہے منح سیاہ کر کے منح جانب قتلگاہ کر کے</p>	<p>تم اٹھکے اک نگاہ کر کے مئی میں می مری جوانی ۴۴۷ الفتیں ہوئی بتونسی جبوٹے پاک تھیں آپ میں نہ آئے دل توڑ کراست در دھنائی منجم یور و پے کی زر پستی ہم گھل گئے عشق میں عجب کیا دل میں مے پھانسی ہی لگی ہے جھانکے نہ کنوئیں ہمیں نے تنا مہوش کیا ملا کر آنکھیں آنکھوں سے بسے کرنی ایدل ہم چڑھ گئے آنکے دم پر کیے کچھ شرم نہیں تھے شرحبہ کشتوں کو تو قبلہ روکیے جا</p>
<p>اے قادر جو بت دھی خدا ہے کیون پھٹکے اشتباہ کر کے</p>	
<p>پاے کیا کیا صورتیں ہیں صد ادم زاد کے کچھ جائے نیک میں نے مری فریاد کے ڈال دون سونے کا آندھا پانیں جلا د کے</p>	<p>قدر گل بُو غصب ہیں گلشن یجاد کے ۱۲ ڈھنگا ڈلاو گل نے اس ٹرک تمو یجاد کے کا انک غیر کے سر لائے جو میری نذر کو</p>

<p>سکنی کار نے سو فل ہو گئے بار بار کے بچھد پیشیدن روز رو شین خانہ صیاد کے تم بھی قادر ہو گئے لیجا لوگ سر پر لاد کے لگنگی بالیہ ہوئی طرف چھپو شہزاد کے ڈریہ سے خود گزرنہ پوچا کہ میں پیدا کے قطڑہ خون جا پڑے تمہر پر گزصا د کے ہاتھ آنکھوں سے لگایا چاہتے ہزار کے ٹوپی گزروں سناروں عرض حداد کے پر کجھ کھوئے اڑکے بیٹھا تھا پر صیاد کے تیر شین کیا پر لگ کے تھے بیلان خا د کے</p>	<p>عیش و عشرت ہیں بھر سے ہیں بھرے دل بیا آشیانہ پھینکتا ہی یہ بھی اُبڑے تو سی راہ میں اُسکی شاد و میکدروں کو ساقیو آئے جو بن پر عروسان جیں آئیں بہار ظلم سر اکھوں پیکن رحم بھی کچھ بھی ہے یہ حررت ہے کہ پڑ جائیں ماسوں کیڑوں ٹوٹی پتی ہے خلائق یار کی تصویر پر مندین ماشیں ہزاروں جب ہوا پوش چو خان غل کامبلیں بھروس کو دھوکا ہوا رخنم سینہ بوت ہے یا پھلتی ہے کلی</p>
---	--

قدر حسر کا عدم کو دشت و مشتی سے چلا	حصہ دیکھو فرا اس خاندان بر باد کے
-------------------------------------	-----------------------------------

<p>زمار کی پاپش سے زفوگی بلا سے میں تشدہ دیدار تھا وہ خون کے پیاس سے بد نام ہوا یار مرے ہم جو قضا سے کسر بوج بدن آپ چڑا تھیں جیا سے زنگیں ہوئے ہاڑھ جون شدما سے لو اڑھلی اب ترجی قظر باکی او اسے کیا جفت ہوا میر اکبر ترجی ہا سے</p>	<p>پس بسکے چنسا خود مرادل اپنی خطا سے حرستے گلے بننے لگا شوق جفا سے ہم سہلے ہی کتھ تھے اسے بڑے کھدا سے ڈھونڈتے نہیں تھا ہی تبا جھکوگر کا ہر انگلی ترسی ہو گئی انگشت شہزاد چوڑا وہ کھنچا ہو کہ ملا تھیں پیکھیں اُس بادنی حسن کو خط لیکے ہو گام</p>
--	---

چھلکے ہیں می نو سڑا اوند ہے ہوئے کاٹے
 خوب شو ہو کر مین سیت ترے عطر خاتے
 اسدرے نظرت آئین خاک شہلاتے
 سایکین ہوتا ہے جدا بمرغ ہو اسے
 کنبیں مرکا لاسے کہیں ظل جاتے
 بسل تراھنٹا ہو گمرا بقا اسے
 طاؤں ہون پیدا وہیں خاک کفت پا
 گلی پر تری ہنس گریں اوج ہو اسے
 خود شکل ہو کشی کی عیان دست حاتے
 ایکھین توہین تیری ہمہ تر پشم مردات
 کیا آنکھیں رواں ہیں کہیں اہل دفا
 کیا مٹھپہ تاشا ہیں بڑا پے میں ہما
 اٹھو تو کشیدہ ہو جو بیٹھو تو ذرا سے
 خود گو طخ و پھوٹ آئین ہما سے لکن پا

گروں پر سو مرین قدرت کے کرشے
 خوش بگ کہیں بچوں سے ہو دست جانی
 وہ پا پچھے ہا تھو نین آٹھا کے ہوئے نکلے
 کولا کھر تری ہو گر سا تمہے ہے شاست
 شاہی سے بھی پیشخ مران گفتگی
 مقتول تری تفع کا ہو زندہ جسا دی
 نقش قدم یا جو عجہ از دھائے
 ایسی نہیں دیکھی درود ندان میں صفائی
 وہ رند ہون مر گانگوں جو ساقی ازل سے
 ایکھین توہین تیری ہمہ تر پشم مردات
 چھٹکے ہو سے تا سے ترے دیکھ فلانی
 دیجاء سے قیامت تو بنے قندے لمحش
 ہم دشت نوری میں اگر خار پاپین

۱۷۔ قدر ذرا و ملکھے ہر شیار خیر دار

کچھ ابر وون پریل ہے وہ پیٹھیں خاتے

شمار میں نہیں بوجیں جبان فانی کی
 جتوں ہو اسے امریں گئے جو بانی کی
 نہ کر کری کہیں ہو جاتے سخت جانی کی
 پس ب امنگ تھی آٹھتی ہوئی جوانی کی
 کسی سے ہم بھی بچھڑے نہ پڑائی کی
 لگائی را جو کی تاک یا رجانی کی

۱۷
 شمار میں نہیں بوجیں جبان فانی کی
 آن ابو ون سعیت دل سنے پڑوانی کی
 پیٹھ کے میے سینے سے عہد بانی کی
 نہ شہک کھائی نہ لی ہئن ترانی کی
 بکالی را جو کی تاک یا رجانی کی

اجل نے مہر کی انداز نے نشانی کی مرکا نہ حلق پکیا بات اسکے پانی کی زمین نشانہ ہے آفات آسمانی کی تھماری چاپ کو حاجت نہیں کیا نی کی چلی نہ صرانم قدرست کے خاک پانی کی صد بھی غیب سے آئی توں ترائی کی بہار جوش پھے موسم جوانی کی بناء سے ساری حقیقت کھلی ہوئی کی	بنا پڑی سندوں سے ہمارا محض ہمارے یار کا تیراب میں بھیجا خمسہ پسے ہیں خاک نشین اہل اوج کی ماتھوں بغیر شاہ سے پڑیں جگر پا کے آنکھ ہمارے یار کی تصویر بھی بناء سکا نیں کیا کون کہ دہن کو ضرور دیکھو ہوئے ہیں کیا ہی جوانان باعث سرخ نہیں ملا جہاں سو جہاں افسر کیا ہمکو بتا
---	---

منالِ گل پعنادل کے چھپے تھے قدر
کہ روضہ خوان نے نہ بھی روشن خوانی کی

۱۳۲ جی پریشان رہا کرتا ہے جب توحیر ان رہا کرتا ہے گھر پرستان رہا کرتا ہے کب وہ انسان رہا کرتا ہے کیون پشیمان رہا کرتا ہے جیسے در بان رہا کرتا ہے ذکر رہ آن رہا کرتا ہے سیبی ارمان رہا کرتا ہے روز میں دان رہا کرتا ہے	زلف کا دہیان رہا کرتا ہے آئندہ دل ہے کسی عاشق کا جگھٹ رہتے ہیں مشتوون کے اُس پری سے نہیں بن پڑی کچھ خون اپنا تجھے بخشائیں نے یون پڑے رہتے ہیں تیرے در پر یاد ہو وقت تری رہتی ہے ایک ارمان بھی دلیں نہ ہے کشف عقل و جzon میں ہر لگ
--	---

<p>گھر یو ران رہا کرتا ہے جیسے مہان رہا کرتا ہے حفظ اس ران رہا کرتا ہے تم پر تسریان رہا کرتا ہے</p>	<p>میرے دل میں ہر آداسی ہر وقت روح اس طرح ہے دنیا میں یاد ہے ہم تو تھاری صورت وہ مجھے پوچھیں تو کہنا فاصلہ</p>
<p>جب تک تم نہیں ملتے اے جان فت رزیج ان رہا کرتا ہے</p>	
<p>برا برق لقنوں سے بھر پہنچیں تیرا دم ساقی ٹاشتے سارا میخانہ کیں ہوتے جو ہم ساقی خود اگوشت خشافت ہے برائی کی قسم ساقی آئی جام ہو تیرا لسون جام جسم ساقی لگائی ہیگ میں آگ اون کیا تو نے ستر ساقی لبون پردم ہے ہو دوڑہ دمادم اب تھم ساقی اور وہ نیگے شیشے ہو گا اتسار اغم ساقی سیو بھج سبز کے نو نگاہ تے سرکی حشم ساقی چھپی چھپ کر چلی چلکی یعنی دو قلم ساقی آئی پرسبارک تجھکو یہ جاہ حشم ساقی جو میخانے نے اٹھیست ہو کر دھنم ساقی برائی کے کھشیری دی بیردے یا کرم ساقی قدم تیرے نہ چھوڑو نگاہ میں اسکے قدم ساقی</p>	<p>ترے لگے پئی تیشم شیشے ہو کے خم ساقی ۱۶ اے ساقی تو اک اک جام میں آنکھیں چڑا ہو صد اے قلقل می سے یہ تیرا لکھ پڑھتی ہے فیضستہ ہوں بھروسے درا شکول جہا سے رخ جاناں کی کیون مجھکو دلائی یاد می دے کر لکی ہے روح ہونہم جھما جھم اپنکل طرب کلیجا شنہ کو آیکا ذکر کامیرے ما تم میں ہزار آنکھیں ملا تو جام پرکب آنکھ پڑتی ہے ہوئی ہے تیری می میں آبداری تیغ کی پیدا فلک سے جام پرکر رندتا رون سے زیادہ ہی ابھی ہوش قلقل سے صدانا قوس کی پیدا نہ چھوڑوں اس بست تر ساکی آنکھوں کا جھی لپکا پڑا رہنے دے مجھکو باے خم پر زمزتی میں</p>

مکہرے پر غض ساتی میں ابر کرہ ملتی ہو ساغر تاریخ حکمران ہینا حمل ساتی کہ جیسے ہو سر کر جا کے ابیر چرم ساتی	دھماں ہیں لگانگیں بجادو کی نہیں بھی دکان پر تخت تو ہباد شدرندو نکل کر کا ترش ہوتی ہیں یون آنگیں تری پر کرد لیج کچیں ہوں آنگیں تری پر کرد لیج
یا پہنچ دکا دل ایک پیا نے پیا نست لگی ہے آج تیرے ہاتھ یہ بھاری رحم ساتی	
۱۰ تیز کسر جس نہ کھا دیا رہے حرب طبیعی مرغ آشنا خوار ہے سہے دل ای ما کیون بیڑا رہے ہر گھر طبیعی گلی کا ہار ہے چوری ٹیکنگز بیساد رہے کچھ خدا جانے یہ کیا اسرار ہے مریتے ہوں ہوش ہی سڑا رہے ہے وہ عاقل جو ہی انہتیار ہے اس سوتا جسکے کو نصف اتار ہے	تیز کسر جس نہ کھا دیا رہے ساتی جو شش بڑا عیار ہے ہو گئے پوچانڈ گویا عیدی کے مالا دشیوں سے تنگ آیا ہمین اس سوب جان بخش سے پائی شفا دل جون پر اگیا ہے خود سخود آپ ہیں ہر گز ہمین ہے چشم یا ہوشمندی حس صون دنیا میں کر رات بھر کر دعوے پر خاموش ہو
اپ چسلکا نکھلے سے دیکھ آئیے قدار ان روزن بہت بیمار ہے	
ازل سیخانہ میکش روح میں تھی خدا ساتی سے بحر عطا ساتی میں باعث ساتی جب آئی سیکدے پر جبوتوی آئی گھٹا ساتی	امٹھماں جھبوٹا کھتا ہوا نشے ہیں یا ساتی جباب جاملا ساتی مگر گلگوں پلا ساتی اُسے بھی لگ گئی شاید یہاں کی کچھ بوساتی

سکھا دے اپنی بول کو بھی تو پاکی ادا ساتی
کجا پیکش کجا باہد کجا محفل کجا ساتی
مراقل ہو گیا سنتے ہی قفقل کی صد ساتی
کہ میں جل ہے موج می دہنک ہو ختم ساتی
ہری بول جو گھاستی تیراطوٹی بول ساتی
کہ گرا گرم مرستہ نہی ٹھنڈی ہو ساتی
سہتے شل باہد کہہ پرانا نئہ لگا ساتی
نشیلی انکھڑوں سے جام جم حکبیں لاساتی
کجا ساغر کوڑا سی تری آنکھیں کجا ساتی
کہ نسلکے موٹکی ہچکی میں قفقل کی صد ساتی
صفائی سے حصیلی پر پانڈی تو اڑا ساتی
سکھاوی تو نے دخت رزکو بھی اپنی چیزاتی
لگائی آنک پانی میں دکھائی لاگ کیا ساتی
جو اڑتا گا بول کا پیچا چھوٹا ساتی
میں گالوں ہے کیا ہی راز پوش بھاساتی
چڑکا کر میں چکجاتا ہے یہ امر المقادی

جمکارے جام کی جانب ادا ساتھ اسکی گردکو
کمان کثرت کمان وحدت کمان خلق کی خالق
دیا جب بچوں تو نے سچرین بچوں امداد کو پیرے
ترے میخانے پر اسد کی محبت برستی ہے
صد اقلقل کی میخانے میں حق اسد بجا
گزک سے ہاتھ دہو دوں دل ہو جل ہمنکل رابٹا
جھٹر نہ دوں سے شکل دہناب پتھر جاتا
مرخ تابان سے کرائنا اسکندری حیان
ندیہ اسین اشارے ہیں نمیہ اسین نظارہ ہیں
ترمی گردن پہنچا میرا ڈھنکا ہر عجب کیا ہر
ید بینا دھا دے واعظونکی آنکھیں ھلکجائیں
ش TOR نہ دوں سے کھلتا ہر نہ وہ قسم سے سکھتی ہے
بیانی کو کیا ہے مرغ آتشخواری ہبکر
ابل کرمی نکل آئی تو سنجک سی چمچاتی
کوون جب راز پنا لوگ کہتے ہیں شرابی ہج
سناتے ہے چاندیں سورج سے ہر جاتی ہو ضوپیدا

	اگر پیسا نہو لے ق درکب آنکھیں ملازوں
	کھری کھتا ہو میں بیرون ہوں آئیں یاساتی

گلے میں ریش کی تختی حد یہ پوچھائے	چوری دل اضطر ر پیدا ہو جائے
-----------------------------------	-----------------------------

ہمارے قفل کو نہ کلید ہو جائے
 مر اس فید کو نہ صیح عید ہو جائے
 وصول حسن کی کامل رسید ہو جائے
 سماں اُنین اگر انکی دید ہو جائے
 کوئی نمود کوئی ناپد یہ ہو جائے
 کہ قفل بستے سے پیدا کلید ہو جائے
 اٹے تو جو ہر تخفیف دید ہو جائے
 تلوچ قبر نگین حدید ہو جائے
 وہ بات ہو کہ دہن ناپد یہ ہو جائے
 پھل کے ہاتھ میں خون شہید ہو جائے
 تری کریط سچ ناپد یہ ہو جائے
 کشف د جاذب جبل الور دید ہو جائے
 عجب نہیں تپغمیں مفید ہو جائے
 جوا و تم رمضان میں تو عید ہو جائے
 بد ن پڑا و کر ناپد یہ ہو جائے
 ابھی تو د دون میں گفت شید ہو جائے
 ہر ایک مری حبسال الور دید ہو جائے
 جو میں گسین بنوں وہ دید ہو جائے
 کرو جو وصل کا وعدہ وعید ہو جائے

یقین ہر فصل ہن نہیں مفید ہو جائے
 شبِ مزار میں جب تیری دید ہو جائے
 تمہارے رخ پا اگر خط پر دید ہو جائے
 صفا ستن سے قرار دم آمد ہیں وہ
 طسم حسن ہی پستان پاروسے کمر
 دل گرفتہ سے نکلے جو آہ حیرت ہو
 ہمارے دشت جفا خیز کا ہر اک ذرہ
 سیاہ کار ہوں ایسا کریں جو فون اجا
 سمجھ گیا ہوں بھارتی خوشی کا
 حنا کو آب کرے گرم دستی ناقش
 یکھل رہا ہے تن زار کیا تعجب ہے
 انتہیں جو شوق میں کھینچوں ابھی کو بلایت
 پلاوزی میسے ساقی دلے کچھ اگل سی آگ
 نہیں ہوں دیکھے ہر فاقہ سرتیں شاد
 کھاری شرمی شاعر بھریں بھکتی ہوئی
 حضور بلبل و گل تم اگر منہ سبو لو
 وہ عضو عضو سے زد کیس تر ہو صوت روح
 مرا قیبست ہے پیر سے خوکا پایا سا
 عذاب جان تنا کھاری فقہ کریں

		<p>پڑھاؤں عینک اگر ایسا تو تو کا بکرو جو صورت دونخ بھی پیٹ زاہد کا</p>
		<p>اُثر بی جدت ملختہ نکا چاہیئے اے قدر کر کوئی سمجھو جس بیدار ہو جائے</p>
	۲۰	<p>میں دلکھیوں یہ چوپی ہے کیا کالی کالی شنبہ میں چھاہی گھٹا کالی کالی کہ ہے مثل نسل ہبسا کالی کالی دھماتے ہیں انگھیں وہ کیا کالی کالی تو ہو دہوپ شبے سوا کالی کالی ڈٹے ٹلکے رند سیپست بدم جو سودا سے گیسوں میں زنجیر چھینے نصیبیوں سے کیا گور کھو می ہے شب ماہ میں وہ پھر کے بال کھوئے کیا جوش سودا نے ہو گھنیسا نہ اس لعسل کو رجیداں تک یچے کو خود جھکا پر گیچن پر کھلی سب پر آخر تری گرم دستی سیست ہیں چپڑ فیض بادے ہوئی عکس صدر گھن سون سے پہلی</p> <p>کہ پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر جسکی ہے بلا پر بلا کالی کالی کہ ہے سملہ نسل ہبسا کالی کالی دھماتے ہیں انگھیں وہ کیا کالی کالی تو ہو دہوپ شبے سوا کالی کالی جھکی میکدے پچھٹا کالی کالی ہوئی ٹشکل دلف دفنا کالی کالی ہر ٹنعت سیپست سیپست سیپست ہوئی چساندی جا بجا کالی کالی کہ زنگتی ہے تباہ کالی کالی نہ سب پر دہری تو جما کالی کالی کہ قبلے سے اٹھی گھٹا کالی کالی ہوئی کھولتی ہے حسن کالی کالی کہ ہے ابر جست گھٹا کالی کالی ذرا پیلی پیلی ذرا کالی کالی</p>

<p>جو ہے سقفِ تخت السما کالی کالی گھٹا اٹھی ہے دیکھ کیا کالی کالی ہوئی اور قلنخ ادا کالی کالی ٹر جو اڑھو ہے کعبہ عرب کالی کالی امٹھیں آندھیں ان بارہ کالی کالی کر لیں سے مجھی ہے وہ کالی کالی تو ہے خاکستت الفرا کالی کالی گھٹا ہے بروے ہو کالی کالی کرائی ہے اڑھے رو کالی کالی تری مخلک ہے ملات کالی کالی اگر گوری گوری ہو یا کالی کالی ٹر کہ پستی ہی ہے خوشنا کالی کالی</p>	<p>اٹھے ہے ہمارے ہی دو خشان کا لندہ دے می شخ من خابوسان سیہ تابہ سیہ یا کہ ابرد پھوسہ مکے بھر دل کے ٹٹے کاغم ہے ہوئے ہیں سیہ بخت بر باد لاکھوں گھٹا چھائی دیو انسے مجذون ہوئی ہیں جو شامت زد سے تیرے مروف ہوئیں بخارات دل آہ چھا گئے ہیں شب غم کو دون روز و صلت پل پسا مین دیکھو گا منہ صلکا دیکھ فیضہ محبت میں کیسان ہے ہر ایک صوت ذر اچشم مجذون سے سیل کو دیکھو</p>
<p>سیدنا مہر قدر رحشتہ بن نحلا آٹھی دھوپ مین اکھٹا کالی کالی</p>	
<p>کہیں رنگت نہ اڑ جائے جنائی جیا ہے تھکلو قاتل انہاس کی تجھے ساتی تسم او دی گھٹا کی ہے خط سبز بونی کیسی کی نگاہیں قسر کی زلہیں بلا کی</p>	<p>ند پیٹو لاشس پر مجھ بیٹوا کی ۱۸ کہیں ایسا نہ ہو اُچھا پڑے باہم شراب سخ کی بول اٹھا لا دکتا ہے ترا کندن سا پھرہ قیاست کا ہے قد اعجاز کلب</p>

تو بھجا یہ کا حل کر جس خاکی عجب عادت ہے اس مددگاری ترے دروازے پر فرش چکا کی قضاۓ نیا آئی کیا قضاۓ اکی	چور و نیکی کی ثرت رہی گی اک جم پڑتا ہے داعفراہ چلتے جیش سکو مکرا یا یکے ہم ن راقی یار کا احسان کیوں لین
کوکس دلختے بد و عاکی بیوی کچھ ہو گی صورت کر بلکی مل جو ناک اُنہنے قشی کی کسی گشتہ نے شاید قضاۓ اکی	ہوا گا لونپر دو خدا منیاں ترے کو چھے میں ہیں کشتہ نکے پشته اُسی سے غلکے لگک خاماں ہوئے ہیں یار کے گیو سی پوش

کبھی تو قدر کی تربت پہ جاؤ
کہ اُسے جان ٹکر پرد اک

پرانی چوست نیا بیٹیاں اُبھر کئے وہ آپ آتے ہیں یار بھی خبر آئے پڑی جوانکو تولی ہیں مکے اُتر کئے اسی الھائے میں پریوں کا تخت اُتر کئے جو وہ بھر آئے تو انکو نہیں اتنا کبھر	ہوا سعشق گر شتہ نہ پھر اور ہر آئے ۱۲ ذن نامہ آئے اُد کرنے نامہ برآئے حضور بیٹھ کر شتی میں اپنے گھٹائے چمن ہے ابر ہے ساقی گلاس کے شتی تو چکر کے زخم خندان ہوئے توین بھنسا
--	--

<p>کام ہو تم کون ہو کر ہر آئے میچ چوتھے فاکے ابھی تر آئے ہم آنکھے گھر میں گئے وہ ہمارے گھر آئے وہ کسے قتل پاپ بازہ کر کر آئے چند غل ہو جو یہ سکر مزیر آئے ستارہ ہوا آج پانچ گھنٹے آئے کہ آنکھے حاضر تارک پیش ہو جر آئے اس آنسے میں سکندر کا منظر آئے</p>	<p>گھنی میں دیکھ لانی دہ نہ کرو پوچھتے ہیں پا ہو چشت کر اہے اگر تاہیما یہ عشق حسن کے کوچے کی راہ صاف ہوئی کمر کے وشق میں طھوگیا گیا ہوں شل کر یہ بندھ گئی ہے ہوا اب سیا ختنی کی تعلقات جہاں سے چھٹے ہیں مر قدمیں فقط خیال ہی آیا تھا سہ کو پوسون کا جو سکھ ہو تو جہاں افسرین ہجانیں ہے</p>
--	---

خدا ہے قدر پر پس اور احمد مقابل	چکر کے کئے اگر ارادت آئے
---------------------------------	--------------------------

<p>چھوٹے جا ب معچ نیم بار کے خصت ہو اخوان کردن اور بار کے کھدیجے رہنے والیں ہم کو یار کے یہ دن ہیں ساقی بیٹا موکے شکار کے تارے چکر سے ہیں شب انتظار کے یہ سبل اثر تھے آہ دل بیتید کے منظر میں آں مصل بار کے نہ کر جو منہ بھول آٹھائے ہزار کے صحا کلوجھی ہو چنپ سے اجبار کے</p>	<p>غنج چکر کے چین رو زکار کے لے باخان بانع میں کمرے چکار کے ضوان جوڑ کے گادر فزوں پر ہمیں بر سات میں بہا کرے ندی شراب کی انگھیں ترس ہی ہیں مری تری نلت کو اٹھا ٹھکرے پیچہ پیٹھے گئے اپ بزم میں کھڑے ہیں اب توطن میں ہم سے جنون چھوڑ کر ایسے سینے پر ایسا ہو گیا بل غ جون کی سنی وارفت کر دیا</p>
--	--

<p>ستھتِ اٹ گئی ہیں ہمارے ہزار کے وھڑک کے شباب بین بھی ہیں روز خار کے</p>	<p>تم آئے خاتمے کو تو یہ سچاں ہو گیا آغاز میں بھی ہو ہے اب ہام کا خال</p>
<p>مضنوں ہیں ہرن مری بندش کندہ ہے اے قدر شاعری میں نہیں ہیں فتحار کے</p>	
<p>ردِ آسٹنگ صورتِ فوارہ خزانے والے پانی سے سیفحتے ہیں باعِ لگاؤ والے ایکتے کیک ہیں کلکاجاک کے زمانے والے اصھڈِ تو پیچے اسے مرے نازدِ کوٹِ بھاڑے والے وہ دُ آسٹنگ تو ہم بھی نہیں جانے والے ہنس تو شے اے مرے بھوٹوں کوٹِ اھلاڑے والے نیند میں اٹھے ہیں گھر پال بجاڑے والے بننگے شمع لی میرے سرمانے والے آبِ خجھ من ہنماٹے ہیں ہنماٹے والے چٹکیکو نیند ہو عنادل کو اڑانے والے زندہ درگور ہوئے سخلق میں آڑے والے آنکھوں میں پھرتے ہیں آنکھوں کی سماڑے والے پھر کراک ہاتھ تو اور اور سے جائے والے</p>	<p>خوشِ نہونِ دولتِ دنیا سے زمانے والے دراغ دیدیکے سر لاتے ہیں لانے والے کمال آنکھیں ہیں غضب نہ فین بلغاڑاں ت قبہِ ٹھکرائے یہ اُس رنگ سچانو کیا جان جاگے کدر ہی وضع میں آڑنے خلل پھر مری قبر پر ابشار لگے بھولون کا لو ابھی شام ہوئی واہ چلے آپ کدر ہی قبہ میں رکھتے ہی یہ آہ شربار اٹھی غسلِ سیکے شہیدِ انکوتوری کیا حاجت پھول جھٹر تھیں وہ تقریب ہے جان اس جسم خاکی میں مری روح یہ کھتی ہے خواب ہیچ آتی ہیں جو پاس مری جو تھے تھجھے جیتا ہوا چھپوڑے مراد وہ دیکھو</p>
<p>بعد مرنے کے ہوا قدر گناہوں کا یہ پوچھ ٹلے مرمر گئے لاشتے کے اٹھانے والے</p>	

<p>شخل جھک جاتے ہیں زرداۓ سینبل اے آہین جگداۓ اچھے آئے بڑی نظرداۓ تیگ ہیں مجھے بھر جرداۓ انہین قدموں پر ما تھدہ رہداۓ ادھر آجایتگے ادھرداۓ سینک لین انکھیں پتھرداۓ اور جو چاہے کام کرداۓ سیکڑوں مجھے در درداۓ تو اگر چاہے سر زرداۓ کابن پ کاپ اٹھے ہیں برقواۓ اوٹے چیتے سی کرداۓ دوڑاۓ تیرسی نظرداۓ اب مجھ کیا ہاؤ سکے پرداۓ</p>	<p>سنکسر ہوتے ہیں ہنڑداۓ ۱۵ نا کرتا ہون ہیں اثرداۓ پہنچے گھورا تو ہنسکے فرمایا کبھی رویا کبھی اڑائی خاک بے اجازت کبھی چھوڑ نگانہ پاؤں آہین کردیں گی آسمان میں چھید حندی ملکروہ شوخ کتا ہے صلتے یار ہمیشہ مشکل ہے ہے سلامت جو سنگ در او نکا ہرمہ اتر یتگتی تیر کوٹھے ہے ٹھنڈی سانسین یہ ہمیں اسیں بھین دیکھیں راش کارہوتا ہوں کبے تو دہ بنا ہے میرا جگر دل کی خاطر تو سینے سے لپٹا</p>
<p>قدر کیا اپنے پاس دل کے سوا اڑائیں پرداۓ بھولیں زرداۓ</p>	<p>قدر کیا اپنے پاس دل کے سوا اڑائیں پرداۓ بھولیں زرداۓ</p>
<p>زلف مشکین ختن سے بہت سے بندہ بھی کوہن سے بہت سے یقین میں سے بہت سے</p>	<p>چشم جانان ہرن سے بہت سے بڑھ کر شیرپ سے ہو جو بندہ اواز سنگ کو اُنکے اجبے کیا نسبت</p>

<p>دشت غربت دلن سے بہتے ہے کو را کھڑا سمن سے بہتے ہے بس خوشی سخن سے بہتے ہے دم نکل جاتے تن سے بہتے ہے فکر نگین دام سے بہتے ہے میں امشد چین سے بہتے ہے تیرات دنارون سے بہتے ہے</p>	<p>طعن اعداء بان مذکوہ دوست قدرا لاس ہے سرد سے عالی حق کو تلخ جبوس ط بوگناہ پنج بجراں سما کروں کنکاں خانہ دل سے بڑھ کے جعلے سے صورت گل کھلے ہیں زخم بدن الیسی رفتار ہے دایساتا و</p>
	<p>فت در کی قدر آپ کیا جائیں قیس سے کوہن سے بہتے ہے</p>

<p>چوگر تو نقش قدم بنے جو انھوں تو گاسد را ہوئے گرے ذکر بین چو سینتے سو تو وہ نالے قمکی صدا ہوئے کہ پیدا ہوں سماگئی تو غبارہ دش ہوا ہوئے تو پر سند راشین پقبال جسم ہما ہوئے کبھی داغ حلقہ تھی اہ کبھی آہ کر تھے ہی رو دی پو افضل عالم بین ناگمان کہ لائی یادو نیں نیں نا جو لوختا ان میں بھرا ہوا تو ہر ایک زخم ہرا ہوا جو پھا سے زلف بکھر کی نظر اکی صاف پبل کی انہیں تیکیوں فشار ہے کہ پیش میں ہر سڑاگے مہین و خشونگی ہے دلو کہیں جن دوش نیک چلے</p>	<p>۲۶ پوئے کاراں تو جو بیوہم رعاشقی میں فنا ہوئے انھٹی یاد قدمیں چو سینتے سو تو وہ نالے قمکی صدا ہوئے چو عدم چھوٹی ہم اٹھے عجب انتشار فنا ہوئے میں سو دل کی بخوبی تھی کوئی استخوان بچل گیا کبھی داغ حلقہ تھی اہ کبھی آہ کر تھے ہی رو دی پو افضل عالم بین ناگمان کہ لائی یادو نیں نیں نا جو لوختا ان میں بھرا ہوا تو ہر ایک زخم ہرا ہوا جو پھا سے زلف بکھر کی نظر اکی صاف پبل کی انہیں تیکیوں فشار ہے کہ پیش میں ہر سڑاگے مہین و خشونگی ہے دلو کہیں جن دوش نیک چلے</p>
--	---

<p>تر تو زارہ دو نون جا بگل تر موج با صبا ہوئے کبھی آپ اپنا مرض ہوئے کبھی آپ اپنی دا ہوئے بڑھی عرق تو ہے کھشد وہ پڑا قند تو ڈھائین قیامیں دہ کہیں پلکیں تو دہ ستم ہوئے رہیں نظیں تو دہ بلا ہوئے پکا کیا بیٹھے ہم کہتا تم کا دربار ہوئے جو سعیں بہیں ہو دا کریں کوں سر مرض کی دوا ہوئے کے زخم دل میں جو چور تھے وہ تمام درد خا ہوئے ہم تین میں صبر کوں ہوا ہم تین وہ شرم دھیا ہوئے جو گھٹے تو خال ہے ہو جو بڑے تو زلف را ہوئے کہ وہ کل تھے کہ دھر کوں بھی پاس بھی کیا ہوئے تر سے رو سے واعظاً بخیر قضا ہوئے مادا ہوئے مر نا لے تیری نظر ہوئے تو سفر ہوا رہ صبا ہوئے جو تمہارے کوچ کی خاک ہیں یعنی فتن ہوں ہوئے تری آنکھ پر جوف اہوئے وہ شرید را خدا ہوئے وہ فذیں ہیں اپنی بقا ہوئے جو بقیہ ہیں تیری فنا ہوئے جو رہا تھے ہو گئے قید وہ جو اسی تھے وہ رہا ہوئے</p>	<p>جا بھاریتے کا دسیدم تر سے آنجلون سی نہو ہے ہم تک بھی ہوئے در دغمہ تک بھی ہوئے کھریم بڑھی عرق تو ہے کھشد وہ پڑا قند تو ڈھائین قیامیں کبھی چپسے ہیں خدا تو امان کبھی چپسے صفت ہیا نمیں کچھ سکت ترن ناریں ہوئے نر دزد دہاریں کبھی ایک بوسہ ہیں دیا کبھی مرتے جھایا تر سے لامھ جبے لگا ہو دل تو خانے پریں یا ہو ہوابدروصل عجیب ہڑا کہ خموش مشتکے جدا جدا شئی ما شتوکی ہیں طینیتین کہ ہیں شاتر نینیں بھینیتین اٹھی ہم چوڑی خیال سے گلے نکنڈ دیہا عال سے ہستے ذکر نہ صیامیں اے مروہ خواری غبینیں گو تری آنکھے یہ گرے ہوئے وہم جگریں کبھی ہوئے یہ قد مقدم پہنچنگے پاؤں کہ بڑھ سکو گئے آگئم جو نکھلی چشم سیاہیں وہی برقی طور ہزاراہ میں ذذیں ہیں خم اگر گلے تو کبھی نہ کوئی شر پھیلے ہے جو بعد میتھی ہوئے خاتو رہ وہ جو دیں تھوڑے ہیں بے</p>
<p>بئے قدر ایسے غبار ہم ہوئے گردشیں دھواریم کہ مثال دوڑا خلاک جو اٹھے تو بسر پاؤئے</p>	
<p>سخنگو کے لیے سختی بیان ہے ۱۱ جبھی پتیں دانتوںیں زبان ہے</p>	

عجب کچھ حال جسم ناوان ہے
جگر میں نکلوں میں مل میں نہان ہے
مدیہا باغ قلب مضطرب
جواب خط دہان سے توہی لانا
شرارے نالہ دل کے میں انہم
جانین انکو مین نے چن لیا ہے
نبین فرشتے گھر ایگے عاشق ہے
خداویا لے را ب پھندے میں انہم
دہان ہو تمہیان ہے یا مجھ کو

ہماری روح بھی ہم پر گران ہے
کمان ہر تو کمان ہے تو کمان ہے
لحد عاشق کی خشک کا کنوں ہے
کہ تیر پاؤں قاصہ درسیان ہے
دھوان آہوں کا دسوان آسمان ہے
ہزاروں میں وہ اک چپڑہ جوان ہے
فقط منظوراً نکلا متحان ہے
وہ گیسو بھی بلاسے ناگمان ہے
رسیان رہتا ہوں لیکن دل دہان ہے

مئے اُن پرانہین ہم سے ہزاروں
کمان اے قدر کوئی فت در دان ہے

اگلی فصل نوبدار شست میں وہ ہوا چلی ۱۹
ایک طرف اوچلی ایک طرف تضاچلی
بانع سے جب ہوا چلی میکے سے گھٹا چلی
تو نے نہ آ کے دید کی یہ لگھ میں عیک
جب نہ ملی یہاں اماں قلعہ تن سے بڑکان
واہر سے دورہ شراب خان قبین ہوئیں خراہ
طالب دید ہرین تباہہ کے شرکیں نگاہ
غیر کوئم اجھارتے چن سے سر اتارتے

سرپہ ہو جانوں سوار عقل پادہ پاچلی ۱۹
جب دل جان نے باڑھ دی ہو گئی چاچلی
دل کی کلی چھلا چلی دل کی لگی سچھا چلی
لاش تر سے شید کی جانب کر بل اچلی ۱۹
مجھا گی چات لیکے جان ہوت بہنہ پاچلی
چھوم ہے ہن شیخ و شابا کی عجب ہوا چلی
واہ چیا سے یار داہ نظر فرین تو بھی اچلی
کیا ہو مے کو مارتے مجھ پہ چلی تو کیا اچلی

اُو کئے بگ عقول پوش باخیر میں ہوا چلی
موت کی لگ گئی نظر جب تو مریض چشم پر
شوٹاٹھا جو آہ کا صبر و قرار اُڑھلا
ٹوٹا جہاں کوئی شباب سمجھا میں خانماں خان

لقت پوسے نہ کارکارا دردناک دعا چلی
مرتے تھے جنکے جانے سے آئے وہ سوبھا سے
روکے دپڑا سکے دار جان کرو ٹکھا میں نشار
لداک عدک کم جائیگی چھبھی وہیں بنا نینگے

قاۓ میں بجا دراہونے لگی چلا چلی
جاتی ہی جان ہاسے ملے اسکو لھوں تو یہ نتا
مجھ پڑا کوئی عذاب مجھ پہ کوئی بلا چلی
نظر و نین جب میں اُو گھادل میں ترسے سماو گھا
لیکن اب اُنکے آنے سے روح بدنیں چلی
ساقی و زندگا وہ کش اور پکارن انعطش

تیج لگاہ نازیار مجھ پس اگر ذرا چلی
آئے ہیں سب کو غش پیش آج شراب کیا چلی

اب نہ پڑا کر ایکھی ٹھوکر یعنی عکھا چلی
آئے ہیں جاؤں اچھے آے میری دہان بلا چلی

اگر پہنچاں جاؤں اچھے آے میری دہان بلا چلی
ٹھریں یعنی گھر بناو گھا میسی ہی اگر ذرا چلی

آئے ہیں سب کو غش پیش آج شراب کیا چلی
آئے ہیں سب کو غش پیش آج شراب کیا چلی

قدر یہ فوج جب چڑھی طیکی قلب کی گئی	ناز بڑھ سا ادا بڑھے غورہ چلا چیا چلی
------------------------------------	--------------------------------------

<p>چھٹی ہندسی نہ پا سے خوب رو سے بسر کی تلک کس آبرو سے سیحانی عیسان ہر گفتگو سے مجھے بیت ہوئی دست بیو سے چمن میں آئے تھے کس آرزو سے گمراہا یا ہے کتنی جستجو سے لگایا دل جو اس کی نہ رودے</p>	<p>۹ وفاوارون نے سینچا اتحاد موسے گھر کر بیٹھ سے جو جسائیں دہن ہے چپتہ ہی جوان خوبی پیالہ پی سیاپی سیان کا ہزار افسوس قیدی ہیں قفس میں رگ گروں سے گو نزدیک تر تھی آناری حکس کی تصویر ہنسنے</p>
--	--

			دہن یا غصہ باغ عدم ہے
			بجل ہوتا ہے بلبل گفتگو سے
			کیکے ہور ہو سے قدر دیکھو لگاول کسین اک خبر و سے
۱۳	مسجی بھائی صبامی خاک مزار لے واعذکی پیڑی کیا کہ کفن تک تار لے مسجد کی کامیاب کوئی یار نہ لے میں بچپتا ہوں کوئی دل میرارے ہو گئے یہ میں کہیں کوئی انکو پکار لے کروٹ کسی طرح سے یہیں دنارے تو بھی تعلیم کی نہ اسے قدیارے تیرنگاہ دل سے ہوا وار پارے تلواریک کہیں قاتل قوارے واعذ کا سبز زعما مہ اتارے کچھ اور تک نہ تو قدم جان شارے اے دل تڑپ کے بو سہ رخسار یارے	سوفات مجھ سے لیکے رہ کوی یارے ساتی کئے تو دم نہ کوئی پادھ خوارے جب دیکھے میں تخت آگر قرارے بکتا ہوا یہ قدر رہ کوے یارے لو اسکے اٹھتے اٹھتے ہی کیا ہو گیا مجھو کروٹ جو بھے یا رتو دیکھو میں زلف ترخ زلفون نے بھے بل کی جوں بل نکل گئے شیش بھی ٹوٹ جاتا ہے آسیں جپتم سے دم ٹوٹا ہے میں راماشا تو دیکھ لے ساتی بچپا نا ہو میں زلف ترخ کو کیا وصل سے حضور نے مجھکو جلا دیا قسمت ٹھکی نہ زلف کے پہنیں یعنی ٹھوٹکارے	
			آنکھوں کی راہ آج وہ دل میں ساتے ہیں دل کھوکر تو قدر انہیں ٹھوٹکارے
۱۰	چل کرے گلاب سے جنم یارے چوری کر کے کہاں کے لے یا ادھارے انسان فضل گل میں می خوشگوارے	بلبل چ پاسی تند کسین انکو پکارے بلبل چ پاسی تند کسین انکو پکارے	

<p>بیوں بھی کوئی پیر ہے تو لاکھ بارے رکھوں اگر میں پاون مر اسٹارے جھونکا کوئی ادھر بھی نہیں بارے نشیش یعنی اس پر کوئی نہیں بارے یہ بات کہ تو کیوں منقصہ زلف یارے ایسا نہ کوئی کہیں پیٹ مارے پلکنی بچپوں سے اسے گھیر گھارے</p>	<p>تو یہ سے بورہ لینے پر اتنا خفہ ہوا مشہد نہیں ہے کوچہ تراک بلا خسین وہم گھٹ رہا ہے کیا قفس ٹنگیں رہا یا رب کیکہ دلیں نہ چکبے چشم یا ر چھانسی جسے لگائی وہ ٹھوکتے جی مٹھا للہد او پھی کرتی نہ پہن اکریں حضور پہنچ کر جیسٹے مر دلیں تو خوت کیا</p>
<p>اے قدڑ ناکے کر کے گر آسمان کو لکھا رے پچا رے میدان مارے</p>	<p>اے قدڑ ناکے کر کے گر آسمان کو لکھا رے پچا رے میدان مارے</p>
<p>جس وقت تم جہاں تھے اُس وقت ہم دہاں تھے اے تیرآہ یہ بھی رستم کے سختخوان تھے وہ شاخ رخوان تھی ہم شاخ رخوان تھے پہلے ہو سے روان جو سیس کارداں تھے مرقد سے اُٹھ کے بیٹھے بوجو جہاں جہاں تھے ظل ہما تھا جن پروہ مشت استخوان تھے گرتے تھے پر پر گویا گل خزان تھے کیون پوے حضرت دل کیا تم ری زبان تھے جب میں ادھر کرنا یاد تھے نیجاں تھے افسوس حضرت دل کا شبكے سیماں تھے</p>	<p>پیغمبر روزون یا رہم تم دو قالب ایک جان تھے ॥ کن مشکلوں سے ٹوٹے ساتون جو آسمان تھے بچپن سے ہو گیا تھا کچھ حسن و عشق جسم اچھے ہو تھے اُٹھ دہم سے ہو تھے ہے وہ آواز تھی چپڑا دنکی یا صور کی صدائی ابحثام کارا کردیکھا جہاں میں کیسر کیا آب تیغ و خجنگ تھی ہمچ باد صصر بیشک وہ ہوتے راضی ناہی تھی زارنالی قادمہ اسیجا پوچھتے تھے تو کوئی زلف سیمیں اُنکی کیسے مے تڑپ کر</p>

غیر وان کیا اجرا کیوں جوڑا نہون نے مارا
مین قدر تھا تمہارا تم میسے قردا وان تھے

<p>کی عرض ہنٹے انسے اے یا تم جہاں تھے جب بڑی تھی الفت اس وقت تم کہاں تھے روکا نزو میسے امشور ہلپوان تھے گھسا رکا پتے تھے چکریں آسمان تھے یا زیر آسمان تھے یا زیر لامکان تھے کیا بندہ بے زبان تھا یا اپنے دہان تھے لوگوں پر ہم کران تھے اس دینہ انکوں تھے پنچھے زین کے ہیں جوزیر آسمان تھے ہم دریا رد و نون اک خط تو امان تھے ہم بھی کبھی کہنگے ہم بھی کبھی جوان تھے</p>	<p>بولے وہ ہنسے ہنگ کر روز اذل کہاں تھے ॥ میرے اگر عدو تھے میرے عذاب جان تھے پوئے فشار دیکر ستم کو تب ستم یہ با عشق ہنے انجام کا رُٹھایا دل کی تڑپ غضب ہے ہمese تو کوئی بچے کچھ بات ہے کہ مرتبا بوس طلب نہ کرتا وقت کی خیتوں سے بوچھونہ حوال پنا یہ موٹ زندگی بھی ہے انقلاب عالم کیا وصل میں کھلا تھا راز دل ایک ہو کر یعنی جو ای کیا درگ لگ گیا ہو</p>
---	---

	<p>ہمسن عدم کو پوچھے کیوں آپ تھا کے بیٹھے لے قدر نقش پا تھے یا گرد کاروں ان تھے</p>
--	---

<p>ہمنسی ہے اسکے ہنخ ٹھوپر وہی ہے جو صاحب دل ہوا سکندر وہی ہے شمعنگ کامہ انور وہی ہے فتنہ غرض خاور وہی ہے جدول میں باستہ ہنخ پر وہی ہے</p>	<p>کہاں ڈھونڈوں میں دل دلبر وہی ۶ نهین کچھ آئندہ سازی پر موقف رہے داغ جگریا ب سلامت اُسی کا ذرہ ذرہ خوش چین ہے شان آئندہ ہم سب سے ہیں صاف</p>
--	---

<p>کہ اس توار کا جو حصہ رہی ہے اُسے بھکر دین ہجتا ہر ہوئی ہے حکومت ایک عالم پر ہوئی ہے وہی طبل و عسلم شکر و ہی ہے</p>	<p>ندیکو نکر و صفت دندان ہوزبان پر تلاش رزق میں اتنے اترد خدا کے فضل سے ملک جتوں میں وہی نالہ دہی آہیں وہی اشک</p>
<p>مکالا میں اُنہوں نے پچھے آج تمہیں لے قدر کیا اگر گھر ہی ہے</p>	
<p>جب ذرا خپا قدم اٹھا جھکے قاتل کیلے تو کف افسوس زیبا ہیں جلا جل کیلے اگ کھاتا ہے چکور کا ہکام کیلے گھ سرا پا کوش ہیں شور و غادل کیلے شب کوب سے امداد رکن ہکام کیلے روزین تمہیں تیر و دم سے ساری عرض کیلے گر کر اپنے شکر سے با قاتل کیلے جان خیریں ہختے دی وہ رہا ہل کیلے چور کا کٹکا ہواں عالم میں غافل کیلے بچ جا بحق سے منہج پر ہوا طل کیلے صورت اپنے بیانیں ہتھیں تل کیلے یہ تو فنا دک کیا سوچے ہوانہں ل کیلے یہ سن اکیلم ہے صیاد و غادل کیلے</p>	<p>خود میں آواب شہادت پاؤں بل کیلے ۱۵ عیش و غم تو ام اگر میں عالم اس باب میں دل ہمارا داغ کھاتا ہے رخ پر ذور پر عاشقتوں کا حال مصروف نہ ہتا ہر عین میں گلوپر طے ہیں صورت داغ قدر ہو گیا اندر یہ تیرے اٹھتے ہی ای شعرو بعد مر نیکے بھی اتنی خاکساری رکھتی سبزہ کا خط پر تو مرتے ہیں گراند ہی سے جاگ لیدل خواب غفلت سے کہ شیطان سا ٹھی ان بتوں کے پھر دہان نگ پڑایا ہو دل بیقدار آندھی پر ہون ہیں سیماں ار وحدہ فدا جو ہم مان سکتے ہیں اسے شاخ گل کوڑا بستے گل کی گین ہوں ٹریاں</p>

		میں ہو آنکھوں پر شیدا غیر ملکوں پر فدا میں نے بادام اُنسنے اس بان دا کوچھ کیا یہ
		مرتبہ استاد دہلی کامون سے قدر کیا پہبند رتبہ کمان حجباں ولیل کیلے
۱۱	جانین س جو اٹھا کر وہی خراب ہے دہ بات ہو کاچھ کچھ حرمت بُرا ہے، مے لوکی حرارت پوچھا اُر قاتل بنی ہے آج چو خوف نکلی کل ہے دراپنا	گُش کی شستابت کبھی جواب ہے وہ بات ہو کاچھ کچھ حرمت بُرا ہے، مے لوکی حرارت پوچھا اُر قاتل بنی ہے آج چو خوف نکلی کل ہے دراپنا
۱۲	کاب تلاک ہی پڑے وہی جواب ہے سن انہیں کہ میں ہو ہر بُرا ہے جو آپ کو ٹھیپ پڑا سے بُقا ہے بہت بجا ہے کہ چند سے اُنہیں جواب ہے، نہیں ہے بُخ اگر ہو دُقا ہے،	گناہ بُسے ندیکھا اگر جیسی تر ہے عجٹ وہ زلف کی ماں دبل کی لیٹھیں تام بُبل دپروانہ اُڑک رائیں گے جب اخلاقاً بُر گھٹتی ہے تو اض بھر تری خوشی سخوشی ہو جیں وہ عاشق ہیں
		چو ایک ہاتھ میں ساقی کا ہاتھ ہو لے قدر تو ایک ہاتھ میں اک ساغھڑا ہے
		کردن جو آہ مشرب اسکوتا ہے، شاں شمع جو جل جسکا آب آر ہے، بہاری ہے ساقی بہاری ہے مری نگاہیں کیسان ہیں ظاہر دیا ملن

ہمیشہ تم تو اسی فر کر میں خراب ہے
عنایتیں رہیں ہیں پر کبھی عمار ہے
تمہارے کوچے میں یہ خاندان خراب ہے
یہی بستے ہو گئے وعوٰت یہاں جاتا ہے
جگڑن لاغ ہے ملین اضطراب ہے
کرو گامہ وجہ پر شرما ہے
ہمارے پکے صاحب یہی حساب ہے
دوان یا رکے ضمون عدم سوالاتے ہیں
دیے ہوں گے کبھی بوسے گایاں کبھی دین
جو حکم کبھی صاحب تو ایک رات کی رات
بجا ہو نہ کی صحبت بڑی ہے اے واظٹ
کسوٹ وزرا مل آیات عشق ہو جائیں
خدا کرے کیسی ندو نکے دمین زاہد ہے
تم ایک گالی ہیں دو ہم ایک پوریں

اگر یہ خاک ہوا کیا سے ہے تھے
جوق در پر ناظم ططفہ تو اتراب ہے

پیغمبر اکابر کو سخوار تن گئے
میخانہ دہ مکان ہی جو آئے بن گئے
کل آپ ہی وہ رو ٹھککارا پنگے
تیر کھا دے دل عشاں چھپن گئے
نا سے ہمارے جب جو پیش گئے
ایذا ہوئی مفریں تو سوے وطن گئے
جس نے بایا تمہیں جخوت بن گئے
جب موسم خزان ہیں وہ سوے چمن گئے
شرمندہ میری تبے دز دکفن گئے
معشوق کے مزاج کا کیا اعتبار ہے
ظلِ الخدا کے واسطے نہمہ نقدِ ال
تاروں کے اوستہ کاگ ان یا رکو ہوا
دنیا کی کلفتوں سے دم اپنا کل گیا
یہ کیا ابھی تکب یو نہیں بھولے بخوبی ہے
اسکھوں کا ذریں زگزہ شہلانے کر دیا
افلاں کا بڑا ہوز میں میں گو گیا

اے قدر بمحسے دڑ کے جو ہیں پیٹ گئیں
جنہیں لیکے داغ حسین و حسن گئے

<p>پھر جسٹے بنایا ہو وہ صاحب خانہ آتا ہے پڑا اگھنگوہ بارل جانب بیخانہ آتا ہے کوئی سری نہ میں پرانے پرواد آتا ہے سکھا کے سے کہیں انداز مشتقہ آتا ہے ترے کھنڈیں اعطا کر ل دیواش آتا ہے یہ کیا ایسا کافہ جانب دیواش آتا ہے زبان پر جونہ آتا تھا وہ بتا بانہ آتا ہے جب آئندہ منگاتا ہے وہ دلبڑا شام آتا ہے غصب ڈھانا ہر جسم پریں پیدا ہڈا آتا ہے تمہاری تینگو کو گیاشہ کوہ مٹانہ آتا ہے کیکنگھریں صاحبیوں کوئی بیگانہ آتا ہے میں رو دیتا ہوں جب پنھوں تک پہاڑ آتا ہے کمان سے خدا کتابت پکوئی جاتا نہ آتا ہے</p>	<p>پڑی نازق گولیں جلوہ جانا نہ آتا ہے خدا کیوں اس طبقہ سو لگا نے خم کا خمساتی اندر چیری رات میں داغ جگرا یہیں چکریں وہ بھولی بھولی باہنی پیچی فخری حلقوی ہیں جھوک گزر کو وہ گزری جو گزرے وہ گزرے بلو لا بلکھر صحرائیں بلا قیس وار فرنہ نکل جاتا ہے تھہ سو نام اٹکا باتوں با تو نین خدا کے پفضل سے وہ سن ہر خادم ہمی جو ہو ہیں ول حشی کو تیری یادیں کیا کیا نہیں آتا حکتی ہر کسی پچھوم کرہ جچکری ہے پناوٹ سے گاڑا وہ بت عیار کرتا ہے لب میکوں کے بوستے بھکوات تکیا واقعین وہ ہم کو بھرے پیٹھیں ہم گاہ کو بھول بھیجیں</p>
---	---

<p>بھار اخربوئی ہے قدر ک تربت پنیلے ہے بیان بیڑی بڑھانے کو ہر اک دیواش آتا ہے</p>

<p>سب تک چھپیو گے ہم سے ای پار کیہ لینگے آئے تو ماہ روزہ تلوار دیکھ لینگے کھڑک قفس کی چاہے صیاد بند کردے خمار نہ نہیں ہیں بھر جنم نہیں ہو</p>	<p>جب آنکھ بند ہو گی دیدار دیکھ لینگے میخانہ بند تو ہو کا ٹینگے حلقت اپنا کھڑک قفس کی چاہے صیاد بند کردے خمار نہ نہیں ہیں بھر جنم نہیں ہو</p>
---	---

<p>عُش ہو گئے یا نہ گئے دیدار دیکھ لینگے موقوفِ انج پر کیا پڑا در دیکھ لینگے ٹاؤں باخ جدمِ رشداد دیکھ لینگے کنکوں پر دس سے تم غیار دیکھ لینگے جب چھینٹے آئیے گا دیدار دیکھ لینگے ساقی الگ ریکا میخوار دیکھ لینگے ب لوگ اپنی اپنی کردار دیکھ لینگے اب ہم ہمی اور کوئی سے یار دیکھ لینگے</p>	<p>کو شے پر آکے صاحبِ جلوہ دکھائیے تو اچھا کیا جو تمنہ دید سے پکل کے والا سمو لینگے رقص اپنا لے سرو باغ خوبی و عدد جو وصل کا ہے گور و گفن میں اچھا آخر راہ دیدہ دل میں سما یے گاڑ و اعظمة میکدے میں شیخی گھبارا کر مرنے کے بعد کوئی ساختی نہیں کسی کا غیر و من دل لگایا عاشق سے ستم چھپا یا</p>
<p>کوچے میں ان بتوں کے اے قدر پھر پھر اک ہم قدرت خدا کے اس دار دیکھ لینگے</p>	<p>کوچے میں ان بتوں کے اے قدر پھر پھر اک ہم قدرت خدا کے اس دار دیکھ لینگے</p>
<p>پر جان بھی آہو نکے ہمراہ نکلتی ہے ہونٹوں تلکاتی ہے اک آہ نکلتی ہے تلوار تیری کس پر ہمراہ نکلتی ہے بن بن کے مسے انسوب چاہ نکلتی ہے سب میرے خزانے سے تھوا نکلتی ہے قد سے پیری چکن کوتاہ نکلتی ہے پر دلکی تناکبے ماہ نکلتی ہے جب تیر نکلتا ہے ایک آہ نکلتی ہے کیا تو سے ہمچھوں پر یہ کاہ نکلتی ہے</p>	<p>جب سانس میں لیتا ہوں ایک آہ نکلتی ہے ۱۳ غم دست سے دل اساجب آہ نکلتی ہے لے پھر خستہ پر بھپر چاند ہو جھپک رو اوتا ہوئے بدھو بھپر ہاتھ ملکا پچھو بوسنکے باز سے کچھ گالیاں کھاڑی میں صبر کا ہوں دشمنیں نام ہوئے مجھن اس بحث سے کیا مطلب گئے پوچھ شرب تیر انکا جو چلتا ہے دل اس ہی سبتا ہو خساروں پر لے دلہری سنہ خسطہ و بھر</p>

	<p>بن بنکے شاب اب تو ہر آنکھتی ہے اب کھود و لمح جس بجا بگناہ نکلتی ہے اکس نازمین پوٹھوں سے اے داہ نکلی ہے</p>	<p>ہے آگ لگی دیکھو سینے کی خبر تو لو دل آنکھوں کی لامتحا آخرین ہوا کشتا غم سے تو کوئی دیکھ جی بانگناہوں بلو</p>
		<p>اب غیر ملکتے ہیں اب قدر پکتے ہیں اڑ اب کاشنے سر کتے ہیں اب دارا نکلتی ہے</p>

ملون

	<p>داغ سو شعلہ ہر کے شعلوں سے جو اے ہوئے سیٹھے رہتے ہیں گریانیں ڈھنڈاے ہوئے گرمی اسرد جہ ہوئی دنوں ہر کا لجھوئے تیرہ پہلے ہوئے تیر ورن پھر جھاٹے ہوئے لگے اہیں جو نکلتی تھیں وہ اب اے ہوئے جسکھم طمی نکھیں لایں آنکھوں سے متواہوئے آبلے سینے میں جتنے تھے وہ شب اے ہوئے سارکار اعضا صنم سانچے میں ہیں ٹھاہوئے جب بہاری مکے زخم جبارے ہوئے اقتنیں میرے لیگوڑے ہوئی کالے ہوئے شنبھم کھل کی طرح پوٹھوں پتھاڑے ہوئے تیر سے مٹکا گلی پھر کیہیں ہیں یہ پاسے ہوئے</p>	<p>ایسی گروش میں پڑے داغ جگ آسہ ہوئے ۱۳ بیگندہ جبے گلا کا ٹاہے اب دنے مرا تابش تیخ کی دلیلین میں وہ پتھان سیاہ موسے مٹکا نیں فر لازی سو درازی ہو تری بڑھتی دولت ہوئے سینے میں غماز فراق موہنی آنکھوں تھے کتنے ہو اور سے اڑ ٹھنڈری سانین کو جبی یاروں نے وقت میں ہت چھاتیاں بیی کمان ایسی گلکو سکمان میرا پیکر ہو گرختاں گلستان سے بنا قتل کرتے ہیں وہ گال آنکھ دھکیسوی سیاہ کیا نزاکت ہزار باتوں میں کرماں جو وہ شیر ایراق ہیں تری آنکھیں کب آپہ میریں</p>
--	--	--

		ترک ہو جائیں نہ مدت کی ملاقاں کیں قدر رہتے ہیں بہت عصہ راٹا لے ہوئے
	۱۱	شراستہ خیل میشو قہرین پوتل پوتل ہے نگر کراج آئے ہو کرد گے قتل کس کس کو قیامت آئی یا تم آئے ہو یا زلہ آ آیا ہے بہار کی ہے اے زاہر چھی ہنی نہز کو ایسی کھلا ہے جنون نے گھر کر ہم درتے ہیں سحر ان بھی آہن نکتھی ہیں بھی آنسو آندھتے ہیں پھٹکے کپڑوں نیں بھی رونق وہی ہے ہم فیرد کی خمار انہا ہے ای ساتی کہ سرین درد پوتا ہے مشال زلفت اے بت تیرے ساے بل نکل جائیں عجائب فقار سے قاتل کہ لاکھوں کشتہ ہوتے ہیں
		بینیں کیونکرنا ابر حرشت آہن خاک ساروں کی بخارات زمین سے سنتہ ہیں تو قدر بادل ہے
	۱۲	قدر کیا ڈجو موت آئی ہے جان تک تپ صد تک کرتا ہوں نا لے کیسے دوباری سانی ہیں کیا شجہ بہ عاشقان کہیے غیر کے سارے منے بکڑ جانا

بلکہ الموت کی دوہائی ہے
کیا رقبوں نے تھک کی کھائی ہے
یہ جنون میں مجھے سمائی ہے
یہ بھی اک شان کبریائی ہے
عیناک اتنی چڑھائی ہے
مرٹھم تو پھنسائی ہے
غصہ زدہ یار کی دوہائی ہے
پرشب و صل مویاںی ہے

دیوبھر ان ستارہا ہری مجھے
بوسہ مانگا تو گالیں ان پائین
اپسے ہو چلا ہونیں باحسر
نازدیک کو دیا نیسا زہمین
دور کی سو جھنی ہے پیکے ضرب
بانے دم تک سنی عشق کے جگڑے
مجھ کے انکھیں دکھاتا ہے ناصح
ہجر میں ٹوٹتے ہیں بے اعضا

جان دیتا ہوں قدر رو رکر
نیزد آتی ہے وہ تراہی ہے

سینے پہل ہوار سے جب تو درھی ہوئی
لیلی سپی ہوئی ہر شیرین مری ہوئی ہے
سینہ پڑا ہر اسکو بیٹھ بھری ہوئی ہے
ڈبایا ہوتیوں سے تھک بھری ہوئی ہے
جمشید کا پیاس لہر کھوپری ہوئی ہے
پا سے ہل ہیں شاید بڑی بھری ہوئی ہے
سیم جمال تیری اس سے کھری ہوئی ہے
کاجل کی کوٹھری سے ہر کوٹھری ہوئی ہے
گویا کونیں کے مٹھپر اک سن ہری ہوئی ہے

تر بت میں تقریاری دل میں بھری ہوئی ہے
اُس بستکے زلف لبے کب چانبری ہوئی ہے
منڈر تھی خط ہوا ہے آہو ہجھن نازد
کھلتے ہی بھر میں انکھا ان سوچل پر ٹیکے
دیکھو فناک سیرن مٹی میں اُرل رہی ہے
گیسو نے دی ہر کچانسی اٹھا ہو مہارا
ہے میری انکھ کا تسل نغارے میں کوٹل
اتنا ہر سنگ و قاریک اپنا سیاہ خانہ
چاہ ذقون پرانے آیا قریب کا دل

<p>خیجہ جاتے حق میں ہر خیجہ بھی ہوئی ہے پتھ سے گھنٹیں کیا ابتری ہوئی ہے اس کال کوٹھری میں دشت بھری ہوئی ہے یاقوت کی پیٹیار انگشتری ہوئی ہے میری سفید عینک بالکل ہری ہوئی ہے قاںتے کی تیری خایروہ بھی ڈری ہوئی ہے تحی جو فیدر بُریش وہ بھی ہری ہوئی ہے کشتی میں ہی جوائی دریا پری ہوئی ہے شاخ جو یہاں پنی بالکل ہری ہوئی ہے غزہ سے تیرے پیدا ہوا ہے غزہ</p>	<p>کرتا ہے ذرع تیرا پا جامہ گلبہن کا دوفکانے کھوئے میسے کو خس سے ہے چشم سرگین سے پیدا رم غزالاں بوسہ دہنک لیکر کھاٹا ہے ہونٹھ ان کا وہ سینرگ ایسا آنکھوں میں ٹھب گیا، قد پر مرا ہوا ہوں آتی نہیں قیامت فضل بہاری سیز بسکیدہ ہے ساقی کافیض جاری منت کے پرستھو ترو امنی ہماری مرنسے پہ کام آئے آنکھوں کی تیرے کافر پیدا ہوا ہے غزہ</p>
<p>دریا سے نکلے گو ہر حد من سے نکلے جو ہر اے قادر مجھ سے پیدا ہجھو ہری ہوئی ہے</p>	<p>دندن بھری ہوئی ہری میری جانبری ہوئی ہے ٹھڈکی سماں شکان کی بی اشکتا تابدا مان ہے بہار کی بولت جو بدل چلی ہو صورت جو ہجتیہ نازدیک تو ہے صید جان مضر تو ٹھنچا کھنچا ہی کبے کیمیں ہجھپیل ہجھی جا ہزاداں ہی کیا مصفا کبھی تو نے نٹھ ندکھیا جگران سے بچٹک کیا ہم رادا اپنچ لیا،</p>
<p>یہ ائسے چڑی ہوئی ہر کہ اجل میری ہوئی ہر میری چشم گو ہر افشاں کوئی جو ہری ہوئی ہے میری زرد درگفتگ جھفری ہوئی ہے جو خڑہ ہوئی ہے شہر تو نگہداری ہوئی ہے تری تین ماراگے جو گنجی دھری ہوئی ہے اڑے میری دل سے پیدا تری دلبری ہوئی ہے یہ درق اٹ گیا ہر عجب ابتری ہوئی ہے</p>	<p>دندن بھری ہوئی ہری میری جانبری ہوئی ہے ٹھڈکی سماں شکان کی بی اشکتا تابدا مان ہے بہار کی بولت جو بدل چلی ہو صورت جو ہجتیہ نازدیک تو ہے صید جان مضر تو ٹھنچا کھنچا ہی کبے کیمیں ہجھپیل ہجھی جا ہزاداں ہی کیا مصفا کبھی تو نے نٹھ ندکھیا جگران سے بچٹک کیا ہم رادا اپنچ لیا،</p>

<p>تری آنکہ سے ستگر کے جانبری ہوئی ہے وہ اڑی ہو تو مل کی شکریہ پری ہوئی ہے کوئی سچھڑہ ہوا ہو کہ فسونگری ہوئی ہے تھہوئی ہو کچھ خدا کی نہ پیری ہوئی ہے مری کشت عماری انہین کی پری ہوئی ہے یہی شوخی دشراستہ من بھری ہوئی ہے مے آئنے سے پیدا یہ سیہ پری ہوئی ہے تری مانگ دو تیون سے وہ خصب بھری ہوئی ہے وہ گلاب کی قلمبکاری بھی ہری ہوئی ہے</p>	<p>جوہین پکین فوج دلکھ تو ہر سر تیج دلخیز مرا درہ ہجڑیہ ہے سفید دیواریں ترے لبپول پس اپری تری آنکھ پر فدا ہے تراخا صبا جو لائی اُسے کیون ہوا سماں ہر اک نکھر ہے کھاری کوئی آہ تماری کیین نازکی حوارت کیین غمزے کی شات تری پیغم سرگین کا مے دل ہیں دھیان آیا ابھی کوٹھپر بلا نہیں کھکشان کو تبے ابھی اُخ ترا سم ہوا بھی خط بترکم ہے</p>
<p>جوہین سر زنگ ساقی کرین مج اُسکے خدا کی چھنے قدر آج سبزی یہ ہیں چری ہوئی ہے</p>	<p>زلفونیں بھپس کے کیا کوئی اُن سکلا کرے ॥ پانی کو دوڑتا ہون کر گھسیں لگی ہوگ کشتہ نکونزندگی کی تھنا دجا وہ ہے وقتیں لکھی ہجھوڑا ہے خدا سو کام اغیار اُنکے ہاتھیں ہندی لگاتے ہیں آئندہ دیکھ دیکھ رشش در ہوئیں اپ وچھ کن کھاہ کسان ہجھ کہ ہم پسین تیزیست بڑہ کی خدا مدد ہر اپ کی</p>
<p>کتنے ہیں انس اپے میری بلکرے جب بمحکم کسی کاندروٹے تو کیا کرے وہ چال چلیے آپ کہ عشر پا کرے وہ بھی خدا خدا کرین یو نہیں خدا کرے ہے ہمکو حکومت تاسف بلکرے ایسا کیکو بھی شخدا خود نا کرے وہ موہنی کسان کہ ہیں بتلکرے تم ایسے ہو کہ جان کو پر فدا کرے</p>	<p>زلفونیں بھپس کے میری بلکرے پانی کو دوڑتا ہون کر گھسیں لگی ہوگ کشتہ نکونزندگی کی تھنا دجا وہ ہے وقتیں لکھی ہجھوڑا ہے خدا سو کام اغیار اُنکے ہاتھیں ہندی لگاتے ہیں آئندہ دیکھ دیکھ رشش در ہوئیں اپ وچھ کن کھاہ کسان ہجھ کہ ہم پسین تیزیست بڑہ کی خدا مدد ہر اپ کی</p>

<p>وہ ترکیت ہم اشایہ میں لٹک کر تاکرے معشوق اُس سے سمجھتا ہو شہین جو دفا کرے</p>	<p>اب روکان تیرڑہ بچپی ہے نگاہ عاشق وہ اسکو کھتے ہیں جو حلم جملے</p>
<p>کیون قرڑ کرامت بالا کا پیکر کمد دن میں دل سے شور قیامت پاکر</p>	
<p>سید عشاق کا تیر و کانٹا نہ ہو جائے دو لوز عالم میں وہ کیتا ہے زانہ ہو جائے پہلے قاصد سے مری جان روانہ ہو جائے میری جاذب کو اگر سارا زمانہ ہو جائے دل صدقاک جسے کہتے ہیں شانہ ہو جائے دل جسے کہتے ہیں پانی کا نزد ہو جائے</p>	<p>انکھ پھیر و لوپر آشوب زمانہ ہو جائے صفحہ دل سے ملا دے جو کوئی نقش دوئی جان جان آپ کے آنسے میں الگ ہو کچھ دیر ایک بو سے کار وادا زنگو گا وہ شوخ انکو زلفوں کی بناؤٹ کا جوا جائے خیال ہر مرڑہ یار کی خستگانے میں فوارہ ہو</p>
<p>قدر دنراست جو نام امام مظلوم گمراحتک بھی تسبیح کا دنہ ہو جائے</p>	
<p>قرآن آٹھا لیا ہے بڑے جلسازنے صعوی کو لکے چھاپ یا شاہبازنے ایسا خیل کیا ہے ریائی نازنے اُس حودش کرنا دنے یہرے نیازنے لچھلا دیا آئین ان ری سوز و گلزار نے محمد و کو عنسلم بنا یا ایا زنے شاید کہ آہ کی ہے کسی عشق باز نے</p>	<p>کھیر ہو رے یا کوز لفڑ دنراز نے دل دیا تری مڑہ جانگل دنراز نے سجدے سے سڑھانہ نین سکتا ہے یا کیم اُسپر فدا مجھ کیا یسے امطیع آے وہ اشک گرم پوچھلک بھیں ہو گئے جب عشق پوچھاں کمان آبرو کا پیسر تاسے سے جو ٹوٹتے ہیں تو ابتا ہے وہ قر</p>

<p>جھک کر قدم لیے وہن زلف دراز مارا ہے مجھکوں اسی ناز و نیاز نے سو شعبدے کیے فلک حصہ باز نے پام کر دیا ہمین آس سرو ناز نے</p>	<p>جب کوچ ستمین دھر لایا رنے قدم بل کھاگئی کر جو دہ تعلیم کو آئے بیونین اس قسم سے ہوا اصل ایک شب گلزار روز گار بینا پھوے تھلے ذہم</p>
<p>جنت میں ساتھ یکے چلے اف قصیر کو کیا قادر کے قدر کی شاہ حجاز نے</p>	<p>دیدکا اگر ہم کو انتظار ہو جائے ۱۶ جنتے ہی جو وہ ظالم ہمکنار ہو جائے پھولوں کی دیان کثرت اسکی بھول ہی نگت کرتی ہے جبیں تیری کقدر ہر قریبی</p>
<p>آنکھ میں جو پل ہے روفی یار ہو جائے کیون نہ محکوم نے پریم فشار ہو جائے کم کمیں نہ گلشن میں وہ نگار ہو جائے تاکہ خبیر ابرو ابدار ہو جائے کاشش ہر ہند میسے اجنبیا ہو جائے ویکھ لون میں جس ترخ کور دیکی یار ہو جائے کشتہوں کا نہ سے پھر شمار ہو جائے زند کے پاسے مجنون کا ایک خار ہو جائے پچھا اگر خدا کی میں اختیار ہو جائے خود بخود گلبی پوش وہ نگار ہو جائے پانی تک جو اڑا ہو زہر مار ہو جائے خود ہی پاؤں کی بیڑی خدا اپنے ہو جائے بانع میں اگر جائے تو ہمار ہو جائے</p>	<p>آٹھکے پلہ دیس زان ہو ہنیف محشر میں جب نور اچھی عینک اینیا تو لا کی دفن کرنے ای قاتل میں ابھی تو باتی ہوں الیسا دشت وحشت میں خشک ہے ہر لاش بڑوں ہو لے ظالم قزادل بدل لون ہیں جب سفید کپڑوں سے چھوٹ نکلنے کا رنگ ذکر زلف پہچان سے حلق میں پڑا پھندا سیر دشت وحشت میں خارا گزنا و نین دل میں وہ اگر آئے آزو بنے دل کی</p>

	جس دارمے دل کو انتشار ہو جائے یہ سری جو خوشاد ہونا گوار ہو جائے	لوگ ذرہ ذرہ میں دیکھ لین ترا جلوہ آپ کی ہو جو حیرت کی وہ مجھے گوارا ہو
	مشق دیہ باری میں قدر ہے قدر انداز آئے بہ شکار انکن خود شکار ہو جائے	
۱۵	وہ صحیح ہے یہ جیکی کہیں نام نہیں ہے اس طرح کا تو ام کہیں بادم نہیں ہے کو شہر میں کچھ عزت کا لام نہیں ہے اب تو کسی پہلو مجھے ارام نہیں ہے کبھی میں کوئی قابل حمد نہیں ہے دیوان ہے جامی کا مر جام نہیں ہے پھر ان غجر کملتے ہیں بھونکی طرح سے خُم تختہ رکھا ہے بیان جام نہیں ہے سو کام تھیں ہوں ہیں کچھ کام نہیں ہے بیمار ترا صحیح نہیں نام نہیں ہے گستاخ ہوا پھر بھی مر نام نہیں ہے ہے کون جو خورشید لب بام نہیں ہے گل نام ہوں بن نام ہوں کچھ نام نہیں ہے ڈھونڈ ہو تو کہیں گور میں ہب رام نہیں ہے	چسکے پر ابھی خط سی نیا نام نہیں ہے کہتے ہیں وہ آئئے سے انکھیں لرا کر تعظیم کو آٹھتے ہیں بیان میں بکوے دل تسلی جلا یا تھا کا لیج سا بھی بچایا جان باز بہت کوچھ جانان ہیں ہوئے فوج اس حصہ پر جوتہ ہے ہر ہوچ میتاب پھر ان غجر کملتے ہیں بھونکی طرح سے ہب تباہیں ہم آپ ہو جھک جائیں گے ساقی کیا کام تھیں یہ سر جو ناکام رہ ہی ہم تو اپنا رخ دزلف سوار ہی کیا کر افسوں کہیں مت ہی گیا عشق کر میں جو شمع شبستان ہو جراغ سحری ہے پوچھا جو مر نام میں رو رکے یہ لو لا اس خاک نے کیا نامیوں کی خاک لڑائی
	ساقی نہوا قدر کی جانب کوئی دورہ	

چکر کیا ہے جو گردش ایام نہیں ہے

		وصل میں کشنگے کوئی کمائی یاد ہے فیدر میں جی چھوٹا ہے دلخیکر صیاد کو الفت گدیوں مرمر کے پنجھے ہیں اور شوہق سے بتایا سین پھر دیکھ لیتھا خطا نیج میں بھی دہیان ہو رفت قمر خسار کا جو شوہش بجن نون تھا کیا سبک عالم ہے کروپا پر باوشنل ذرا اسی خوشیدرو جب بہو اُنی تھی اڑکن کو کیا کرتے تھے یاد پھنس پکھے ہو قدر بچہ عشق کو سمجھنے ہی زد و پسرہ اور نگ رعفرانی یاد ہے
۱۳	چاند نش سترے بڑا کیا ہو ہنھے مانا کہ تو نہیں کوئی شے چپک کرتے ہیں سیدھی کسکر ہنھے محیل ہیں ہب سکی راتین زہر ہے کیا مال انکسار ہے ہول کتھے ہو سو جفا کو ایک دنا مر رہے ہیں رتیب مر نے دو ہیں دہلان وکر اگر معدوم	مر کے رسانے سہا کیا ہے پھر ریشور جا سجا کیا ہے دیکھیں تو تیرے پاس کیا کیا ہے حشر ای داعظو بلا کیا ہے ہے یہ اکیر کمیں کیا ہے ہے وفا یہ تو بچہ رخا کیا ہے اسیں نقصان آپ کیا ہے چکر یہ نقطہ سادہ ہم کیا ہے

		اُنگلہ ملتی ہے غش سآتا ہے کبھی تھوکین نہ مرد نس اپر سی سے سلپوں دل ہوا نہوا روز مشاق قتل پوتے ہیں
	قدر مرتا ہے عشم میں یا آستاد آخر دس درد کی دو اکیا ہے	
۱۱	یون تو چسرو ہم کی دو اکیا ہے نہیں معلوم یہ بلکیا ہے آرزو ہے کہ پوچھتے یار کہ ترا گیور سا کیا ہے دل تو دل ہے سے پھر جا کیا ہے ابت رای تو انہتا کیا ہے اڑے صاحب تھمین ہو اکیا ہے مونڈ ہے کیا گات کیا لگا کیا ہے وٹکھنے مرضی خرد کیا ہے اکے آگے بہلا خنا کیا ہے	پاس آؤ سفرا یقا کیا ہے آدمی آدمی یہ مرتا ہے ٹوٹ آرزو ہے کہ پوچھتے یار وہ بلا آہ ناز سا ہے مری دل وہی ہم وہی حضور وہی جان جاتی ہے عشم میں بسم اللہ ایک بوئے پر سکراون یاں کسے دیکھوں کسے نہ دیکھوں ہیں یار آتا ہے یا کہ جاتی ہے جان ہاتھ میں ہیں اخون ملکے کما
	لیچ ملی دل نگاہ دز دیدہ ٹو دوڑے اے قدر دیکھت کیا ہے	
۱۲	لبے ہیچ آنکھ تری انگریز ہے	کیا زندگی دعوت کا ہنگامہ تیرے ہے

جنوش پا ہو مر قیامت کے تیر ہے
بے دست دپاہون عشق کر لگے جہاں پر
رندوں کا دل بھرا ہے میں فام سے
پل ہے صلطان کا کمر وہ بتان
الدر سے انتظار گر کن عین کی دیر کا
ایسے ہدیوں کی دن دڑا چین ہن ضیب
اٹکھیں چھڑی ہیں پلکیں سنان ہیں نگاہ تیر
سیماں دڑاں کا خالم ہے دھس ہیں
الدر سے دماغ ہماں سے سیچ کا
ابڑو کے پیچوں نے غصہ تیر ڈھا دیا
کیا جاؤں حال قوال میں بیخانہ چھوڑ کر

وہ چال چل پئے ہیں کاک سرتخیز ہے
و سستے تیر ہے ندو پاگے گریز ہے
سب میکد و نین آج صدای بڑیز ہے
باریک بال سے ہری تو خجھے تیر ہے
آشونین ہیں ہیں دست مژہ عطر بڑیز ہے
اکسوں نلا یے وہ ہڑا فشنہ خیز ہے
چھوں کا کیا بیان ہو دہ سب تیر ہے
جتنیں ملامیت یا رکاوتنی گریز ہے
غنجوں کی کرسیاں ہیں تو بچوں کی بیز ہے
افشاں نہیں ہے جو شمشیر تیر ہے
مکا صھتوں سے تو مجھکو گریز ہے

کیونکہ ۱۵۱۵ و ۱۵۱۶ رہے بکوف کر کی
انے قدر یعنی وس سخن کل بہتر ہے

فرانسیں آنکھ تیری اس بستے پیچھتی ہے
یہ نقشادل ہیں کافی تھامارق کئے کھوایا
کوئی حکمت نہیں چلتی خدا کے کارخانے میں
شمیں ہشت اگلا اپنا انوکھا با تھر بھرتا ہے
لب پھر بیان ہی جان پڑ جاتی ہے با تو نہیں
لحد پر پار کا دادیا ہے آکے تو سن کو

چھڑی میرے گلے پرفتے تقصیر بھرتی ہے
غصبے ہاتھوں ہاتھ اس حور کی تصویر بھرن
دھری رہتی ہے سب تدبیح تقدیر بھرن ہے
جو لہتا ہے چھڑی قاتل کی بنے تاخیر بھرن ہے
چمن ہیں بن کے بلبل آپکی تقدیر بھرن ہے
چماری خاک اٹکر سا تھر دامنگ بھرن ہے

<p>مرے ذریعہ سے آپکی شمشیر پھر تی ہے مگر انکو نکل پھری ہیں پتیاں میسری چھری بنکر زبان تیری اور پھر تی ہے زبان موٹھوں را بکاری سے پر پھر تی ہے کبھی شکو کبھی دن کو تیری تصویر پھر تی ہے قیارے سے ہی بازدہ ہوئے شمشیر پھر تی ہے</p>	<p>فقط ہر یہ رے دلکے واسطے چہبندش ابرو ڈالاہنڈاں نکھوٹا پھری ہیں پتیاں میسری شبِ حصل صنمین اسے موذن ذرع تباہ لبشیرین کے بوون کامڑہ جاتا نہیں نہ خسے سد و در شید بنکر جا بجا صورت ملا نے کو یہ پھری نظریں مارے ڈالتی ہیں امداد دکھیو</p>
<p>کبھی وہ قدر سے راضی کبھی ناراضی ہوئیں کبھی قسمتِ حکمت ہے کبھی تقدیر پھر تی آئے</p>	<p>کبھی وہ قدر سے راضی کبھی ناراضی ہوئیں کبھی قسمتِ حکمت ہے کبھی تقدیر پھر تی آئے</p>

<p>عمر سترہ میں نے سپیکاری کی آنکھ چھپتی ہی نہیں یاری کی وقت در کیا مردم بازاری کی نوزاری کی بھی تو سرکاری کی شبِ منتبا میں بیخواری کی تو نے خاؤں پچھل کاری کی سینہ دیتے ہی گرفتاری کی کعبتہ اللہ میں بیخواری کی ڈوریاں خیسے زنگاری کی ملی تھواہ نہ ہی سکاری کی رات بھروسہ میں بیخواری کی</p>	<p>کیون لمحہ میں ہے تاریکی وہ مجھے دیکھ کر ہنس دیتے ہیں آپ کے سامنے یعنی کیا ہیں کی بھی طاعت تو خدا کی طاعت زلف و رخسار سے ہم ست ہوئے کوئے بارب میں دلکوپ داغ آنکھ ملتے ہی مرادی پھانسا کوئے جانان میں لڑائیں آنکھیں بنگلیں اپنی فلک سیرا ہیں کچھ بھی غفلت کا نہ شر اپایا بوسے پر بوسے یہ آنکھوں کے</p>
---	---

حالتین مستی و رشیاری کی	نیم باد انکھوں سے کلباٹی ہیں
وقت دریبری میں ہوا پا بر کاب صحبہم کوچ کی تیاری کی ڈ	انکھ دیا کی طرح امڑ سے ہیں بیتاب سے
پتلیاں انگلخونیں کچک نہیں مرغابی سے بانگ میں چھوٹ کنوں پنگلے شادابی سے کہ زبان اسکی نکل آئی ہرنے آبی سے ماہ گردون کوچکا چوند ہم متابی سے مول ڈڑھ جاتا ہر جر پیڑ کانا یابی سے راست بھر نہیں کہ آئی مجھے بد خوابی سے چین جبکوکسی پہلو نہیں بیتابی سے لوڑ یادام سے انکھیں ہیں شکر خوابی سے انگلیزی سے نہ مطلب سہنے نوابی سے فاسائی وہ ہو سئے باتیں ہیں غلبابی سے یہ وہ تلاہے کہ گلستانی نہیں چاہی سے جمان لکھی ہیں تھیں بیان درجراہی سے لے فلک فایدہ کیا پیر ہیں آبی سے مردم چشم تراکرتے ہیں مرغابی سے	اسقدروش بہاری سے ہوئی بیڑا بی خون عاشق سے کر خنج پران یا ب تیر سے جلو سے سو بیام ہے یہ بوگری جان بیجا نہ ہے ملنا نہیں لعل اب یا لیا کوئی کالی بلا تھی شب فرقہ یا ب دل سوزان نہیں اک شعائج الارک سوائی ٹھہر تواد ہر ٹھی نظر سے دیکھو حضرت عشق کے قانون پر چلتے ہیں یعنی لب نازک سے جوستی کی اداہٹ پھوٹی کی دھالا کھر مگر میسے مقدرة کھل مردم چشم کو آئنے میں کیا د سختے ہو آپ ہی مجھکو مٹایا ہے تو تمام کیسا فرقہ یار میں جل سخن ہوئیں دون انکھیں
خاک در در کی بس اب چھانٹی پھرتے ہو وقت قدر کسیون انکھم لڑا کو کسی ہر یابی سے	

<p>کٹاں کٹاں چھکائی گلزار میں دیوار چھپوں کی بجانان بین کے سر پر ہوئے ستار چھپوں کی سمجھ دے نذرِ الی بیبل ناد اچھوں کی لٹی ہے باغ میں افسوس کیا سر کار چھپوں کی ہوئی ہے بلبون پر ہر طرف بوچار چھپوں کی بنی ہے شاخ گویا قاست دلدار چھپوں کی سہارا ب دیکھتا ہوں ایک گل میں چار چھپوں کی گئی ہے اب رکیا کیا سر بیازار چھپوں کی ہماری تہ تک محتاج ہے دوچار چھپوں کی</p>	<p>ہوئی ہے ہم میں اور اس کل میں کیا کیا ماں بچپوں کی بہار آئی جو گلش نے قہا سے بیز بیل سے میں وہ نگین بیان ہوں جب کبھی گلش میں ہیں جا بکھو خرا کنکے ہاتھ سے توڑا زرگل کا ہے عالم میں چمن میں آجھل اس ندو سے بانی برتا ہے سر اپا دغ چھپکہ ہیں نمایاں جسم ناڑک پر سمن رخسار گس آنکھ زینت باک لے لالہ بکھر ہیں کوڑا یور سنکھوں دعویٰ کر کے اس گل سے گزرا حباب کا ہوتا نہیں گو غر ریان پر</p>
<p>رسائی قدر کی کیونکر نہ اس بزمِ رنگین میں چمن میں رکتے ہیں ہجت ہمیشہ خار چھپوں کی</p>	
<p>ہو گئی کامی بلا اودی گھٹا سا ساونکی دیکھ ساتی چلی آتی ہے گھٹا ساونکی د ہوئے دیتی ہے گناہوں کو گھٹا ساونکی جب رپی ہاتھ میں قاتل کے گھٹا ساونکی پانی پر ساتی ہے جبڑ گھٹا ساونکی واہ کیا سڑ ہے انزو زدن ہو ساوی ہاتھ پھیلا کے طلب کی ہوئی دعا ساونکی ول بھر آئی گا جو سیکی گھٹا ساونکی</p>	<p>ہبھر میں دے دے پلکتی ہری ہوا ساونکی اشک بھسکے اب تو پاہی مسک کو آج کل کوئی پیسے می تو نہ تدا من ہو ابرن بنکے آٹھا گنج شیدان سے بجا مسی مالیدہ لب پار لاجتے ہیں مجھے آہ کرتا ہوں جور و روکے تو خدا نہیں بیرگ گل ہیں کہ جو نان چمن نے شاید برق چمکی چو فرقت میں تو ان چھلکا جگر</p>

	خیس کے کاظ دے فیصل خدا ساونکی سا قور مرستے عجیب ہوش تبا ساونکی لوبنی مجھے بوجھو جائے ہوا ساونکی	ہوتی ہوش سن کے طبیعت جو میں جھوٹے ہیں رندہ ہوش میں طاروس پیٹھے ہوش حد راغ ول سوزان میں ہے جعلی کی چک
	وقت رخصت یہ کماق در نے آنکو بھکر یہ میں رچو یہ چھائی ہے گھٹ ساونکی	
	اک خطا ہو گئی بشر ہری تو ہے لاکھ باتیں ہیں اپنا گھر ہی تو ہے اک فقط محجک کو در در ہری تو ہے کیا باسا اسکی ہے جگری تو ہے بل نہ کھا کے کمین کر ہری تو ہے کبھی یون بھی اڑے بجزری تو ہے تحا اجر ہر نہ ترا اودھری تو ہے چلتے چلتے تھکے سفر ہری تو ہے	۹ پر گئی آپ پر نظر ہری تو ہے گالیسان دین قریب کو تو کیا اے طبیبو وہ زلف کافی ہے شب فرقت میں آب آب ہوا اتا بھاری نہ ڈالیں گرفت یسہ ہی آہونے اسکو دلیں اثر وصل میں کیون نہ حش تولڈو نین پاؤں پھیلا لے ہئے مرتد میں
	قد ر نے کیا زبان پائی ہے لوگ کنتے میں یہ سحر ہری تو ہے	
	خیس صورت آشنا ہو گئی مُخہ سے جب بخلی پر ای ہو گئی شم غمشت حنا ہی ہو گئی شاخ زگر وہ کلانی ہو گئی	۱۰ دو ٹھڑی میں کیا رسائی ہو گئی اس شل میانا پیٹ کا بلکا نو آن کمل یہ سر و صدری چھائی ہے ہاتھ انکھوں سے لگاتے ہیں میں

		یا تیرس رہی لن ترانی دکھلی چھپڑنا و نراث کا اچھا نہیں کیا ہی درد آمیز سے بیڑ کلام لا غری میں طوق نکلا پا کوں سے ہجس میں بیدم ٹپے رہتے ہیں ہم ایسے بگڑے آدمی سے بت بنے جب فڑہ الفہر خری کا ملا عشق میں تیار ہم ایسے ہوئے ہو گئے لاکھوں خداوند اج کل اہمہ بھی ہو گیا ان پیشہ رہا ہو گئی اکیر کار و خن شراب فکر سیری عرش تک جانے لگی
	دلف پے قدر سختا پھر کیا ہنس دپاپنی چڑھائی ہو گئی	

جس سے کوئی شجھی وہ خراب ہو رہا الماں دانت ساق سختا بلو رہا کیونکہ ہو پری تھیں سا پر ضرور رہا شاید کہ اپنا سیشہ دل چوچڑ رہا واعظ دبان روک ابھی دلی دور رہا	دل پاک صاف ہو تو حسد کیا ضرور رہا نیکم ہے خال پنجھی ہم مر جان عقیق لب ہر وقت ساختہ رکھیے مجھے جائی جہاں ہجھڑتا نہیں اب تو ہو تھو کنے لگے دیتا ہے روز خشر پہ نندہ نکو دکھیاں
---	---

		ایک سخت بڑھتا جاتا ہے نالہ فراق میں ملے یا رہتے آپکو پایا جس انہان بھر کے کا نور بر ق تجلی سے کہ نہیں پوشیدہ و عیان ہے امیر ح ذات پاک
	سے شوق سے پیا کردصل پیار میں اے قدراً سکانا م حسیم غنور ہے	
	سے زیر ٹوٹی مرے اللہ قیامت کیسی خاک میں مل گئی قارون کی دولت کیسی ذائقہ کیسا ہو کیسی ہے رُنگ کیسی آج دروازے پر چیزیں ہوئے نوبت کیسی کیا کہون تھے ہوئی محکمند امت کیسی دیکھتے دیکھتے بہم ہوئی صبحت کیسی انہیں دوچار ہے ہی کپی شہرت کیسی طفنگھر چوٹ پڑی ای شب وقت کیسی سو زدن سنکڑا سے آگئی وقت کیسی دیکھو بیٹھے سے نکھڑا جائی ہو رُنگ کیسی سیری تربت پر برستی رہی حرث کیسی پردے پڑھلتے ہیں ہو جاتی ہو غفتک کیسی ولکو لیکر تری چوتون ہوئی پچھت کیسی	بیٹھے بھلا کے ہوئی الف قارت کیسی ۱۸ منعمودین میں اللہ کے خشت کیسی میں جو منگل ہو تو ہو جا صح تو لیا ہی ساقی سر پلکنا ہوں میں چوکھ پر تو زنا ہیں خاک میں گڑگیا میں تم جو مکے دا طور دے ندوہ ساقی ہونہ مstrup نہ وہ اجبا بشے کیا کمر کو سہریں کیا گات ہی کیا کھڑا ہے نقش پا ہو گئے ہم تیرے قدم آنے تو ہے نالے شن سُنکے مرے یا کا دل بھر آیا ملنے دلنے دو ہر چن گار جا ہتے ہو چار آنسو نہ کبھی تشنہ بھائے اک پچھر نہیں سو جھتنا نظمت کرو عالم میں زالیہن اوجسمی رہن ابرور ہو گرگوشی میں

<p>ہم نے پائی ہے شام فراغت کی مجھکو وہ خستہ ہے تو ہوا پکو وہ سخت کیسی کہ بنی ہے ترے کے کو جیون یہ تربت کیسی انہیں لوگوں سے ہوئی ہے مری شہرت کی</p>	<p>چا فقر و نین بکیرین کو سمجھایا ہے اپنے دیوانے کی کیون جگاتی ہیں کوئی نہ ہاوی افسوس کیلئے بھی نہ چھسا اتنا دعا و حجد و جوان صل علی ارشاد و صبح</p>
<p>پیار سے سینہ پہ مٹھر لکھ کر وہ فرماتے ہیں فتدر سچ تج کو اسلام ہے طبیعت کیسی</p>	
<p>حضرت بھری ہوئی ہے نہ انت بھری ہوئی ہمیں سات کر سیوں کی کرامت بھری ہوئی اصل ہی کیون حضور کو زنگت بھری ہوئی بانی تو سب طرف سے ہمیں نیت بھری ہوئی دو زخم بھر ہوا ہے کہ جنت بھری ہوئی کالی ٹھاٹیں دیکھی ہے جدت بھری ہوئی رُل گرگ میں خون کی طرح ہو وہ سخت بھری ہوئی آنکھوں میں جا سے سرمه شرات بھری ہوئی میں ڈالتا نگاہ جو حضرت بھری ہوئی جب دیکھیے تو خدا میں نمکاہ نیت بھری ہوئی</p>	<p>لب ہڑیوں سو ہے مری تربت بھری ہوئی اکھر ختیرے گھر ہیں ستم کی کمی نہیں کیا غال کا لے کالی ہیں کیا چڑالاں مجھکو جو آرزو ہے تو تیری ہے آرزو کیا قریب کہہ سیر اٹھ کانا کمیں نہیں اسید مغفرت کی سیہ کاری نہیں ہے اس تھی فصل گل کے غزالی ہوئی نہیں مسی کے بدئے نہیں ہزاروں ہیں بیڑے ہوتا شباب میں گل افسر وہ ناخ ترا یہ کئے پڑے پڑے کیا نام پیار</p>
<p>یا عزیزم من راق تو کھایا سنجائے گا اس کھانے سے ہے قدر کی نیت بھری ہوئی</p>	
<p>دل میں ڈیلہن و خالی کی افتاب بھری ہوئی</p>	<p>ہر سانچ سمجھو دیں یہ تربت بھری ہوئی</p>

سچ ہر چیز ن قبیل کیونکہ تو اعتبار
خال سا پیٹ جلد میں جیسے گلبدن
میں آبلے کی شکل ہوں جھیر و نہ تجھے
آتا ہے لاٹربارگ آپ ہی کادہیان
رونے سے میرے خوش تو ہمیشہ برق و
ول میں برابر ازوں کا پڑا ہے کھیت
ہر رونگٹے سے آئی ہنگ لامچیب
آئے بھی میرے گھر تو وغیرہ تو سا تھا
کیسا جاہست ساقی نگین فرماں واد

سب زندگی کی جہانیں ہو خلقت بھری ہوئی
زمی بھری ہوئی ہے زناک بھری ہوئی
آنسوں ملے ہوئے ہم طبیعت بھری ہوئی
و حدستے میرے دلیں بکثرت بھری ہوئی
ہے لوتوں سچشم مرد بھری ہوئی
مرد وون سے ہی تمام یہ تربت بھری ہوئی
ما تدریج تھیں ہے الفت بھری ہوئی
الفت بھی کی تو مجھے مدد و مدد بھری ہوئی
شیشون ہمیں ہمیں نخاست بھری ہوئی

لے قدر انگوڑا دیاحت نے ہم کو صبر
ہر بار سے ہمکم کی حکمت بھری ہوئی

۱۷
لکھر و میں خود بھیر لونگا لیکے بخچ آپ
آپسی اسکھیں شنگیوں سے معبر آپ سے
غلاصہ اٹھی چھوٹا نگ تکیے کو عرض
ہجھکی شب پونک چونکل اٹھا ہوں ہمایہ نہیں
خیر چاؤ اے صنم اسد حافظا آپ کا
یا آدمی لامکان تک اپکا شہر ہے
یہ وہی تو حضرت رسول ہیں بڑے شریف نہ داد
غیر تو محفل میں آئیں بندہ ڈیور ہی تک نہ آئے

آپ تو صاحب ہوئے جاتے ہیں باہر آپ
لبنی صورت تو ملاسے اہ الور آپ
حال وحشت کیا کامنیں خاک پتھر آپ
نیند میں باشیں کیا کڑا ہوں شب بھر آپ
دشکھیے اب کب ملاتا ہے مقدار آپ
حسن ما نگہ بخچہ رخور شید الور آپ
ذکر اکھا آپکا ہے یا اکش آپ
ہان ہی امید تھی اے بندہ پرور آپ

<p>کے ہاتھوں جا کے بھیجن دلکو لیکر آپ بل کی چھر لیتے لگی زاغت معتبر آپ کے لے صنم سمجھنے کے عاشق روز محشر آپ نے مروت ہم نہیں لے ماہ انور آپ کہ اٹھا ہوں پنڈلکی ہو کے منتظر آپ</p>	<p>کون انقصان ہے کیون پھر ویستے ہیں گنگوہی کرنے میں اُ مجھ پر تی ہے پر زوریان قامت بالادھا کر جتنا جسی چاہے ہے شاؤ تم نہیں آتے نہ اُ ہم تو ایک ضرور خیراب مائیں نہ مائیں اپکو ہے اختیار</p>
--	---

	<p>شاعری پر یہ گھنڈے سے قدر تو بہ کیجیے اب بھی دنیا میں پڑے میں لاکھوں تبر آپ</p>
--	---

<p>خطہ محلب سارا سبزار ہو جائے عمر میں میں وہ سمجھتے ہو زار ہو جائے طفل روح فرقت میں نیسا رہو جائے آنتاب حشد جسی روستے ہا ہو جائے آتے آتے اُس در تکستان غبار ہو جائے سرفت کا ہر کا ظاہر ہکھے دار ہو جائے کیا عجیب تر گیسو تا بدار ہو جائے لکھ کے آنکھوں پر دل نثار ہو جائے کیون نہ ستر قمری کو خار خار ہو جائے عین کو گرد کیکھوں سیرا یار ہو جائے خود کمنار مادر میں اک فشار ہو جائے شان من جو گل کلکے رو سے یار ہو جائے وہ خشکار اگر کھیلے خود خشکار ہو جائے</p>	<p>۱۶ حیب نزد گاہوں پر خطیا ہو جائے غم میں میں وہ سمجھتے ہو زار ہو جائے ہم اگر تیامت میں جھکے گنگوہی کی باندیں منکر ہوں میں ایسا آہ کر کج ہوں پھوٹے جو مر اچھا لا ہو صدا نا اعشق کی کروٹیں چوہول بدر سے پنج قنابے ہیں سو شرابی اک شیشہ گل نار و صد بیا میری آہ سوزان نے باع کو کھا دا ویدہ مروت میں موہنی گنگا ہیں ہیں نار ہوں یطفل سے پیار ہیں ہوت ہیں اشکے اگر سینچین بن غمال بندیار زلف سے جو دل کھینچے جذب بال سکنچ آئے</p>
---	---

<p>اپنا سینہ پر خون لالہ زار ہو جائے اور اگر آئیں دیکھے بقیہ در ہو جائے سینے پر شایع آئے دل کے پار ہو جائے</p>	<p>داغ ہو یہ حسرت سے حرث تکی کشڑتے دل سے تنگ آیا ہوں ہمیں کچھ ہو بھیں نیٹس کیا جچی ہر نظر تو دیکھوں میں</p>
<p>حسن و عشق کی کشت ہو جو حلقة وحدت یافت در ہو جائے قادر پار ہو جائے</p>	
<h2>غزل سلسہ</h2>	
<p>جو عضو طاہر خدا بنا تو دیدہ اشکب اہوتے جو باؤں ہمکو خدا بنا تو اپا پا سے فکار ہوتے جو ہمکو سینہ خدا بنا تو سینہ خدا دار ہوتے خدا جو قد ہی ہمیں بناتا تو قید کی جسم نہ ہوتے جو سنگ کر کے خدا اولاد تو اڑتے گرد ملال ہو کر جو خاک ہمکو خدا بنا تو کلکے ہم آب آب ہوتے خدا ہمیں کمکشان بناتا تو جادہ رہ گزار ہوتے غبار ہمکو خدا بنا تو اپنے دل کا غبار ہوتے جو سخل ہمکو خدا بنا تو جملے سخل چنان ہوتے جو بار ہمکو خدا بنا تو اپنی خاطر کا بار ہوتے خدا کسی کا جواہرتا گلے کا اپنے ہی اار ہوتے خدا جو شانہ ہمکو تا تو اپنے حیران کار ہوتے</p>	<p>جو عضو باطن خدا بنا تو ہم دل بقیر ہو تے جو ما تھہ کو خدا بنا تو دست افسوس ہوتے اپنا جو ہمکو پہلو خدا بنا تو بنتے ہم چاک چاک ہلپو خدا جو سر ہی ہمیں بناتا تو بنتے فرا د کاشتی جو گور کے خدا اولاد تو اڑتے گرد ملال ہو کر جو خاک ہمکو خدا بنا تو کلکے ہم آب آب ہوتے خدا ہمیں آسان بناتا تو بستہ پامال بنتے جو نقش ہمکو خدا بنا تو بنتے ہم نقش نامزادی جو چھول ہمکو خدا بنا تو جملے بنتی جماع کا گل جو خار ہمکو خدا بنا تو ہوتے ہم خار خار حسرت خدا کسی کے گلرکنا تو پڑتے اپنے گل انجکر خدا جو شانہ ہمکو تا تو اپنے حیران کار ہوتے</p>

جو خدا ہے کو خدا بنا تو اپنے اشکون کا تاریخ ہوتے بھروسات ہے کو خدا بنا تو ہم بہ انتظار ہوتے بود و ساغر خدا بنا تو گردش روزگار ہوتے شراب ہے کو خدا بنا تو کچھ کے سے کام ہوتے خدای نفعی ہیرن سکھا تو دنکونالان ہزار ہوتے جو دلکوم درہ خدا بنا تو اسکے ہم گوار ہوتے خدای الفت کو منگ کرتا تو سنگ کے ہم شرار ہوتے خدا کسی کا ایسی کرتا تو ہم کے عنکس اس پر ہوتے	جو عقدہ ہے کو خدا بنا تو عقدہ کا رستے اپنا جور فرہ ہے کو خدا بنا تو بستے روز اتی جان جو زرم عشت خدا بنا تو بنتے ہم انقلاب دوران کباب ہے کو خدا بنا تو پھنک کے سو زبان بنتے خدا ہماری جو پر گانا تو شبک پرانے بنکے جلتے جگر ہمارا خدا جلتا تو جان کرتے سئی ہم اسپر خدای الفت کو آگ کرتا تو آگ کے بنتے ہم مندر خدا کسی کا جلیس کرتا تو ہم کے عنکس اس پر ہوتے
--	---

غرض کے ایسا مصیبتون کا ہمارے لکو مر جائے
کہ قدر ہم کو خدا بنا تو ہم ذلیل و خوار جائے

رباعیت

رباعی

لآخری ہے تو ہو بہ تو ہی ہے بالدد کہ ہم ہمین میں تو ہی ہے	عالم کو ہے جبکی جستی تو ہی ہے الہان کے جامے میں عیاذ ابا اللہ
---	--

رباعی

یادل کی ہوا سین راسے یارا نظر دیکھو جو نظر کو نہیں یارا نظر	ممکن نہیں بے صلاح یارا نظر دل کی پوچھو تو یہ جگر ب اسکا
--	--

رباعی

کیا قبیل سے بقیہ را اٹھو گایں
اس مدد احمد پر کھار اٹھو گایں

جس روز دم شمار اٹھو گایں
جب امتی امتی ستو گھنے لے قدر

رباعی

مرنے پر کمال جان خشی ہو گی
اس شہر کے نما کے پر تلاشی ہو گی

غفلت ہو جان گیں تجھے ناشی ہو گی
دنیا سے تو چل احمد گیں دیتے ہیں جواب

رباعی

فسر ہاد کا سارا زور کرنے دیکھا
ناچسا جھلکل میں ہو کرنے دیکھا

مجونون کا تھام شور کرنے دیکھا
اے دل جو ہڑپ تو اُنکے در پر چلکر

رباعی

یخانے جب گئے تو چیتا پالا
اے قدر یہ تم نے خوب تبا پالا

ساتھی کو ڈاپا ہے تم سے جبھا پالا
جب ویکھیے ما تمدین ہجڑے کی بول

رباعی

مٹی میں ملانہ لے خود آرا مٹی
تو ایسٹ کا گھر رہ کر ہمارا مٹی

چھل گھل کے ہوا ہے جو ہمارا مٹی
کھدو اکے لمحہ بتاہ و بربادہ کر

رباعی

پھر بارع میں میل خوش بھان آیا
پھر صورت کے رویت کو ٹھان آیا

پھر شرمن قدر سامنہ لان آیا
کیونکر نہ جوان پوچھ لیخا سے سخن

رباعی

ہر کنکھ میں شل اشگہ رہتا ہے قطھ بھی پکنے میں گھروتا ہے	دانایوں گی کرم فرش رہتا ہے نکلے جوطن سے آبردپاتا ہے
---	--

رباعی

اناللہ بسگی ہے دم پر ہرگز وہ حصیبت نہ پڑے آدم پر	آئی ہے بلاسے ناگمانی ہم پر جو گرک پر مین قدر ہم پر گردی
---	--

رباعی

میں میں یہ نہیں تو نیبا بیکا وائس کہبے پر ہے جنبا بیکا	سیٹھیں یہ غم نہیں تو سینا بیکا بالغ خلگ رعمر سیما لمبا سے
---	--

رباعی

بازو سے توی دستیگیری میں تھا مجھکونہ یا عصا سے پیری میں تھا	حضرت کافیق زاد میری میں تھا یہ دعوی مکی راہ اور آپ ضعف
--	---

رباعی

ظالم سمجھے کامیں ایوا لاتھے اسیں نہ تھیں یہ لے بنلا تھے	ہر رشت جفا خیز ہے اولا تھے یون ہی سلپر ہو پیدا نہ کر
--	---

رباعی

واسکو فتح بھی ہٹ جائی ابھی وہ چاہے تو قحط بھی پاٹ جائی	ہوش علی تقدیر و گھٹ جائی ابھی ہے محبت خوشیدا سی سے ای قدر
---	--

رباعی

	اے ماں فلک جناب جلدی پوچھو یا حضرت پورا اب جلدی پوچھو	اے شاہ ملک تاں جلدی پوچھو سو ناچوتا ہوں مٹی ہاتھ آتی ہے
--	--	--

رباعی

	دیتا ہے وہی رزق وہی عزت جاہ لا حoul ولا قوہ الابالشد	اللہ پر شکر ہوں خدا اسکا گواہ بندہ بندوں سے کیا توقع رکھے
--	---	--

رباعی

	ہے چشمِ دل و جگر مقامِ سنین تاریخی نام ہے غلامِ سنین	سو جان سترین فلامِ نامِ سنین ہم روز ولادت سے ہوئے نام آور
--	---	--

رباعی

	پھر غائب و بجنی نہ تائے پہونہ بد نامِ نشانہ لکونا منے چند	سیکھ سحر و بر قہ بندش کے بند مجھا بھی زمانے میں نہ گوگا اور قدر
--	--	--

رباعی

	دو گناہ ہوا ہی جس تسلی سے قدر پھر اس سپیہ ہمہ دریں سے قدر	در جسے میں بڑا ہوا ہی جس تسلی سے قدر اول تو دریں بھی ہے ہر دری کا
--	--	--

رباعی

	ساعت بھی حساب کیں ملتی ہو یہ دل کی دیڑک نہیں گھٹی جاتی ہو	اے قدر عربث موت تجھے کھلتی ہو ہر تابع سوئی ہر گھنٹوں لے
--	--	--

			رباعی
	بعضے کتے ہیں اسکا انسا ہے سخن جو یہ ہے تو پھر خوش رہنا ہے سخن	بعضے کتے ہیں شعر کہنا ہے سخن اے قدر سخن نہ تو مردہ ہے شتر	
			رباعی
	مشوق مزاج و نوجوان ہیں سب لوگ گویا مجبوبے دہان ہیں سب لوگ	اس فرمیں اندر چرپاں ہیں سب لوگ اک سیجھی ادا ہے شر کتھی نہیں	
			رباعی
	ہر سعی میں بارشاخ ہو جائے گا دیوان ترانگ لاخ ہو جائیگا	ہر سعی میں بارشاخ ہو جائے گا اے قدر سب سے ذکر تباہ کرنا ہو	
			رباعی
	اف اوہ زکام نے تو ما راصح دم ناک میں ہو گیا ہمارا صاحب	کچھ آپ بتائیں اسکا چارا صاحب ریزش لائی ہے وہ حرام صاحب	
			رباعی
	بھر جائے جو پیٹ پھر فراہم فرے پھر تو کوئی مشوق پری یکر دے	پہلے کھانے سے پیٹ ٹھانی بھرے جب پیٹ بھی بھردیا شرابین بھی دین	
			رباعی
	کتب قاضی سے میں ڈر ڈکاتوہ اس فصل میں ہیں تو یک دن کا توہ	کتب قاضی سے میں ڈر ڈکاتوہ دیوانے ہوا ہر دھماکائی ہے	

	رباعی	
--	--------------	--

آتے ہیں سہاروٹی کیسا ہی اور سچہ تو پہش کن ہوا آئی توہہ	پندے نے خزان بھر تو پاہی توہہ سوبار کما کہ بگز شستہ صلوات
---	--

	رباعی	
--	--------------	--

خرقه جب تہ آثار اڑالا ہم نے لے اپ تو پیا ترا پیا لام نے	اپنا مشرب نیا کالا ہم نے او معینان تجھی اسی میتھے ہمین
--	---

	رباعی	
--	--------------	--

کیا ان پر ثواب مثل بدیا ہے ہر ایک انارا بتوگد رایا ہے	جو قوت کا منتظر تھا قد رکیا ہے سختی آئی ہے چھاتیاں ابھری ہیں
--	---

	رباعی	
--	--------------	--

زخموئین رہا جو چور ہنتے دیکھا یہ چور کے گھر میں موڑ ہنتے دیکھا	داغونکا بندہا جوز و رہمنہ دیکھا ناسور پڑا جس گرین ناسور میں داغ
---	--

	رباعی	
--	--------------	--

از جوش نشاط و طرب الفت و فر پس معسلی بران سپہر امیر	آور دچون اسم قاصد فرخ چھر بایس دچان دلمہ کردیسپر
--	---

	رباعی	
--	--------------	--

جگتیں ہے ہر دارہ بھکل گڑاب القاب نے یاد ہے نہ مجھکلو اداب	ہن بیچ کی شن خطکی سطرين بیتاب ڈوبا ہے سفیدہ بخوا سر خمسہ
--	---

			رباعی
	پرسلاع و فانہ اک دم توڑا توڑا تو نظم ام پورین دم توڑا		گوئی سے پر نے رجا عالم توڑا اس درجہ ہے نظام کا دم بھستے
			رباعی
	جس طرح سخن سے ہو زبان گوگردش تمھی چاند کے ساتھ آسمان گوگردش		تمھی شمس سے قدر خوش بیان کو گردش چکریں تمہا بلگرام گردش سے مری
			رباعی
	کوتا ہوا پھول پھر چمن میں آیا لکھا ہوا داشت پھر دہن میں آیا		وہ سال کے بعد میں وطن میں آیا ڈھلکا ہوا اور یہ پھر عدن میں آیا
			رباعی
	سوچ تو زمانہ کے کام آیا ہے روئے تھے جہاں وہی مقام آیا ہے		اہشیار ہو قدر بلگرام آیا ہے اتنانہ ہنسو بیٹن ہوئے تھے پیدا
			رباعی
	ایکو سے بتان سے رو تھم نکلتے تھے یا عشق بتان دل سے نکلا ہمنے		اُسطرح تو شکن کھے کم نکلتے تھے جس طرح کہبے سے صنم نکلتے تھے
			رباعی
	وہ بات کرے کہ شکو کوئی نکرے نکلتے ہے کہ سخن گوئی نکرے		لازم کہ بشد پھر گنوئی نکرے ہوتا نہیں استخوان نباہیں اسی قدر

رباعی

اس پر دے میں غیر نکو جلانے کا اکسیم بدن گھلے خدا نے آؤ	ہمکو وہ رخ شرخ دھانے آؤ منکھو لے چلے آوبنگ خورشید
---	--

رباعی

ہو صل یونہین بیگار بیگانہ اراضی دول راضی تو کیس کرے گا قاضی	کیا ڈر ہے اگر کلاکرے گا قاضی ہے شرعاً نکاح میں بھی ایجاد قبول
--	--

رباعی

ہر بات میں حرم واد تیری کیا بات جنت ہیں آٹھ اور ورزخ ہیں سات	یارب تری ہجرت پر فلامیری حیات رحمت ہے کثیر اور زحمت ہے قصیر
---	--

تواریخ

ایک دن ہے دوچڑھ بجھے آج ہے واسے دوچڑھ بجھے	مرے گئے کیا مسجد و ذا کر سو غم سے کہا یہ ہاتھ نے
---	---

تاریخ وفات میر فریضی صبائی لکھنؤی

اپ خود اندر پر زمین آمد کہ خبارے نہ جست تامقرد او قادہ صبا ازا سب خود	کیا تا ز سخن وزیر صبیا اس بخنان گرم تاخت نین میدان اشہب کلاک قد رسا شیافت
---	---

تاریخ وفات بشارت علی دکنی

خدا باد و حسر قدم پاروے اکی عنیش پو دیا فصل دے کہ بیکار افتاد بے یار نے حدیث فغان و جنون تا بکے بگفت اپشارت علی مرد نے	سف کر دسوے جنان یا زین چوبک خزان ہو شہزادیت ذ بخشید مر الطف آب حیات صبوری ضرور است قدر باش چوبشندید ہافت چین حادثہ
--	--

تاریخ میلاد فرزند سید محمد رضاب گرامی

خدا باد پوری باقبال جفت گل اور سید از نہال شکفت	بسید محمد رضا خان من نشاند مزہ ہے خسل تاریخ اد
--	---

تاریخ مسجد

مسجد تعمیر کر دراہ خدا تعمیر نہ دیج طرفہ بنا	چون فتح محمد مدد زہ صدق حق از بھر کتابہ قدر تاریخ اٹو
---	--

تاریخ تصنیف کتاب نشی فرزند علی رفیع گلامی

بنو شت رفیع از پئے دل چکان گل دستہ را در سر و ببر یا کان	این نیخنہ مقویہ ول عنت اکان تاریخ بصر عی نوشیم اے قدر
---	--

تاریخ میلاد فیاض بیگ ابن مزاعیماس بیگ دہوی

پرسے نام خدا یافتہ عالیٰ سبی
گلارخی گلبرنی مُقدی غنچہ لبی
موسے شکلین ختنی چپرہ صافش حلبی
بردیں این گل عباس نخل عجمی
۱۲۶۴

خان ذی رتہ و ذی حوصلہ مزا جیسا
نازکی نازف روشنی صمع غشہ اسی
لب العین سینی خال سیاہ ش جبی
بسگھان غنچہ تاریخ ولادت کے قدر
۱۲۶۴

تاریخ فراغ علم مولانا سید عبد الرحمن بلگامی

خط قدر یتھا گویا فراغ انکے قدیں
بچے بطرح کو ہر آپین اور آپ کو ہر آپین
سمیحا بولتے تھے بطرح آخوش ہاریں
اشا ہم کو سیکھا ہئے عالم سید زخم بھریں
جزیں ائمہ ائمہ سکندریں
انہیں کل رشتنی پھیلی ہی اب تو بہت شوین
زو کام یعلم کاہ بارہ سو پتھریں
۱۲۶۴

فضیلیتی خدا نے سید عبد الرحمن کو
خدا حافظ برائی کا مام اسد کے حظ
زبان بھجن بیانی کرتی ہی بساے ناک پر
شمیں بیو بھر گرنا آمد و فتن نفس انکے
توی ہیں سبیلیں صاف سے ہر ایمان ایکا
فراغ انکو ہوا ہی علم سے یہ ماہ کامل ہیں
ہمان داشکارا قادر لکھ صرائع تاریخی
۱۲۶۴

تاریخ کرد میر احمد حسن بلگامی

کم جگتا نہ کرہ ہوتا ہے گھر
عجیب رہ سیاہ است پر
۱۲۶۴

عبد کرد ہے میر احمد حسن کا
لکھوںے قریب صرائع تاریخی

ایضاً

	چکرہ رشک سخن قصر صدر نه کرہ بنا فرود بتر	پھر میر احمد کن و بنارو گلوے قدر تائیخ بایش
تاریخ زناشوی میقیول عالم مادری در اثره مستفمه		
	شدہ۔ مشتری و مده امداد با هسم شدہ۔ کردانی مقبول عالم	زحق۔ با عقد ہایون بیدار گلو۔ قدر صریح تائیخ هجری
تاریخ میلا د سید مصطفی ابن ابن علی برادر صدف		
	بالند بخوبی شن ز آجمن تا انجم از شہر صیام سلیمانی بست دهم	دیده پسر ابن علی را مردم تاریخ ولا دش گویم اے قدر
ایضاً در هر صدر		
	از علیش پس شدہ جباری لبرنی این نجم جمال است صباحت انگیز	اگر دیده ولا دست سعادت شیخ از قوت در شود ما ده کسر مضرع
تاریخ مسجد و امام باڑہ		
	ایک مسجد بُنی بنائی ہے جس سے تاحش نام جباری ہے مسجد دروضہ حبیبی ہے	سید احمد حسین صاحب نے متصل ایک امام باڑہ بُنی ہے لکھی یہ تاریخ دونوں کی اے قدر

تاریخ و فاسید محمد ابراهیم در پیر مصرع

رئیس نامور سے عذر نامدار کر کیم ۱۲۶۸ھ	وفات کردہ زاد بیانے دوں پر افسوس ۱۲۷۰ھ
سفیر زادہ ذہبی محمد ابراهیم ۱۲۷۰ھ	ز قدر سال چهار مگر اشتبہ ۱۲۷۰ھ

تاریخ و رگاہ بلگرام

دست بکشودو ہم بیان پرست کہ مقابلہ باصل شدید است نقل مرقد مقابل احل است ۱۲۶۸ھ	خان والا زاد سید جان کر و تمیز روضہ عباس قدر تاریخ گفت و گو ہفت
---	---

تاریخ تابع تاریخ شایان لکھنؤی

ہوئی بس دہم اسکی جا بجا خوب معانی خوب بندش خوب ادا خوب وہ قصہ میسر راویکا ہو کیا خوب جہا کار کر کما کیا خوب کیا خوب ۱۲۶۸ھ	ہماہ بارت کی شایان نے جنم ٹپکتی ہے فحاصت وہ روانی شینیہ کر بود ماں نہ دیدہ جو پوچھی قدر سے تاریخ اسکی
---	--

تاریخ اخبار کانپور

کہ یوں سے گل بسراہ او برید بود بیاض او ہمہ در عیش صبح عید بود	نہ ہے لطافت اخبار اذائلہ طور سواد او ہمہ در راستی شب معراج
--	---

		پڑا رہتے تھے دشمن کی سی جی فرت نہ شست قدر عین وہ نہایت بھی سال
		ایضاً
تاریخ مہانسرے سانڈی		
	شعلہ طور کا پورا فرشتہ ہے دو دو سرے چشم فکر ہے شعلہ طور کا پورا	غش ہیں پیشہ بیان پر ہماری زبان پر قدر شروع سال ہی صریح یہ ہی لکھو
تاریخ طبع دیوانِ ولیٰ سلامت المدنی		
	گئی پایا سازخانہ کچھ اچانہ سانڈیں بہت علی بنا ہی پسازخانہ سانڈیکیں	جو کالن اندری طبی کشند ام اقبال مرمت کی یہ تاریخ میسیحی قدر نہ لکھی
تاریخ طبع دیوانِ ولیٰ سلامت المدنی		
	گلوش طبع خواص و عوام شد مطبوع تمام کشت چرو دیوان تمام شد مطبوع چو عارض سحر و لفظ شام شد مطبوع زہرہ کلام بلا غلت نظام شد مطبوع کلام کشفی نادر کلام شد مطبوع	کلام کشفی جسد او کلام را نازم چو طبع کشت کلام شقبول طبع افتاد یکی بیاض سطور و درس و اخذ طاش نہ سے ترانہ و فرد قصیدہ و غلوٹش نہ شست قدر پکی طبع صریح تاریخ
تاریخ بناءے چاہ		

مثال نزرم اذ و آب کرد طیانی بنانو ده سر راه نزرم ثانی	پوساخت چاہ سرہ محمد امیں پ کتابہ نوشیم قدر تاریخش
--	--

تاریخ دروازہ احمد حسن بلگرامی

کرن بن در پر آید رہ بدعسا در فیض احمد حسن با دوا	درے ساختہ سید احمد حسن زدست دعا قرب بیو شیل
---	--

تاریخ وفاتِ صدر عالم پہانوئی

در دہر ہے فزو د قدر عالم رحلت بستان نہود صدر عالم	صدر عالم کہ بود بر عالم تاریخ وصال او اونٹیم اے قبر
--	--

تاریخ حوض

رعنوان کس نئید سورہ ہے جو کو شرو خشد نے بھاہے سبزہ جو گرد لہماہے اُسمین بیشن کا چھیاہے موجون کی زبان پر قہقاہے باتی اسکارہ اسماہے حوض آب حیات کا ہماہے	ڈیپٹی صاحب کا فیض شکھے کیا حوض بنا دیا اپس میں کیوں کر کیسے نہ چشمہ خض اس کا کوئی بلبلہ جو بھوٹا بہ کا ہوا کیون پھر اسکندر وہ آب بقا ہے نام جکا اے قدر لکھویں سال ہجری
--	--

تاریخ کتاب غلام محمد خان و اصل بلگار میں

نام پاکش نہاد مفتاح السن	لے قدر رونشت اصل بیٹھ کتا تا
صل قفل ول کشا مفتاح اللہ	مفتاح مت کر شود قفل ابجد
تاریخ وفات حم مصنف	

جان بجان افسین پیر دافوس	عستم قبلہ نو ماذ من ۷
ہے قدرت عسلی بمردا فوس ۱۸۸۳ء	سال شقا را وجوان لے قدر

تاریخ وفات ہزاری لال جوان بنی اسرائیل مصنف	
پھر اپسے جوان مرگ ہو وہ راست بان ہے مئی میں ملاج مزانام و نشان ہے کیونچھے مرکن بختی نہیں پیخت کمان ہے سب ساتھ گئی قبرے مکے تاب تو ان ہے گرتا ہو نہیں کہ کمکے یہاں ہای و بان ہے بند اکھیں ہوئیں بڑی پرداہ کمان ہے کیسا ہوا چٹ پٹ فرجیوب جوان ہے	بیٹھا ہو کہ شاگرد ہو موت اُسکی غصہ اکی بیرے جو انگر جوان توجہ سے ہارا این ماتم سخت است کہ گویند جوان فروز دل ٹوٹ گیا بلکہ کم ٹوٹ گئی ہے اٹھتا ہوں ہیں کہ کمکے اوہ رہ آہ اوہ رہ آہ سچ کشتنے ہیں سب ہوتی ہی اکھوںکی مررت کس نہیں سے پڑی قدر تر کر مرگ کی تاریخ

فکر سے کر گئے امداد قلم	تاریخ مشتو کے لوح محفوظ
چھوٹے نادن مے فیر در علی	

گھر گئی خاطر فاشردا قلم
اس قتلہ و میں ملی داد قلم
جذب صنعت بہزاد قلم
دستی چینے زور خدا داد قلم
ل فقط ہیں قسری شمشاد قلم
جب سے قائم ہوئی بنیاد قلم
یہ صریرین ہیں کہ فسیل قلم
لوح مخفوفاً ہے ایجاد قلم
جگہیاں کا نقشہ اے قدر

لکھنے کو لگایا جو نگاف
لوح محفوظ الکمی صسل علی
کیا حدیثون کوہنایا تصیر
ثنوی ہے کہ خدا کی قدرت
غمہ ببل معنی معنی
منوی حشلق کبھی ایسی کتاب
یاد کر کے انہیں سر و خفا ہے
جگہیاں کا نقشہ اے قدر

تاریخ تبار سچ الطیبیتا

کیا رسولہ آپ نے لکھا ہر طبع امام
مجہود گیا کو یا کو گزے میں ہمدرد کنام

مولوی صاحب عید الدین اسمرواد واد

گوہ تاریخ لایا قدر کاغذ ہن فکر

تاریخ مشہر الغرض مولفہ گوبند لال صبیا فرنگی طر

اس درسے استاد دہستان یاضی
ٹبوئی کا شجر ٹڑہ کہوئی شان یاضی
کیا قاعدے ہے کہ میں اکان یاضی
پڑھتے گھل اسیدے دامان یاضی
یہ نسوانہ نایا بے یاجان یاضی

رنگ اپنا جایا ہجہ بزرگوں میں صبا
کس میکل سو لکھا ہو ساخت میں رسالہ
باندھی ہم تدوون نے عجیب سین عمارت
گل بے طراشہ میں کٹکٹیں بیٹان
کیونکہ نتولیخ نیسی کی مجھ فکر

تاریخ مسجد جامع پور کم از زیارت و طیار شد		
	پسندیده بہترین مساجد میں سے تاریخ بہترین مساجد میں سے تاریخ	لے قدر کمال شاخ قلم سے گل تاریخ
	چو جزویش علی تاریخ کفر را قابع لبسی خویش بنا کر دیوبند مسجد لامس شدرا جماعت اسلام قائم این جامع ۱۸۷۵ء	طراز خانہ دین سیدی فرید سین کشیدہ دائرہ از عوامل فتنہ بنائے سال زیارت نما فکر قدر آمد
تاریخ وفات مجتهد العصر سید محمد صاحب ہنوفی		
	زمد بیچ اول شب بست و دور آمد کم جناب مجتهد ہم شدہ قطعاً زن بکر قد کہ بگو۔ مقام حمد شد و خالی از محمد ۱۹۰۰ء	چو گردشت چارشنبہ پساد تاریخ بشنبہ سم بیٹھنے و بانی بنوادا بگوش پئے سال حلات اور شدہ قدر اشارات
تاریخ وفات محمد سعید مولوی		
	تن پرسہ دار میر دوح جنت سید پس دم قطع کفن جنتی گریبان پیار سوے جنان حلات اور فاتح سبواہ ۱۹۰۰ء	شیخ محمد سعید دو حصہ ہستی زیر حلقة زنان مرووزن موکیہ کنان سے کون قدر بزرگ نگاہ سال وفات شر سبواہ
تاریخ وفات مولوی عبد الغفوہ مولوی		
	سرہ آور دا زوج دو دم کشیدہ دعوی	آن جا بس جن غفاران ہو لوی عبد الغفوہ

آنچه آویخت از پرده هشتماً آن فرزا نام دارد
و سه دریا بود چند کمی صحبتش گیرمین
صرع اول سیحی و دوم هجری بود
جان پسر ده ملوی عبدالغفوری مدبلل

تاریخ وفات ولی خوش خان شیراز اباد

زاده و اشناک روان رفت خنی حبسی
آندر دین حق گشت از مشجعی
وز ارشاد گذاشت از اصحابی
تعزیه دارمیں میستاد لای علی
رفته ولی بے دلیل پیش علی ولی
قدر بسال حسین دادند اجلیل

تاریخ وفات حضرت استاذ تاج الدین میرالملک چناب نواب مرتضی
محمد ساده خان بهادر نظام چنگ غالب تخلص مرتضیون شه عرف ہوئی
کہ مصاریع اسائل عدیویست اواخر هجری

فلک طنایی محمد پسر آه ناگاه دو مذمی القده کو اب مرگت آه فلک گلکین فلک عصر و فلک جاه	۱۲۸۴	مراد حشمت کیا دلیل کا خط تھا کے استاد عالی جاہ ٹالب خدابوس و خدایا ب دخدا باز	۱۲۸۷
---	------	---	------

خدا یعنی ملکیں شبیلی خاص	۱۸۴۹ء	خدا یعنی ملک سخن سے چاہیجیک سخن ملک سخن سے	۱۸۴۹ء
ہو سے دھوان آپ ال حکم للہ	۱۸۴۹ء	بنا تخت روان بس کیا جنازہ	۱۸۴۹ء
چلا در بار کوکش شان سی وہ شاہ	۱۸۴۹ء	کیا امر فریضیت کے حظ طلم	۱۸۴۹ء
لیا افسوس خادم کیوں نہ ہمراہ	۱۸۴۹ء	لحد سہے حسن آخوند عوسان	۱۸۴۹ء
روان بھی میرزا نوشہ کے نوشہ	۱۸۴۹ء	ہے اول چیخ و صفت و سمعت قبر	۱۸۴۹ء
کفن تو چاندنی وہ ستند ماہ	۱۸۴۹ء	گر لکیسی جمکی اس فخر غم سے	۱۸۴۹ء
گر ہے پشت دل کوہ پر جا گناہ	۱۸۴۹ء	ہے نازل آفت جان وی دل زیسا	۱۸۴۹ء
غم دل ہے بلا صدرا سے ویلا	۱۸۴۹ء	اگر ہو آب اٹکا غم روان ہا	۱۸۴۹ء
بنتے وہ خل ماقم جو کہ ہو آہ	۱۸۴۹ء	یا فکھ پشم دلاغ دل ملین	۱۸۴۹ء
کرون کیا یعنی خمار ایسے اللہ	۱۸۴۹ء	کہیں یہ تیس تاریخین چوبے جد	۱۸۴۹ء
گئے خالب بھی انکی ہو کے چاہ	۱۸۴۹ء	اسی ہستی سے نہیں خود کو ای قدر	۱۸۴۹ء

تاریخ مقدم نواب ختم الملک ناہب حیدر آباد کن لکھنؤ کیہا صریع تاریخ ہجری آ

کیا مقدم نواب کی بس شہرت ہے	۱۸۴۹ء	حق نازل یہ آیت حستیہ	۱۸۴۹ء
ویکھیں ہے نزول اول ای قدم	۱۸۴۹ء	جب توجیح اکبرین نہیں جستیہ	۱۸۴۹ء

تاریخ خستان سید مصطفیٰ برادرزادہ مصنف

چون ختنہ مصطفیٰ شد از چالاک	گلچین شدہ ہجامت پیغام
-----------------------------	-----------------------

	شیوه نسبت مصطفیٰ اور پاک کے	ماسال خستان اونو شنیم امر قدر
تایا نیچ ترتیب سالم مجھوں کے سخن مجاہید اور کریم صاحب بہادر		
	مرے آقا اودہ کے ڈاکٹر کہ مجھوں نہ بنے ہنسے بہتر دماغِ عسلِ ہجس سے معطر ولی نعمی دُڑ پٹے اس پکڑ شریف و کامل و مرد ہنسے تو ذرا بستہ بھی ہاتھ اٹکا بٹا کر چھپڑ جائے جو دل کھیکھی کیا ر کہ سن نکلیں عبارت کی برابر پڑھ اٹھارہ سو اپر سال اکھتر	جناب آسے کان بر ڈنگ ہوئے اک باریوں ارشاد فرا وہ مجھوں کہ مجھوں کا ہٹپڑ ہوئے آنادہ پنڈت شیخ وزیر ہوئے ششیح حسکیم الدین عوان لوہ ملک ہوا کشتون میں شامل غیر ختن نکلا عجیب نایاب شخن پڑاب تایا نیچ صوری معنوی ہو ہوا جس ب پر تردوق در بولا
تایا نیچ آغاز و انجام رسالہ سراج الشعلۃ مصنفہ سید علی بلکرمانی مصطفیٰ		
	مد سماں وطن قطب آسمان دکن دکن زندز دشمن خستہ ہزار ڈن دکن زربت اور ہون عیش در دان حسیل کعبیا یمان ترک قباد ڈن محیط ہالہ پر فیض صسد ہزار پرن	جناب سیدنا خالندا فیروز علی وطن کن بغمش گریہ ہزار ان ابر وطن زرفقت اوسکا ہے غریب ڈیبا نقیبہ و متقی و ز اکرام امام بیین بس اس اشیعیہ گرد آور وہ است

مگر جواب ندارد و دین جهان کن زول قدر همه شکوه چون زکر بیش جریده که بود سطر تاریخ ایران جریده که بایضش شباب هرین جریده که بود زلف جو پیچ پوکن جریده که صفتایش تمام ساد مدن صفات او بلسان تذکر اور دلین بخدمت شرع همان واید و که جان بهین فتاب غلغله او بکوچک دبرزن هر آن حق که گفتیم میتوان گفتش برآوریم و گذاسته تازه از گلشن برآوریم دوالماسی ریزه از مدن و گز مصروع آخری خال خیمن چنان که محفل فیوان یعنی بند و روشن	سوال از خود و از مجتهد رجواب آور نماید است سراج الشریعت و ربانی جریده که بود مخفی ارش مخابع جریده که سوا داشت سیاهی شب قدر جریده که بود چشم خود را کرد اش جریده که ضیایش به خراج حلب لغات او بیان غیرت سیل و او کم سیجان عالم همان پایه ده که بخدمت تمام شد چو مران نسخه شد تمام پسند هر آنچه قدر به آنند راست برازو برآوریم دوبوئے تراز از گل منکر برآوریم دو تاسال هجرتی از بیته سیکه ز مضرع اولاش سال بروکتی سراج شرح بطاق صلاح علم نماد
---	--

تلخ خربز سال که این گل غیر می بینند فقره رشک سیجان غیرت همی بیشی قبیر یعنی قلب طویل

نشر اد نشره شاق شمسی شعری بیش نیزه که خطی خاصه چون برآورده جدل آنست شرس پیش احمدی گهاتان درین	نشی انشا سه شوشانی قبیر علی خطه بینی برشد گلگاست سیان پیش و انست شرس ببل گلزار را نزد تکشند
---	---

<p>سپهی مرنگ کے اگلے ہمیاں دوں میکد جوون از ماوشن یا عطا و از رصل وہ چنام آرد و اندر سال ہجربی بیٹھل بیلے نازم بٹا گردی استاد اول برشناگشت اگرستے برائی اول پر صد اگر دیا ہنگ غریبے ل تپوزہ و سماع آید عطا و پار قم</p>	<p>حمد حلاوت مے چکدا زنفیر حقیقی خوش مے دیدی چھیر خوش یا حمد اختر پنکاک و حجاز افتاد و آہنگ بر غربی بشید این بکارین نامہ را گفتسم و قاتمیخ قدر مصرع اول بود ہجربی و تانی عیوی تپوزہ و سماع آید عطا و پار قم</p>
---	---

تلخ تایف سالہ بجاۃ العاشقین مولفہ شاہ سراج الیقین کی سوی

<p>کر خرس تاج شاہ خادر شد فقراز و شاہ ہفت کشید خادم خداست پمپیر شد ہم روانی شراب کو هشتہ شمع حقیقین منور شد</p>	<p>چون سراج الیقین فرشزادہ ع الموقافظ کلام خداست واوتایف مولد احمد سطر گشت سلک موادہ شمع تاج قدر روشن کرد</p>
---	---

ولم

<p>کشفة خاصہ سکر ہو معقل شین باطنی حسن معنی پر فداہین عاشقین باطنی بہہ بجاۃ العاشقین شمعیتین باطنی</p>	<p>خوب حافظ جی نے یہ سیلان کمی کتاب نامہ کھا اس رسائلے کا بجاۃ العاشقین قد رئے پھر تکمیل یا یون مصرع تاجی سال</p>
--	---

ولم

<p>مولد لکھ شاہ سراج الیقین نے</p>	<p>صل علکہ شاہ سراج الیقین کا</p>
------------------------------------	-----------------------------------

وہ شک رو جہیں تو یہ کاغذ برات کا وہ غیرت سچ یہ مختیارات کا وہ طولی سخن ہیں یہ کوڑہ نباتات کا وہ مرکز جہاں یہ ورق کائنات کا وہ کوہ حملہ ہیں تو یہ دام بیات کا وہ فوج پیش رو یہ ضمیمه ساخت کا	وہ جبریل پایہ ہیں یہ وحی عرش دین وہ خشنہ را مفضل یہ سما دکمال وہ بیبل چین ہیں یہ اوراق بگ بگل وہ نقطہ اذل یہ محیط ابد قیام وہ ابر فیض ہیں تو یہ کشت ملوسے ہے ہان قرروں نے در تاریخ آبدار
--	---

تاریخ تصنیف قصائد ہفتخوان نعمت تصنیف مولانا عبد الواحد حنفی طباوی

نعمت پنیب اسماء الحمد دزپے سال قدر رفت سید زاد بے بہا ہفتخوان زعید الواحد ۱۹۷۸	نعمت عب رالاحد وحید العصر ہر کلب شیند و دید از خود رفت فتح شدہ ہفتخوان تاریخیش ۱۹۷۸
---	--

ایضاً

بعد توحیح محمد عربی تسرشی ہاشمی طبلی ہفتخوان مدحیج باک شی ۱۹۷۸	ہفتخوان نوشت عبد الواحد درنی وجہ ازی و سکے قدر بکشود قلعہ تاریخ ۱۹۷۸
---	---

تو یہ سچ کتابہ قبر مولوی شیخ مظہر کرم صاحب رحوم دریا باوی	
---	--

افسوں زیریکہ ہمدردانی وفات کرد ۱۹۷۹	در جنت آن محدث مصنی شدہ تیم ۱۹۷۸	فسطله
--	-------------------------------------	-------

سیویں جیساں	جاسے طاف مقیرہ مظہر کیم	قد رائیں کتاب مکافی ملگہ مزاباد ۱۲۹۸ جیساں
	تاریخ قواعد اردو	
ملائک بھی قدم جنکا تعظیم سچویں کو جس پوشش جستیں وادکی مجھیں تین ہوئے عمدہ قواعد خوباب تصنیف اوقیان ۱۲۹۸ جیساں		بیکمپ صاحب ڈاکٹر اقبال وہ اردو کتبہ ادیں رسالہ جنگ کو کھلاہے تیکانی سیمی فی الہبیہ قدر نکھی
	تاریخ رہائی میر محمدی علی	
فرش راہاںیں سدا خاک پاسے بلو تراب تین سال آخر یونین نازل رہا پر غذا اف ری گردش ہر کوئیں اسی خوش کجا اوے اندھیراں عالم سبھے باچھم آب و فتح یون ہوئیں سکی دعائیں ستجاب آیا پھر آزار لیخا سے سرت پر شباب پھر وہی جلسے ہی جپلیں ہیں ہر چنگیٹھے چپ پہاڑ قدر چوڑہ دستان لوگوں کا ہوا ماہس عقر بے نکلا یا گھنے آفتاب ۱۲۹۰ جیساں		سید عالی نسبت لا حسب مددی علی پھر گھٹے طالع ہوئے وہ قیدی قیدنگ قید خانہ پر عقرب مختار وہ اسیں قمر قید خانہ ک گھن تھا اسیں ہ خوشی تھے انکھیں آنسو دعا لب پر دنوں میں غور درد قیدستہ اس پیغت ثان کو جھکا را ہوا پھر وہی جلسے ہی جپلیں ہیں ہر چنگیٹھے بر سر فرزند آدم پھر آمیگر و کوکب تاریخ پکا دوسارے فکر
	تاریخ وفات چودہ بی رضی مصاحب علی کرسوی کہ ہر صرع تاریخ است	

مردہ چوہ مصاحب علی آن یافت تلقی ہاں قدر جنین سخوان تو سال چارم	چون بیٹھ شدہ سر زین چاک و شق و خلہ مصاحب علی گشته و حق	۱۹۲۸ نصف	۱۹۲۹ ہجت
تاریخ جائشینی پودھری طالب علی ابن مصاحب علی			
طالب علی اے قدر ولی بود بحق بر کرسی سال نقش تاریخ نشت	بر جا سے پدر جاؤں فر بود بحق حق پر کر نتے دار بینو بحق	۱۹۲۹ نصف	۱۹۲۹ ہجت
تولیخ گاشن فرضی مولفہ حکیم سید خامن علی بلاں لکھتوی			
میرضیہ سامن علی حبلاں حکیم اصطلاحات ہند اُنون نے لکھی قدرنے سال فالسی یہ کس روزے فضلی یہ پھر در تاریخ	دو چوہین شر و طبکے نام فرضی سال ہجتی بتایا گاشن فرضی کھڑک پکار دامن فرضی ٹو نا سے ہے عجائب یہ نکلے سعدان فرضی	۱۹۲۹ نصف	۱۹۲۹ ہجت
دیدہ افزود پھنسنے پر شمسی سال عیسوی سال کا جما پھر زنگ پھسہ ز رسال پر کھے سمت میں	ہر یہ تادیدہ صور و شن فرضی ہوا گلکبیز والاخ سن فرضی ہے سر اپا کلید مخزن فرضی	۱۹۲۹ نصف	۱۹۲۹ ہجت
تاریخ مکان سید وزیر حسین خان			
ڈپٹی دارا خ دم خان سکندر حشم ساختہ قصر ری بیلخ ہجوم خود رفع	شاہ سید کرم خان سید وزیر حسین ہچودل خود د سیئ ہجوم خود زین	۱۹۲۹ نصف	۱۹۲۹ ہجت

صحن کشادش فکن غلخله و خانقین کرده پقصے دی بنایم فریضیں	طڑ او ز دکنہ پسر چرخ بلند قدر ہے کن بپسا خاتمیخ را
---	---

تاریخ مولد شریف مصنفہ سید حسین خان

خط کش منشیان باستی است کذب تا پایکیں نسبت بر اب شام خندہ شفق است تختہ کلاشنہ در ق در ق زان یکے آسان نہ طبق است از خجالت فلک عرق عرق است مولد اشرف نبی حق است	خان من سید و حسین زور قسم مولد رسول اللہ در سواد کتاب گلینیش غچہ نرسونی است ہر قطہ بریلت دی پریدا در ارش با وجود شباب ثاقب خود زاد از طبع ق در تائش
--	---

ایضاً

این مولد رسول گواہ شکل بیست صد صد درود آگلین مولدی	شکر لکن فریضیں است در سخن طوطی فرق در نازد بشناخ سال
---	---

تاریخ وفات شیخ محمد علی شاہ آبادی

رفت ازین خلدان شیخ محمد علی آہ بحق داد جان شیخ محمد علی	ہے زدل عرشیان تابع بلند قدرتیں روان سان صاحش یکوں
--	--

تاریخ کتاب سچم الاسرار مصنفہ خواجہ بدر الدین عرف خواجه مان ہوئی

<p>نگاہ خود صد بند بگلا کے خوش بیان تینے موٹگا فے پختہ مفتر نظر مختار تفہ برق شر بارے ہم اپر کھلکھلے بکار خوش سستی بکار غیرہ شیارے بشقوق حسن لگکری بجس شوق دلمارے بمشکل خنانی معنی دماغ آتا سے تمازی نگاہ کہ استادے بہترانہ شاری چوں صوریزگی سادہ زنگ و طفر پر کارے چور دے امردان نگین عندا سادہ خزار نگاہ چشم جادواز سرو امان اقوامے بباطن خرسن اندازے بظاہر خوش بودارے تلہم برہم بیاض صفحہ دیا میں زدار کیے دامان شتگردے کیے زمیں عیار ہنالے باروگردید و بارش سچتہ شد بارے دمیدہ مر جا براج معنی سچم الاسرارے</p>	<p>فروغ شرہ و پر دین جناب خواجہ بدر الدین حکیمہ درزادی نکھل فرمی دو رانہ شی دے برشوق اوبیں گھے بردوق اومال نہ ہے آذ او پا بندی سخنے پا بند آزادی والش دا بستہ صورت دل معنی اسید جنور انگریز یہ لفظ آئندہ صلب شہری بیاطن سچم افغانی بظاہر سپاستانی چہ شر دلفر یہ سچم الاسرار آمدہ ناش پچھوچشم غفرہ بازان خامش آدمی خونگوئی ہلال طاق ابر و از قباۓ اگر بیانے بعنی کہتہ تصفیہ بصورت تازہ مالیخے چو ما رو جہڑہ مارے بزیر خامہ ہر لفظے ورق از حرف ٹگبونش قلائص فضلوش قلم بخوشت و آسودہ بیان آمدیں فتر بر آراء تقدیر سچم سال ادا راوح فکر خو</p>
---	--

ایضاً رہنمی تاریخ	
سچم الاسرار صطلسم جادو	بند و بگاہ
قصہ کتاب	قصہ کتاب
اسے قدر بود در حرب زبانو	اسے قدر بود در حرب زبانو
از بدر آمدہ است سچم نیکو	از بدر آمدہ است سچم نیکو
سچان لش	سچان لش

تاریخ کر خدا میرزا فیاض بیگ بن ڈبٹی میرزا عباس سیکھ خان صاحب باہم

بطریق سہر آکہ ہر صرعن تاریخی است

۱۸۶۶ء	رئیس شاہزادہ دھاتا ہے چمک کر سہرا
۱۸۶۶ء	حلقہ شوق ہو یہ ہاتھ مین گنگا لوخوا
۱۸۶۶ء	جسے دیکھا منور شیدزین کر ٹوٹ
۱۸۶۶ء	شنل تارنگہ شوق ہو اجو صدستے
۱۸۶۶ء	سرخ جوڑا ہے شفون وہ قدشاں زنگ
۱۸۶۶ء	تازہ الفت کلبت دام تو پھیلایا ہو
۱۸۶۶ء	سب کے تازگہ شوق ہیں پٹپٹے مکون
۱۸۶۶ء	تاج ہے روشنی الفت میرزا عباس
۱۸۶۶ء	ایک اک صرعن تاریخ مسیحی ہے ملا

تاریخ مسجد شیخ صدر عملی صنائیں قصہ بیشک

۱۸۹۳ء	شیخ صاحب بانی بنیان دین صدر عملی گنبد تاریخ او ممتاز کر قدر راست
-------	---

۱۸۹۳ء	تاریخ مسجد ناعلیٰ خان نہماں کمتوی نہیں سجان علی
-------	---

۱۸۹۳ء	عبادت کو خدا کی راہ میں یس کی مسجد جناب ناعلیٰ خان اور الطاف سنجان
-------	---

کمی یون قدر نے تاریخ اجری ایک صفحہ میں

حوم کی خاتمہ سے اسدا کبریتی سجدہ

تو ایخ ختم یہ یعنی کاچ واقع لکھنؤ کے بہشت و ماڈواد

قطعہ لا جواب ہر یہ سید خلام حسین قده ہائی

شاعر	گورجیل عالی روشن لاذس صاحب نے	شاعر	بچو جدگل بخلا و سوسٹھو بیرمین	شاعر	قوی ڈالی بناءے خیرو دنیگ کا کاچ کی
شاعر	مگر سکند جبڑھ وقت سکند مین	شاعر	زمان عدل درندہ ورنٹہ براج کو پریں	شاعر	عمارت بن جپی وہ بیتے بنتے بلکیا کاچ
شاعر	مکاں پہلو شن پریں اپنی عراق عرش پریں	شاعر	ہے زیبا شجاعت بکھرے سنگ اس دفتریں	شاعر	جو رانکین ہر کنال ڈھنڈہ متمم لایں
شاعر	کفیل علی کا کاچ ہریں یہ دامان بخشش فریں	شاعر	پریڈنٹ ہر بر ج طاقت گرسی اس لئی	شاعر	سمی دل سمرہار اپنے باد مصحت لائیں
شاعر	یہ عالی رکن امیر من ہیں فتح مکر مین	شاعر	سعید الملک امیر الدولہ والانجمنی ہفت	شاعر	یہ علماں سخا و انس پریڈنٹ سماں میں
شاعر	کوئی ہر سر نہیں جاہ و عوامی خوش بخت مین	شاعر	ہر زیب اپایہ از بس اوج شنکر بخش لاما	شاعر	ہر زیب اپایہ از بس اوج شنکر بخش لاما
شاعر	ہریں یہ دلیں پریڈنٹ داخل ہیں جو پریں	شاعر	چالیون ہر قلیلی میرزا عباس خان صاحب	شاعر	ہریں سر کاری یہ مجھر کھردنش جبلہ بھر مین
شاعر	ول افزای ہر صفائی خوب ہر دیواروں پر دریں	شاعر	ہریں سی عمارت نیکل کر نہ ہوئیں	شاعر	ہریں غمان خرد و ملو ر صاحب جامی انجیس
شاعر	لکھی تھی قلم صنعت انکو کا کاچ کی تقدیر میں	شاعر	انکو خواہ جی ہوا اٹھتا امام اسی ہیں ہوتیں	شاعر	سلامت یا خدا حکام منصور او ریہ کا کاچ
شاعر	سر پاڑ ہر یعنیگ کا کاچ ہفت کشمیر میں	شاعر	کمل نظروہ لکھی جی قدر بلگرامی نے	شاعر	کمل نظروہ لکھی جی قدر بلگرامی نے
شاعر	ہیں جب تک سنج و ملکاں پر سوتی ہند مین	شاعر		شاعر	
شاعر	ہیں سال علی یوہی مقصدہ ہر کوئی صد عین	شاعر		شاعر	

تاریخ کتاب شمس لضھی مولفہ پڑت تتن ناتھ صاحب لکھنؤی

لکھ گوہنین سلاکش اردو فتاہیت فکر آسمان بیاں شدی آسیاہیت شرح رازگویہ کاست تتن بروز فتاہیت ہین بعام پریش دعوے جوایت نام نامہ را امطرافہ تو خواہیت ہجری از خشین ہاست ہیونی تناہیت صریح و عصر و قف مہماہیت	کان علم اجھو ہر شفقی تتن ناتھ است کرمی سوا او اوز لمیة القدر است ایت خامگرد آور کانیا مکحت خامہ شہر دو آور و فتنہ در وجود آور شمس لضھی امگری بیانش بین از حروف دو صلیع قدر شد دو تاریخ رذی علم لامع شد در جهان ز لطف حق
--	---

تاریخ وفات محمد احمد ابن شرف حسین سلکر قصبهہ نہ

ستم اپریخ سطہ بے حد رفت پورہ پیاسے ماک خود رفت درکیتا بھیب مرقد رفت درار مگد محمد احمد رفت	بر شرف حسین واویلا بصفی پور از موتا خواند پڑا تارچا شرگیخت دست اجل قدر بر نشت سال شنقارش
---	---

تاریخ وفات سید خلف علی حسنا پور صنف

ہمہ قیع و شنج آمد پہنہ تیر و نشر آمد ہمہ خون فشا نہ دیدہ ہمہ در رکم خلیہ	زون فغان بر آمد پوکو ششم اندر آمد ہمہ سینہ ام در دیدہ ہمہ در رکم خلیہ
---	--

همه حشم خواب برد همه شور محش آمد
 همه ساز سوز باشد همه پنهان خگ آمد
 بغشم راست کرده چوزمان او سر آمد
 بن اهانت سفلی بکار مادر آمد
 بولا س شاهزادن لب حوض کو شرم
 دل خاک چاک گشته پوچاک پیک آمد
 رو باره خود غلامان به پزیره تادر آمد
 بفت قنم همانا همه تاربتر آمد
 همه صبر دل فدایت که پنهان مجبر آمد
 همه روز و شب بسوی نظریه منظر آمد
 ز ملام آخ آوح بلب من آور آمد
 چه قیامت است دادن که بهشت کشور آمد
 سجنان گزنده رسید خاصیت علی در آمد
 سید خانه آی برد همچو دل زتاب برد
 هم در روز شب ناشد همه شب بش بش
 پدرم وفات کرده پهابد حیات کرده
 شده دفن جسم خاکی پوچاک در توکونی
 بفراغ عیش خندان چو گزشت از سرخا
 تن او پوچاک گشته همه خاک پاک گشته
 پس سیر باغ رضوان چو رسید تازه هما
 پدر اخ را یگان امن و ایزد تو انا
 من و صبر و صد کایت ان صفائی برایت
 منم و خیال رویت نخود ہوا موسیت
 من و بام آخ آوح من شالم آخ آوح
 بخوش قدر نالان لون دیده مشیر شیان
 سکه وفات الدلخواهان ز لطف ریزد

۱۴۹۰

تاریخ وفات سید فضل اللہ کنستوی عرف میر سیدتا

میر قدسی نظیف فضل اللہ
 آہ جان داد میر فضل اللہ

۱۴۹۰

رفت نین خاکدان بگلشن قدم
 سال حلیت نوشت خانم قدر

تاریخ وفات خواجه بدال دین عرف خواجهان دلوی تحریم بوستان خاکی

<p>نور آیا یا کہ چشم کو رین ٹر آہ بدر آیا خوف گورین ٹر ۱۳۹۷</p>	<p>خواجہ برا دین ہوئے تربت دین فن قدرنے سائیں کا مصروع کما</p>
<h3>تاریخ جشن نسیم بر جاد گنجے سکھ صاحب بہادر والی بل احمد پور</h3>	
<p>پھر ہے سند نشین سند ایوان جشن پھر سن کرو ہیون نے غمہ دیجان جشن پھر ہو کر تی نشین افشار کرا کان جشن لڑکی قسمت کہ دار ہو گیا دریان جشن ہان گاہین رود ویہ نذر ہی خایان جشن جسکی ہر کم طست کہ سر برستان جشن نشریسی امامی بزرہ دریان جشن حر خامد سے سجل ہو گیا فریان جشن ہو بدارک یہ دہرا دیہ سامان جشن ۱۳۸۷</p>	<p>سرہار اجا بہادر گنجے سکنگار کل پھر اٹھا ہو لا کان تک غلغل برام پا پھر ہو ای عرش عالی پر سرے کاد ماغ بخت پچے ملکی جوشید کوسا قیری حال لکھا جشن کاشتی کشوری لال نے جکا ہر اک صفوہ زنگین چین کا تھوڑے ہے نظم ایسی چچمائی ماغ میں مرغان فکر شهر تون سے ہر تکڑا گلکی تھت القلم تخت مقصی پڑھا کی قدر یون جہشید را</p>
<h3>تاریخ وفات ڈبٹی حمزاعباس بیگ خان بہادر ہموی</h3>	
<p>شب آفتاب کے نہیں پیٹ فشرہ دا ہے ہے گئے بیان امارت فردہ دے عباس بیگ خان بہادر ہبڑا ہے ۱۴۶۷</p>	<p>ماہ جادی الاول یک شنبہ د دہم یعنی بدر ڈبٹی عباس بیگ خان بتوانند قدر مویہ نایخ ہجہ پیش</p>
<h3>ولہ ربانی کتابہ تاریخی قتبہ</h3>	

اڑھم جگر قدر پاشا شد اول شاید کہ پانگ خستہ باشد اول ۱۸۹۶ء	گوری جاس جان خراشد اے دل خاموش کتاب په در سیحی سال است
قطع ناخن امام پارہ حکم مشیح علی محب حقناکی کہ مصروع تاج ہجت و قرنی محل	
لیعنی علی محب حق بین خسلو دان ۱۸۹۶ء	وانش اساس رشک فلاح طوفان بعلی برکس سیاہ کردہ نچون ہر شرم از
از وجہ آمد زر خود اندرین زمان ۱۸۹۶ء	شد بانی نیاز نہ اخاذہ ہر سین گشتہ ہدین رواق طبیب بیخ منج
ابن علی خدیو ولا شاہ انس جا ۱۸۹۶ء	بیت الشفا سے عالم صدیع لکاہ ناس شمع والا لگن دل سرگرم رہنیں
سقفت آسمان عرش زمین اوطا اسما ۱۸۹۶ء	۱۸۹۶ء
وار اشقا سے در گشاہان مرداں ۱۸۹۶ء	۱۸۹۶ء
آہ نتگرف بامیان دود عود دان ۱۸۹۶ء	۱۸۹۶ء
ہفت ولزو ہزار و دھنست جاند ان ۱۸۹۶ء	۱۸۹۶ء
ولہ اردو	
ہمین طبیب و حکیم ف زمان عرش پایہ بنایا کاشانہ سنه ی شبیث کا عہدہ اخانہ ۱۸۹۶ء	شیخ صاحب علی محب نام اس عزا خانے کے ہوئے بانی سال تعمییں بقدر نے لکھا
تائیج زناشوی نواب اصغر جان حسن اعوف نبی حساناکہ میو	
تھارا گھر ربا شادی سبارک	سن نواب اصغر جان صاحب

	نظام خانہ آبادی مبارک بس	کمایہ قدر نے مصراج تاریخ
		ولہ ربانی
وین عقدہ بشہر فتح پور شہر داشد باز ہر وقت ان شتری آجاشد	بن بن صاحب بعد قدہ محمد آلات لے قدر نوشیم سیچی تاریخ	۱۸۹۴ء
تاریخ وفات نواب اقبال علی بیگ بیوی کا شخص شاگرد جناب علی ابتداء احمد		
ساکت شخص دہلوی محجوب نگار افسوس نہ نواب اقبال علی ساکت ہڈل افسوس نہ	لے قدر غواہ بہتانش ماں اقبال بن علی مصراج تاریخ وصال اندر جزا مذہب	۱۸۹۶ء
تاریخ شش توشہ دارالاسلام مولفہ میر عنایت حسین مفتی شخص		
آنکہ میتین داغ است داع وہ صد کلام ہم خوش پر نکاپ چون نمک ندیوا اینت و تماگفت سال قدرا شعر تما صرع اخرا سے او ہجری خیر الاسم زاد معاد انام تو شہزاد دارالاسلام	سید والاسب میر عنایت حسین لب بصفا سے خن ہبہ نات است شیر تو خدا نائم فدا سے جملہ جو اور دگر د مصراج اولاد سے دورستہ نیسوی است اج دہ حور عین طوبی نظم میتین	۱۸۹۶ء
تاریخ ترتیب ترانہ خیال دیوان مشتری از طوف نامی بلکہ کشو		
نقہ زا شد در سخن سازیان مشتری ہم سرو جناب انسان افتاب	چاہما سے خویش رائیون چوکڑا دردہ شد در دیر جناب انسان مشتری	

ماہ سانش تافت بر اوج حکم افغان قدر		سے بہادر ہر چیز لازم شیری ۱۲۹۰ھ
ولہ		
زومستی سکرہ شہرت ہنام شیری جہری و ماہی فدا بے صبح دخانم شیری ناگرے احرام بند پابع امام شیری گرمی بازار شد خوکام م شیری ۱۸۸۴ھ	لوحش اسد شیری دیوان خود رتیپاد لاله خاتون دلخ برول بولے اندر سوزن شک در سخن دروینہ گر سلطان داغ خاتا نیش قدر بفت بسیحی سکرہ تاریخ نو	
تاریخ غسل صحبت همارا جاون بجئے سنگھ متنا بہادر والی بلارم پور		
آنکما ندر زم پرشیران زندھ پور بش شد زبون چون درو مان چشم پن تیار پاس ہر کیکے درست بان برواشت انہ پور بش عمر علیسی مژده گوی آمد ز بہا شفافش ہر پاس بحیر بادا آب غسل آب لقا ش	دگجے سنگھ آن بیل کے سی اس لی خطاب چشمها برواشت اندر صید شیران دکنام ہر کیکے خل عبا نشاندش انہ پور اثر غسل صحبت کرد و آب رفتہ وجہا متش قدر از دست دعا بتوشت سال علیوی	
قطعہ تاریخ حملت صیاد و ق حسین لکھنؤی		
گریہ شد چرچیم مرد فیض حسین حمرد ارفاتیج بدرو حسین تائی شمع و مطیع والدین راہی جنت بشد صادق حسین ۱۲۹۰ھ	مردہ چون صادق حسین جیہ ور بود زوار حسین ابن علی لوجوانِ ص صالح و پرسنگار مصرع سال حیلش قدر گفت	

تاریخ انتقال شیخ بوسودا گرسکن ولی

آفح آفح بجھت در تھاک	مرد بیدار شیخ بپتو نام
شیخ بوسودا گرسکن ولی	گفت سالش زبان خانہ قدر

تاریخ تعمیر شوالہ واقع بلگرام معمڑہ ولی پرشاد بلگرامی	
خلف الصدق چوہرل والا تدیر یہ شوالہ تین رکا ہر سو کمیز ہو گیا عمرہ و نادیہ شوالہ تعمیر اسکی پولی پتھر کے قبیحہ بڑی تدیر موروانہ ہر اکیسا شوالہ تعمیر سبت ۱۹۷۸	بانی اس عمارت کے کہیں یہی پڑاد سال تعمیر کے لکھن میں کھلانصیل گل چھر کیا غور تو لکھن یہ سینین بھری پھر جو کی فکر تو کہدی یہ تاریخ آخر الامر کہا قدر نے یونہت میں

تاریخ وفات عموی میر غلام حسین صنابلگرامی طعن ولی فن	
در آرہ بارہ جلس درافتاد گفت سمش عموی غلام حسین جاناد سبت ۱۹۷۸	چون خسل قد غلام چیا سے جو سالش کیا سے خرد جست قدر

تاریخ انتقال جناب حجۃ الاسلام مولانا سید علی صناعتیا طبا	
مجتبی بخف اشرف المناطیب بحر العلوم تانی راد دین سید علی بر بن شکر	

آفح آفح جمیعۃ الاسلام در بان شکر
راد دین سید علی بر بن شکر

جیف آن ہو رہا یت آوح این تیرہ معا	جیف آن ماہکا ائم خ این گورنرند
ویرہ اندر سویا اش برض سخف شدیں جا	وے دلغا از زمین لزو غرش گئی پرا
خاک پاک آمکھاف بڑھت دخاک پاک	متوی وادا المقدس عیسی وچار فلک
موجزن برس پریا کو خوش بل صدق پاک	شد بکینه نعم طوبی لک از طوبی بیش
قدر با پشم سرآب و باداں ندوہناک	در دو صرع نزد و تاریخ وفات اور قم
موج دریا سے حیا صریح بنن آمیخاک	مرقد قاموس و مع سید علی الحکیم العلوم ۱۲۹۸ھ

تاریخ ولادت اطفال توامان بجانہ طپیٰ هزارا بدیگان

ایک طوکی ایک طوکا حورش خلوشیم	ساتھ دو طفی خدا و اندون پیدا ہو
اک کلی سنسکھے نفع و دو دلوں تازہ می	اک صد فتے نکل دو گوہر دو دلوں آب
مشتری و ماه نکلے برج سے توام بھم	عیسوی سال ولادت قدر نبیون کھیجیے

تاریخ کر خدائی هزار اساجد بیگ دہلوی

بیاہ لائے ہو دامن گھر ک ہوئی آبادی	جا کئے ہیں جو تم واه سیان ساجد بیگ
للس احمد بسک تھیں ساحد شادی	لو سخو قدر سیون صرع تاریخ نکھلتی

تاریخ انتقال سید بیرالولہ برالملاک سید نظر غلیخا بہادر جناب سید اسیم خاص

جان فن خاعری اخدا اندر دارو کیسہ	چون بہادر جنگ اسیم از زمگا و دہرفت
بر گلوے صعنی آمد دشنه تاریخ سیر	بر سر افلاط خرو جبل مركب تیخ راند

خانه زیب خیر شد بہر بیت نظم دلیدزیر
قافیه از حروف قید آمد بقیه در ناگزیر
شد در سجن المؤمنین آزاد و قدسی نفیں پر
۱۲۹۹ھ

پا پر نجیب حالت پندش اشعار شد
گردن علم عرض آمد بظوق داگره
قدر تاریخ و فات آور و اند قید نظر
۱۲۹۹ھ

وله فی المشوی

رخته ز هستی برداونخ
برزم آراسے نام دنگ
رشک ظوری فخر طیز
عری رسم دسدی ذکر
برق کلاش داغ کلیم
تازه به تازی گوهرفت
فات کلیم طاک شراحت
۱۲۹۹ھ

تدبییه الدوله مرد آوخ
رزم بکار پس اد بگاک
قیدی طبع و داغ اسیر
صائب شای فن کری فکر
طبع سلیمانی سلیم
قدرت دوتا تاریخ یگفت
مات سلیمانی طاک شراحت
۱۲۹۹ھ

در تعمیر کاروان سر اریل هردوئی محمد راجا تلاک سنگ که هر صرع تاریخ است

ایجادی ماده از غلام سعینی مجددی اعلیٰ سنه ۱۳۹۷

سنه ۱۳۹۷	سعی و دادر و عاقل خان جان گوئن
سنه ۱۳۹۶	هوئے جوست عزیزی و ده عدالیت کے
سنه ۱۳۹۹	چون یوسف نیکان رئیس کلیای
سنه ۱۴۰۰	پھر سکشکریں بیک طبع راجا نے

حکیم دعا کو حق چوک شیر جار
پڑی ادب تلاک سنگ که هر صرع تاریخ است
ملخطا بانمیں راجا کا اول آئی بمار
کی یادگاریں ارفع کلان سلطیار

چو هشتم تھو عایت سین علی پڑوہ	سے ۱۸۸۷ء	بیوک رعایت اندھی خپ میں ہزار	سے ۱۸۸۲ء
یہ اونہیں دیر لحس تھا کوئی	سے ۱۸۸۶ء	کوودہ تاریخ اجڑیں جیں انہیں پا	سے ۱۸۸۳ء
اگرہن نصلی و بھری بیان علی التائب	سے ۱۹۰۴ء	تو پرستی و سنت میں ہو بوشمار	سے ۱۹۰۹ء
پھلا یہ باغہ نرق در بگرامی کا	سے ۱۹۰۹ء	ہر کوک سال ہیں پڑھ جیاں دو شمار	سے ۱۹۰۹ء

تاریخ وفات حکیم ابراہیم صاحب لکھتی	
عزیز مصطفیٰ سعادت کلیم طوسی	بصدق فشار اجل زابرہستی موہوم

خلیل کعبہ حکمت محمد ابراہیم	عزیز مصطفیٰ سعادت کلیم طوسی
چکیں دو در صد فگو روشن چور تو بر صحیح کعبہ باقی خزید ابراہیم	بصدق فشار اجل زابرہستی موہوم نوشت سال و صالحش خریف خارقہ

ولہ

چون چراغ دو دان علیم ابراہیم شد	رسیعت اشک و شمع بر عینہ ارا براہیم شد
بروع غمہ زوان در شبستان ارم	چشم روشن خلد از دید ارا براہیم شد
از دلش چون ملتب کرد یوز مفتر	هر گل گلزار اجنبت نار ارا براہیم شد
قدر ارشمع قلام از دخت بزم سال د	از برے کو امام گلزار ارا براہیم شد

ولہ

ذی سیر بندہ عالم نشا متشال	بیوے دارقا خات بست ابراہیم
بسدست بہت مردانہ رضاۓ قضا	شکست لات جد حق پست ابراہیم
دماغ قدر بکسری نشاند تارکیش	چھپا یہ صنم جان شکست ابراہیم

تاریخ کرد خدائی سید مصطفیٰ برادرزادہ مصنف

		ابن برادر مادرین علیه باورهار مصطفوی دسته مراد او آراست مصرع سال پنجمیش معنوی و هم صوری گفت
		تاریخ فسانه آزاد مولفه پیغمبر ترقی ناتکه صاحب
	زنان بستش زن یعنی هزار شش شتر رفع شد بخوبی آیا نه ل حالات آزاد بدهی پیغمبر ترقی ناتکه از سخن افسانه کار دهن	پیغمبر ترقی ناتکه از سخن افسانه کار دهن هان قد تاریخی مهل بیان نمیتوان
		وله
	آنت شانگر کان همه ایجاد او است لطفی زبان بخون غیر چون زاد او است معنی پیچیده ایش طره شناس را داد است فکر تصور نژاد خلخاخ و نوشاد او است بستن بال های اغتشاهه صیاد او است روح قدر را پهلو کرده بپاساد او است سرخون زان زان قصه آزاد او است مشتمل هم	ایشت ترقی ناتکه در زیره دانی سمر شروع کے اندر دین صد چین اندر چین مصرع چسپیده ایش هر عربا ییده ایش خانم بچا مه نهاد زهره عطسا در بزاو بست لفکر سامعی نایاب را هر یکم او طبع کریمی ایسے او تازه فکر مصرع تاریخ باز قد ریشین داد ساز
		تاریخ زراعت کن مولفه حسن بن عبد الدمود محاسبہ کا نظام

بین جو هر دن عالم فن خداوند افسلیم خلق حسن که فرد وحید است اندر زمین زین سیر شد شل پسخ کمن بر آورده این طریق فعل بین شد خار را خوبی چمن شده سبک شست صلاح دکمن <small>استاد</small>	بخت فرم گنجور گنج خود حسن این عباد استاد مدار حسابش بردن از حساب کتاب علم فلاحت کتاب ب نوشت چوزد تیشه خانمه بر کوه منکر صلاح و نادزمین بر کشاو خوش خشم تابع افشارند قدر
---	---

تبانخه

قطعات تاریخ ما که طبع کلیات جناب سید حسنین قدر
بلکرامی مرحوم از شیخ افکارگر بارگزار غفرانگی خانم محمد قیام الدین
صاحب تخصص نیز سلمه احمد القادر

خوب روشن بواسته نام قدر کسیداً چپ گذاشت	صورت شمع بزم عالمین بهرین تین بار نیترن
ایضاً منه در فصل	
این مرد طبع کلام قدر رذیق قدر هانگشت کلام قدر مطبع	شده طبع کلام قدر رذیق قدر نیز گفتسم چصرع عال

ایضاً منہ در فصلی بہت

طبع شد اگر طبع پاک قدر خوشش میان گفت وہ طویٰ حجاج نیر کج مج زبان سال فصلی را دوبار و سال بہت اس بار 19۷۸ قضلی تیر ۱۹۷۸	مژده با اہل سخن را کنہ زیر امان نہیں ہزب سال فصلی را دوبار و سال بہت اس بار
---	--

ایضاً منہ در صنعت صوری و معنوی

دیوان قدر شاعر کیا سے روگار آمد چپال سندھ تہ بہت ویکھار بکھار	صدیت خدا کا نبصد قدر طبع شد نیر سنش نوشت ابھوری و معنوی
---	--

ایضاً منہ در صنعت از حروف منقوطہ

این نویں تازہ آور وہ چوبی گل نیم نظم تسد بگرامی بہتر از دوستیم ۱۹۷۹	چون گل طبع کلام قدر شکفت و بین پس سنش نیر بگلتم از حروف سجدہ
---	---

ایضاً منہ در سمت

کیون زمانیں نہون ہل سخن شاداں آج حضرت قدر کام طبوع ہوا دلوان آج ۱۹۷۸	دوہم بہ شاعر کیا کا ہوا طبع کلام خوب نیر نے کام سمع سال بہت
--	--

قطعہ تاریخ طبع دیوان ارتضیف وی جعلی صاحبِ ضمی بگرامی

آج پوری ہو گئی سب غرم قدر ہے پڑ دیوان یا ہر شمع بزم قدر	بعد شاعر طبع ہوتا ہے کلام نام روشن اس سخن سے ہے سدا
--	--

کی ہے ہجڑی کی واحدہ سنے بوجوکر	عقل نے بڑھ کر کیا۔ وی نظر قدر	۱۳۰۸
--------------------------------	-------------------------------	------

قطعہ تاریخ از حکیم سید بنہ دضا حسنائیں بلگام

سب کو ہجوں کے آرزو عشرط وچند دو سکے دیوان ہے عالم پسند وہ بیان خیرین کہ پریکا جس سے قند دل فدا القطون پہ بہت شنید پیاری پیاری بندشیں صoron بلند <small>۱۸۹۱ء</small>	داہ و ایکسا ہی پیپا دیوان قدر ایکسا دس مردم کی ہے یادگار لفظ لفظ اذکی ہے صوری کی ڈولی وہ اچھوتی فن کرے صعل علا ہے لب زا ہر یہ سال عیسوے
---	---

تاریخ طبع دیوان۔ انتیچ یا زکریا شیرین مقال جناب غلام حیدر حسناء شد تند قدر

اسمین ہرین زنگین مضامین کیا کیا اک پاکیزہ قدر دا نوشوق نہ ہو طبعزاد و مت درلو	حق ہے عمل بے بہا ہے کلیات ہے قدر طبع کی تاریخ یون کامتا ہوا شد و ماضا
--	--

ولہ فصلی

کلام حضرت استاد اسقدر ہے طبیعت کلام قدیپا قدر دا نو تم ہو کسان	کلام حضرت استاد اسقدر ہے طبیعت کلام یا خانہ آرشد نے سال فضلی بھی
---	---

ولہ وفات حضرت شاعر علامی حضرت استاذی قدر محروم

بگامش وطن و سیدی ذی رتبہ و جہا	حضرت قدر غلام سنین اسم شریف
--------------------------------	-----------------------------

روزیکشند و بست در صوم ذاتیه سخن از مرحلت او ارشد ننمود نوشت	فرست کرد آن شعر افیم سخن داده شد روان قدر پر پرس ارم اما لله ۱۳۰۱	ولمه
سردار اهل زبان سردار ارباب سخن مصحح تاریخ فوتش خارجه ارشد نوشت	رفت سوے ملک عقبی ترک نیا کرد حیف قدر ارجوزه فلک زیر زمین جا کرد حیف ۱۳۰۱	ولمه
صد حیف نو هر شاعر کیا رفت آرشد سنته و فات او سیگوم	از جسم سخن بوح روان گویا رفت قدر جاد و معتال زین دنیا فات ۱۳۰۱	ولمه
نا لان نخود جون دل ناشاد من تاریخ این المچ گویم ارشد	بر چشم خیزان رسن فیلان مرحلت ز جهان گردید استاد کن ۱۳۰۱	ولمه
حضرت قدر سر اهل سخن سخن بیان نام نایش بجا کشت غلام سنین حیف صد حیف که از زه جهان را بکشت	ذات او عده اولاد رسول الشفیعین زائله اور وحی من بود و دل وجان حسین محفل نکته سرائی شده بیزیب شیخ زین	ولمه

ازچه رو عزیزم اودل نکند شیون شین بلگستان ارم قدر بود با حسین ۱۴۰۴ھ	آه او خاطر ما از دول و جان داشت عزیز سال رحلت بدعا نیز گوئے ارشد
وله فضلی	
آنکه درخون همچون جامی نقطه ای خورد های راهی از عالم قدر بلگرانی شد ۱۴۹۲ھ	کرد مرگ او مجازون دل شده سراسرخون بشنو ارشد پر عزیزم سال فضیلش گویم
وله فضلی	
که روشن است بر اهل زبان مرتبه قدر زیاده باو بهار جان مرتبه قدر ۱۴۹۲ھ	چه حاجت است که شترش دهندهان هن دفات یافت بگو سال فضیلش ارشد
وله سیحی	
جور بر اهل سخن کروه چن بسیر رگراشد ز جان قدر بگش کنم تقدیر ۱۴۸۸ھ	برد هه زیر زمین وقت زبان آورا آمد ه سال سیحی بربانم ارشد
وصوری هجری معنوی سیحی	
نکته پرداز سخن دان و مخن آگاه قدر در شراره ته صد و یک رفت زین و هر آه قدر ۱۴۸۸ھ	اندرین دنیا نماند از دست بیدار جل عیسوی صرع عیان هجری زین ارشد بخوان
وله سبف ت	

حضرت قدر روانه شده زین دار خاک از جان حلس قدر آه چه در واد اشتبا پیز بنت بلقیم آمد و بستگار شد	جیت گذشت پیچناه دو سال از عرش ۱۹۳۱
وله در زبر بیانات هجته	
کرد جان فنا پر دد نیز ته قدر وفاست نمود	خرس و ملک معافی قدر ارشد زبر بین گوش مر
وله در زبر بیانات فصلی	
راہی ملک جاودا ان گردید واسے جاسے مزار قدر گردید	قدر استاد من ازین عالم فصلی اند زبر بین هست
وله در زبر بیانات بنت	
در دل من جانمود از بس لال قدر از دنیا گردید انتقال	جان استاد مردانه چون نزتن بنت ارشد هم زبر بابین هست
وله	
نیبد اگر باهی سخن گوییش ایام سبت رقیم محاوره دان افعیح ایام اشعار اند ایان در صدر زمی بود کما	استاد بعیدیل زمانه جناب قدر جاد و طرز سخن بیان خوش مقادیر در صحیح پادشاه دکن اوقصیه گفت

<p>لیش نزک شو به بنا رس نشاد کام در عرصه قلیل سیده آن مقام گردید مور و صلد از حضت نظام لیکن در ان زمانه که شذای اسلام طیعش ازین پیش ده مائل تو بگام پیراهنست جانب کلکتیه خاد کام بالطف خسرو اند و اعز از خاتم پیارگشت بعد از آن سیده کام آن دنبه خراب که سلطان بونیام در هر دو بتلاشت آن کامل نایام تا انگلیسترق آمده و طاقت خرام اگه شد از علات اخسر و نظم صادر بود حکم بصیر حلق نظام یا بر بصیر خواشیش و صدر بیمه ام کرده معالجه اطباء که آن مقام شود که نزد همچ علامت و اتهام آور قصر طاقت اور با هنر ام آخرست گر تید ازین دار بقیا ام نان رو که این سفر زده بوده بگلام</p>	<p>کرده هفت بیز دهم از صفر اسواره می شد پیشین بپنه حضور خواند آن قصیده را با دین حضور او هم سفر فراز گشت به تختواه چاصد از اختلاف آبی هوا سے مقامها چون بود حکم حضت مدروخ طفل حق زاجها برد شد بکن یهه رکاب یکماه و چند روز در زنجا صحیح یافته شد بنده نو بپشت مبارکش اسهال هم که با کیدگی کویت طبیب افراض ادبیوں کشیده نیک بیک چون دیگر بزم لاعزا و زگ حی وزد بین قدر داشت نزد پنده پر دری در اخ هر چیز که سخواه بش رو القصد آمده زدن کن سو کلکنو ایوا سے چون بود تقدیر او شفا از سیل آن عوارض همکا بچند روز ذلیقده ماه و بست و سوم بعید فهد روز علوم گشت روز دگر حال فوت او</p>
--	--

زخمی بدل رسیک که شکار دل خان
دان هر روز و از دو سال یک سکه بیوه تا مام
بلطفه ناند و الدان مادح نظام
فی الفوکفت دل کیف فضول است این کلام
خواهد بود پور شس بیگان هدام
امکاہ فن کسر سال مرشد باختصار
گشته روان بیوس سارم قدر خوش کلام
۱۴۰۱ هجری
رحلت نبوده قدر زدنی سبقت
۱۲۹۰ هجری
ایوان نبوده قدر بیست عدم خرام
آه از قضاۓ قدر نشده گیفت بلکلام
بشت ۱۹۳۱

از تفیق تیز که خبر مرگ او بود
افوس الهچاد و تهشیه را آنداشت
از هفت سال ما در افیزه بوده است
چون ذکر بیگان بزبان داشت این جزین
مذووح او بید هر برساند هزار سال
نادم شدم گفت له خود زین جواب دل
ارشد قم نبود دو سالش بصیر عی
مصلح سال فضلی اذین گفتة شد
ارشد زبر سال سیمیش هم گبوه
دریافت سبنتش چوکنی بشنوی زمن

احمد شد و الملة که کلیات سید فلام سینین در حرم بلکرامی اتفاق ائم

باها هم فیچه ساله هجری مطابق هفتاد هم بولانی ۱۴۹۱ هجری

در شریعت اگر بمطیع مفیع ام اگر باهتمام

بندگ کلام احمد خان صوفی سیرا پیشتر

در پرشید و سر کش حشم

نظرگیان

مشتري قضايق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	مَا کاک و جبَا و حَکِيمٍ قَدِيرٍ	نُورٍ سَتْرٍ بَرَوْنَیْ حَوَّا کَ خَاکَ	گَلَ سَے هَرَکَ عَضْوٍ کَوْ كَاملَ کِیا	خَاکَ سَعْدَتْ اَهْرَى بَلَادَ آوَى
طَرَهٗ دَسْتَارِ کَلامِ کَلِیْم	ہے وَ حَرِیْمٌ اَوْ سَمِیْعٌ وَ حَسِیرٌ	خَاکَ سَے آدمَ کَوْ کیا اَسْنَے پَاکَ	خَاکَ کَیا خَاکَ سَے پَھَرَ گَلَ کَیا	عَضْوٍ ہَرَوَے جَمِعٍ بَلَادَیْ
خَاکَ ہَرِیْ کَوْ نُورٍ سَمِیْبٍ بَرَدَیَا	آئِہَدَ قَدْرَتٍ رَبٌّ قَدِیرٍ	رَهْتَتْ نَحْتَهٗ سَے کَوْنَیْ رَمَجِدا	وَصَلَ یَتَحَا لَیْکَوْ چَاهَهَ تَحَا	سَایِهَ صَفَتٍ سَایِهَ عَلَمٍ کَارِبَا
لَهْصَنَةٍ	سَایِهَهَ مَرْثَنَ تَهْشَ اَشَالَ خَدا	خَالِقٍ دَاهِمَتْ دِینِ گَرَا ۝ نَهْ تَهَا	جَسَمٌ شَبَابِ جَسَمٌ عَلَمٌ اَیَّكَ تَهَا	تَهَا وَ هَمِیْبٍ بَرِیْا مَامِ ہَدَا
	خَاکَ ۝ لَحْمِی اَتَهَدَ نَے کَما	خَذَنَ عَسْلَنَ خَونَ بَنِی اَیَّكَ تَهَا		
	أُنَّ پَرْ درَوَدَانَ پَرْ سَلامَ خَدا			

باعظ نظم

صاحب عز و شرف و ذمی و قار
نقط میں گلریز تھی شاخ زبان
چھپر را تھا اسی اک داستان
دو سکر کا قول تھا تیر خوب
جگہ سخن کی ہے بڑی دہوم دھما
یاد ہے اے قدر مجھے ایک نقل
موح ہے جشنیہ کہ تدبر کی
آئیہ طوطی کو دکھا دیجیے
ہو گئی انکی مجھے خاطر عزیز
پھر نہیں کچھ کم سخنی کر سکا
رہ گیا تھا جو مراحصہ لکھا
نام ہے اے قدر قضا و قدر

جمع ہوئے ایک ان احباب ویا
بزم میں ہر ایک ستھان گلکن بیان
جلیسے میں ہر ایک فلک آستان
ایک تو کہتا تھا کہ تقدیر خوب
اون میں سے اک شاعر شیرین کلام
کہنے لگے مجھے و ذمی فهم و عقل
ہے وہ صوف گوہ تقدیر کی
نظم سے کر کے سنا دیجیے
ہیں وہ بہت صاحب عقل و تیز
پھر نہیں خاطر شکنی کر سکا
نشرستی نظم من قصہ لکھا
ہے جو بنا قصہ کی تقدیر پر

افزار داستان امیر و فرقہ

بادہ گازیگ پلاس قیا
ہو یہ خرابات میں بستی و شور
پاہتہ میں ستوں کے ہوں دلوں ہر

آج تو کچھ رنگ بھاس قیا
ابر ہے او فصل سہ باری کی زور
قاضی و زہادی پکڑی گئے

<p>قتل مے نعمت بورہ سوئے میخانے کے پر بھیر کر جو جو سنائے وہ زبانی کوں جلوہ گہ حسن ہر ک راستہ ظرف عمارتِ عجائب بکان عقل و دانا و ظریف و حکیم خوب بس کرتا تھا الیلو نہنا سیکڑوں فکر تھے ہزاروں غلام لنجی یہی تھا کوئی لڑکا نہ تھا ما خود بھر اگو ہو خالی تو کیا گھر میں کوئی سحر کا اوجلا نہ تھا گھر میں نرکھا تھا وہ گھر کا چرخ روز کو خیرات یہن کرتا بسر سینچ دیا خسل ہر آہو گیا صدتہ دیار د بلاہو گیا اُس نے دیا اسکو خدا نے دیا زوجو دیا غصہ سلطان کھلا جس پکہ اس شخص کا جی آگیا رند قریح تو شہر بناجات تھا </p>	<p>دور میں جام مے انگور ہو قاضی و مفتی کو ذرا اچھیسے مل کر نیندند آئے تو کسانی کوں اک طرف اک شہر تھا آسستہ خوب سمجھی شہر کی ایک کن کان شہر کے پاشنے سخنی و کوتوم رہتا تھا اُس شہر میں اک مالدار جمع تھا اس بابِ محیثت تمام خرج کا سلطان اسے دہڑکا نہ تھا ذر ہو نہوز کا بودوالی تو کیا اُسکی کوئی گود کا پالانہ تھا دل گلاس سوڑ سے تھے داغ داغ شب کو دعا نگتے ہوتی سحر اشک گرے فضل خدا ہو گیا کی جو جملائی تو بھسلا ہو گیا آئے کو محتاج نہ جانے دیا نخل سخا دے اسے سچل ملا سنتے ہیں درویش کوئی آگیا مرسیے کے کشف و کرامات تھا </p>
---	---

چانس ائمہ چاندنی ریش پرید
 مس تھی گریا خط تقید پر
 جو زبان سے کما ویسا ہوا
 قطع گمرا شیخ طول امل
 جسم پر اکھل کے شنے پریا
 رشیتہ تسبیح تھا سارا بدن
 شب جو ہوئی شب کو وہ فائزہ
 نون فی جھکنے میں تھا بند بنسد
 جس سے منون خاک چپنی دوئی
 ذکر خود اوند جبان بربز بان
 بیٹھ گیا آس کے قریب ایسہ
 دل میں ہوا گھر تو رہا اسکے گھر
 بو کے لئکیسہ مرا اللہ پر
 کام جو پوچھا تو فدائے خدا
 بو لے ہوا حکم خدا جست
 ہنس کے کما فضل خدا چاہیے
 کھنے لگے ہوں نہ لاققطلو
 ہے عرض لخت گردی میں درد
 طفل نہیں پاستہ ہیں آغوش ہیں

ناچیسے پر نور صباح ایسہ
 مل تھے پر سجدے کے کاشان جلوہ گر
 اب جو کھلا عقدہ کو دل واہو ا
 با تھیں تسبیح زبان پر مسل
 کیا ہی ریاضت میں ہ تھا بنے میرا
 گھل گیا تھا زہر میں ایسا بدن
 دل بجہو ادن کو دہ صائم رہا
 تھا الغن اللہ کا قدیمہ
 ایک شبک کفہی دو شر پر
 محنتِ معبد میں تھا تر زبان
 کعبہ مقصود در سید فقیر
 آنکھوں میں پایا جو ڈالی نظر
 آئنے کا آپ کائی کہ ہر
 نام جو پوچھا تو فدائے خدا
 پھر ہے کما آج اوہ کرس طرف
 جب یہ کما دست غاچا ہیئے
 جب یہ کمایاں ہے اب چاروں
 کنے لگے بھکر کو وہ پھر آہ سرد
 طفل نہیں پاستہ ہیں آغوش ہیں

سنتے ہی درویش نے رور دیا بیٹھ گیا دست و عاؤ ٹھکرے سجدے میں گر گر کے بنا جات کی	لئکے پر دریش نے رور دیا سوے خدا دست و عاؤ ٹھکرے قبے کو پھر چپ کے بنا جات کی
--	---

دعاے درویش

اپنی عبادت کو بنایا ہمیں چاہے تو بے باپ کے پیدا کرے قادر ہر فل ہے تو اے الہ کیونچتا ہے نقش جو چھپ پسند آئے اور گل سے الہ کیا نطفہ کو اے خالق ہر زر زدار پھر علّق کو وہیں پیض کیا لجم دیا عظم کو سمجھ تیام خلقت کے سخ کو ہو یہ آیا ہر کوئی مخلوق ہے تیر حسین خوشخبری دیتا ہے عاقر کو تو پایا جو فرزند تو زندہ ہوئے ہے ترے در ترے در کافی قدر دولت فرزند عطا کر اے	ہوش دیے تو نے خدا یا ہمیں چاہے تو بے باپ کے پیدا کرے یعنی دھواں یہ دلوں گواہ لوح حرم کا ہے تو ہی نقشبند خلفت اول میں سلام کیا ہو علم سے تیرے ہوا میل قرار تو نے رحم میں علمت کر دیا مشنے میں رویدہ کیے پھر عظام پھر عصب دے کوچ پیدا کیا اسیں کوئی تیرے برابر نہیں جاننا ہے غائب و حاضر کو تقر مردے سے بدتر کیا ہوئے یونہیں طلبگار ہے تھے ایم شاو تو اے یسے خدا کرا اے
---	--

سرت اولاد سے ہوں لمین درد
کیا ہی موت تھی دعا سے خفی
دو دعا برسا چھانے لگا
سید سے میں آج ٹبی سیستہ

سلے کے رب چھوڑا سے تو نہ لرو
ذکر خفی اور ندا سے خفی ہے
بس اخراج پر آنے لگا
قدر کدہ جاتے ہو کچھیں

پہیدا ہونا فرزند المیر کا اور آنا کا تب تقدیر کا

جو شہنشہ قصل بیا، اندر ہون
کیا ہی چکتے ہیں ہزار انہوں
کو سکتے ہیں سورجی دیوار پر
برق کی پیشکار ہے کہ رہشیم
تنتہ اکڑتے ہیں جوانان بلاغ
حوض کے دل ہیں بھی عجب لرہ
حوض پیخواروں کا ہے جمکھا
عقل فلاطون بھی یہاں ذمکار ہے
آنکھیں لای رہتی ہیں انگوڑے
شانیں جمکی جاتی ہیں ابوکلیش
سید کے رندوں کے لیے گہرے
حور سے کوثر کا ابھی جمال میں
دیکھہ ذرا سیکے ہوش و حواس
صاف ہوئم اور کمین دہیا شاۓ

تو شہنشہ قصل بیا، اندر ہون
کمال اتنا چھائی ہے گلزار پر
رعد کا غل ہے کہ خوب ردار ہو
ولمین کھبابا تائبے سامان بلاغ
موقن ہیں ہے بلاغ کے جو نہیں
بلاغ سے جاتی نہیں اک دم کھٹا
اینڈتے ہیں تاک محب زگستے
تاتکتے ہیں نہ کھڑے دور سے
پیچ ہے ہر ہیل ہیں گیسوں شکل
ساغر لبرنے میسر ہوے
ہمودہ ہیں ساتی جو تر انام لین
ہوش ہیں آساتی رنگین بیاس
وہیاں اگر جاذب میخانہ آئے

آج تو نردنون میں یہ گاڑھی جھپٹی
 رحمتِ رب ہو گیا ابر سماہ
 فصلِ بہاری میں ہے ہست پا
 دل میں نہان سکتے ہیں بوقتِ تمام
 قاضی اگر دیکھنے آئے تو کیا
 یو نہیں اگر ذاتِ اٹھایا کرے
 لاکھ کے کوئی نہ اسکی سے
 لاکھ یہ چاہا کرے افشاء راز
 یہ کہ اور اور کہیں اور اور
 ہم وہ ہیں دو جام پیسے گھبڑی
 جام سے عالم کی خبز گھرمن ہے
 آج تو نشانے میں یہ یوجی ترک
 خوب چڑھے نشانہ مانی اضمیر
 قدر ہی دل میں ارادہ کیا
 تم تو یہ کتتے ہو کہ افشاء ہو
 ہے جو منانہ انسی دریش کا
 دعوت دریش کی تاثیر وہ
 خوب دعا و حکایت حاصل
 قضل میں خازن نے لگائی گلیڈ

نائز پر کرتی ہے تر دامنی
 پانی پر ادھر سے گئے سب گزہ
 ابر کی چادر سے بنادست پاک
 آنکھ کے پردے میں چپا تھے یہاں
 میکد سے میں کچھ بھی شپا سے لوکیا
 پھر نہ یہ بیخا نے میں جایا کرے
 سرنہ ہے لاکھ یہ سر بھی نہ شے
 کوئی نہ میخانے میں بتا سے راز
 پیٹ کے بلکہ نہون شیشے کے طو
 عقل فلاطون سے بھی بڑھی
 ساغر جشید بھی چکر میں ہے
 جام سے گلباء سے روانے کا گنگ
 بلکہ لگین حال امسفہ فیض
 خوان مکلف کو زیادہ کیا
 یہ سری یہی دھن ہے کہ افسانہ ہے
 ذکر کرو دعوت دریش کا
 جھوٹ جو کہتا ہوں تو آمیں گواہ
 وہ جو عقیدہ تھی ہوئی حاملہ
 دم میں ہوا ایک خشن پرہیز

گوہ سر نایاب کا مخفی نہ ہو
 چمیں ہوئیں پچھے ہونے لگے
 ماہِ نیسم میں سے کامل ہوا
 چودہویں کے چاند ساری کا ہوا
 دینہ میں توجہ ہوا مہربان
 شاخ شکستہ میں شردا گیا
 جسے جوانگاہ اُسے دیدیا
 خوب لایا گھر و مال خور
 سجدہ کیا شکر کیا ہنس دیا
 دیکھنے آیا پدر نامدار
 پاؤں پر درویش کے ڈالا اُسے
 بیٹھ گیا گود میں لیں کفر قیر
 ہنسنے لگا پیار سے منجم چوم کے
 خوب اڑدار دعا میں پہنیں
 نقش لکھے سو رے کلی دم کیئے
 باپ کو پردیکے دعا دی اُسے
 تاصدو سی سال سلامتی ہے
 کتاب ہے یون راوی شیرین مقام
 قسمت روزی عمل خیسے شر

حامل تلفظ سہ شکر زن ہوا
 کسر میں عجب فرقہ ہوئے گے
 حسل ترقی پر جو مائل ہوا
 سنتے ہیں جب نور کا ترکا ہوا
 نام خدا یتیری کریکی کی شان
 چماکن عنایت کی جو دھنلا گیا
 صدقتے ترے لے مے رب علا
 کتنے ہیں جب باب کو پونچھی خبر
 خس دیا صدقہ دیا خوش کیا
 سکنے جمال پر نامدار
 گود میں پر دے سنے کالائے
 ڈال چکا قدموں پر جدم ایسے
 مشهد میں زبان ڈال لکے مقصوم کے
 حفظکی دوچار دعا میں پہنیں
 حرز دیئے کنڈے بہت پڑھ دیئے
 ایک دھا لکھے عطا کی اُسے
 یہ میرا قبیل سلامت ہے
 آگے جو گزارے ہے مق در کا حال
 ہنسنے سناء ہے یہ بہت سب

ماتھے پر لکھ جاتا ہے سبکے جدا بعد ولادت وہیں دم بھکر کرید لکھنے جلا جس طف صفائی حضرت درویش کو آیا نظر لکھنے پایا تھا کہ تو کا اے کنٹ لگاون بتا یا ملک نے کے قسم کا نوشته ہیں نامہ تقدیر ہے ہر خطر و سوت اس سے عیان ہوتا ہے ہر خوبی اب یہ بتا اے ملک بے نظر ماتھے پر جایا کھسپر کیا حسن سوچ کھا ہو کچھ جو جو شناہ ہے وہ شاکتی ہیں صورت ہاروت قیامت کریں شاہ جی گرتے تو مہ طلب سے تم پڑھیں والدہ ہمارا شعار اسکی سنین اسکی کہیں وہ نہیں توجہ بتا دے ہیں اسرا غیب راز نہ نکلے وہ زبان سے کھی	کاتب تقدیر بھکر خدا تھی جو بہت ساعت نیک اور بد کاتب تقدیر بھکر تیر کشف و کرامات کا دیکھواڑ دیکھنے درویش نے روکا اے خدمت درویش میں آیا ملک دیکھ بھکر کیا میں فرشتہ نہیں ہے مری مٹھی میں ہر کہ بند و بست ہاتھ بنا آئیہ سرو شت حال ملک سنکے پر بولا قیس ٹھہری ہے اس طف کی تقدیر کیا انس کا حکم خدا ہے جو کچھ جو جو بتا یا ہے بتا سکتے ہیں صفت امانت میں خیانت کریں تم سے کہیں تاکہ کو رسے سے تم کنٹ لگئے آپ سن لے لزادار خلق میں غماز ہیں وہ نہیں ہے قسم حضت شا عیب کاش زبان تھم سے نکالے کوئی
---	---

<p>کاتب تقدیر نے بستلا دیا لکھی یہ سر جب پہ طفیل ایسہ اپ تباہ خیز ہے زیران اس کی کبھی رانِ نخلی ہے چین سے کچاے یونہین عزیز گھوڑے سے اُتر سے تو میانِ مزار ہاتھ بڑھے بطفیل کے ماتحت لکھ اور جو منظور تھا لکھت لکھا کرو بھی اُسکی نظر آئی تپھر</p>	<p>جب انہیں ضبوط بہت پایا حکم خدا ہے کوئی ہے اے فقیر فضل آئی سے جو ہو یہ جوان لکھنے سے سیدانِ نخلی ہے شادو فرخاک سمجھ پیپر گذرے یونہین باقی لیں نہما ختم ہوئی بات بڑا دلماک رزق لکھ عزم کافشا لکھا کام کیا لخکل دکھانی نہ پھر</p>
--	---

دوسرے فر زندگا پیدا ہونا اور فرشتہ کا ہو یہ اہونا

<p>اور چلنے اور چلنے ساقیا ہولب دریا بطبے میں کا غکار خون کبوتر بطبے میں جب برق چلتی ہو میانِ سحاب ثرہ گل باد صبایا لائی ہے جموتا ہے شاد ہے پیر میان بات ہر کاک اُسکی کراماتی پلکین اٹھیں ابہباد اگیا</p>	<p>دیر ہوئی دور چلنے ساقیا اب سے چلتی ہے ہوا سے بہما بادہ احمد بطبے میں بھرو بوتلین سجزا درود گنگین شراب رعد کی سورش ہے بہارائی ہے چسرخ پر پونچا ہے سر پیغان صاحب تاثیر ہے کیا باستی نشاہ مجھے خس کارا گیا</p>
---	--

عاليٰ بالا ته د بالا ہوا
پير من ان المک فدا نفیس
بعد ولادت کے جو گز اپرس
وضع کی بیعا د پڑ کا جنی
جسکی نظر پر چکی شمیدا ہوا
خدست دریش میں لایا پدر
اور انہیں قدوس کا نقصان ہے یہ
بوسے لیا گر کت درم اٹھا
کاتبِ تقدیر ادھر را گیا
چھوڑی چلیں وہی گھلیں ہیں
غیب کا حوال بتایا انہیں
خالق اسبر کا یہ ارشاد ہے
طفل کے ماتھے پیچہ کر کر
صیغہ خلق میں صیاد ہو
نزفکاں تک بھی نزدہ نپکے
اسکے سوا اسکی کمائی نہیں
جا کے فرستے نے کیا اپنا کام
کاتبِ تقدیر ہوا ہو گیا
شاد کیا شاد ہو اجب اسبر

ایکلپ مارنے میں کیا ہوا
ہے یہ دعا شدھا فقیر
کہتا ہے اُسی حضرت
پھر وہ عفیف ہوئی آبستنی
طفل ط رحدار وہ پیدا ہوا
پرد سے میں جب دیکھنے آیا پدر
ہنسکے کہا آپ کا بخشنامہ ہے یہ
کہکے پدر گود میں لیکر اٹھا
خدست درویش میں آیا گیا
پھر وہی درویش سے باقیں ہوتیں
محترم و ہمراز جو پایا اُسیں
حکم خداوند ہمین یاد ہے
جس دل پوشی کے لئے ملک بابر
پوچھے جوانی کو توانستا در ہو
 بلا خبر سے اسکے نہ پرندہ نپکے
دام مقدار سے رہائی نہیں
ساز کا جس گرا جو ہوا سب تمام
حکم جو حس کام کار و اہم گیا
صاحب اولا و مروا جس امیر

مویون کی آب کا ساحل ہوا

سانتے جو دم سائل ہوا

تولد ختن اور آمد کا مقبرہ

ہوش نہیں تیری قسم ساقیا
ہوش نہیں آجائی ہے فصل بہار
جام کمان بنیم کمان ہم کمان
دور ڈھنڈنیں تر انام ہو
جاء پاس راہ سے پیاساں جائے
اسکن تکلف نہیں ہبتہ نہو
ہم سے فقروں میں ہملا کیں حجاب
و ضم نفاست پنہیں کچھ خیال
رازِ خدا بُ کے معلوم ہے
ما تھا اٹھے بہر دعا تین بار
کہتا ہے یون راوی طوطی نظیر
بطن سے اُس بی بی کے لڑکی ہوئی
تمہارا ساقد اور بھنڈو لے تھے بال
نازکی اندام میں آنکھوں میں شرم
گود میں لیستا ہوا باہر گیا
پیار کیا گود میں جب لے لیا

آج نہیں آپ میں ہم ساقیا
تو نے شناجاتی ہے فصل بہار
کل یہ بلا شغل حبم کمان
فضل خدا سے وہ سلخانم
رند کوئی جب سوچنا نہ جائے
حاضر اگر شیشہ و ساغر نہو
ہم سے فقروں میں ہملا کیں حجاب
و ضم نفاست پنہیں کچھ خیال
رازِ خدا بُ کے معلوم ہے
ما تھا اٹھے بہر دعا تین بار
واد تائیں دعا فقیر
حاملہ اُبکے جو دہلی بی جوئی
حور کا پرسہ تو پری کا جمال
صاف ہر کع صنو بدن زم زم
پاپ جو پردے کے بر اگریا
دیکھ کر دردیش نے ہنس ہنس یا

<p>دیکے دعا پر وے میں جوواریا تذکرہ حالِ دشنه ہوا غیب کا سارہ تباہ تھین اب نہ تائینگے تھین شاہجی کون سا سے اپنکا بانیان قدم یسکے تر کے کون سا پردہ رہا تیرے سبب جان گیا یک بات پچھی ملے کالونی میں جو دوستان میں کے دیتا ہوں مگر شرط ہے کتابہ یون خالق جن دشہ بھیک یہاں گاہ کرے آخونک چین سے بنے فکر کی کرے اسمیں کچھ انسان کا احباب نہیں اور وہ دختر کے قریب گیا حکم حسن اور نہ جان لکھ دیا عقل اپنی کتنی تھی کہ آیا ذہن سانلوں کو خوش دیا مال دزد سکو گر جسب میافت دیا جان سے اور لے مطلع فتحیہ</p>	<p>چاند سے رخسار کا پوسہ لیا استھن میں ظاہروہ فرشتہ ہوا پولکہ دوبار بتایا تھین راڑ خس پا پوچھ پکھے واہ جی آپ بھی مرشد ہوئے اندر کوم ہنکے یہ درویش نے اس کے کما اس سے تو دنیا میں نہیں نیکیات پچھی ملے کالونی میں جو دوستان آنے کا خیس خبر شرط ہے پانچ فرختوں کو دنکے بھے خبر چہرہ خست رچیہ لکھ لے ملک صحیح سے تاخام گردانی کرے حکم خداوند سے چارہ نہیں حال یہ درویش کو بتا گیا خامہ تھی انگشت درق ناصیا لکھ چکا پھسکیں سایا نہ تھا پھسکر خدا نے میں جو آیا پر زور دیا زیور دیا خلعت دیا شاویں نہیں رہنے کا وہ آئی</p>
---	---

<p>تمہرے گوچھے اس نے کہا ہو گیا لخت جگر گودیں دل میں سو در عیسیٰ کا دن روڑھا مان باپ کو دو زون و دمان با پتھر مثل سپند بھس دعا اتحا اٹھے رہتے تھے چھوٹ جھریں بزم سے باغ بانع خل جوانی سے بر سر ہوں پھر تھے تھے آنکھوں میں وہ نور نظر چوتھے تھے سب ہن اطفال کے ہادم لذات کو بھولا نکر</p>	<p>چاہا بوجھا اس نے روا ہو گیا سائنس آنکھوں کے سب آنکھوں کے تو حق نے دھکایا یہ سماں باپ کو دہیاں یہ رہتا تھا نہ پنچھے گزند سوئے خدا ہاتھ اٹھے رہتے تھے پا تین کریں جبکہ چیپشم جپس راغ سائنس آنکھوں کے یہ دلبستہ ہوں یو شین نظر رہتی تھی اطفال پر سنتے تھے جب دم سخن اطفال کے قد رہت عیش میں جھولنا کر</p>
--	---

شاہ صاحب کا حج کرنا ان پا کا امن اوقلت کی صفائی لکڑوں کی جدائی

<p>کل جوستہ با تھا وہ سماں کیا ہوا جا کے چھپے میں کہہ رہا تھے ہیں ناک میں آتی نہیں بو کے کباب سر و صنو پر بھی کھڑے ہیں اور اس یہ کدرہ اور ایک جہاں کبی قتدر چلو ہو کا پیدا نہ ہے بزم نہ ساتی نہ صلاحی نہ خُم</p>	<p>آج مر پیسہ رفان کیا ہوا سکلاقی و مطہب نظر آتے نہیں قلقلی یہاں ہے چنگ رباب تاک بھی مر جانے کے ہیں اس سے یاں کیا ہی بستی ہے یہاں بکیسی کوئی نہیں کیدہ سنان ہے آج یہاں ہوتی ہے کچھ عقل گرم ہے</p>
--	---

<p>خیز کے کچھ فصل خزان آئی ہو شہر میں سنان ہوئی ہرگی شہر کا شہر بیج ہوا مانی حال جو پوچھو تو فصل ہی ہے سبکے موافق تھا جو درنگاں ما تھمین دل رکھتے تھے ما در پر سب سے نکالے تھے غضب با تھاں تینون ملے اقدر مر اس ب جوان عشر تون میں شام سر ہوئی تھی لوگ بھی آتے تھے غریب عجیب ہو گئے مجبوں ہوا تفضل روتا اس راہ میں کیوں نکلا یہ سر دے کے قسم کچھ زیادا آپ نے کبھی کو وہ قبلہ دیکھا چلے دو لون کے اک بار لوگی دل پیچوٹ ہو گئے وہ دلوں میں پیش دلیل باپ گیا مان کو جسل کھا گئی بین یہ کرتے تھے کدل تھا دو نیم ہے کیوں اس غم کی منایت کیا ان </p>	<p>ایک اوسی اسی فقط چھائی ہو ستہن ہیں ہم ایسی ہو اکچھی پیلی کون سے جلسے میں پڑی برہنی حضر کاسا ان ہے بچل یہ ہے رکھتے ہیں اٹھ سرخ کہ دلت نکاں رہتے تھے دل شاد و نیت جگر سر پر جو تھی چاہئے والوں کی چھاؤں فضل خدا سے ہوئے وہ جان جان چین سے اُن سبکی بسر ہوتی تھی جمع مخف کاں جلسے عجیب غریب چسخ کو منظور ہوا تقدیر حج وزیر است کو اٹھا وہ قیسہ تختے دیئے لاکو نکے ان بانے ولمیں ہا سے ہوئے تھوڑے دلوں لے ہو گئے جرسوت یہ انکھوں سے اوٹ شاق ہوا ہبہ فرقیہ جلیل باپ کی پسند تؤخذنا آگئی وہ صرف یاس کے دیتیں وہ شفقت اور علایت کیا ان </p>
--	---

شام سے گیوں بہنائے گئے
 کوئی بستی کو سفر کر گئے
 جا کے دہان ہمچوٹکا پت کریں
 اترے ہوئے نہ سو وہ جیلن ہوں
 ہنسنے لگے چاک کریاں اگر
 الفرض ان سبکی وہ حالت ہوئی
 بنت گریاں کیے چاک چاک
 سوچ میں تصویر کاعالم ہوا
 کوئی بزرگ اٹکاڑ سرپرہ
 شہر کے اوپاش بھی جانے لگے
 صفت آئین سونے کی چڑیا ملی
 جاں یچپیں لکھوہ دولت اڑی
 جسے ہوئے بختے لگا دارہ
 بٹھنڈے بوجھے کرنے لگا گریاں
 کھنے لگے لوگ بد نیک کی
 باست یہ بستی کہ بجاوین آئین
 وزکی اپس میں لڑائی رہی ہے
 ملکے آئین بگون نے وہ بات کی
 جوڑی گاٹنے کہ بہت دل ہوئے

صحیح ہوئی تھندہ دہلائی گئے
 ہمکو ذرا بھی نہ خبر کر گئے
 شنکے وہ تھنچو میں عذایت کریں
 دیکھ کے زلفون کو پریشان ہوں
 رونے لگیں دیکھ کے ما در پدر
 خاک وطن کرد ملاحت ہوئی
 گرد پیتھی کی ملی منجھ پہ خاک
 ریک مرقع تھا کہ جسم ہوا
 تینون کے تینون ہے اور جھرہ
 چکنے لگے مال اڑانے لگے
 خاک میں وہ دولت دنیا ملی
 ب آئین لوگوں کی برولت اڑی
 خرمن دولت میں پڑا ناڑہ
 پردے اٹھے ہو گئیں بے شریان
 غبیتین کرنے لگے ایک ایک کی
 جوڑی چلتے کہ اگھاڑین آئین
 بگڑے بنے اپنی کمائی رہی
 وناور وجہاتے تھے مگرات کی
 تینون کے تینون تھر ق ہوئے

<p>لیکے روان ہو گیا چھوٹا بڑا ستہنیں وہ تینون گئے قریں راہ دولت دنیا کا نہیں اعتماد دم میں سمجھنا نہیں مثل جواب ہر گھر سی کھنکا ہے ہر اک مختار پہنچنی کرتی ہے کسی سے وفا جان کھپا دیتے ہیں جی سمجھ کے لوگ مکروہ فریب اور دخان باز یاں خلق میں مشور ہوں پھر ملند کریں کب تک یہ کریں گے بسر یاد ہے غرہل من مزید بیخ دی حشریں کام آسیں گی جو کوئی دانہ ہے وہ نادان ہے</p>	<p>مال وہ جو ہاتھ میں جس کے پڑا خانہ خرابون نے کیا گھرہ تباہ دیکھ لوسے قدر را ہوشیار سچا ٹھایا کیمیں مثل جباب اپنے پانی پہ بنا یا ہے گھرہ قحبہ دنیا ہے بڑی بیونا حاصل اسے کرتیں مرمر کے لوگ کرتے ہیں کس درجہ سخن سازیان حیث کی جا ہے کوہی خود پسند حضر کے دن کا نہیں خوف و خطر خیر ہیں پیغام بردار کے مرید سچ پھری عقل بلا لیس گی قدرت میں عقل پکیا دہیان ہے</p>
--	--

پھرست کی کمانی اور بکی خبر یافی

<p>اب تو جڑا جائیں گے مدن ہلکیں ایک سو گیا ہے کہ ختم تک پڑھائیں دیکھئے وہ فوج ہزار آتی ہے ٹوٹکے مرغان خوش اسماں گرے</p>	<p>آج تک جائے گی ول کی بہڑاس جام تو کیا ہاتھ سب توک بڑھائیں ستہنیں پھر صل بھار آتی ہے لاکھوں پر سو گلستان گرے</p>
---	---

باع پر کر پتے ہیں پر جو کر ہے کان اڑتے جاتے ہیں گلزار میں چھیس طرد طنبور کو کیا دیر ہے پیرعنان آئے شیخوت کے سامنے کاشفِ راجناقی یہ نور خدا قلب میں پکے گرد چلکے ذرا دیکھیں ان سب کا حال شاد و فرخناک گیا سو شہر سید بادپھا سو سے تھاں امیر فاختہ وزان و باہیں بوم جھکتے تھے تیکم دیوار و در کوئی شہ بوڑا ہے نہ فرزند ہے ایک چڑو سی نے دہان سن لیا گھن کے چھپٹ کر نکل آیا وہ مژ کھنے لگا پھر کہ ہر ایسا فقیر آئیے کہ بات تو بتایے خیز تو ہے آئین تو کوئی نہیں جسیں خدا اسکی پوکیا کیجیے سخت زمین اور فلک دور ہے	اڑتے چلے جاتے ہیں منحد موڑ کر راگ نیلا تے ہیں گلزار میں بیٹھے ہو چپ سطرو اندر ہیکے رندو گھولائیں آسے متحون ہاتھ پیر غان کون وہی مرد پیر کجھ سے پٹا بوجوہ حصہ را خورد پھر تھے ہوئے یک بیک آیا خیال سوچکے یہ دل میں دیکھتا سے دھر شہر میں پوچھا بجودہ فرقیہ جا کے جو دیکھا تو مچا تے ہیں ہوم خیکر ہوتا تھا جھنگ کو گز دیکھیے جس کو الگ بند ہے دیکھک دو لیش نے سرد ہن لیا سنکے صد پر محصل آیا وہ مرد آکے کہا کون بتایا فقیر ہنس کے یہ بولے کہ ادھر آئیے یہ تو کو کیا ہوتے اسکے مکین انسن کہا شکر شداب کیجیے خاک کا پتلا ہمیں جبور ہے
--	---

<p>دو نوں کے دلوں وہ قضا کر گئے ہو گئے اطفال وہ تینوں شیخ میں تحام کے دل اُس سے یہ رکھا تم ہمین بستلا وجہان ہیں وہ طفیل تینوں شہر ملک تباہی ہوئے جا کے سوراون میں وہ توکر ہوا گھوڑا لیا ہو گیا اچھے ہجات شہر سے انسن بھی کیا ہی فہر کرنے لگا پیشہ صیاد فگنی شام کو باوار میں گناہ ہے دام کرتی ہے اک شہر میں وہ دسوال کیا کرے آخر ہی بھایا اُسے ایک سے پاؤ گئے نشان ایک کا آپ بڑے ہے کہکھ علیک السلام</p>	<p>یہ مرض ہبہ بڑا مر گئے تحی جو نہ سین مرضی رب کیرم داغ یہ درویش نے بعد مسما اب یہ کو تینوں کمان ہیں وہ طفل انسے کہا شہر سے راہی ہوئے ایک توجہ شہر سے باہر ہوا باپ کے منے سے ملا اسکو مال دو سکر فرزند کی سینے خبر قلت زر سے ہی دل ہیں ٹھنی ہام تھیں اور دوش پر کپنا ہو دام پوچھتے ہیں آپ جو خوت کمال مال پر ہاتھ دیا ایسا اُسے ہو تم کو ملے گا ہومکان ایک کا آنے سنایا جو یہ قصہ تسام</p>
--	--

شاہ صفا کا بڑے بیٹے کے پاس اُن کھنڈوں کی سوادگری کا راس آنا

<p>آج خدا ہی نے دکھ افی بھار تجھوٹ اُڑی سچ ہوئی قدرت یہ ہے آج توجہوں نکل کوئی ایکمون یخاں</p>	<p>کل یہ سنا تھا کہ چھ آٹی بھار خار بھی گل ہو گئے ندرت یہ ہے طعن سے واعظ نے کیا دلکوچاک</p>
---	---

بلغ پر جو بن ہے گھٹا چانی ہے اور شرابی ہے کبایی کے ساتھ تجھنکتے ہیں خل ہے عجب دبوم ہے بلغ کے در تک ہے بر ابر اب ہوم بچوں میں خود بچوں کی بواتی ہے مستحب زاہد گوکرے گی خراب ایک ہی چسلوئیں اٹ جائیکا تو سی اک جھرے میں جی چھپوڑ جائے تو سی پا جسامہ بکشہش میں آکے کرے بیعت پیر مخان شاد بہن نوروز ہے یار خدید اور سبو ہتھ بڑھائے ہوئے دستِ سبو چمکتے ہیں کیون بار بار آج بیسان آمد در ویش ہے دہیان ادھر کجھیے آیا فقیر ڈھونڈ ہتھ اخواگہ ہر سوار پھس تو وہی راحت جان ملیا آپ قدیبوس ہواد وڑ کر روئے لگا دیکھ کے چپان کر	زنگ پڑے اس پر بار آئی ہے ختسر رزا در شہابی کے ساتھ دھوم ہے رندہ نمین غصب دھوم ہے خوب سے ہسائی کی دکان پر ہجوم باو صب ابا نین پاتی ہے ادوی گھٹ اور گلابی شراب زور عبادت کا گھٹ جائے گا تو سی زراہ کا وضو ٹوٹ جائے تو سی عتمت امہ بکشہش میں تو سی چوئے پیر مخان پیر مخان اور مخان کے مرید جام بی ہے آنکھ چڑھائے ہوئے دیدہ ساغر گوہے کیا انتظار قدر تمہیں مفت پیش ہے لیجیئن لیجیئے آیا فقیر پوچھا رساۓ میں جو وہ ذہی وقار ایک کے بستر پہ نشان ملگیا دوست کا اُنکے وہ کلان تھا پس باپ کا ہمراز نہیں جان کر
---	--

دیکے یہ مان باپ کارپا اُسے
 دو نون طرف شکوئیں و فقر کٹے
 وہ پھر سنا آنسین حالی فراق
 آئے وہن پاس اتنا انین
 شاہجی آرامت رہئے گے
 کیا کہیں اللہست جو کچھ آپ
 کیا کہیں ہم جیسے وہ مجموع تھے
 تم بھی ہو ہر چند درجے عقلمند
 آئے کہا کون سی یہ باستھے
 آپ سے شر منہ ہوں نادم ہوئین
 مستقد اطہر چوپا یا اسے
 جا کون میں اس میں کدر قیاد قال
 دام جو کچھ آئیں انہیں صرف کر
 سئنکہ ہنادہ کہ عجب سیر ہے
 منج ابھی اور نہ کچھ منج سے بول
 دیکھکے منج بولا وہ آگاہ دل ڈے
 چاہیے اسیں نہ درافت کرو غور
 اسیں بھلائی ہے تری جان لے
 جب یہ سنا پھر تو وہ کاپناؤین

رونے لگے اور روایا اُسے
 جاگے لصیب اور مقدر کھلے
 پہ بھی تھات تھی خیسہ اشیاق
 حال خستا نایا کیاں کہاں کھسکے
 رستے ہمارے انہیں معلوم تھے
 کیا ابھی سن گے جو سونو عظوظ و پند
 بھجیہ بزرگوں کی عنایات
 جسیں مجھے حکم ہو خادم ہوئین
 وعظیہ ناصح نے سنایا اسے
 اس پ سبکسر ابھی ہیچ ڈال
 شام تک رہئے پاکے وہ زرد
 خیستے رو دویں کو کچھ خیستے
 وادھی گھسے گھوڑا شناس اول
 وادھی یقین وادھ جسکرو اول
 وہ مرا معبد منجے دے گا اور
 بات فقیہ درمکی ذرا مان لے
 کشف و کلام است کو بجا ناہیں

کھول کے لایا اُسے سیہ دلان میں
 پیچ یا اپ سامی کے ساتھ
 گھوڑا ایک سورہ ارام سے
 پیچ کے گھوڑے کے کوہہ ستا ہجہ اب
 ایک ہی دن میں وہ اڑائی تمام
 بات تھی مرشد کی بتائی ہوئی
 دونوں گے جانب ہمان سدا
 ایک سچے اسوا رسا فرغیب
 راہ میں بیمار ہوا را ہوار
 گھوڑا نہ جیتا ہے نہ مرتا ہے اب
 یا کوئی گھوڑے کا خسہ یا زبو
 گھوڑے میں کچھ دم نہیں باقی رہا
 تین روپے دیتا ہوں لے پیچ ڈال
 خواہ مرے خواہ بھی یہ طبیعے
 مول جو ٹھہر اتھ اُسے دیدیا
 گھوڑا وہ دم جھاڑ کے اچھا ہوا
 اُس سے لیا اور انہیں دے دیا
 پیچ استھنے کی آرام کر
 روز کے روز ایک خوبصورہ دام

سیدہ ہاؤ ملہا اور گیا تھان میں
 لا کے رسالے میں وہیں ناخون ہاتھ
 پاون کو چیلا کے وہیں شام سے
 کیون نہ بدل چین سے کاٹے وہ شب
 قیمت سے اسپ اُسنے جو پائی تمام
 کون کے اس میں یہ ریاضی ہوئی
 جب نرسالے میں رہا اسرا
 دیکھا وہاں جا کے تماشا عجیب
 جاتا ہے گھنیشہ وہ پیدل ہوا
 روکے وہ کتنا ہے کامی بیرے ببا
 یا تو سے یا تو نہ بیمار ہو
 اسمین یہ درویش نے جا کیا
 چاہے میں ناخون اسے بچ ڈال
 اُسنے کما خیر سری دیجیے
 آپ نے منقول کیا لے لیا
 وہ تو روپے لے کے رو انہوں
 آپ نے جو قوت یہ گھوڑا لیا
 دیکے کہا اسکے ابھی دام کر
 ہے تری تقدیر میں گھوڑا دام

یو ہمین رہتے گھوڑوں کی سوداگری
پھر تو وہ سوداگر نامی ہوا
لاکھوں روپے آئے گے باشنا
ہو گیا دو دن میں ایک کسبیہ
دیکھ دیوش بھی خوش دل ہوا
ہو جو کوئی نیک گھری نیک ن
اُس سے بھی ہر ہمین کچھ کل اللہ اس
آدمی اک دے کے روانہ کرو
سچ ہے جو ماورے محدود رہے
چل دیئے اور آگے آتے ہو
رہب رہب رہ رہا ہوا

تو کبھی بالئے ہو کبھی مشتری
کہتے ہیں درویش یو حامی ہوا
خلق میں اکما بھی بڑا اسقدر
واہ رہی تدبیہ جانقیہ
مال خشندا ناتے حاصل ہوا
باتون ہی باتون میں کما ایک دن
جاوہرین اُسن پر سے بھائیک پاں
ساتھ نہ کچھ مال خشندا نہ کرو
اُسنے کہا انکھوں سے فلکو ہے
طہری یہ بات تو رسیدیا
تھا جو مقام اُسکا وہ جانا ہوا

پھر دوسرے اڑکے کے پاس آنا اور صیادی کا نیگ جما نا

آنکھ تو یارون سے ملا ساقیا
ثیست کیون ہے بھرا تھا بٹ
صورت بادا کبھی آنکھا چوٹ
قدح شنا کر کبھی لیسنگے قدح
جب کہیں جاری ہوں تیرنی کان
صوت تما دن کہیں اب تھوڑا

خیس پیلانہ پلا ساقیا
طاق پر پیانہ پسرا تھا ہر
سمیس اڑا تو اڑا تو ایمن گے ہوش
تاویں اکرا بھی لیسنگے قدح
سو گئی ورد و عسا میں زبان
قریب پھر بھی کوئی لب ترزو

نقدِ ہی لے دل کی گردکھول لے
 چار سطے آٹھ اڑاۓ وہ ہیں
 جام تو بھن نانزو لطفانش کے سما
 چشم و خرد قیمت پیمانہ ہے
 نسک و تر و دہین درپیش ہے
 راوی صادق کی ربائی یہ ہے
 منزلِ حیث اپنچا فقیر
 کھول کے دروازے کے کو اندر گیا
 حمال براد کا بتایا تام
 گھوڑوں کی سوداگری اور ساری تقی
 حلق میں ہر برات کا وہ اعتبار
 اُسنے جو پوچھا یہ بتایا کیا
 لے تے پاس آیا ہے خود وہ فقر
 اک سر موافق نوزینہار
 جو کہ آنکھوں سے بجالائیو
 بسکا تو زبردست پڑھ کر ان
 دیکھیے کیا جلوہ دا وہین آپ
 سامنے حضرت رکے گیا ستر کے میں
 سینہ اقدس سے لگایا اُسے

جی میں ہے سائل کی گردکھول لے
 تو کوئی پائی بھی نہ پائے وہ ہیں
 دہیان کند خیس جو خال ہیں پا تھے
 اشکار سخ کا بیانہ ہے
 جملہ حکما یا کافر پیش ہے
 ولوں اے ناز کے بانی یہ ہے
 چلک وہ اللہ کا پیارا فقیر
 پہلے تو وہ رہبہ رہبگر کیا
 جمک کے کیا اسکو ادب سلام
 حضرت درویش کی تدبیقل
 مال کا آنا وہ روپونکا شمار
 دیر تک اسکو سنا یا کیا
 پھر یہ سنا یا اُسے حکم امیر
 خاطر لارکے دراہو شیار
 راز آلمی سے نجس رائیو
 بول اٹھا چونکا کے وہ ستد جان
 اُسنے کہا آئیے باہر ہیں آپ
 جب یہ سنا اُسنے اٹھا برس
 پاؤں پر حضرت نجپایا اُسے

<p>دو نکر رونے سے ہوشیوں بین بھی ماپیں ہیں ہوتے رہتے پھر کھلے جس کر کرنے لگے سینے سے پٹا کے دلا کیا اسنے وہیں گئیں اتنا را انہیں جال مری جان کا جنجال ہے دام بنائے خطاقدیر سے صحیح تر سے ساتھ چلیں گے ضرور جو جو بتانا ہے بتائیں گے ہم تم خطاقدیر کے اُستاد ہو زور پر قدر بیباں ہوئی فخر پڑھی اور کیا اپنا وہیان اور وہ درویش چلا ساتھ ساتھ دونوں گئے عالم ہتھی سے دور صلی علی نور کامیں د ان تھا اور پرندوں کے کہیں پہنچے لالہ صاحب کی بھاراں طرف نا لہ مرنان ہجے کاں طرف اور گل خود روکی بھاراں طرف خل میں لٹکے ہے باک طرف</p>	<p>پہلے تو کی تعریف تھے والدین دیر تک یادیں روستے ہے اشکِ المیاس سے بننے لگے پوچھ کے انواع سے لپڑا یا آج بہلا کب تھا کوڑا انہیں حال سنایا کہ براحال ہے کم نہیں ہوتا کسی تدبیسے مٹکے یہ کرنے لگے اے ذی شعور چلکے وہیں حال سنائیں گے ہم اُسنے کہا خیر جو ارشاد ہو کشتنے ہیں جب صحیح ٹایان ہوئی نور کے قرط کے سے اٹھاؤ جوان دام لیسا دادا لیا ہاتھون ہا تھے ایک طوف بڑہ گئی بستی سے دو ایک کفت دست بیباں تھا سبزہ نو خیز نہ بہت لسلے سید ہی دخوتون کی قتلاراں طرف چاک کریان سحر کاں طرف خل میں لٹکے ہے باک طرف</p>
--	---

<p>قہقہ کے گلک دری اک طرف گاشن جنت کی ہوا اک طرف چوکڑا بھرتے تھے ہرن اک طرف اوچرندون کی کھیل اک طرف کھولے جو رضہ جنت کا در تخت زمرد میں تھے تو جیسے ضوسے ہر کشخ بنا خل طور پھنس گئی گیوین دل ناصبور سازی زمین سبزہ ترے ہری حق نے بنایا تھا عجب مرغرا دم جو لیسا جان پڑی جان میں خوب نکالی ہے جگہ واہ جی صید جو چاہو دہیں پھانس لو دام کو پھیلا کے یہ دھوکا دیا جس میں پرندوں کو نہ ہو کچھ آڑ ہوا دامن صحد اپنے وائہ انگوچس طرح رند ہاتھ ہلایا وہیں استاد نے بیٹھ گئے اڑ کے کسی شاخ پر</p>	<p>جیل باب تھی بھری اک طرف مور کی بھل میں صد اک طرف اثو ہے شبہم پنگ اک طرف طارزوں کی ریل کی ریل اک طرف صحیح کا وقت اور وہ نیم حصہ گھانس پتھے قطرہ شبہم پرے شخل پسوج کا جو پڑتا تھا نور شاخ پر اسرے ہجوم طیور سرد ہوا اور برودت بھری سبزہ کیین اور کمین پتھرے سار دو نون گئے پھر سی میدانیں اُس سے پیڑمانے لگے شاہ جی دیر ہے کیا اب مذرا سانس لو اُسے دہین دانے کو چکلا دیا جال میں اک باندہ دیا جانور دو نون وہ پھر ایک طرف جا پچھے ٹوٹکے دانے پر گرے یون پرند دام یا ہاتھ میں صیاد اے ہاتھ کے اٹھتے ہی اٹھے جاؤ</p>
---	--

<p>کہنے لگے من تجھے تھا کیا و دیکھ کر بازدہ کے طیار ہو جالی میں کوئی نہ پرندہ کچے شوک سے بے پوچھے ہو تو کشیدہ آپ یہ فرمانے لگے صبر کر باز کامن سا بھی خدا ساز ہے اڑکے ملیگا وہ تجھے سر بھر حق سے جو ملیگا وہ وکیت تجھے حکم چو ہو چھر اسے سپلاؤ نین دام سین اور جگہ جس الگا دام سین اسے کیا پھر درست چھر بھی نہ صیاد ہو اپنے پر باز کا پر بھی نگیں دامتک یو ہمین درختوں پر ظہر جا پڑی باز ہے اک شاخ پر بیٹھا ہوا بھر شروع پرندے سے پھر جوٹ کہنیجی سیا دام میں جان باز نے بانی شہر کے اندر گئے اُسکو یہ قیمت بھی غیبت ملی</p>	<p>اُسے کہا اپنے یہ کیا کیا ہوش میں آب سے بنس رہا ہو ڈر نہیں عرصہ جوبت سا کچھ باڑ جو پھنس جا سے تو چھر لا کلام اُسے کہا بازدہ آئے اگر تو نہیں کچھ جانتا کیا راز ہے تیر سے مقدر میں ہے اک جانور چاہے گا جو کچھ دہ ملے گا تجھے اُسے کہا دام وہ ہی لا دُن میں آپ یہ ذمہ نے لگے جلد جاد حکم کو سنکروہ اٹھا چست پت وانے پر گرنے لگے چھر جانور بیٹھا رہا صبح سے وہ شام تک چلنے کو آمادہ ہوا جس کھڑی ہنس کے کہافضل خدا کا ہوا باز بھی اتنے میں گراٹھ کر اُڑنے کو چاہا جو دہان بازنے دو نون اُٹھے ذرت سے اوچھے گئے پانسوں پاکی قیمت ملی ہے</p>
---	--

پھانس لیا باز کو اور آگیا
حضرت مرشد نے سکھائی پہ بات
باذ نہ آئے تو نہ باز آئیو ۷ ۸
روز جو کچھ آئے وہ ہو جائے صرف
بنتے گلک سونے کے دیوار در در
باذ آتے سونے کی چڑیا ہوا
دیکھ کر درویش بھی شاداں ہوا
تھے یہی حاجت درویش سے
ایک سے بہت مہین مر جان دو
کھوئی یہ ادبار کو تبدیل سے
لیکے پلا پھر ہبھلا آدمی

صحیح کو پھر بباب صحرا گیا
خوب اُسے دل سے جو بھائی یہ بیا
آئیو جب پھانس کے باز آئیو
پھر اُسے حضرت نے سنایا یہ فن
تحویل سے عصی میں بڑا سقدار
کبیہ زرام کا حلقو امبا
فضل آہی سے وہ سامان ہوا
پھر یہ کہا ایک سفر بیش ہے
آدمی اک راہ بتانے کو دو
ہے یعنی خدا کی نظر سے
اُسے وہیں ساتھ کیا آدمی

فقیر کا ختر کے رکھرانا اور میسری کو پوچھانا

حضرت ساقی کا بھلاہو ملے
چین کرو خوش ہو آباد ہو
دیکھیے کہ کارا نہیں کیا دیتے ہیں
دیر ہے کیا کوئی اوہر درا نے
پڑھ لیں جما ہی میں دعاقت
صحیح ہے مثل سوم سخنی سے بدلنا

جام جو ایک آدہ بجا ہوئے
کچھ تو قیسہ دن کو بھی امداد ہو
دیر سے سب رہ دعا دیتھیں
آپ ہی کا نام سننا اور ائے
تو سا ہے جسم ادھر آئے قیح
چلتے ہیں ہم دو رہا بتک چلا

اور نہ دینا ہو تو دیکھے جواب دیکھ لیں ہم جا کے کوئی اور در اور نہ کچھ ملک خاتا گا ہے دیکھیے فیاضی پیسہ بخان بزم ہیں جا جا کے وہ دیتا ہو جام پوچھنے فیض اور وہ عرض گھر میں گیا پہلے وہی را ہب ساری حقیقت وہ بتاوی اُتے حال کا مقصد درویش کا بھائیوں کا حال سنایا اُسے باڑ کا پھنسنا وہ اٹانا وہ پے ساری حقیقت وہ بتایا کیا شوق میں گھسے نکل آئی وہیں پاؤں پچھے اپکے کری دوڑ کر اور دیا خوب دلاسا اُسے جھوپڑی میں اپنے اتالا انہیں ہے مری تقدیر میں درود وال پھس بھی گا کرتی ہے وہ کوکبو چاک کی صورت نہیں مہربوار	جا حرم جو دینا ہے تو دیکھے شتاب آپ کی خدمت سے کریں درگزر پاؤں فیض دنکا نہ کچھ لگا ہے شرم تمھیں چاہیے اور ہمارا ن کیوں نہ بہلا خلق میں ہو جائے نام بزم سے ہے خاڑہ ختر عرض آپ کھڑے رہ لکے بیرون در بھائی کی جانب سے دعا دی اُتے ذکر کیا آمد درویش کا ہے نظر حال جو پایا اُسے گھوڑوں کے بکھرے وہ پانوڑی کو شمش درویش جو بتایا کیا گھر میں سنا جنتے کل آئی وہیں ایک گھر جبڑی گرد پھری دوڑ کر آپ نے قدموں سے اٹھایا اُسے جان لگئی اپنا سارا آئین رو کے وہ پھر کئے لگی اپنا حال کشتی درویش میں ہے آبرو کاسہ گدا گی کاہے اور دست زار
---	---

<p>آپنے سن شنکے والا دیا بات جو کہ دون میں اُسے یاد کرے دے کوئی توڑا توجہ ہی بچیو دیکھ دعا بچیس رہی دینا رہے گانٹھ کا پورا کوئی اندازہ نہیں ایں نہیں جا سے سوال جواب ماں شنکے پر آگئے جو ماں کو ناچڑے جب نکلے تو گھونکھٹھڑکیا بچیک مل لا کہ پرانے نہیں ایک ہزار کے کا ہی اپنا سوال جس سے جو حصہ ہو ہمارا ملے لاکھوں یہ کتنے تھے جنون ہے بچیس ٹرے سے جیران تھی وکیہ ریش ایک سواری نکل آئی اور بچیس ٹرے جو کیمی تو وہ کہبیا گیا لوگوں نے بتلا دیا سب ماجرا کرنے لگی یہ دہی اپنا سوال حال سُنا اور ہوا منفصل دیکھ محفوظ اُسے بجوا دیا</p>	<p>آنسے یہ بحال جو بتلا دیا اور کہا آج سے ول شادر کر جا کے وال اب یو کہیں کیجیو ایک بھی کم پوتونہ لینا روپے آنٹے کہا ایسا تو دیکھا نہیں شاہجی کتنے لگے جاؤ ستاتاب دیکھا خداول میں جو ہو انکا لو ماں شنکے نکلے تو گداشت ہے کیا یہ جو شنا مانگنے لگے سہ جلی ہے پوچھتا کوئی توبت آتی یہ حال وہ کوئی اسد کا پیارا ملے ہے شنکے یہ لاکھوں کے وہاں لے چکے لوگ بہت جمع ہو گئے کرو پیش کہتے ہیں اتنے میں ہوا کرو فر ستھان اور ایک امیر آگیا پوچھا وہ ان اُس کا سبب ماجرا آسے کو تفتیش کیا اُس سے حال کیا ہی خدا ترس تھا وہ حرمہ دل تیر کر کی دہی توڑا دیا</p>
--	--

<p>سامنے درویش کے لیکر گئی اور وہ سب حال سنایا تھیں خپچ ہے روز بوج پچ آئے فتح کوڑی نہ رہی کیا سب اس نتھے صح کوچھ رجاس کے دلالی وی مختواڑے سے عرصے میں بہت ملگیا ساری کرامات بتائی اُسے ماریے ہبھت کو شدید بیمن آج دیا جسے دہی دیگا کل اسکو فقیری سے نارت ہوئی شکر کے سچرے کو چکا فقیر تذکرہ ایک دن اُس سے کہا بار سے میں سبکے ادا ہو گیا آج خوشی سے مجھے کر دو و داع شیریسا صاحب لکھا جاؤں تھیں اڑنے لگے دختر داداں کے ہوش صب کیا خیز چلے جائیے جانب صحرا دہ روانہ ہوئے</p>	<p>پھر نہ کیں اور کسی ٹھکری لاں جو کچھ تھی وہ دکھا یا نہیں سنکے کماج ہی ہو جا سے خرچ اُسے نہ شناکان سے جرم یہ رون تھی جو حق درمیں کمائی وہ ہی زرو ملاغپچہ زول کھسل گیا پیشہ یہ بات بتائی اُسے ہے یہ گدائی تری تقدیر میں ہو گا زاد و قات میں تیکے خل کتے ہیں ایسی وہ اشارت ہوئی لیکن خوش ہو گیا کیا وہ فقیر عرصے تک پھر دہ اسی جارہا کام بچھا شکر خدا ہو گیا رشته الفت کو کرو اقطع کاٹ دو زنجیں و ناجاؤں میں ویکھے یہ آپ کا جوش دخروش رو کے کماں یہ حلیے جائیے حکم جو پایا وہ روانہ ہوئے</p>
---	---

صحیح شینی جنات پت کی طلاقات کا تقدیر کی

جو شر ہیں اسے شیش فغورا جام وہ دے عقتل مری اگر ہو جو اڑنی خیز نہ ہو وہ جام دے جام وہ دے سے نگاں بیان تیز ہو اکھر سے دیکھا نہ ہو وہ جام دے جام وہ دے ہو دل زاہد کباب نشاں میں ہر شیا ہوں ہجامت جام وہ دے دل ہو فاختون کا ختم پنجہ نقطہ دیر ہو وہ جام دے جام وہ دے خاتمہ باشیں سر ہو گاؤں میں زرد ہو وہ جام دے میں نہیں حاضر تو غلام یہ ہو جن سے اڑے گند مینا کا لگ نشاں سے یعنی صحن دا کو حلیں جو مک حضرت مرشد کی سواری کئی کشتنی ہیں بستی سے جلا وہ فقیر دشت و بیان کو وہ راہی ہوا ہو	ہوش ہیں اے ساقی مخمور آ جام وہ دے دل سے جسے لگا ہو آتش دل تیز ہو وہ جام دے جام وہ دے تیز دیان تیز ہو رونق میخانہ ہو وہ جام دے جام وہ دے جس سے ہو پیری شباب بے پیسہ شارہوں وہ جام دے جام وہ دے فن کر و تر و دھوگم ناخن تدبیسہ ہو وہ جام دے جام وہ دے کعبہ ہو جو دیر ہو تحت شری گرد ہو وہ جام دے جام وہ دے عرش تلاک سیر ہو ہونہ فلک سیر تو قسے جام بیک پیکے قبح تیرے قدم چومن کر دشت میں اک باد بہاری گئی شہر میں ٹھنڈے گاہ بلا وہ فقیر راہ سرو راہ آلمی ہوا ہو
---	---

<p>اور ہر ان شیر فگن ہو گئے جب سے پڑا گرد قمری میں طوق چرب زبان سے لگا اس کو داغ اگل جسی کھاتا ہے یہ بے ادب آب گئی تشریف رہا دکی وامن کمسار میں مجعون چھپا لکش نزدوس وہ حسرہ ہوا پیڑھو سوکھ اتھاہس ہو گیا بات میں ایک ایسا کے دودو گے راہ میں بہرے نے پچھا دی پلک جھکتے تھے کیا کیا شجر پاروار باد صب اٹاک آڑاتی نہ تھی اور پرندوں نکل پرے جا سجا باش کی کوٹھی کمین خشن حل چنار الا کھون کھوریں کمین الکھون ہی تاڑ تھے کمین پاڑتھے کمین کا رہن حباریوں سے حماریوں کے خنان تھا دہوپ دہان خوف سے جاتی نہ تھی حضرت بھی دیکھیں تو جذاب ہر سیکرناں آپ چلے جاتے تھے </p>	<p>شیر توہین بیتے ہن ہو گئے سامنے اُنکے جو کیا ذکر زد و ق کوک آٹھا تھا کہیں طاؤس باغ قہقہوں سے کبک پرایا غضب دہوہم ہوئی عشق خدا داد کی دیکھکے دہن پس ہامون چھپا دشت میں جب آپکا جلو ہوا نگ خزان دم میں ہوا ہو گیا نقش قدم سے گل خود روانگے آئے جو حصہ دایین یہ رنگ ملک اور پئے تسلیم ادب بار بار نو تو کبھی سلطنت آتی نہ تھی چھیلیدن بھرن چشمے بھرے جا سجا روزینی اور وہ مخندد کی کچمار غما کمین اور کمین تھے پہاڑ شیر کمین اور کمین کر گدن ایک دہ بھیں ٹڑوہ پیا بان تھا صورت انسان نظر آتی نہ تھی اسکو سلا دیکھنے کی تاب ہو سرستہ و ان آپ نہ چلتے جاتے تھے </p>
--	--

دل میں خدا اور عین سر زبان	حکیم داوند میں تختہ بزرگان
----------------------------	----------------------------

غزل

<p>کعبہ نہ وات کندہ چمک کر دیا آنکھ جو دسی طور کا سارا دادیا جبکو مناسب تھا جو دینا دیا حسن دینا نازو کر شما دیا ہونٹھ کو اجھا زیجا دیا بن دہ ناچیز نہ کو کیا کیا دیا حضرت راہ کو مصلادادیا ایسی کوئی راہ بتا ہا دیا ہا</p>	<p>مارض پر نور جو دکھ لادیا برق تھلی نقطہ گتی و تھی چسخ پتارے ہیں زین پر شیر عشق دیا اور دل و چشم بھی آنکھ کو بھی اسی نادیدہ دی ہوش بھی اور عقل بھی اور فرم بھی دی جو ہر کر رنگ کو تردمنی بار ہو مجھ کو تو سے دربار میں</p>
<p>بیجھے چشم و جگر دل ابھی ٹھیک پاس جو تھا قدر نے والایا</p>	

<p>آپ چلے جاتے تھے بڑھتے ہوئے نشانہ المفت کامزہ پاتے تھے جذبیں کرتے تھے بھی لائف اور کبھی نالہ یا رب کیا گوئیجتے تھے کوہ و بیان و دشت کو سوان اڑیسے جاتے تھے جو جنتی چنڈی</p>	<p>سو ز جگر سے ہی پڑھتے ہوئے جوستے صاحب کو چلے جاتے تھے شتمہ کے بھی آپ کے جاری تھا کاف لب کبھی آہون سے لپاپ کیا نالہ کنان و ششیں کرتے تھے کان کثیر کرتے تھے سنکرو زند</p>
--	--

<p> پشت پر اک شخص نے آوازی ٹھہر د فراٹھ و فراشاہ جی دشت میں پھر ایک طرف گئے آپ نے اس طور سے دیکھا اے بازیے توڑا اٹھا کے ہوئے آنکھ ہوئی چار قریب آگی دیکھی بچا نے بچا نے کون ہو ہرگز نہیں ہجانتا آنکھ سے دیکھا بھی حافا نہیں آپ مجھے بھول گئے شاہ جی کاتب تقدیر ہون کچھ دہیاں ہے تنشی چھسا یا مجھے جنگال میں یہ مجھے خستہ کی بدولت ملی میکریے روزی کام ہے ایک کو باز ایک کو خدا ملے دامن صسد میں نہان ہو گیا دشت میں اک جا تو گل ہوئے خستہ رکھنے صحرائیں آپ خوب ہی درویش نے تیر کی </p>	<p> بس یہ خدا نے خبر پر لادی تھی ہی آواز چلے واہ جی ہے سنکے صد آپ فرا تھم گئے جھک کے اڈہ غور سے دیکھا اے آتا ہے وہ گھوڑا اٹھا کے ہوئے دم میں وہ اسوار قریب آگیا پولانہ غیر آپ میجے جانے کہنے لگے میں نہیں کچھ جانا تنا اس سے کوئی بڑھ کے نہا شانہیں سنکے منہ اور کس واہ جی پاس ہے جو کچھ ہی بچان ہے کیا کون رہتا ہوں عجب حال میں راز بتایا تو یہ خدمت ملی فکری ی صبح سے تاخام ہے حکم یہ ہے ایک کو گھوڑا ملے حال مفت در جو بیان ہو گیا وہ جو گیا آپ یہ بیدل ہوئے آئے نہ اٹھ کر بھی دنیا میں آپ دیکھدے گردش خطا قدر یکی </p>
--	--

خوب بڑا یا اٹھیں تیرے
جو جو معتدر میں لکھا تھا ملا
ایک گدائی سے ہوئی مالدار
جو جو سناء ہے وہ ذرگوش ہو
پھر بھی نہ تیرے سے غافل ہو
ورنہ یہ انسان تو بجورہ ہے
چشم کی قسمت میں جو ہے پانی ہے
درد جو ہو اسکی دوا چاہیے
فرض ہے انسان پر لیکن تلاش
پاؤں کو تو طریقے ہی نہیں پیدھا ہے
پاؤں نمکل سے کبھی ہون دراز
ہے یہی ضمون قضاؤ قدر
کیجیے تیری خدا راس لائے
حضرت باری میں مناجات کر

ہو گئے گاہ جو حق دیرے سے
تین طرح تینوں کا حسما ملا
ایک نے اسپ ایک نے پیا شکار
ای تو ذرا قدر تھیں ہوش ہو
چاہیئے تقدیر کے فتائل ہو
چاہیئے تیرے پر دستور ہے
ہری جو بھین میں وہی بیش آنی ہے
ہو جو غرض فکر کیا چاہیے
پائیگا قسمت میں جو ہو گی سماش
ہاتھ نے پھیلے ہی چڑھا چاہیے
خواب تو سطیع سے کرے ساز باز
طول ہے بیانہ الحقدہ
دل میں جو شیطان کبھی وسوسا لے
بات ہے قدر وہی بات کر

مناجات

میں بھی رہوں با رہ عرفان سکت
خوب چڑھا نشاہ تقاوے بلے
ہوش اڑے ہرم میں ساکت ہوا

دہوم ہو اے ساقی جامالت
دل میں بُر کوئون نہ کاون بر طاہ
ایک پیالہ جو پیا چست ہوا

<p>عمر تو غسلت میں ہوئی ہے سب سر میں تر سے دوزخ کے بھی قابل شہین خلق ہوا نگ خلائق ہوا دامن آدم میں لگا مجھے داغ جسم گذہ کے لیے چالاک ہوئ صورت ہمزاد ہے میں اگناہ ہان تری رحمت کا ہون امیدا ساز کرے دم میں اگر سوز ہو اوٹ میں تنکے کے ہو سلاپہا آہ تر تھے تر تری پا پڑھتہ سا ہون میں آیہ لا تقططا</p>	<p>جامعہ سنتی کی نہیں کچھ خبر خلق میں محسا کوئی خاصل نہیں میں نہ کسی کام کے لائق ہوا خانہ عصیان کا ہون حشم و پران آہ گندکرنیکو بے باک ہون میں جو نوتا تو نہ تو گناہ قہ کے اب کا پتا ہون بیدوار رات کو چاہے تو ابھی روز ہو تیرا ذرا حشم عصیان کی آڑ حشم کے کہ ہویں ری پا بخششے میں دریچ کرتا ہے تو</p>
--	---

خاتمه کتاب تاریخ لا جواب

<p>دہوم ہے کیون کچھ تجھے معلوم ہے شور ہے یا طبع میں یہ زور ہے سچ تو یہ ہے فکر ہی ساوسیتی قدر جہت بھی نہارے تو کیا شاعروں کے شاہ جناب حسن در و نہیں جرات و انشا نہیں</p>	<p>دہوم ہے ای وحی قدس دہوم ہے کچھ تجھے معلوم ہے کیا خوب ہے طبع میں یہ زور ہے احتیتیت تو طرستے ہیں عرش کے تارے تو کیا زندہ نہیں آہ جناب حسن سرد ہے بازار کے سودا نہیں</p>
---	--

<p>حضرت ناسخ کو بھی ہوتا گئی آہ نہیں برق جناب سحر یہ تو وہ کہتے ہست اچھا کہا قدر بہار و نیگر کس کو ہم حضرت باری آہن شتر نوح ان ملا جو کوئی پائے بجات حضرت امداد علی بحیرت خاص ہیں جباری ہے گافیں عام یگئے ہم کئے جو شیش نوی جو جو بہتان انتہا بنا یاتام بھر کواں کو زے میں لاتے ہیں بھر کیون ہونا سخن کی کمائی ہے یہ نام جناب اسد الدخان زوکمالات خدا داد ہیں قطے کو چاہیں تو بنا دین گہر رنگ اڑا دیتے ہیں اڑنگ کے قاعدے جانچے ہوئے لفظیں صحیح عقل وہ ہے عقل میں آئی نہیں ہانف غلبی نے سارن جو </p>	<p>میکرو پلے ہی ابس کھا گئی اکھوں میں اندر ہی سب بخشک تر آنکو دھاتے یہ تاسف رہا تازہ ہو غشم یاد کریں جبکو ہم وہ تو گئے بھر میں ناسخ کی روح کشتی نوح سخن آئی ہے ذات ہم بھی ہیں ناجی کہوے شوے نام وہ سمجھی ہے فاسخ کا نام اپسیہ کافی ہے دلیل قوی جو جو بہتان انتہا بنا یاتام قطے کو شتم کو بناتے ہیں بھر بات گردہ ہیان میں آئی ہے غالبہ دہلی کا بھی ہو کیسا بیان قدر سے شاعر کے یہ استاد ہیں دانے کو چاہیں تو بنا دین گہر ڈھلتے ہیں شتر نگ کے شعر بلیغ آپکی بندش فصیح کون بہلا جھس رذائی نہیں پوچھی ہیان جب کتاب شگفت </p>
---	--

کان ملا حسین ہے ہیو ساری کتاب حضرت عزت میں دھاچا ہے عید ہو اپنی جاؤ دھرور ہے خیش ہے خاتمہ بالخیس رہو	کشف لگا سنکے ہماری کتاب اب یہ ناجات کیا چاہیے دست دعا ہو کہ بعد ہر روز سے غیر رہو حالت جو کوئی غیر
---	---

استادی جناب شیخ امداد علی صاحب حبہ لکھنؤی اور شیخ ناسخ حروم

ذنگ ہوئے مو لوی معنوی گرمی بازار ہوئی اُسکی سرد آب بخالت ہوا حسن کلام سلک اللہ پکار سیم غنجہ ہر اک نقطہ ہر حرف بگ پنجہ ہر کان پری شانہ ہے نامہ محوب کی تفعیل ہیں ٹر بیت ہر اک زلف دو ہائی حسین خشد کا گلزار ہے یہ شنوی بح لکھو تم تھیں ختم شنوی قوت در مه قدر ہے سے ملہ ہجری	صل علی خوب کی شنوی نااظم ہروی کا ہوا زنگ نزد چھوٹ پڑا تھے سے جائی کی جاما آگئی اضافت پر عقل سیم گلاشن ذرستہ ہرین ابیات کل شر ہر اک گیسو جانہ ہے سلاک حبہ لہ مصالعہ ہیں نقطہ ہر اک خال شیخ حبیبین کیا ہی ضیا بار ہے یہ شنوی قدرنے کی شنوی اپنی تمام یہ سہ شنوی قوت در ہے
شیخ غلام حسین دارشہ بگرامی	

جس میں ہر ہی قدر سے نازک خیال
و اسطلی الاصول ہر ہی ذمی کمال
نکتہ طرازی میں قدیم المثال
فضل خدا سے ہے عجیب بول چال
لکھ گیا کاتب قدر تک حمال
شمس الدین جبریل

کیون نہ پہلا نازک سے بلکہ ام
میر غلام سعین اسم ہے
سحر بیان میں عظیم الشفیع
نظر کم کیا قصہ تقدیر کو
محض تائیخ پر ارشد لکھو
شمس الدین جبریل

ولہ

ہے کوئی دریا کہ روانی میں ہے
باوصیا باع معانی میں ہے
شمس الدین جبریل

صلح علی شنوی میر قوت در
ارشد ابھی اور کوساں نظم
شمس الدین جبریل

شناکر پشاور صبح بلگرامی

یا کوئی دُر داغ تقدیر ہے
چشمہ افساد تقدیر ہے
شمس الدین جبریل

نور کا دریا ہے قضاؤ قدر
گھست تائیخ ملا صبح کو
شمس الدین جبریل

قطعہ تائیخ تاییف از باہش زریل جوان بناری

بس مکے استاہن وہ د اسلام
خلق میں آئینہ ہے سارا کلام
شمس الدین جبریل

وصفت ہو کیا مشنوی قدر کا
نور کی تائیخ لکھوے جوان
شمس الدین جبریل

ولہ

نہ چون ایک نسبت ہر ڈھنڈہ کو کوئی کسکے خلاف بڑا بنت لے سکتی ہے کرنے کو کہا جائے	ساری خدائی کا ہے یہ انتساب قدیم آئینہ سے کیا یہ کتاب مسنون تاریخ تو دیکھو جوان <small>شاعر ابرازی</small>	اسیں جو کچھ چاہیے موجود ہے مصحح تاریخ تو دیکھو جوان
علام مجید الدین واصل بلگرامی		
روز باتھر ورزش سوت آنکھ کا اپنے پانچ مالکیں بیجیں کوئی دیکھو سوچوں پر جنگ پس پڑیں جیسا جیسا شاید تاریخ کو جانے	شاعر غاصبہ سید اسفنخ پس در تاریخ تو واصل سخن سال ہزار و دو صد پتھر سخن <small>۱۸۴۵ء</small>	قدیم ناش شعر امیت دار نظم ندوست قضاوت دار معنوی دصوری خوصلی نویس
شیخ علی سخن طیب بلگرامی		
جنگل میں کامیابی بیان و نشان قضاوت دار نوشته بیان قضاوت دار <small>شاعر ابرازی</small>	بنام و نشان قضاوت دار نوشته بیان قضاوت دار <small>شاعر ابرازی</small>	چواد قدر شد شنوی اختتام طیبیہ از پسال تاریخ او
جنگل میں کامیابی زمانے میں نہیں سہے جکا ہم سر	زمانے میں نہیں سہے جکا ہم سر ندا آئی کمر ہے پتھر	عجائب شنوی قدر ہے یہ جنگل نے جو کی تاریخ کنکر
شیخ محمد حسین سعید بلگرامی		
مسیح بَدَآ اللَّهُ الْقَدِيرُ	اَلْفَضَاعُ وَالْقَدْرُ	فَلَمَّا تَبَرَّزَ دُوَّاجٌ قَلْثُ عَامِ مُحْكَمَةٍ
سید ابن علی بلگرامی		
مسیح بَدَآ اللَّهُ الْقَدِيرُ	اَلْفَضَاعُ وَالْقَدْرُ	فَلَمَّا تَبَرَّزَ دُوَّاجٌ قَلْثُ عَامِ مُحْكَمَةٍ

شیخ خلیل احمد وجہد بلگرامی

<p>قصہ تقدیر ہے کیا وادا جسے سنا کئے کیا وادا صل علی صل علی وادا ارض سے ہے تباہ وادا ظریم ہے صل علی وادا</p>	<p>شنسی قدر قضاوت در سیرے تو اتھارین میں کیا کون خوب لکھی خوب لکھی شنسی وہوم ہے انسان ولائکن میں ہوم وجہ نے تاریخ لکھی وجہ کی</p>
<p>لے لے لے لے لے</p>	<p>لے لے لے لے لے</p>

شمسی قدر قضاوت در
 سیرے تو اتھارین میں کیا کون
 خوب لکھی خوب لکھی شنسی
 وہوم ہے انسان ولائکن میں ہوم
 وجہ نے تاریخ لکھی وجہ کی

وَاسِعَةٌ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱	اے کسی بندو اور فت کا ویرانہ نہ نہ کوئی دل آئید چھ سرہ جانا نہ نہ ٹاڑ روکسی شمع کا پروانہ نہ نہ	یا خدا بیٹھے بٹا لے کوئی دیوانہ نہ نہ کوئی دل آئید کمین کمین انگل کی طرح
۲	اے خدا دل سے تپ عشق بناں دو رہے خمن صیش سے یہ برق پتاں دو رہے	اے خدا دل سے خار اور گلتاں سے خزان دو رہے خمن صیش سے ہر گلگ جان دو رہے
۳	خاک اُوتی ہے جدہ کو یہ ہوا جاتی ہے کھل اُڑ جاتے ہیں بستی پلاٹی ہے	
۴	کوئی سیئے پارٹیک بھی نہیں پاتا ہے دل سہس اور توکیجاوہیں چپن جاتا ہے	ہے یہ وہ تیر کر سپیام قضا لاتا ہے جب جگر تھا متھیں مل غضب لاتا ہے
۵	جگرو دل پہیاں ہتھ دھرے سچھرتے ہیں زندہ دل اسکے وہی ہیں جس سے بھرتے ہیں	

<p>اک ہمیں ہیں کہ قیامت کی گردانی سنتے ہیں آنکھ جب کھو لئے تو ہمیں خود ہجڑتے ہیں</p>	۷	<p>نوتھستے ہیں کیسکی نوچھ کتھے، ہیں تیر کھانے ہوئے ہوش پڑے تو ہمیں</p>
<p>دیکھ لو آنکھ لڑائی یہ بُری ہوتی ہے لقد یا حقیقت یہن چھری ہوتی ہے</p>	۸	
<p>کیا کمین کیسی صیبت یہن پہنسچ جان ہزین دل کا کچھ ہوش نہیں جسم کا کچھ ہوش نہیں</p>	۹	<p>ہون ٹھہر میں خشک توڑا بسے خشم گھیں دل کمین آنکھ کمین باخھ کمین پاؤں کمین</p>
<p>پوچھتا ہے جو کوئی دوست کریم یا شر ہے املاکی باند کے کہدیتے ہیں تھہر ہوئے ہے</p>	۱۰	<p>پوچھتا ہے جو کوئی دوست کریم یا شر ہے املاکی باند کے کہدیتے ہیں تھہر ہوئے ہے</p>
<p>پہم سے طلبے خیر بیج جانی اپنی شکل تو دیکھیے امی طلک کے بانی اپنی</p>	۱۱	<p>بچھ لفڑایے قصے، کمانی اپنی شکل تو دیکھیے امی طلک کے بانی اپنی</p>
<p>شمع رخادر سے دیوانہ بنایا تو سسی خیز رجی آپنے پروانہ بنایا تو سسی</p>	۱۲	
<p>کیا تڑپتا ہے دل زار تھیں ہوش نہیں دو نون آنکھوں کے ہیں جیا تھیں ہوش نہیں</p>	۱۳	<p>سرہ سہیں ہوت کا ذار تھیں ہوش نہیں تم پر ہم مرتے ہیں اب یا زار تھیں ہوش نہیں</p>
<p>جگروذل کبھی اے جان سماںے نگے کانٹے پکلوں نے چھپوئے تو کالانے گے</p>	۱۴	
<p>کوئی ہمسا بھی ستائیکوئہ پایا ہو گا کوئی تربت میں سلاںیکوئہ پایا ہو گا</p>	۱۵	<p>کوئی یون داغ دھانیں کونہ پایا ہو گا کوئی مٹھی میں ملانیں کونہ پایا ہو گا</p>
<p>دم بھر کے جائیگے آج ان جو دم میں وقوع ہے خوش رہیں چین کریں آپ پیان کیا غم ہے</p>	۱۶	

<p>پیاری نگل آپسی اسی شک مرگ کی ہے یہ نگاہ اور یہ چوتان یہ نظر کی ہے ہے</p>	<p>۵۹</p>	<p>ایسی تقریب ملا شد و شک کی ہے یہ وہن اور یہ ہو فتح اور کر کی ہے</p>
<p>مرگ کی آنکھ تو چست کی کر پائی ہے سحر کی نحل ہے اجڑا کی گویاں ہے</p>	<p>۶۰</p>	<p>مرگ کی آنکھ تو چست کی کر پائی ہے سحر کی نحل ہے اجڑا کی گویاں ہے</p>
<p>ندیہ نات اور نراثین نہ پہنڈلی کیجی ندیہ تلو اکین دیکھا نہ یہ ایڑی دیکھی</p>	<p>۶۱</p>	<p>ندیہ نیشن نہ پہیٹ اور نہ چھاتی دیکھی ندیہ پنج بیمن دیکھا نہ یہ ایڑی دیکھی</p>
<p>چلتے ہوئے جوں کے محل خوب تجھترے ہو اپنے جوں میں چھلا داس کے بنے پھرتے ہو</p>	<p>۶۲</p>	<p>چلتے ہوئے جوں کے محل خوب تجھترے ہو اپنے جوں میں چھلا داس کے بنے پھرتے ہو</p>
<p>بس نہ ترا کو اور ہر آؤ تمہیں پیار کریں گھے لجاو اور حسر آؤ تمہیں پیار کریں</p>	<p>۶۳</p>	<p>تم نہ شرم راؤ اور ہر آؤ تمہیں پیار کریں مرتے ہیں اور حسر آؤ تمہیں پیار کریں</p>
<p>حستین دل میں ہیں ایجاد کالیں کرو دل روپتا سہتے کلچے سے لگائیں آور</p>	<p>۶۴</p>	<p>حستین دل میں ہیں ایجاد کالیں کرو دل روپتا سہتے کلچے سے لگائیں آور</p>
<p>وہی طشت اور ہی خبڑی دل ہی وہی آنکھ وہی شیشہ وہی پتھر وہی دل ہے وہی آنکھ</p>	<p>۶۵</p>	<p>وہی موام اور ہی انگوڑی دل ہی وہی آنکھ وہی پھٹوادی نشتر وہی دل ہی وہی آنکھ</p>
<p>ٹوہنڈتی ہیں تمہیں لے یا تھاری تمہیں دل تو پھٹے تاریں بچ جائیں تھاری تمہیں</p>	<p>۶۶</p>	<p>ٹوہنڈتی ہیں تمہیں لے یا تھاری تمہیں دل تو پھٹے تاریں بچ جائیں تھاری تمہیں</p>
<p>سید ہی با تو نہی ہی رسم ہے ہے کجی تپہ شمار ایک جان اور ہے دیکھی سی تپہ شمار</p>	<p>۶۷</p>	<p>جلد جو شدم دل و سر ہے اجی تپہ شمار لکھ جانیں ہوں تو کرتے ہیں ابھی تپہ شمار</p>
<p>ہیں سحر کے کمر کر نہیں پیدا ہوتے ور نہ سوارند آپ کے شیدا ہوتے</p>	<p>۶۸</p>	<p>ہیں سحر کے کمر کر نہیں پیدا ہوتے ور نہ سوارند آپ کے شیدا ہوتے</p>

<p>ہاتھ پھیلا کر ہیں آتے نہیں تم کیا کہنا پیاری صورت بھی دکھاتے نہیں تم کیا کہنا</p>	<p>۲۲</p>	<p>اپنی باتیں بھی سناست نہیں تم کیا کہنا ٹھکل کیا تھی بھی لگاتے نہیں تم کیا کہنا</p>
<p>بھی کہتے تھے کہ دل موہ ہے زمی دھیو گریان کر کے جب لا یانگی گرمی دھیو</p>		
<p>بات کر انہیں باونہیں بتایا ہے منہدی مل مل کے پہب زگ جایا ہے</p>	<p>۲۳</p>	<p>چال میں حشر کا انداز سکھایا ہے آپ شکر انہیں عشق بنایا ہے</p>
<p>جبے دل لیتے کا اے یا انہیں فوچ ہوا اسی دن سے تمیں آئیں کابھی شوق ہوا</p>		
<p>اک ذرا آنکھ ملاؤ یہ پلک تھی آگے نہ بکھری نہ کریں یہ پلک تھی آگے</p>	<p>۲۴</p>	<p>نئھ تو چھیر دیوی چھیرے میں چک تھی آگے اپنے سایے سے بھی نکو تو چپک تھی آگے</p>
<p>سبے کچھے تھے یہ سچ درج کجا وٹ کھی آنکھ اور نہیں اٹھتی تھی لگا رٹ کب تھی</p>		
<p>اپنے کچھ اور جی صورت ہوئی چشم بدوار ما تھے پر روز چنی جاتی ہے فشاں بھی فرو</p>	<p>۲۵</p>	<p>چمیا نگس سہرا دن ہیں ہو سے قم شہرو زفہ سہرا آئیہ ہے لگائی ہے یادن خضرو</p>
<p>بھر آئیشیہیں ج پسہ دکھاتے شیئن آپ پانہ سی کے سو اتفھی بھی لگاتے نہیں آپ</p>		
<p>سینز نگت پر جب لوز سے اللہ اللہ خود طبیعت بھی بہت دور ہے اللہ اللہ</p>	<p>۲۶</p>	<p>چسہ دھبی شمع مذوہر ہے اللہ اللہ کیا جسلا حمر کا نڈکو رہے اللہ اللہ</p>
<p>خوبصورت ہو گل باغ جوانی ہو تم حسن میں پہنچ پیں یوسف ثانی ہو تم</p>		

<p>قد تو بہاساہو کیا سچوں سانگ آپکا ہے چوک کی سیکر کمرے پر پنگل آپکا ہے</p>	<p>۱۹</p>	<p>فتور فتاد ہے کیا قبر کا ڈھنگ آپکا ہے ابھی فرگان کی خبلویہ خذنگ آپکا ہے</p>
<p>تیر کروک روک لوچھرات تو انو صاحب راہ چلتون کے گلیخون کونہ چھانو صاحب</p>	<p>۲۰</p>	<p>چال وہ گبک دری پاؤں پرے آگر سح کرتی ہے یہ تقریر بیشین پر</p>
<p>جمی آٹھے مدد ہجوتربت کو لگا دھٹکو کر زہر کھاتے ہیں انہیں با تو پرسب جادوگر</p>	<p>۲۱</p>	<p>مردہ آدار منست آپ کی زندہ ہو جائے سیکھ تقریر جوز ندہ تو سیجا ہو جائے</p>
<p>سنجھ حسن پہ ازرو زدن عزور آپکو ہے لے صنم حسن پہ ازرو زدن عزور آپکو ہے</p>	<p>۲۲</p>	<p>ہے تم حسن پہ ازرو زدن عزور آپکو ہے وہدم حسن پہ ان روزدن عزور آپکو ہے</p>
<p>ق سے ہر آپ کے حق میں یہ کے دیتے ہیں ز سے کے آپ کے حق میں یہ کے دیتے ہیں</p>	<p>۲۳</p>	<p>ہسا عاشق نہے گا نہلے گا پیارے خوب ازرو زدن اپنی سوجھی ہو اچھا پیارے</p>
<p>اگلی باتون پر فرادہیان نہ آپیا پیارے کتنے تحدیں بھی نہیں آپ کے پیارا پیارے</p>	<p>۲۴</p>	<p>ز سے کے آپ کے حق میں یہ کے دیتے ہیں بڑی چالوں سے ہبلا کے ہبلا کتھے ہیں</p>
<p>یہ تو فرمائیے گس سست کو دہیان آپکا ہے یون تو کہنے کو زمانہ ہے جہان آپکا ہے</p>	<p>۲۵</p>	<p>اندزوں کیسا مزاج اے میرجان آپکا ہے ول میں جب چاہو چھٹا کو مکان آپکا ہے</p>
<p>ہم وہی ہیں مگر آپ اور ہوئے جاتے ہیں طور کچھ آپ کے بے طور ہوئے جاتے ہیں</p>	<p>۲۶</p>	<p>یہ تو فرمائیے گس سست کو دہیان آپکا ہے یون تو کہنے کو زمانہ ہے جہان آپکا ہے</p>

<p>اگر ہمیں ملتی نہیں پا کیجیں دکھا لیتے ہو گالیاں سفت میں دوچار سنایتے ہو</p>	<p>بات کئتے میں زبان اپنی دبایتے ہو کبھی کتے نہیں ہو نشونکا مزایتے ہو</p>	<p>۳۷</p>
<p>آنکھ پر تی ہے تو تیوری دہن چڑھائی ہے بات توزیعی بھی ہوتی ہے تو بڑھائی ہے</p>		
<p>کسرت دہیان جی ہاتین نہ نہ کا اوصاصاب کھو کے سیکھا ہوں مجھے تم نکھا اوصاصاب</p>	<p>جموں قسمیں گے سامنے کھا اوصاصاب نچھے آڑتے ہوڑہ ہوش میں آؤ اوصاصاب</p>	<p>۳۸</p>
<p>بہت بنادون تھیں نقش ریں پتھر کی طرح سیکڑوں دل سے تراشون بھی ذکیر حج</p>		
<p>یہن دہی شاعریں ہوں پچا سنتے ہو آستین آئتے ہو دامن کو بھی گردانے ہو</p>	<p>باتین چریاں ہیں مری لوہا مر مانستہ ہو قدرت ہوں قدر ہوئیں قدر ہوں تم جانتے ہو</p>	<p>۳۹</p>
<p>ہوش جب آپکو آئے تو ادھر آئیے گا اب زیادہ جو بڑیے گا تو بن جائیے گا</p>		
<p>ہم وہ شاعر ہیں کہ پریونیں ہو اپا نہ ہتھیں یہیں بیٹھے بیٹھے جو کہیں دہیان ذرا باندھتے ہیں</p>	<p>باتون باتون ہی میں اضمن نیا باندھتے ہیں سحر کرتے ہیں پرم غ قضا باندھتے ہیں</p>	<p>۴۰</p>
<p>طاہر مرگ کو چکی پا اٹا دیتھیں ملک الموت کو ہم اوگ دغا دیتے ہیں</p>		
<p>ہم وہ ہیں جمبوٹ کو سچ کر کے دکھادیتے ہیں ہم وہ ہیں باتون میں سوبتے بنادیتے ہیں</p>	<p>ہم وہ ہیں باتیں سب نگ اٹا دیتے ہیں ہم وہ ہیں باتون میں سوبتے بنادیتے ہیں</p>	<p>۴۱</p>
<p>ہم وہ ہیں ضم کو پروانہ بنا دیتے ہیں ہم وہ ہیں پریون کو دیوانہ بنادیتے ہیں</p>		

۳۹	اسی صورت پھر میں ناز خالا لاحول ولا حضرت اقیم میں اب آپجا ہو گا جس رجھا سچ ہے ہخت تو کوئی کاہر کو ایسا کہیا بدر شردا بیکا کل رات کو کٹ جائیگا	
۴۰	قاف سے دیکھنے کو آئیں گی پریان تکو دیکھیے لئے نہ اڑیں مثل سلیمان تکو	
۴۱	قد رس اب بناؤ انہیں انسان بنو اتنا پریون کو جلاتے نہیں دیو اسے برو باست رجایگی اللہ مری ما نو تو امسٹوف دہیان کر واپسی طرف تہیان کر	
۴۲	دیکھو دہ رو تیر کہیں نہ کالا اس قدر اپنے مشغوق کو سینے سے لگالا اس قدر	
۴۳	رباعی تاریخ منف	
۴۴	یارب پختون کوئی خامی مقبول کہیں یہ سیحان فلک چارم سے	یعنی داس خستہ ہو تامی مقبول
۴۵	سوخت و قوت در بلکرامی شہر ۱۸۵۸	سوخت و قوت در بلکرامی شہر

تبانہ

لکھ

۰۰

لکھ

۰۰

صحیح نامہ کلیات قدر

صحیح	صحیح	صفحہ سطر	صفحہ غلط	صفحہ غلط	صفحہ سطر
بیان	پیلان	۱	۱۵	قدار	لمح
چیل	چیل	۱۹	۱۶	خفف	۲
جور	جوڑ	۲	۲۰	اکٹا	۳
کئی	گئی	۸	۲۱	کلچا	۸
چھل	چھل	۱۱	۲۲	ترینی	۲
چڑاؤ	چڑاؤ	۱۲	"	کینگ	۲
سبی و	سبو	۸	۲۳	جیل	۲
لگ	لگ	۱۴	"	جاپ	"
ستینی	بتشی	۱۴	۲۷	والجنت	۱۲
بچمادون	بچمادون	۱	۲۰	ہرک	۱۰
کھم	کھم	۱۴	"	الاٹے	۱۴
آئندہ	آئندہ	۱۶	۲۴	تو نے	۱۴
-	-	۱۹	"	ڈوڑے لسد	۱۹
خوب	خود	۹	۲۶	آئندہ	۱۲
پنچھوڑنگا	پنچھوڑنگا	۱۰	"	لکونین	۱۴
تھے	تھے	۷	۲۸	جلقی	۱۶
شاہ	شار	۱۳	"	لگائیں	۱۸

صیغہ	خطاط	صفحہ	صیغہ	خطاط	صفحہ
جتنا	جتنا	۲	نٹاہ	نٹاہ	۲۸
سے	پچھے	۹	بچا	بچا	۲۹
کنگ	لکنک	۰	ڈراراہے	ڈراراہے	۳۰
ٹیان	ٹیان	۱۷	گل	گل	۳۱
ہماری کے	ہمارا نکے	۷	بچنا	بچنا	۳۲
پڑپڑ	پڑپڑ	۱۴	لکنک	لکنک	۳۳
بات	بات	۷	رسہ	رسہ	۳۴
جبریل	جبریل	۱۲	بیان	بیانی	۳۵
ہو گئے	ہو گئے	۱۸	لکھا	لکھا	۳۶
دیا ہے	دیا ہی	۶	کیا	کینا	۳۷
پڑ	پڑی	۱۱	زنبیل	زنبیل	۳۸
چیم	چیم	۱۴	پڑے	پڑے	۳۹
سوالاون	سوالاون	۱۶	آئندہ	آئندہ	۴۰
مکھ سے ہو	مکھ ہو دے	۳	دریشت	دریشت	۴۱
مشی	مشی	۱	کھلاے	کھلاے	۴۲
اویسہ	اویسہ	۲	چھا	چھا	۴۳
بیش	بیش	۱	پھلا	پھلا	۴۴
ساقی	ساقی	۱۲	پھلا	پھلا	۴۵

صیغ	صیغ	صفہ	سطر	غلط	صیغ	صیغ	صفہ	سطر	غلط
ٹھنگ میں جا جا	ٹھنگ بابجا	۲	۹۵		کملین	کمین	۱۷	۴۸	
نیسے	شے	۱۴	۹۶		ہوائی	ہواے	۳	۴۹	
جبریل	جبول	"	۱۰۰		دہوا	داوا	۱۵	۵۰	
بگ	بگھ	۱۶	"		وہ گز	وگر	۱۸	"	
جل جلالہ	جل جلالہ	۸	۱۰۱		وہ پنکی	وپنکی	۱۰	۶۱	
جبریل	چبریل	۱۱	"		عن کر کے	عن گکے	۱۴	"	
کٹھاگا	کٹھے کا	۳	۱۰۲		ہوا کیا	ہوا کیار	۱۶	۶۲	
کپا	کپا	۱۹	"		ستھاویو	ستھاویو	۰	"	
تدریو	تدرو	۱۹	۱۰۳		بڑی	بڑی	۷	۶۳	
گرمی	گرمی	۶	۱۰۴		بڑی ہو	بڑی اودھے	۵	"	
دل	دن	۳	۱۰۵		ہوتا ہو جو	جو ہو دہ ہو	۳	۶۴	
یہ تیرے	جو یہ تیرے	۱۳	"		خدا بھی	خدا بھی	۲	۶۶	
مزہ	مزہ	۱۹	"		پرانی	پاپنی	۹	۶۸	
پتیرے	پتیرے	۱	۱۰		ہندستان	ہندوستان	۱۲	۸۰	
جنکنی	جنکنی	۱۲	"		بن	بن	۲	۸۲	
اوڑاتا	اوڑتا	۱۵	"		جزا	خدا	۱۴	۸۵	
اپر و موسے	اپر و موسے	۱۰	۱۰۶		وہ کاٹ	وکابٹ	۱۹	۹۳	
پونگا	پونگا	۷	۱۰۷		رضاۓ	رضاۓ	۲	۹۴	

صیغہ	سطر	خط	صیغہ	سطر	خط	صیغہ	سطر	خط
سہماں	۱۰۸	اڑیا	گڈک	۱۰۹	اڑیا	سہماں	۱	میں سوتے
پونچھے	۱۱۰	گنگ	کپوٹ	۱۱۲	کپوٹ	پونچھے	۸	پونچھے
چانین	۱۱۳	لکھتے	چان کا	۱۱۴	لکھتے	چانین	۱۵	چان کا
داسن	۱۱۵	الامان	دامن	۱۱۶	الامان	داسن	۱۶	داسن
اہکم	۱۱۷	اوچی	اگر	۱۱۸	اوچی	اہکم	۲	اگر
وزن	۱۱۹	چوڑکا	دین	۱۲۰	چوڑکا	وزن	۱۸	دین
پونچھتی	۱۲۱	آب	پونچھی	۱۲۲	آب	پونچھتی	۷	پونچھی
بھی یاد	۱۲۳	جیدین	بھی	۱۲۴	جیدین	بھی یاد	۸	بھی
کامارہ	۱۲۵	کپا	رہاڑہ	۱۲۶	کپا	کامارہ	۸	رہاڑہ
میں ادن سے	۱۲۶	پکار	ادن سے	۱۲۷	پکار	میں ادن سے	۱۷	ادن سے
اکے	۱۲۷	ڈوبٹا	اگے	۱۲۸	ڈوبٹا	اکے	۶	اگے
آئندہ	۱۲۹	ہوتا ہوتا	آینہ	۱۳۰	ہوتا ہوتا	آئندہ	۱۱	آینہ
ہین	۱۳۰	ایہر	میں	۱۳۱	ایہر	ہین	۱	میں
دریڑے	۱۳۱	ہواہیں	ڈریڑے	۱۳۲	ہواہیں	دریڑے	۶	ڈریڑے
رکتے ہیں	۱۳۲	اوڑتا	رکتی ہو	۱۳۳	اوڑتا	رکتے ہیں	۴	رکتی ہو
ٹھہرگی	۱۳۳	زہرا	ٹھیرے کے	۱۳۴	زہرا	ٹھہرگی	۰	ٹھیرے کے
الملا کے	۱۳۴	ڈوبٹا	انھلاکے	۱۳۵	ڈوبٹا	الملا کے	۰	انھلاکے

ص	خطاط	خطاط	خطاط	خطاط	خطاط	خطاط	خطاط
گری	گرٹی	۱۹۱	۱۹۱	اوگست	اوگست	۱۵	۱۰۷
ہین	ہین	۱۴	۱۴	کل	کل	۱۱	۱۰۴
پیر کے	تیر کے	۱۹۰	۱۹۰	بٹھائے	بٹھائے	۸	۱۰۹
کماں گا	کماست گا	۱۲	۱۲	آئندہ	آئندہ	۱۲	۱۴۲
ڑا	تیر	۱۰۰	۱۰۰	لے آ	لے آیا	۳	۱۴۲
نکھت	نکھت	۱۹	۱۹	چھپر	چھپر	۱۲	"
ابروو	ابروو	۱۹۴	۱۹۴	گندمک	گندمک	۳	۱۴۰
ہنسیے	ہنسیے	۱۹۶	۱۹۶	شمپ کابل	شمپ کابل	۱۰	۱۴۶
کاتبین	کاتبین	۱۹۸	۱۹۸	نگنے	نگنے	۳	۱۶۱
تاریکی	تاریکی	۱	۱۹۹	پدور	پدور	۸	۱۶۲
چپائیے	چپائیے	۲۰۰	۲۰۰	گرک	گرک	۱۱	۱۴۲
خدا خدا خدا کار	خدا خدا خدا کار	۲۰۱	۲۰۱	لکھ کشائیں	لکھ کشائیں	۱۰	"
چندروں	چندروں	۲۰۲	چندروں	جومائی	دواتے	۱۰	۱۰۰
کعبہ و	کعبہ و	۶	۶	تو تے	تو طے	۳	۱۰۲
اکرنا	اکرنا	۲۰	اکرنا	نکلیں	نکلیں	۵	۱۰۵
زلف پر	زلف پر	۱۰	زلف پر	ڈگین	ڈگین	۱۰	"
مرنے پر بھی	مرنے بھی	۲۰۴	۲۰۴	بڑکے کہہ	بڑکے نہ	۶	۱۰۸
آئندہ	آئندہ	۲۰۶	آئندہ	ذقن	ذفن	۳	۱۰۱

صحيح	صحيح	صحيح	صحيح	صحيح
خطاط	خطاط	خطاط	خطاط	خطاط
سطر	سطر	سطر	سطر	سطر
کرتا ہو کیا	کرتا کیا	کیسا گر	کیسا کر	۹ ۲۰۴
اوڑتا	اوڑتا	چُبُریون	چُبُریون	۱۲ ۲۰۸
کا	گا	انگین	آنگین	۹ ۲۱۱
رکارٹ	روکارٹ	ہریک	ہریک	۱ ۲۱۲
آئینے	آئنے	ہون نماگر	ہون اگر	۱۲ "
اینٹن	ائشن	یارہ	یارانہ	۱ ۲۱۳
چپائے	چپائے	اوار	اوارا	۶ "
نشہ	نشہ	آئہ	آئیتہ	۱۱ ۲۱۴
گلے	گلے	بکھے	بکھے	۱ ۲۱۴
آئینہ	آئنہ	گلگیس	گلگیس	۱۶ "
وکھا	وکھا	تاریکی	تاریکی	۱۵ "
جائے	جائے	شمہاری	شمہاری	۶ ۲۱۶
روئی	روئی	آئی	آئے	۸ "
کھل	کھل	بانہون	بانہون	۱۳ ۱۱
آئینہ	آئنہ	آہن	آمن	۱۶ ۲۱۹
پہ	پہ	واقعی	واقعی	۲ ۲۲۰
گرون	گرون	الغایاث الغایاث الفرق		۸ "
بھی	بھی	الفرق والفرق		۱

صفر سطر	نام	صفر سطر	خطاط	صفر سطر	معجم
۱۳۲	مشکلی	۱۹	مشکلی	۳۷۶	مشہ
۱۴۲	کردارا	۱۷	کردارا	۳۷۸	سلامیتے
۱۴۸	دل کوہ پر جانکا	۱۷	دل کوہ پر جانکا	۳۷۹	گتھی
۱۰	کیساگر	۱۰	کیساگر	۳۷۰	۔۔۔۔۔
۱۱	ہو ہو ہے	۳	ہو ہو ہے	۳۵۹	بناہ
۷	امہانگی	۱۵	امہانگی	۳۷۳	طوبے
۱۹	بین	۷	بین	۳۴۴	کم
۱۲	زبر بین	۱۱	زبر بین	۳۷۲	کم
۱۴	او جلا	۱۱	او جلا	۳۶۸	روزون
۶	گرد	۹	گرد	۳۶۸	ہوساتی
۱۸	مشروہ	۱۰	مشہ	۳۷۰	ہون بین
۱۷	فادری تاثیر	۱۳	داد تاثیر	۳۸۰	حدید
۷	پیشی	۲	پیشی	۳۸۰	بنائیگی
۲	صدما	۲	جیل	۳۹۲	جیل
۲	فضل	۷	فضل	۳۹	کیا
۱۲	ہی ہی	۱۲	ہی ہی	۳۷۱	روئی
۴	کجا وٹ	۱۱	کجا وٹ	۳۷۱	دیئے
۱۸	چکر	۷	چکر	۳۷۴	چکر

